

<https://ezreaderschoice.com/>

Mubanna Graphics



عرشِ فلک

بسماء بیگم

عرشِ فلک سینہٴ بسما بھٹی



سیزن 1

"فلک فلک فلک فلک" پورا گراؤنڈ اس وقت کھچا کھچ لوگوں سے بھرا پڑا تھا ہر طرف فلک کی آوازیں اٹھ رہی تھیں جس میں سب سے زیادہ 'دی لیجینڈز کالج' کے طلبہ کا شور تھا ظاہر ہے ان کے کالج کی سب سے زبردست فٹبال کھلاڑی بی ایس فائن آرٹس کی گور جیس سٹوڈنٹ فلک المیر سلطان اس وقت گراؤنڈ میں اپنی ٹیم کے ساتھ نیشنل لیول پر گول پر گول کر رہی تھی۔ جہاں پنجاب بھر کے کالجز اکٹھے ہوئے تھے ان سب میں سب سے زیادہ پاور فل ٹیم دی لیجینڈز کالج کی تھی۔ اور سارا کریڈٹ فلک المیر سلطان کی ٹیم کو جاتا تھا جس نے دن رات محنت کر کے اس مقام پر خود کو پہنچایا تھا کہ انہیں ہر اناسب سے مشکل کام تھا۔

"تو جناب آپ دیکھ رہے ہیں کہ صرف 1 گول دی لیجینڈز کو چاہیے اور پھر انکی کامیابی ممکن ہے اور ساتھ ہی بتاتے چلیں کہ انکے مقابل ٹیم دی کونین کنگڈم کالج کو سات گول چاہیے جس سے انکی ہارجیت میں بدل سکے، آخری چھ منٹس بچے ہیں۔۔۔ اور یہ۔۔۔ کیا دی گریٹ فلک المیر نے ایک اور گول "ایک دم سارا گراؤنڈ شور سے گونج اٹھا اور فلک جو ابھی گول کر کے ہٹی تھی اسے سب دوستوں نے ہوا میں اچھالا ہر طرف تالیوں کی گونج تھی۔۔۔ فلک فلک فلک کے نام کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ اور دوسری ٹیم اداسی سے اب دوسری طرف جا رہی تھی۔

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

"کوئنگریٹس" مقابل ٹیم کی کپتان نے آکر اداسی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے فلک المیر کے سامنے ہاتھ کیا۔

فلک جو اپنے دوستوں اور ٹیم سے خوشی سے مل رہی تھی آواز پر پلٹی اور پہلے سامنے کھڑی لڑکی اور اسکا ہاتھ دیکھا اور اپنے بازو فولڈ کر کے سینے پر باندھ لیے اس نے تذبذب ہو کر دیکھا۔

"میں یعنی فلک المیر سلطان۔۔۔ اب دشمنوں سے ہاتھ ملائے گی؟" اس نے آئی برو ایچکا کر مغرور ادا سے کہا۔

"سوری؟۔۔ دشمن؟؟؟۔۔ یہ تو صرف کھیل تھا؟" اس لڑکی نے اس سر پھری مغرور لڑکی کو حیرانی سے کہا۔

”اوہ کمون۔۔۔ اگر تم جیسوں سے دوستیاں بڑھانی ہیں تو ہمیں تو چہرے ہر بے شرم کا ٹیگ لگانا چاہیے۔۔۔“

میں نے نیشنل ون کیا ہے تم جیسے ہارے ہوؤں سے ہاتھ ملانے کیلئے نہیں سمجھ تو گئی ہوگی ! " اس کو حقارت سے دیکھتی گردن اکڑاتی پلٹ گئی۔ اور وہ لڑکی شرمندگی اور غصے سے سرخ ہو چکی تھی ضبط کرتی پلٹی۔

"لسن۔۔۔ اسکی باتوں کا برا ناما ناواہ بس اوپر سے ایسی ہے" فلک کی ٹیم کی ایک لڑکی نے شرمندگی محسوس کرتے

اسے روکتے کہا۔

"اسے کہنا کہ اتنا غرور اچھا نہیں ہوتا جس دن یہ اکڑ ٹوٹی نا اس دن پیاس کوئی نہیں ملے گا" وہ اسے گھورتی کہتی اپنی ٹیم

کی طرف بڑھ گی اور وہ پیچھے فلک کے مغرور رویے سے پشیمان تھی۔



♥ دل تو وہ برگِ خزاں ہے کہ ہولے جائے۔۔۔

♥ غم وہ آندھی ہے کہ صحرا بھی اڑالے جائے۔۔۔

عرشِ فلک سینہٴ بسما بھٹی

♥ کان لایا تری محفل میں ہمیں ہوش نہیں۔۔

♥ کوئی آئے تری محفل سے اٹھالے جائے۔۔۔

♥ اور سے اور ہوئے جاتے ہیں معیارِ وفا۔۔

♥ اب متاعِ دل و جاں بھی کوئی کیا لے جائے۔۔

♥ جانے کب ابھرے تری یاد کا ڈوبا ہوا چاند۔۔۔

♥ جانے کب دھیان کوئی ہم کو اڑالے جائے۔۔۔

♥ یہی آوارگی دل ہے تو منزل معلوم۔۔۔

♥ جو بھی آئے تری باتوں میں لگالے جائے۔۔

♥ دشتِ غربت میں تمہیں کون پکارے گا فراز

♥ چل پڑو خود ہی جدھر دل کی صدا لے جائے۔۔

وہ اپنے دوستوں میں بیٹھا انکی فرمائش پر اپنی جادوئی آواز میں احمد فراز کی غزل سنارہا تھا۔ اس کی آواز میں اللہ کی طرف سے ٹھہراؤ اور چاشنی تھی۔ جب وہ کوئی شعر پڑھتا تھا تو ایسا لگتا تھا جیسے اسکے ہونٹوں زبان اور لہجے کیلئے ہی وہ شعر بنا ہے وہ تو خود ایک شاعر مزاج لڑکا تھا مگر سنجیدہ۔ مزاج کے اشعار اسے کبھی نابھائے تھے۔ وہ ہمیشہ شعر وہ سنتا اور کہتا تھا جس میں گہرائی ہو دل لگی ہو عشق ہو فنا ہو جانے کا خمار ہو محبت کی لگائی آگ کا زکر ہو مگر خود ہر محبت کے

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

جھنجھڑوں سے پاک تھا۔ اصل زندگی میں اسے محبت پر یقین نہیں تھا اسکا نظریہ تھا کہ یہ عشق و محبت کچھ نہیں اور جو اسکا دعویٰ کرتے ہیں گناہ کرتے ہیں۔

"کیا بات ہے جناب آپکا۔۔۔۔۔ میرے یار تو یہاں کر کیا رہا ہے جاکسی مشاعرے میں بیٹھا کر ایویں کالج آجاتا ہے" سمیر نے اسکو داد دینے کے انداز میں ایک مشورہ بھی دے ڈالا۔

وہ محض مسکرایا مگر آنکھیں سنجیدہ تھیں اسکی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔

"ویسے بات تو ٹھیک ہے شاعرانہ انداز کتنا کمال کا ہے تمہارا کیوں نہیں تم مشاعرے پسند کرتے ہو؟" اریب نے بھی سمیر کی بات کی حمایت کی۔

"ہر بات کو مزاح میں نہیں اڑانا چاہیے کچھ لمحے صرف گزارنے کے بھی ہوتے ہیں" وہ اپنا موبائل نکالتا سنجیدگی سے بولا۔

"مسٹر عرش حماد خان زادہ، آپ کبھی ان پیارے ہونٹوں سے مسکرا کر سیدھی بات کر کے ہمیں سرشار کریں گے؟" دبیر نے اس کے سامنے نہایت ادب کے ساتھ اسکی سنجیدہ اور نا سمجھ آنے والی بات ہر طنز کیا۔

"نہیں" وہ ہنسی ضبط کرتا بولا۔

"بہت ہی برے انسان ہو تم۔۔۔۔۔ بس تمہارے دانت تمہارے جگری یار مراق افندی کے سامنے نکلتے ہیں نا ہم تمہیں ڈھسنے والے سانپ لگتے جو ہمارے ساتھ تم کم مسکراتے ہو" سمیر نے بھی اسکی سنجیدگی پر چوٹ کی۔

یار۔۔۔ میرے مزاج کا معلوم تو ہے ہر وقت فن مزاح کہاں قبول ہے" وہ انکو شائستگی سے کہتا سامنے کی طرف اٹھا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

جہاں سے مراق افندی دور سے ہی کال پر کسی سے بات کرتے آرہا تھا۔ اپنے دوست کو دیکھ کر بے اختیار عرش حماد کے لب مسکراتے تھے اور وہ اکثر کہتا تھا کہ دنیا میں اگر کہو گے کہ محبت ہوتی ہے تو صرف اتنا کہوں گا کہ دوستی میں محبت کی مثال نہیں ملتی اور اس پر اگر یقین ہے تو صرف اسکے بہترین دوست مراق افندی کی وجہ سے۔

"تم بس جلایا کرو ہمیں اسکو دیکھ کر" دبیر نے اسے سخت تیور دکھائے۔

"اسلام علیکم کیا حال چال ہیں بئی؟" مراق نے موبائل میں دیکھتے مصروف سے انداز میں کہا۔

"پہلے ٹھیک تھے اب نہیں تو جو آگیا ہے" سمیر نے منہ بنا کر کہا تو مراق نے اسکی بات ہر اسے دیکھا پھر عرش کو دیکھا جو مراق کو دیکھ کر مسکرایا تھا اور اب سمجھ آئی اور مراق افندی کا فلک شگاف قہقہہ لگا۔ عرش بھی ہنس دیا۔ وہ حسین مرد مسکراتہ تو پیارا تھا مگر جب ہنستا تھا اور ڈمپلز پڑتے تھے تو کئی دلوں کو مات دینے کا اختیار رکھتا تھا۔ شاید ایسے ہی لوگوں کو دیکھ کر دل سے یہ بات نکلتی ہے کچھ لوگوں کو خدا سچ میں فرست سے بناتا ہے اور ان میں خوبیاں بھی ڈال دیتا ہے۔

"اچھا سنو ہمارا کالج آج سیکنڈ نمبر پر آیا ہے گرلز ٹیم نے اچھا کھیلا تھا" مراق نے ایک اہم خبر دیا۔

"سیکنڈ؟۔۔۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے ہمارے کالج کی فٹبال کی گرلز ٹیم کافی زبردست ہے حالانکہ لڑکے زیادہ امیزنگ ہوتے ہیں اس میں مگر ہماری لڑکیوں کی ٹیم بھی کمال کی ہے۔۔۔ اور اگر یہ سیکنڈ آئی ہے تو فرسٹ کون سا کالج آیا؟" اریب نے حیرانی سے پوچھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"دی لیجینڈز کالج۔۔۔ کوئی فلک المیر نام کی لڑکی نے زیادہ گول کیے اسکے پاس کافی سکڑتھے۔۔ سنا ہے دیکھا نہیں اس بار سمیر نے بات میں اپنی انفارمیشن ڈالی۔

"چلو سہی ہے لڑکیاں کسی کام تو آئیں میک اپ کرنے کے علاوہ کسی مشکل گیم میں اچھی کارکردگی دکھائی انہوں نے" دبیر نے ہنس کر کہا۔

"ہاں بالکل۔۔۔۔ اچھا عرش۔۔۔۔ تم سے بات پوچھنی تھی مائنڈ ٹنا کرنا۔۔۔۔ تم ہر بار ماں کے ٹوپک پر اتنا غصہ کیوں ہوتے ہو؟ کیوں اتنا ہائپر ہو جاتے ہو کہ کچھ سنتے نہیں ! یہاں تک کہ تم اس ٹاپک پر بات بھی نہیں کرتے؟" اریب کو ایک دم کل کارویہ یاد آیا جب کلاس میں نیوٹیچرز نے تعارف کے دوران پیرنٹس کا پوچھا تھا اور عرش غصے سے منع کرتا کلاس سے ہی چلا گیا تھا۔ انکی دوست شروع دن سے تھی۔ کالج کے فرسٹ ڈے جب وہ بی ایس میں اڈمیشن لے رہے تھے بی ایس میٹھس میں اور تب سے وہ اسکی سینجیدگی کو تو سمجھ پائے تھے مگر ماں یا باپ کے کسی بھی ٹاپک پر ہمیشہ عرش کو غصہ ہوتے دیکھا تھا۔

عرش کی آنکھیں لال ہو چکیں تھیں ایک پل لگا تھا سنجیدگی سے غصہ آنے میں۔ مراق نے گھبرا کر ورش کو دیکھا جو غصے میں خاموش سامنے نجانے کہاں گھور رہا تھا۔

"کیونکہ مجھے پسند نہیں" وہ ضبط کی حدوں کو چھو تا بیگ اٹھا کر کیفے کی طرف بڑھ گیا۔

"تمہیں ہزار دفعہ کہنا کیا کرو اس ٹاپک پر بات الٹی کھوپڑی کے ہی ہو" مراق اس کو جھارتا عرش کے پیچھے گیا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"ہے سن یار عرش بات تو سن" وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے کی طرف جا رہا تھا۔ جب مراق کی آواز کانوں میں پڑی وہ رکا نہیں۔

"تجھے میرا کی قسم" مراق نے آخری حربہ استعمال کیا اسے روکنے کیلئے اور عرش حماد کے قدم فوراً رکے تھے ایسے جیسے کسی نگ زمین سے جکڑ دیے ہوں۔ وہ گہرے سانس لیتا خود کو نارمل کرنے لگا۔

"چلا آچائے ہیں" مراق اسکے گلے میں بازو ڈالتا اندر کی طرف بڑھا اسے کوئی ضرورت نہیں تھی اپنے یار کو تکلیف پہنچانے میں۔ وہ جانتا تھا اسے پچپن سے اب تک کیسے اسے اکیلا چھوڑ دیتا جب جانتا تھا کہ اسے غصی اتنا آتا ہے کہ وہ ہر چیز تباہ کر دیتا تھا اسکے کردار کی اونچائیاں اور پستیاں مراق نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ اور وہ کتنا ٹوٹا تھا اندر سے یہ صرف وہ جانتا تھا۔

"میرا کی قسم نادیا کر" وہ روٹھا سا مراق سے بولا کیونکہ یہ واحد شخصیت تھی جو اسکا غصی ٹھنڈا کرتی تھی۔
"ناکیوں نادوں؟ اپنی دوں؟ جسکی تو سن نہیں رہا تھا ! "مراق نے طنز کیا اسے یاد آیا تھا کہ کیسے وہ ہلکان اسکے پیچھے چیخ کر بلارہا تھا مگر نہیں وہ سن کہاں رہا تھا۔

"قب ایسی بات بھی نہیں ہے" عرش کے لبوں پر شریر مسکان نے بسیرا کیا۔

"بس کر۔۔ جانتا تجھے میں۔۔۔ نام کا جگری ہوں بس تیرا۔۔۔ افندیوں کو پتہ نہیں کیا سمجھتے ہیں خان لوگ" وہ چائے کے سپ لیتا دوبار بولا اور عرش کی ہنسی نکل پڑی۔

"میرا کب آرہی ہے ہو سٹل سے؟" مراق نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے کہا۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

"اگلے مہینے چھٹی پر آئے گی" وہ مسکرا کر بولا۔

"دیکھ بہن کے زکر پر کیسے دانت لٹکے مار رہے صحیح کہتا ہے دبیر کہ ہم تجھے ڈسنے والے سانپ ہی لگتے ہیں جو تو نہیں ہنستا" وہ اسکی ہنسی کی سلامتی کی دعا دل میں کرتا اوپر اوپر سے اسے لتارتے بولا۔ اور عرش کا فلک شگاف قہقہہ لگا۔

"تو تو ایسی بات ناکر، عرش حماد خانزادہ مراق افندی سے ہے اور اگر مراق نہیں تو عرش نہیں اور عرش ہے تو مراق ہے" وہ اسے انگلی کرتا مسکراتی مگر سنجیدہ آنکھوں سے بولا۔

اور مراق نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔

یہ دونوں ہی تو ایک دوارے کی جان تھے ہر مشکل وقت میں ساتھ کھڑے رہنے والے ایک دوسرے کی ہمت والے، ناممکن کو ممکن کرنے والے عظیم رکھنے والے۔ دونوں اگر مغرور تھے تو صرف اپنی دوستی کی وجہ سے۔

♥ تیری دوستی کا کمال تھا۔۔۔

♥ مجھے خوف تھا نامال تھا۔۔۔

♥ میرا روم روم تھا حیرتی۔۔۔

♥ میرا دل بھی محو دھال تھا۔۔۔

READERS CHOICE

"مجھ سے پہلی سی محبت میرے محبوب نامانگ۔۔۔

میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے تو درخشاں ہے حیات۔۔۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

EBook

by Readers Choice

اسلام علیکم

آج کل ڈیجیٹل کا دور ہے جس سے ہر کوئی مستفید ہو بھی رہا ہے اور اپنی ضرورت کے مطابق زیر استعمال لا رہا ہے۔ اسی کے پیش نظر ریڈرز چوائس آپ کے لیے لائے ہیں ایک نیا پلیٹ فارم ای بک کی صورت میں۔

اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجئے۔ ہم آپ کی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کریں گے تاکہ آپ اپنی اس ڈیجیٹل کی دنیا میں اپنی ایک لائبریری بنا سکیں لہذا ہم سے ابھی رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو ایک ہفتے کے اندر اندر نوک پلک سنوار کر انتہائی مناسب قیمت میں ای بک بنا کر آپ کو مہیا کریں گے مزید یہ کہ آپ کی تحریر کی سنیک بنا کر بھی دیں گے (جو کہ بیچ کا حصہ ہو گا) اور اس کو فروغ (پروموٹ) کرنے میں آپ کی مدد بھی کریں گے۔ مزید تفصیلات کے لیے ہم سے رابطہ کریں



<https://ezreaderschoice.com/>

<https://www.facebook.com/mubarra1>

mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

ترا غم ہے تو غم دہر کا جھگڑا کیا ہے۔۔۔۔

Page 11 of 655

Posted on: <https://ezreaderschoice.com/>
Email: readerschoicemag@gmail.com

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات۔۔۔

تری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے "وہ گنگنا بھی رہی تھی ساتھ ساتھ مٹی کے مٹکے پکڑ کر ان پر خوبصورت رنگ کر رہی تھی۔ اسکا فارغ وقت کا مشغلہ تھا کل اسکا کوئی ٹیسٹ نہ تھا اور وہ آج بیٹھی اپنی روم میڈ کے آرٹ ورک کے مٹکے پکڑے کلر کر رہی تھی۔ ہائی پونی کیے باب کٹ بال جو ہتھیلی جتنی پونی لگ رہی تھی کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹوپس پہنے بڑی کالی خوبصورت آنکھوں والی بھرے بھرے گلابی ہونٹ اور دودھیارنگت اور چھوٹے چھوٹے مگر خوبصورت ہاتھوں کی مالک میرا خاندان تھی حسن کی مورتی۔ وہ جس ہوٹل میں رہتی تھی وہاں کئی اوباش لڑکیاں اسکے حسن کو حاصل کرنے کے جنون میں رہتی تھی مگر چونکہ میرا لنڈن سے بلیک بیلٹ تھی کراٹے میں تو وہ آسانی سے خود کو بچا لیتی تھی مگر تھی تو ایک لڑکی ہی ڈرتی بھی تھی اور باقی کی حفاظت کیلئے عرش خاندان ہے تھانا اسکا بھائی اسکی جان۔

"کی حال نے؟" اتنے میں اشمیل جو اسکی رومیٹ تھی اندر آتے اسکی فریش موڈ پر مسکرا کر بولی اور اپنا عبا یا اور بیگ ہینگ کرنے لگی۔

♥ دل لگی ہے اور، عشق ہے مشقت ہے

♥ بوجھ یے کسی پہ، کسی کی ہے ثروت اور

وہ ہنس کر گنگنا نا چھوڑ کر ہاتھ بلند کرتی شعر کہنے لگی۔

"ایک سیکنڈ تم میں تمہارے بھائی کی روح آگئی ہے بی" اشمیل نے ہنس کر رکھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ہاں۔۔۔ ویسے تم ہر بار تمہارا بھائی کیوں کہتی؟ بھائی بھائی ہوتا تیرا میرا کیا؟ تم خالی بھائی کیوں نہیں کہتی؟ صرف میرا ہی کیوں ظاہر کرتی؟" وہ اسکے لفظوں کو پکڑ پوچھنے لگی اشمیل پھرتی سے پلٹ کر اسے دیکھنے لگی جو عجیب بات کہہ گئی تھی۔

"کیا مطلب اس بات کا؟ میرا ایسا ویسا مطلب تھوڑی" وہ اسکی سینس پر حیران ہوئی تھی۔

"ہونا بھی نہیں چاہیے اور مجھے پتہ چلے کہ محترمہ اس لیے تمہارا بھائی کہتی تھی کیونکہ میرے بھائی کو پسند کرتی تھی" وہ لب دباتی اپنی ہی ہانک کر دو بار اسکے کی طرف ہو گئی۔ اشمیل آنکھیں پھاڑے اسکے عجیب تنکوں پر حیران ہوئی۔ لب بھینچیں اور آنکھیں سکریں۔ میرا نے نوٹ کیا کہ آواز نہیں آئی تو پلٹ کر اسے دیکھا جو جوتا اتار رہی تھی یعنی اپنے سنیکرز اتار رہی تھی۔ میرا کی آنکھیں ابل آئیں۔

"نہیں اشو" وہ سستی چیختی واشر روم کی طرف بھاگی۔

"بیغیرت، بد تمیز بے شرم تو یہ سوچتی یہیں رک" وہ اسکی طرف زور سے جوتا پھینکتی دوسرا اٹھا کر پیچھے بھاگی مگر تب تک وہ واشر روم میں بند ہو چکی تھی اور اسکے قہقہے کی آواز گونج رہی تھی۔

"تیرا بھائی میرا بھائی کچھ نہیں ہوتا، بھائی وہی محرم ہوتا ہے جو ماں کے ہیٹ سے جنا ہو، میں کیوں تمہارے بھائی کو بھائی بنانے لگی میرے بھائی مر گئے کیا؟ اور بد تمیز میری منگنی ہو چکی ہے تجھے علم ہے فضول نا بولا کر" وہ اسکا دروازہ پیٹتی چیخ رہی تھی۔

"ہاں سمجھ گئی میں" وہ ہنستی بولی اسکا کام تو ہو گیا بہت مزح آتا تھا اشمیل کو تپا کر اور وہ یہ کام اچھے سے کر گئی تھی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی



"فلک تم نے بتایا نہیں کہ تم لوگ جیت کر آئے ہو؟" فلک کی ماں عاسمہ سلطان اسکے کمرے میں آتی حیرانی سے بولیں۔

وہ صوفے پر لیٹی موبائل یوز کر رہی تھی دروازے کی طرف پاؤں تھے۔ ماں کی آواز پر لیٹے ہوئے دونوں پاؤں جو قینچی کی شکل میں ایک دوسرے پر تھے وہ کھول کر دونوں کے درمیان سے اپنی ماں کو دیکھا اور پھر لاپروہ سی ہو کر موبائل میں دیکھنے لگ گئی۔

"آپ کو لگ گیا پتہ؟" وہ بنادھیان دیے بولی۔

"مجھے ٹی وی یا باہر والوں سے کیوں ہر بار پتہ لگتا ہے تم کیوں مجھے سنیر نہیں کرتی؟" وہ تھک گئی تھی اسکی لاپرواہی سے

"مجھے شوق نہیں خود کو دکھانا جو ہوں وہ زمانہ بتاتا ہے اور یہ آپ کے لیے پراؤڈ کی بات ہونی چاہیے کہ آپکی بیٹی کی جیت لوگ بتاتے ہیں" مغرور آنکھوں سے اہنی ماں کو دیکھتی شیشے کے سامنے آئی اور بالوں میں برش کرنے لگی۔

"یہ اتنا غرور نا کرو۔۔۔۔۔ کسی کام کا نہیں" وہ اسکا مغرورانہ لہجہ نوٹ کر چکی تھیں۔

READERS CHOICE

"کمون مام بس کیا کریں" وہ الجھ کر بولی۔

"اچھا میں نے بتانا تھا کہ تمہارے بھائی نے ایک رشتہ" ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ فلک نے تیوروں سے پلٹ کر دیکھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"میری بات سنیں آپ، کسی ایرے غیرے کے رشتے ناالا یا کریں، میں فلک المیر سلطان ہوں، میری شادی اس سے ہوگی جس میں طاقت ہو مجھے میرے مطابق اونچا رکھنے کیمیر انام فلک ہے آسا من کو چھونا پسند ہے نیچے دیکھنا نہیں" وہ سخت تیوری سے کہتی کمرے سے ہی باہر چلی گی۔ اور عاسمہ سلطان نے افسوس سے اپنی بیٹی کی باتوں کو سہا۔ وہ صرف مغرور تھی اپنے جنون کو آگے رکھنے والی لڑکوں سے دوستیاں اسے ناپسند تھی نا وہ ایسی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھتی اٹھتی تھی جو ایسے کام پسند کرتی ہوں وہ کردار کی کھڑی تھی مگر وہ ڈرتی تھیں اسکے ٹوٹ جانے پر کیونکہ غرور رب کو منظور نہیں اور جو غرور کرتا ہے وہ خاک میں ملتا ہے



"آؤ چلیں، لیٹ یو گئے آج تو" میرا نے فٹافٹ روم کو لاک لگاتے کہا اور پلٹی مگر دونوں کے قدم وہیں جم گئے اشمال کی توسانس رک چکی تھی جبکی میرا نے نفرت سے سامنے دیکھا۔ اندر خوف تھا مگر اپنے رب جو پکارا تھا کہ محفوظ رکھنا۔ "کیسی ہو بلبل!" سامنے ہی او باش لڑکیوں کا ٹولہ کھڑا تھا۔ جس کی ہیڈ سدرہ جسے سارے سڈ بولتے تھے میرا کے سراپے پر نظر ٹکائے بولی۔ اسکی گندی ہوس بتا رہی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے۔

"اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس کہ دوبارہ تم لوگوں کا منہ توڑوں مجھے کالج جانا ہے" وہ اپنے غصے کو مشکل سے سنبھالتے بولی۔ اور نفرت جو زہر بننے سے بعض رکھنا چاہا

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

"ارے۔۔۔ بلبل۔۔۔ تمہیں پتہ ہے تم جب غصہ کرتی ہو تو یار۔۔۔ ہائے۔۔۔ کھا جانے کو دل کرتا تمہیں" وہ اس پر نظریں جمائے اک فلو سے بولی کہ اسکے گروپ نے گندا قہقہہ لگایا۔ اشمال نے ڈر سے گلہ تر کیا۔ وہ ان کے وار سے کئی دفعہ شکار ہوتے بچی تھی اور بچانے بھی اشمال آئی تھی وہ بلیک بلٹ ناہوتی تو آج اشمال بھی سیف ناہوتی۔

"خوبصورت تو تمہاری یہ حور بھی ہے" سڈ کے ساتھ کھڑی اسی کے جیسے گندی نظروں سے دیکھتی بولی۔ اشمال ڈر سے اسکے پیچھے چھپی وہ اتنی پاور فل نہیں تھی کہ فائیٹ کرتی۔ یا منہ توڑتی۔

"زبان سنبھال کر" میرا نے سڈ کی طرف انگلی کرتے چیخ کر کہا اور خونخوار نظریں اس کے ساتھ والی پرڈالی جس سے ایک پل میں وہ ڈمگ گئی۔

"ہائے۔۔۔۔۔" وہ پھر سے گرنے کے انداز سے بولی۔

"لگتا ہے پچھلا تھپڑ دوبار کھانے کا من کر رہا ہے تمہارا" میرا نے نفرت سے کہا اسے سخت نفرت تھی ایسے لوگوں سے جنہیں خدا کا خوف نہیں آتا تھا۔

"اس تھپڑ نے تو مجھے مدہوش کیا ہے۔۔۔ جس دن تمہارے یہ پر کٹے گئیں نا۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔ اس

دن-----"وہ آخر میں ذومعنی نظروں سے اسکا سر سے نیچے جائزہ لیتی لبوں کو دانتوں میں دبا گئی آنکھ

ونک کی اور آگے بڑھ گئی اسکے ساتھ ہی پیچھے اسکا گروپ چل دیا۔

میرا نے نفرت سے اسکی بات کو ہضم کیا صرف ایک سال رہ گیا تھا اور اسے یہ جیسے تیسے کر کہ ان سے بچ کر مکمل کرنا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"آہہہ" اس نے غصے سے دیوار پر تیج کیا اور اشمال زور سے آنکھیں بند کر گئی۔

"تم ڈرتی کیوں ہو؟" وہ ایک دم پلٹ کر اشمال پر چیخی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ جس ہو سٹل میں رہ رہی ہے صرف مجبوری تھی کہ وہ دوسرے شہر میں تھی اپنے گھر سے دور۔ اور اس ہو سٹل کی لڑکیاں بے حد بیہودہ تھیں وہ اپنی ذات کی تسکین کیلئے نفس کی لذت کیلئے ہر برے فعل ہر طرح کی حدیں پھیلاؤ دیتی تھیں اور وہ کیسے اپنے رب سے اپنی حفاظت کی دعائیں مانگتی تھی اور اس کے رب نے اسے بچایا بھی تھا اور لڑنے کی ہمت بھی دی تھی مگر وہ ڈرتی تھی اشمال کی وجہ سے جو ڈر پھوک تھی اسکی صرف میرا ہی دوست تھی اسے یہاں کا ماحول خوفزدہ کرتا تھا اور کتنی دفعہ میرا نے اسے بچایا تھا۔ اور اسے ڈر تھا کہ کہیں اشمال کو وہ کسی بھی طرح نقصان نہ پہنچا دیں۔

"میں کیا کروں تمہاری طرح سٹرونگ نہیں ہوں فائٹ نہیں آتی مجھے، میں کیا کروں" وہ ضبط کرنے کے باوجود رو دی اسکی ٹانگیں خوف سے کانپ رہی تھیں۔

"لسن۔۔۔۔۔ میرے علاوہ کہیں بھی کسی بھی جگہ اکیلی نہیں جاؤ گی سمجھی۔۔۔ میرے بنا ڈور نہیں کھولو گی۔۔۔۔۔ جب تک میں ہوں تمہیں کوئی ہاتھ تو لگائے اور سٹرونگ بنو۔۔۔ میری سانسیں تا عمر تمہارے ساتھ وفا نہیں کریں گی اوکے!" وہ اسکے خوف اور حالت کو سمجھتی گلے سے لگائی اور خود بھی ریلیکس ہوئی اور گہرے سانس لیے اشمال بھی ہمت تھوڑی بحال کر چکی تھی اور دونوں ہمت کرتے دھڑکتے دل سے ہو سٹل سے نکلیں کالج کیلئے اب جو بھی تھا کالج انکا سگاتھوڑی تھا جو انکی حالت پر انکا ہمدرد بن جاتا۔



عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"گڈ جاب فلک" پروفیسر زید نے مسکرا کر اسے وش کیا۔ فلک جو اپنے نوٹ پیڈ پر پینسل کی ٹپ لگائے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اکڑ گردن سے بیٹھی تھی انکی آواز پر انکو دیکھا اور سر کو ہلکا سا خم دے کر داد وصول کی۔ پروفیسر اسکی نیچر کو جانتے تھے تبھی اسکے انداز پر نوٹس نہیں لیا۔

"سوری سر آئی ہیو آئیوز تو ایکسپلور" ابھی لیکچر شروع ہونے لگا تھا کہ کالج کی ڈین کلاس روم آئی جس سے سب متوجہ ہوئے۔

"سو گرلز اینڈ بوائز لسن۔۔۔ آج ہمارے کالج میں میتھس کا ہائی ریکمنڈیشن پر نیشنل کونز آرٹس کیسٹا ہے سب کو معلوم تھا کہ جیسے ہی فٹبال میچز ختم ہوں گے تو فوراً ہمارا کالج یہ کونز آرٹس کرے گا۔۔۔ سو یو آل گائز آر انوائٹڈ ایز اوڈینس، ں یکاز آئی تھنک فائن آرٹس کے سٹوڈنٹس کو بھی ایسے نیشنل ایکٹیویٹس میں دلچسپی ہونی چاہیے" وہ مسکرا کر کہتی کلاس سے جا چکی تھیں ایک دم سے کلاس میں کھسک پھر شروع ہو چکی تھی اور فلک بے زار۔

"میں تو گھر جا رہی ہوں ایسے فضول کام مجھ سے نہیں ہوتے" وہ اپنی کیپ کو سر پر رکھتی بیزار سی بولی۔

"نو فلک، میں آج یہ کونز دیکھنا چاہوں گی یار پلیز صرف آدھے گھنٹے کیلئے صرف پلیز۔۔۔ میتھس کافی انٹر سٹنگ ہے چلو" انعم جو اسکی بیسٹی تھی اسے ورن کرنے والے انداز میں بولی اور اسکی ایکسائٹمنٹ دیکھتے ہوئے فلک نے ہاں کر دی۔ مغرور اپنی جگہ وہ اسکی پیاری دوست بھی تھی جو اسکی ہر بات مانتی تھی کچھ اسکی بھی سن لینی چاہیے۔

سب سٹوڈنٹس فٹافٹ اپنی سیٹس پر بیٹھ رہے تھے کچھ اس شوق میں آئے کہ کلاسز نہیں ہوں گی اور کچھ اس لیے آئے کہ نئے نئے کالجز کے نئے حسین چہرے دیکھیں گے کہ آخر دوسرے کالجز میں کیسی کیسی بہاریں ہیں! ہر دور کا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

ہر طرح کے مزاج کا سٹوڈنٹ موجود تھا۔ فلک اور وہ بھی ہال میں انٹر ہوئے وہ حسین تھی تبھی وہاں کہ لڑکے اور لڑکیاں بھی اسکی طرف دیکھ رہے تھے۔ ابھی شروع نہیں ہوا تھا جس سے مختلف کالجز کے سٹوڈنٹس ٹولیوں کی شکل میں ہال میں موجود تھے۔ فلک بھی اپنی مغرور چال چلتی انعم کے ساتھ آگے بڑھی مگر جس گروپ کے پاس سے وہ گزرنے لگی تھی وہاں شائد کسی سے جو س تھوڑا سا گر گیا تھا جس سے جگہ پلین ہو گئی تھی وہ بے دھیانی میں اس پر پاؤں دے گئی اور نتیجتاً بہت بری پھسلی مگر وہ گرجاتی اگر ایک مضبوط ہاتھ نے اسکا بازو پکڑا۔ کمر پکڑنے والے سینر شائد پھیکے ہو گئے یا وہ جو تھا ایسے سینر میں دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ فلک کا ایک دم تودل ہول گیا مگر خود کو زمین کی بجائے زمین سے اوپر ہوا میں آدھی گری ہوئی پایا آنکھیں کھول کر پکڑنے والے کو دیکھا جس نے آنکھ بھر کر دیکھا ہی نہیں تھا یعنی سامنے دیکھ رہا تھا سنجیدہ چہرہ لیے۔ فلک کو پتہ نہیں کیوں غصہ آیا کہ ایسے کون بچاتا ہے مگر اچانک انازہن میں ائی کہ فلک! اور گرے اور اسے کوئی لڑکا بچائے؟ کسی صورت نہیں! دماغ کے چلتے جھکڑوں میں وہ ایک پل میں ہوا میں جیسے معلق تھی ویسے ہی فلپ مارا یعنی کلا بازی لی ایک ٹانگ کو ہوا میں سے گزار کر سر کی سائیڈ پر رکھا اور سیدھی کھڑی ہو گئی مگر اس نے اسکا بازو ویسے ہی پکڑا تھا فرق یہ تھا کلا بازی سے شرٹ مڑ کر اسکے ہاتھ میں آگئی تھی۔ ہال میں ایک دم واؤاف یار جیسی کئی رشک بھری حیران آوازیں گونجی فلک نے اسے دیکھا اور وہ سپاٹ چہرہ لیے سامنے دیکھ رہا تھا زرا سا نظریں ترچھی کی۔ اور اس بھوری بلی کو دیکھا جو آئی برواچکائے اسے دیکھ رہی تھی۔ عرش نے ایک سینڈ لگایا تھا سمجھنے میں کہ سامنے لڑکی کی آنکھیں کتنی مغرور ہیں اور شائد۔۔۔۔۔ قاتل بھی۔۔۔۔۔ مگر عرش حماد

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

خانزادہ اور کسی لڑکی کی آنکھوں سے امپریس! ناممکن۔۔ فوراً سے دماغ کی نفی کی اور اسکا بازو جھٹکے سے چھوڑا نکھیں
سنجیدہ تھیں۔ مراق جو یہ سب دیکھ رہا تھا حیران تھا ایک پل میں کیا سین کری ایٹ ہوا تھا۔
"تھینکس" بالوں کو وہی سپاٹ انداز سے جھٹکتی بولی اور بے دھڑک نظر ساتھ کھڑے مراق آفندی پر گئی پھر پلٹ
کر اسے دیکھا

"احسان نہیں کیا" وہ اس کی تھینکس کو گھاس ناڈالتے اپنے گروپ کی طرف منہ کر گیا اور فلک کی جسم میں آگ سی
لگ گئی کیونکہ اس لڑکے نے اسے انور کیا تھا وہ کوئی اسکی نظر کی طلبگار تھوڑی تھی مگر اس نے! اس باہر کے نجانے
کونسے کالج کے پتہ نہیں امیر بھی تھا کہ نہیں فلک المیر سلطان کو اکڑ دکھائی؟ اٹیٹیوڈ دکھایا؟ ہاؤڈیر ہی از" وہ غصے سے
اسکو کچھ کہنے لگی تھی کہ مراق اسے سامنے آیا جس سے وہ پل بھر خاموش ہوئی۔

"آریو اوکے، لسن، وہ میرا دوست ہے تھوڑی نیچر سے سنجیدہ ہے باقی کوئی مسئلہ نہیں اپ تھینکس نا کہیں کیونکہ
زیادہ تو آپ نے خود ہی خود کو بچا لیا" وہ مخصوص دل کو موہ لینے والے انداز اور مسکان سے بولا۔ انعم مسمرائز ہوئی
تھی اسکی آواز سے اور صرف ایک پل کیلئے صرف ایک پل کیلئے فلک المیر سلطان کا مراق آفندی کی انداز پر دل موم
ہوا تھا اور دھڑکا بھی تھا مگر فوراً سے دوبارہ اپنے خول میں واپس اتی سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔ مراق سر نفی میں ہلاتا
عرش کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ فلک کافی قدم آگے جا چکی تھی کہ رکی اور دماغ اور دل کے زور پر رکی اور پلٹ کر تیوری
آنکھوں سے مراق آفندی کی پشت کو دیکھا وہ تو بیک سائڈ سے بھی ہنڈ سم تھا وہ ایک سپاٹ نظر اس پر ڈالتی دوبارہ

عرشِ فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

پلٹ گئی یہ فلک المیر کے شایانِ شان تھوڑی تھا کہ کسی کو پلٹ کر دیکھے وہ اونچا سوچنے والی زمین کے باسیوں کو دیکھے گی؟ کبھی نہیں!۔

عرشِ جو اپنے تئیں گروپ میں کھڑا انکی بات سن رہا تھا دھیان اس سنیکرز والی پر تھا جس کی آنکھوں نے الجھن میں ڈالا تھا بے شک ایک پل کیلئے مگر ایک پل کیلئے بھی کیوں دل دھڑکا وجہ عرشِ خانزادہ؟ وہ دل سے سوال کرتا زرا سا سر جھکائے سر موڑ کر اس طرف دیکھا جہاں وہ جا رہی تھی وہ مغرور لڑکی مغرور چال سے چل رہی تھی مگر ایک چیز تھی اسکی چال کسی لڑکوں کو لبھانے والی نا تھی ناز و ادا والی نا تھی اور عرش نے تقریباً یہ چیز بہت نوٹ کی تھی کہ وہ جو بھی تھی اسکی چال مضبوط تھی وہ عام نہیں تھی کچھ عام سے اوپر خاص جیسی تھی خود کے بچاؤ پر فلوپ۔۔۔ وہ پہلی لڑکی ایسی دیکھ رہا تھا ورنہ اکثر دیکھتا آیا تھا کہ لڑکیاں لڑکوں کی باہوں میں گرنا زیادہ پسند کرتی ہیں ایز کمپیئر زمین پر گرنے کے۔ اور وہ فوراً سے دوبارہ دل ڈانٹتا کہ تیری اتنی جرأت کہ فضول سوچے اپنے گروپ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا مگر کان تو ایسے اسکے سنیکرز کی دھمک پر ٹک گئے تھے جیسے خالی ہال میں ہیل کی آواز ہو۔

تقریباً بیس منٹس بعد سب اپنی پوزیشن پر تھے۔ دس کالجز کا مقابلہ تھا دس گروپس تھے۔ فلک سینڈرز رو میں بیٹھی تھی مگر کوئی دلچسپی نہیں تھی اسی لیے موبائیل میں گھسی تھی۔ کونزسٹارٹ ہو چکا تھا ہر کوئی اپنے تیاری کے مطابق سوال کا جواب دے رہا تھا ججز کے طور پر امریکہ اور دبئی سے سینئر پروفیسرز اور میٹھس سکولرز آئے تھے۔ جب سوال دی ایگلز کالج کے سٹوڈنٹس سے ہوا تو فلک کو تب بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی مگر جیسے ہی مراق افندی نے مائیک میں اپنا امریکی ایکسٹ سے بولنا شروع کیا تو بے دھڑک ہی فلک کی نگاہیں اٹھیں ماسٹڈ سٹریک ہو اور مراق پر

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

نظر ٹھہر گئی کچھ تو تھا اس لڑکے میں جو فلک کو الجھا رہا تھا وہ یہ مان نہیں سکتی تھی کہ وہ ایک لڑکے سے امپریس ہوئی
ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ فلک کسی سے امپریس ہو۔ وہ مراق کی سائل اور انداز پر بڑے غور سے سپاٹ چہرے سے دیکھ
رہی تھی کہ ایسے ہی نظر ساتھ بیٹھے ڈیشنگ پر سنلٹی پر گئی یعنی عرش خانزادہ پر جو ڈانز پر کہنی رکھے سنجیدہ چہرے سے
اسے ہی دیکھ رہا تھا اور فلک ایک سیکنڈ میں پزل ہوئی اور اپنے موبائل پر دیکھا۔ ایک منٹ وہ ٹھٹھک کر رکی! وہ
کیوں گڑ بڑائی؟ وہ تو سمجھے گا کہ لڑکی پسند کر رہی ریسپونس کر رہی اور فلک المیر کسی کوریسپونس نہیں کرتی وہ فٹاک
سے گردن اکڑا کر بیٹھی مگر اسے افسوس ہوا کہ عرش اب اسے نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ سامنے سوال سن رہا تھا وہ غصے سے
خول اٹھی کہ کاش وہ ناسر جھکاتی تبھی سوال پر عرش نے بولنا شروع کیا اور آدھے سے زیادہ اوڈینس اسکے انداز پر بنا
جواب کے ختم ہوئے ہی تالیاں بجانے لگی اور فلک نے دوبارہ قبول کیا کہ یہ بندہ زیادہ کمال کا بولتا ہے۔ اور اس پہلے
والے سے زیادہ کمال کی پر سنلٹی ہے مگر پہلے والا اپنی مثال آپ ہے
ایک سیکنڈ وہ پھر سے ٹھٹھکی، وہ کب سے لڑکوں کو سوچ کر ان پر تبصرے کرنے لگی وہ انتہائی درجے کی بیزار ہوئی اور
ایک دم سے اٹھی اسے غصہ بھی آرہا تھا اپنی اس حرکت پر دم گھٹ رہا تھا انعم نے کچھ پوچھنا چاہا مگر وہ اسکی سننے بغیر ہال
سے باہر چلی گئی۔ اور عرش حماد خانزادہ نے اس سر پھری کو ناچاہتے ہوئے بھی دماغ کی اور دل کی جنگ کے باوجود
اسکی سیٹ سے اٹھ کر باہر جاتے دیکھا تھا۔ کچھ تو ہے! یہ اب نہیں معلوم خاص یا عجیب؟ وہ مجھے دیکھ کر پزل ہوئی
تھی! اس میں کیا بڑی بات ہے عرش، تمہیں دیکھ کر اکثر لڑکیاں آہیں بھرتی ہیں اور غلطی سے نظر جائے تو ایسے ہی
پزل ہوتی ہیں تو مطلب یہ بھی ہم لڑکوں کو دیکھ کر پزل ہوئی یہ ہمیں مسمرائز ہو کر دیکھ رہی تھی؟ لک پر جارہی

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

تھی؟ میں تو سمجھا کہ کوئی ایٹریکٹ نہیں کرے گا اسے مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ خاص نہیں عام ہی ہے جیسے سب
کڑکیاں اور کچھ خاص نہیں یقیناً کسی امیر باپ کی بگڑی اولاد ہے اور مغروری بھی اور اگر عرش خانزادہ سے ٹکرائی تو
یہ تو پکا ہے اس کا غرور عرش خود توڑے گا اور ایسا توڑے گا کہ تڑپ جائے گی۔ وہ وجیب خیالوں میں تھا یہ سوچے بنا کہ
وہ کیا سوچ رہا ہے۔

ایک پل لگا تھا عرش خانزادہ کو اسے اونچائی سے نیچے گراتے۔

عجیب بندے تھے۔ جنکی سائیکی شاید وہی سمجھیں۔



"یہ کون ہیں ماما" وہ خاموشی سے اس انجان شخص کو سامنے دیکھ رہا تھا جو خوب رو تھا ڈیشنگ پر سنلٹی سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے چائے پی رہا تھا ساتھ میں موبائل پر مصروف تھا وہ تو باہر کھیلنے جا رہا تھا مگر گزرتے ہوئے اپنی ماں کو کسی سے ہنستے دیکھا تھا وہ وہیں جم گیا تھا وہ اپنے باپ سے بہت اٹیچ تھا نگر اپنی ماں کا جنون تھا اور ایسے تو وہ اسکے باپ سے اکثر ہنستی تھی یہ کون ہے جسے وہ جانتا نہیں تھا 5 سال کا تھا کہنے جو بچہ مگر تھا نہیں اسکے لیے بہت میٹر کرتا تھا گھر کون آیا ہے۔

"تمہارے بابا اور میرے دوست ہیں کینیڈا سے آئیں ہیں ملو گے؟" اسکی ماں جو باہر کھانے کا دیکھنے آرہی تھی اپنے

بیٹے جو کھوجتی نظروں سے سوال کرتے پوچھا آنکھوں میں سنجیدگی تھی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"نہیں۔۔۔ میں باہر جا رہا ہوں کھیلنے" اسے نہیں پسند آیا تھا وہ جو بھی تھا وہ اس پر گہری نظریں ڈالتا باہر کی طرف بڑھا کہ اسی شخص نے اسکی ماں کو آواز دی۔

"زیب سرسوزرا" وہ اسے بلارہا تھا اور اس نے بخوبی دیکھا تھا کہ اسکی ماں مسکراتی اسکے پہلو میں بیٹھی تھی۔ وہ 5 سال کا بچہ یہ نوٹ کر گیا کہ اسکی ماں ایسے بیٹھی ہے جیسے وہ اسکے بابا کے ساتھ اکثر بیٹھتی ہے، ایسا کیوں! وہ نفرت سے اس شخص کو دیکھتا ایک نظریں پر ڈالی اور ڈروازے کی طرف بڑھا کہ اسکی ماں کا زوردار قہقہہ سنائی دیا اسے سمجھ نہیں آیا کیوں مگر اسکی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا اور وہ ضبط کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"عرش عرش عرش" مراق نے اسکا کندھا ہلایا تو وہ ماضی سے لوٹا اور کتنے سیکنڈ زورہ مراق کے چہرے کو کھوجتا رہا۔ "کیا ہوا؟" اس نے اسکا کندھا دوبارہ ہلایا تو وہ ہوش میں آیا

"کدھر گم تھا؟" وہ اسکے چہرے پر لکھی تحریر کو فوراً سمجھ گیا تھا کہ کیا سوچ رہا تھا اور اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا۔ "کہیں نہیں۔۔۔ تو سنا۔۔۔ کب آیا؟" وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا مسکرا کر بولا۔ مراق اسکے چہرے کو دیکھتا رہا پھر سر جھٹکا وہ چاہ کر بھی تلخ لمحے اسکی زندگی سے نکال نہیں سکتا تھا۔

"ابھی۔۔۔ اچھا کالج کا ٹرپ جا رہا ہے ایک ہفتے کیلئے تو چلے گا کوئی پلیں تو نہیں؟" مراق نے اسے دیکھ کر کہا اور اتنے میں ملازم نے سامنے ٹیبل پر چائے رکھی جس کا مراق نیچے کہہ آیا تھا

"ارے واہ کیسے ہو مراق؟" حماد خاندادہ کی بارعب آواز لاؤنج میں گونجی۔ دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے وہ آج بھی پوری وجاہت سے جوان نظر آتے چل کر آرہے تھے۔ عرش نے اپنے باپ کی مسکان دیکھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

جوانکی آنکھوں کی سنجیدگی سے ملتی نہیں تھی کیا نخب میں بے وفائی ایسے ہی ساری زندگی کیلئے سنجیدہ کر دیتی ہے؟؟؟؟ شائد۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ وہ خودی سوچتا سر جھکا گیا آنکھیں اپنی ماں کی صورت یاد کرنے پر پھر بھر آئیں مگر ہر بار کی طرح وہ ضبط کر گیا محبت کچھ نہیں یوتی اور عرش خانزادہ کو نفرت ہے عورت اور اسکی نام نہاد محبت سے۔

"اسلام علیکم باباسا" مراق مسکرا کر اٹھا ان سے ملنے وہ شروع سے ہی انکو باباسا کہتا تھا کیونکہ اس کی پیدائش سے پہلے ہی مراق کے والد کی کار حادثے میں موت واقع ہوئی تھی اور حماد کو وہ عرش کی طرح عزیز تھا وہ دونوں ہم عمر ہی تو تھے اور حماد کے کہنے پر ہی وہ انہیں باباسا کہتا تھا

"وسلام۔۔۔ کیا حال ہے بھئی۔۔۔ تم نے تو مجھے خوش جردیا مل کر کہاں ہوتا میرا یہ بیٹا" وہ اسے گلے لگاتے مسکرا کر بولے اور وہ عزت کے ساتھ مسکراتا انہیں دیکھنے لگا۔

"میں ٹھیک۔ بس باباسا وہ کچھ مصروفیات تھیں اور آپ کی بھی تو دبئی میٹنگز تھیں آپ تھے نہیں" وہ انکے ساتھ ہی آگے کی طرف آتے ہو کا وہ انکی بہت عزت کرتا تھا تبھی مؤدب سا جواب دیتا

"ہاں بر خوردار" وہ عرش کی طرف باہیں پھیلا گئے "تو عرش مسکراتا انکے گلے لگا زور سے اور حماد خانزادہ نے اسکی آنکھوں سے جان لیا تھا کہ عرش اس وقت کسے سوچ رہا تھا اور گلے گایا اور ایک سیکنڈ لگا تھا حناد بے چہرے سے مسکان کی جگہ ضبط سے لب بھینچے تھے۔

"کیسے بابا۔۔۔ کیسی رہی میٹنگز" وہ الگ یوتا بولا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سب صحیح رہا اچھا رہا سب۔۔۔ مجھے یہ بتاؤ میرا بزنس جب جوائن کرو گے تم دونوں" وہ صوفے پر بیٹھتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی جرتے بولے۔

"بابا لاست سیمیسٹر ہے پھر آپکے ساتھ ہیں" عرش نے بیٹھتے کہا

"اور تمہارا؟" وہ مراق کی طرف دیکھ کر بولے کہ وہ سر جھکا گیا کہ وہ اسے اتنی اہمیت دے رہے تھے کہ اپنی جائداد بزنس میں اسے حصہ دار بنالیا۔

"میں تمہارے دوسرے کوئی فضول کام نہ دیکھوں تم بھی عرش کے ساتھ جوائن کرو گے" وہ اسکی کنڈیشن سمجھتے رعب سے کہتے اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھے

"جی۔۔۔۔۔ بابا سا" وہ مسکرا کر بولا آنکھیں نم ہو چکیں تھیں۔

"ہاں تو کیا کہ رہا تھا ٹرپ؟ کہاں جا رہا؟" عرش نے سامنے اسکی چائے اٹھا کر پیتے کہا۔

"رکھ چائے نیچے میری" وہ اسے چائے پر ہی ڈپٹ کر بولا۔

"خاں جی مراق کیلئے چائے بھیجیے" وہ ہنستا گرم چائے چسکیوں سے پینے لگا۔ مراق نے دانت پیس۔

"اچھا جانی بیٹھ ناپاس میرے" عرش نے ہنس کر کہا تو مراق اسکے ساتھ بیٹھا۔

"ٹرپ جا رہا ہے مری اسلام آباد نار ان کاغان کیلاش ہنزہ نتھیا گلی" وہ موبائل میں سے نوٹیفیکیشن دیکھ کر بولا

"چلیں گے مزا آئے گا" عرش نے چائے پی کر کہا

"ہاں دبیر سمیر اور اریب بھی جا رہے ہیں چلیں گے" وہ بھی اسکی تائید میں بولا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میرا لے جب آنا بہت مس کر رہا میں مجھ سے لڑتا نہیں کوئی اب" مراق نے اداس سے چہرے سے ہنس کر کہا تو عرش مسکرایا۔

"کہہ تو رہی تھی کہ اگلے مہینے اور کل بات ہوئی تھی کہ اگلے ہفتے آئے گی" وہ اس کے چہرے ہر نظریں ٹکائے بولا جس کے چہرے پر ایک دم خوشی کے آثار آئے تھے چہرہ اکھل گیا تھا عرش مسکرا دیا۔

"اوہ واؤ۔۔۔ تو اسے ایسا کر کہ ایک ہفتے کی چھٹیاں لے آئے ہمارے ساتھ ٹرپ پر چلے" مراق نے اسے مشورہ دیا۔

"ناٹ بیڈ کرتا بات اس سے" وہ اس کے مشورے کو مانتا بیٹھے بیٹھے اسے کال ملانے لگا۔



"تم لوگ کتنے ڈیز کیلئے جا رہے ہو؟" عاصمہ سلطان بے چین سی اسے بیگ پیک کرتے دیکھ کر بولیں۔

"ایک ہفتے کا۔۔۔" وہ اپنے تمام ڈریسز رکھتے بولی اور دوبارہ وار ڈروب میں گھس گئی۔

"پیٹافائنل سرپر ہیں نیکسٹ منتھ اور جا بھی دوستوں کے ساتھ رہی ہو" وہ پریشان تھی اسکا ایسے جانے پر یہ نہیں تھا کہ یہ پہلی دفعہ تھا وہ لنڈن اور فرانس سے اکیلی اپنی چاچی اور چاچو کے ساتھ ہو آئی تھی مگر پھر بھی پریشان تھی۔

"ڈونٹ وری ماما۔۔۔ میں فلک ہوں۔۔۔ ایسے چھوٹا ناسو چا کریں بڑا سو چا کریں" وہ انکی گال چومتی مسکرا کر بولی اس کے ڈمپلز نمایاں ہوئے وہ بھی مسکرا دی ڈمپلز اس نے اپنے باپ سے چرائے تھے جب باپ کی من چاہی تھی تو ان کی کیسے نالاڈلی ہوتیں۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اللہ کی امان میں رہو" وہ اسکا ماتھا چوم کر بولیں

"کب نکل رہے ہو؟" وہ اس کے ساتھ پیکنگ میں مدد دینے لگیں

"پرسوان شاء اللہ" وہ ڈریس بیگ میں رکھتے بولی

"صحیح" وہ محض یہی کہ سکیں

"وٹس اپ بڈی؟" دانیل اندر آتی بولی وہ اسکی چچا زاد تھی اور اسکی بہترین دوست بھی بس دو سال چھوٹی تھی۔

"جانا ہے؟" وہ اسے دیکھتی ہنسی ضبط کرتی بولی

"کہاں؟" وہ اسکا بیگ دیکھتی آنکھیں سکیر کر بولی۔

"مری انتھیا گلی" وہ آنکھیں بڑی بڑی کرتی اسے جوش سے بتا رہی تھی جیسے جیسے وہ نام گنوار ہی تھیں دانیل کا جوتا

اتر رہا تھا کہ اسے نہیں بتایا

"اما" وہ جوتا اٹھا کر اسکی طرف بھاگی۔ "مجھے کیوں نہیں بتایا؟" وہ اسکے

پیچھے پیچھے تھی

"اچھا چل ناتو بھی" وہ ہنستی اسے گلے لگا گئی اور وہ اسے پلٹ کر سخت گھوریاں ڈالنے لگی۔ عاصمہ بیگم اسکو مسکرا کر

دیکھتی کمرے سے چلی گئیں اب انکا کام تھا بس۔



چاہے میں رہوں جہاں میں

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

♥ چاہے تو نار ہے۔۔۔۔۔

♥ تیرے میرے پیار کی۔۔۔۔۔

♥ عمر سلامت رہے۔۔۔۔۔

وہ اپنے ہینگ کیے کپڑوں کو دیکھ کر گنگنا رہا تھا کہ کونسا پہنے۔ تبھی دروازہ کھلا اور دانیل اندر آئی اسکے ہاتھوں میں بہت سے ڈریسز پر سڈ تھے

"اففففف" وہ انہیں آرام سے بیڈ پر رہتی گہرا سانس لیتی بولی وہ پلٹا اور اسے دیکھ کر مسکرایا جو گہرے سانس لیتی اب سائیڈ ٹیبل سے پانی پی رہی تھی۔

"وجہی یہ آپکے کپڑے۔۔۔۔۔ پورے مہینے کے پریس ہیں ابس ہینگ کر لینا" وہ اسے فٹافٹ بتاتی کمرے سے جانے لگی کہ کہیں ہینگ بھی خود کرے کا نا کہہ دے۔

"ارکو" اسکی آواز پیچھے سے آئی۔ وہ زور سے آنکھیں بند کر گئی وہی ہوا جو سوچا تھا مجال ہے وجاہت المیر سلطان کچھ خود کر لیں۔

"یہ ہینگ کرو" وہ اسے حکم دینے لگا

"ابھی صرف نکاح ہوا ہے دانی اور یہ حال ہے سوچ جب اس کے کمرے میں رخصت ہو کر آئی گی تب تو یہ تیرا کچومر ہی نکال دے گا؟" وہ خود سے سوچتی جھر جھری لیتی پلٹ کر اسے دیکھا اور براسا منہ بناتی کبرڈ کی طرف بڑھی۔ وہ مسکرا دیا اسکے چہرے کے اٹے سیدھے زاویوں پر اسکی پشت کو دیکھنے لگا جہاں اسکی چوٹی ناگن کی طرح

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

جھول رہی تھی جب سے دانیں کو علم ہوا تھا کہ وجہی کو لمبے بال پسند ہیں تب سے وہ بڑھار ہی تھی وہ نکاح کر کے اس دن چلا گیا تھا اور پورے سال بعد آیا تھا اسکے بال کمر سے نیچے ہو چکے تھے۔

وہ خاموش قدم لیتا اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ وہ اندر دوسرے کپڑے ہینگ کرنے کی جگہ بنا رہی تھی وہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ پلٹی تو سیدھا اس سے ٹکرائی

"الہ" وہ ڈر کر پیچھے لگی "اف۔۔۔۔ مجھے ڈر دیا۔۔۔ دور ہٹیں" وہ اسے آنکھیں دکھا کر بولی اور دل قابو میں نہیں تھا۔

"ناہٹوں تو؟" اسکے دونوں اطراف ہاتھ رکھتا گھنگھیر آواز سے بولا کہ اسکی آنکھیں شرم سے جھک گئیں چہرے پر لالیاں آچکی تھیں

"ایک بات پوچھوں؟" وہ اسکے دل کی دھڑکن کو بخوبی محسوس کرتا بولا تو وہ صرف سر ہلا گئی۔

"میں کتنے ٹائم بعد آیا ہوں؟" اس پر نظریں ٹکائے بولا

"ای۔۔۔ ایک سال" وہ سکے بے تکی سوال پر اسے دیکھتی بولی

"اور مجھ سے ملی بھی نہیں تم" وہ اس پر مصنوعی ناراضگی سے بولا

"ہا۔۔۔۔ ملی تھی سلام کیا تھا۔۔۔ اور اک ہفتے سے یہ خاطر خدمات کون کر رہا ہے آپکی؟" وہ اس پر اپنی موٹی موٹی

آنکھیں دکھاتی بولی

"اسے ملنا کہتے؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا دانیں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"تمہارے دل کی آواز مجھے صاف سنائی دے رہی۔۔۔ مجھے مس کیا؟" اسکی لیفٹ گال پر ہاتھ رکھتے محبت سے پوچھا وہ پھر سے لال کندھاری ہوئی چہرے پر سرخیاں دوڑ گئی۔ وہ آنکھیں جھکائے صرف ہلکا سا خم دیا سر کو۔

"اوہ گرل۔۔۔ ہاؤ میچ آئی میڈ آن یو ڈیم۔۔۔" وہ اسکی ادا پر بہکتا دھیمی آواز سے بولا۔ وہ اسکے اعتراف پر مزید سمٹی۔ جانتی تھی وہ کہ اسکے اسرار پر دونوں کا نکاح ہوا تھا۔ اسے یاد تھا کہ اسکی ماں سے صرف عاصمہ بیگم نے یہ بات کی تھی کہ انکی دوست کو دانیل بہت اچھی لگی ہے اور یہ بات وہاں سے گزرتے وجاہت نے سنی تھی اور اسے پریشانی لگ گئی تھی کہ اگر میرے بعد اسے کوئی اڑالے گیا تو۔۔۔ یہ سوچ کر اسکی روح فنا ہوئی تھی گھر میں اسکی ضد پر نکاح رکھا تھا منگنی کے حق میں بھی نہیں تھا

"یو آر سوپریٹو مائی لو" اسکی گال پر بوسہ دیتا محبت سے بولا وہ تیز تیز دل کے دھڑکنے کے ساتھ اسکی شرٹ کو زور سے مٹھیوں میں دبائے۔

"آئی جسٹ وانٹ دس" اسکے لبوں پر نظر رکھتے وہ دھیرے سے جھکا۔ اسکے اوپری ہونٹ کو چھوٹا سا بوسہ دیا وہ خود میں سمٹی جی جان سے لرزی تھی اسکی قربت اسکی حالت غیر کر دیتی تھی۔ اور آج وہ کتنی بڑی ہمت کر گیا اسکے ہونٹوں کی زماہٹ محسوس کرتے وہ اسکے گالوں کی سرخیاں دیکھ کر مسکرایا اور پھر بڑی شدت سے جھکا۔ وہ اسکے جنون پر ایک دم اچھل گئی کندھوں سے شرٹ دبوچ چکی تھی۔ وہ اسکی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا تنگ حصار بنا گیا اسکی سانسیں پی رہا تھا سانس دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو رہا تھا وہ بس کسی بھی طرح ان لبوں پر جھکا ایسی شدت دکھا رہا تھا جیسے کھا جائے گا نہیں وہ کتنی دیر اسکی شدت کو سہتی سانس نالنے پر نڈھال ہوئی۔ وہ دھیرے سے ہوش میں آتا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

پچھے ہوا تو وہ اسکی گردن میں بازو حائل کرتی سینے پر سر رکھے گہرے سانس لینے لگی وہ مسکرا دیا اور اسکو اپنے سینے میں بھینچا۔

"آئی مسڈیو سوچ" اسکے کان میں سرگوشی کی

"چھوڑی۔۔۔ بچ۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ وجہی۔۔۔۔۔ جانے دیں" وہ اسکے کلون کے سحر سے بچتی ہانپ کر بولی تو۔ اس پر رحم کھاتا وہ پیچھے ہوا وہ تو کرنٹ کی طرح اس سے دور ہوتی دروازے کی طرف بڑھی۔ پھر رکی اور پلٹ کر اسے شرارتی نظروں سے دیکھا۔

"آپ نے پوچھا ہی نہیں کہ میں نے سب کیوں ایک دفعہ ہی پریس کر دیے" وہ شرارت سے کہتی ایک ایک قدم دروازے کی طرف لینے لگی وجاہت نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"کل شام کو ماما سے پوچھیے گا" وہ آنکھ و نک کرتی کھلکھلا کر ہنستی کمرے سے چلی گئی اور وہ اسکی ہنسی پر ہنس دیا مگر بات اسکی پلے پھر بھی نہیں پڑی تھی



“ہائے سویٹی” اشمال جو ابھی میرا کوکالچ کے بس سٹاپ پر سی ادف کر کے آئی تھی اپنے کمرے کا دروازہ کھول رہی تھی کہ پیچھے سے غلیظ لہجے میں آواز آئی اشمال ایک دم سے لرز گئی خوف پورے جسم میں سرایت کر گیا۔ اس وقت تو میرا بھی پاس نہیں تھی وہ فٹافٹ لاک کھول کر جانے لگی کہ ایک لڑکی نے دروازے کا مینڈل پکڑ لیا جس سے دروازہ

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

کھلا ہی نہیں اور وہ اب کانپ رہی تھی وہ جانتی تھی کہ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ان کا مقابلہ کرے۔ پسینے کے قطرے ماتھے پر نمودار ہوئے۔ سانس پھول رہا تھا وہ لرزتی کانپتی پلٹی سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ دل خوف سے بری طرح دھڑک رہا تھا۔ سامنے ہی سڈ کی خاص دوست جو اس وقت بھی اشمال پر نظریں گاڑے ہوئے تھی کھڑی تھی۔ اور سر سے پاؤں تک جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

”میں نے کہا ہائے سوئی۔۔۔ تم نے جواب نہیں دیا نا“ وہ اسکی طرف قدم بڑھاتی غلاظت سے بولی اشمال ڈر کر دروازے سے چپکی۔

”بولنا چاہیے تھا نا“ جس لڑکی نے بینڈل۔ پکڑا تھا اس نے اشمال کی گال پر انگلی پھیرتے کہا۔ اشمال خود میں سمٹی اسکو کسی انہونی کا خوف تھا۔

”یونو، تمہاری وہ پھلجبری میرا، ہائے کیا آفت ہے، مگر تم بھی کم نہیں ہو قیامت تم بھی ہو مگر میرا سے کم“ ہودو دونوں ہنستی اسکے گالوں سہلا رہی تھیں اور اس میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ انکے ہاتھ ہٹا سکے وہ اس قدر خوف سے کانپ رہی تھی۔

”چندا۔۔۔ آج ہمیں ٹائیٹم دو“ وہ اسکے جبرے جو اپنی نرم ہاتھ کے گرفت میں لے کر بولی۔

”مجھے۔۔۔ م۔۔۔ مجھے۔۔۔ ج۔۔۔ جانے دو۔۔۔ پ۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے۔۔۔ کچھ نا کہو“ اشمال نے ہمت کر کے کہا۔ خوف ڈر سے آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں تھی۔

”ارے ارے میرا بچہ“ وہ اسکی حالت پر قہقہہ لگاتی بولی دونوں لڑکیاں ہنس رہی تھیں۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ایسے جانے نہیں دے سکتے، تم ہاتھ لگو گی تبھی تو تمہاری پھلجری ہاتھ لگے گی جاناں" وہی لڑکی لبوں کو دانتوں میں دبائے بولی اور نظریں اسکے ان حصوں پر گاڑنی چاہیں جہاں پر ایمان بہکتا ہو جو انسان اور شیطان میں فرق کرتا ہو وہ ایمان سے دور شیطانی زمرے میں جکڑی ہوئی لڑکیاں تھیں اس چھپے پاکباز معاشرے کی تلخ حقیقت۔

“اسے چھوڑ دو فیزی” پیچھے سے سڈ کی آواز آئی۔ دونوں اچھل کر پیچھے ہوئیں۔ اور پلٹی جہاں سڈ پینٹ کی پوکس میں ہاتھ ڈالے سنجیدہ چہرے سے کھڑی تھی۔ آج سڈ کے تیور الگ تھے۔ کچھ عجیب دماغ میں چل رہا تھا تبھی پہلی دفعہ اپنی گروپ کی لڑکیوں کو روکا۔ اشمال حیرانی سے دیکھنے لگی کہ کیا واقع یہ سڈ ہے جو چھوڑتی نہیں۔

“آریو کریزی؟” تیزی نے حیرت سے کہا۔

“مسئلہ میرا ہے اسکو قابو کرو، ایسی ڈر پھوک چلتی پھرتی کئی شکار کی ہیں تم لوگوں نے” وہ اشمال پر سنجیدہ نظریں گاڑے بولی تیزی نے پلٹ کر اک نظر اشمال پر ڈالی جو نجانے کیا زیر لب پڑھ رہی تھی اور خوف سے خود میں سمٹی تھی۔

“چل چھوڑ فیزی، سڈ صحیح کہ رہی ہم نے کئی دبو قسم کی لڑکیاں شکار کیں ہیں یہ بھی الٹے ہاتھ کی مار ہے، میرا آجائے پھر کرتے اسکا کچھ” ساتھ والی لڑکی نے کہا تو تیزی نے کچھ سوچتے سر ہلایا اور دونوں سڈ کے اطراف سے گزر کر آگے چلی گئیں مگر سڈ کی نظریں اس وقت اشمال پر تھیں۔

“تھینکیو” اشمال کو یقین نہیں آیا کہ اسے سڈ نے بچایا مگر کیونکہ اس وقت وہ فرشتہ بن کر بچا گئی تھی تو فوراً سے شکریہ ادا کیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

“میرا کہاں رہتی ہے؟” سڈ نے اسکی شکریہ کسی کھاتے میں نہیں گنی اور سوال کیا۔

“وہ۔۔۔ کیوں۔۔۔ پوچھ رہی؟” اشمال ایسے کیسے بتا دیتی ہمت کر کے پوچھا۔

“صرف شہر کا نام ورنہ اب بلاؤں گی تمہارے جسم پر چھاپ لگانے کیلئے” وہ غصے سے دھاڑی اسے زہر لگا اسکا سوال کرنا۔

“وہ۔۔۔ ہہ۔۔۔ لا۔۔۔ لاہور۔۔۔ رہتی ہے” وہ ڈرتے بولی۔ سڈ نے گہرا سانس لیا۔ سر ہلایا اور پلٹی مگر رکی اور زرا سی گردن موری۔

“اسکے بھائی کا نام؟” وہی سنجیدہ سا چہرہ آج نا اسکی آواز میں کوئی ہوس تھی نا غلاظت۔

“ع۔۔۔ ع۔۔۔ عرش۔۔۔ عرش حماد۔۔۔ خان۔۔۔ خانزادہ” وہ دروازے کا ہینڈل پکڑتے ہکلا کر بولی۔
“عرش !” سڈ نے سر سامنے کیا زیر لب اسکا نام لیا اور چلی گئی اشمال نے سکون سا سانس لیا اور سرد دروازے سے لگایا اور پھر تیزی سے کمرے کے اندر داخل ہوئی۔ اور اسکا اب کم سے کم کمرے سے تب تک نکلنے کا ارادہ نا تھا جب تک میرا نا آجائے اور اگر ضرورت پڑے گی تو وہ تب نکلے گی جب ان سب کا گزر یہاں سے نا ہو۔ یہ تو اللہ کا کمال تھا جو انہیں بچا کر محفوظ کیے ہوا تھا



“ارے میری چندا” رش نے باہیں پھیلاؤں تو میرا سکے گلے لگی پورے 2 مہینے بعد وہ اپنے بھائی سے مل رہی تھی۔
“کیسے آپ بھائی” وہ اس کے سینے سے لگی بولی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”بلکل ٹھیک تم سناؤ کیسی ہے میری گڑیا“ وہ اس کے سر پر بوسہ دیتا بولا۔

”سب ٹھیک۔۔۔ اور وہ بوندوں کہاں ہے وہ کیوں نہیں آیا؟؟؟“ وہ مراق کو ناپا کر مصنوعی غصے سے بولی۔
”اب تمہیں ٹرپ پر لے کر جانا ہے ایسے تھوڑی گھر میں بٹھائیں گے وہ کالج گیا ہے بات کرنے تمچلو گھر مل لینا۔“ وہ اس سے گاڑی میں بٹھاتا بولا۔

”اوکے۔۔۔ ام سوا ایکسائیٹڈ“ وہ ٹرپ کا سوچ کر بولی عرش مسکرا دیا۔
”اشمی ٹھیک تھی؟“ عرش نے اشمال کا پوچھا۔ اشمال کے زکر پر میرا کی مسکان پھکی ہوئی ایک دم پریشانی نے گھیرا کیا وہ اسے وہاں ان کے درمیان اکیلا چھوڑ آئی تھی۔
”کیا ہوا؟“ وہ اس کے خاموش تاثیر پر سوال کر گیا۔

”بھائی میں اسے اکیلا چھوڑ آئی ہوں وہاں۔۔۔ سڈ۔۔۔ کچھ بھی کر سکتی ہے“ وہ فکر سے بولی۔ اس نے کبھی اپنے بھائی سے نہیں کچھ چھپایا تھا سڈ اور اسکے گروپ کے غلیظ ارادے بھی اور عرش بھی ہر وقت الرٹ رہتا تھا اپنے آدمی بھی میرا کے ہو سٹل کے ارد گرد فکس کیے تھے حفاظت کیلئے مگر کسی کو علم نہیں تھا یہاں تک کہ میرا کو وہ بھی وہ اسے خود لڑنا بھی سکھانا چاہتا تھا اور اللہ کا کرم تھا کہ وہ فائٹ کرتی تھی ڈرتی نہیں تھی۔ باقی کا کام اسکے آدمی کر دیتے تھے۔
”ڈونٹ وری، وہ سیف رہے گی“ وہ اسکی فکر کو زائل کرنے کیلئے بولا میرا نے سر ہلایا۔ پھر عرش نے کال ملائی اور اپنے آدمیوں کو الرٹ رہنے کا کہا۔

”ویسے اسکے بھائی نہیں؟؟ گھر بھی بس 2 گھنٹے کی دوری پر ہی تو ہے“ عرش نے ڈرائیو کرتے پوچھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”بھائی۔۔۔ سب بھائی آپکی طرح تھوڑی ہوتے، اس کے دو بھائی ہیں اور دونوں اپنی بیویوں کے ارد گرد رہتے، پیرنٹس ہے نہیں تو وہ ہو سٹل میں رہتی ہے شام کے وقت جاب کرتی ہے اس کے لیے ٹف ہے سب میچ کرنا“ وہ فکر مندی سے بولی۔

”تم پریشان ناہو۔۔۔ مراق سے لڑنا نہیں ہے گھر جا کر؟“ وہ اسکا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے ہنس کر بولا۔ یہ میرا ہی تھی جس کے سامنے وہ اپنے دانتوں کی بھرپور نمائش کرتا تھا۔ ورنہ ہنسنا منع ہے والا حساب ت عرش کے ساتھ۔

”بلکل۔۔۔ میں اس سے 6 ماہ بعد ملوں گی اب تو“ وہ اپنی ٹون میں آچکی تھی۔

”وہ کیسے؟“ عرش نے حیرت سے ہو چھا۔

”ارے 3 منتھس کیلئے آپ اور مراق گئے تو تھے یو کے آپ تو سپیشل جیٹ پر ملنے آتے تھے بٹ وہ نہیں آسکتا تھا بابا کی وجہ سے اور اس کے بعد جب آپ لوگ واپس آئے میں نہیں آسکی۔ اور پھر 2 ماہ بعد مجھے فرصت ملی“ وہ ساری انفارمیشن دے رہی تھی۔

”ہاں یہ تو ہے چلو گھر جا کر ملنا“ وہ ہنس دیا۔

گاڑی پورش میں رکی تو سامنے ہی حماد خانزادہ کھڑے تھے میٹنگ کیلئے جانے کیلئے مگر اپنی بیٹی کی آمد کا سن کر کھڑے تھے۔

”بابا جانی“ وہ گاڑی سے نکلتی بھاگتی انکی کھلی باہوں میں سمائی۔ حماد نے زور سے اپنی ناز و پلی بیٹی کو بھینچا۔ انکی بیٹی میں ہو باہو انکی بیوی کا عکس تھا وہ بھی ایسے ہی خوبصورت تھی مگر اب ساتھ نہیں تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

“میری جان” وہ اسکا ماتھا چوم کر بولے۔

“یہ کونسے لوگ آگئے” مراق کی شوخ آواز گونجی سب کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی سب سمجھ گئے کہ اب مراق اور اس کی لگنی ہے بہت۔

میرا پٹی اور سامنے دیکھا جہاں مراق آفندی عرش کے کندھے پر کہنی ٹکائے مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ پل بھرا سکی دھڑکنیں اسکی مسکراہٹ پر ادغم مچا چکیں تھیں وہ ان 6 ماہ میں اتنا خوبصورت ہو گیا تھا اتنا سمارٹ۔
“تمہیں وقت مل گیا یہاں آنے کا؟” وہ خود کو کمپوز کرتی آنکھیں سکیر کر بولی۔

“کہاں۔۔۔۔۔ عرش کے فورس پر آیا اور نہ کہاں مجھے فرصت” وہ اسے چرانے کیلئے شوخی مارنے لگا۔ میرا فوراً سے سیریس ہوئی وہ تو فوراً سے شوخی سمجھنے والی لڑکی اسکے مزاق کو نہیں سمجھی اور یہ سمجھ لیا کہ سچ میں وہ اس کے لیے نہیں آیا۔

“م جسٹ کڈنگ” اس کی سنجیدگی دیکھ کر فوراً سے مراق نے کہا مگر میرا نے اپنے بابا کی طرف رخ کیا۔
“میرے لیے کسی کو فورس کرنے کی ضرورت نہیں، نا آئے کوئی بھاڑ میں جائے” وہ چاہ کر بھی آواز کو نرم ہونے سے روک نا سکی اور اندر کی طرف بڑھ گئی اور مراق حیران سا کھڑا اسے ایسے سیریس ہوتا دیکھ رہا تھا۔ عرش نے پلٹ کر مراق کو سخت گھورا۔
“میں تو بس مزاق کر رہا تھا” عرش کو ایسے گھورتے دیکھ کر بولا۔
“مناؤ جا کر” عرش نے غصے سے کہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”میں آتا ہوں پھر منانا اسے“ وہ سر نفی میں ہلاتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اسکے لیے کچھ لے کر آئے گا تبھی منائے گا مگر وہ انجان تھا کہ وہ اتنے سے مزاق کو کیوں سیریس لے گی؟۔



”کیا ہم اس بس میں جائیں گے؟“ فلک نے اپنے کالج کی بس کو دیکھ کر کہا جو پیچھے سے ٹوٹی تھی۔ باقی سلامت تھی۔ وہ ہائی پونی کیے بلیک ٹوپ اور وائٹ جینس وائٹ سنیکرز کے ساتھ بلیک گلاسز لگائے بل چباتی سپاٹ لہجے میں کھڑی بس کا جائزہ لے رہی تھی۔

”اب مانا کہ تمہارے بابا اور چاچو کا کڑوڑوں کا بزنس ہے مگر جناب جانا آپ کو اسی بس میں ہے“ انعم نے اسکی بات پر مزاق سے کہا۔

* ہمیں تو جانے سے مطلب ہے ناسو بس بیٹھو“ دانیل نے جو شیلے انداز سے کہا کیونکہ وہ بہت زیادہ پر جوش تھی جانے کیلئے۔ ان دونوں کی نسبت فلک بس کی حالت پر افسوس کر رہی تھی۔

اتنے میں ایک بس انہیں کے گیٹ سے داخل ہوئی وہ کسی دی لیجینڈز کالج کی بس تھی۔ اسکے پیچھے ہی ایک اور بس رکی وہ بھی کسی دوسرے کالج کی تھی۔ کیونکہ یہ تینوں کالجز ایک ہی ادارے سے منسلک تھے تو ایک ساتھ ٹرپ جا رہا تھا۔ فلک نے بھی بس کی آواز پر گھوم کر دیکھا۔ دونوں بسیں آگے پیچھے کھڑی ہوئی آکر۔ مکمل جانکاری کیلئے تمام سٹوڈنٹس ک بس سے نکل کر ایک سائیڈ پر ہونے کیلئے کہا گیا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

انہیں بس میں سے مراق آفندی عرش حماد خانزادہ اریب، سمیر اور دبیر ایک گروپ کی صورت میں نکل کر کھڑے ہوئے۔

فلک کی جیسے ہی نظر مراق آفندی پر گئی بے یقینی سے پوری آنکھیں کھل گئیں کہ سچ میں موجود ہے؟؟؟ معمول کے مطابق عرش سپاٹ سنجیدہ چہرے کے ساتھ گروپ میں کھڑا تھا نظر موبائیل پر تھی۔ مگر اسکی خوبصورتی پر لڑکیاں بس دیکھی جارہی تھیں۔

"اومائی گاڈ، یہ وہی لڑکے ہیں ناس دن جو ہمارے کالج آئے تھے؟؟؟" انعم بے یقینی سے دیکھ کر بولی۔ اسکی خوشی کا اندازہ نہیں تھا۔

"ہم" فلک کی نظر مراق آفندی پر تھی تبھی وہ مصروف سا بولی وہ سنجیدہ چہرے سے اسکے قہقہے لگاتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ تبھی عرش مراق کے سامنے رکا فلک کی بھنویں اور آنکھیں سکڑ گئیں۔ عرش کی سائیڈ مراق کے سامنے تھی اور وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔ تبھی عرش نے گردن گھما کر اسکی طرف دیکھا وہ کھڑے کافی فاصلے پر تھے۔ عرش کے ماتھے پر شکنیں تھیں اور وہ اسی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ایک سیکنڈ لگا تھا فلک المیر سلطان کو گڑ بڑانے میں اور وہ بری طرح اسکی آنکھوں سے اسکی پرسنلٹی سے پزل ہوئی تھی اور فور آپٹ گئی دل کی دھڑکن بے حد تیز تھی سانس بھی ایک دم پھول گیا تھا ایسے کیوں ہوا وہ نہیں جانتی بس وہ اسکی نظروں کی تابان لا سکی نا جانے کیا تھا ان آنکھوں میں جو اسے ایک سیکنڈ میں پزل کر دیتا تھا۔ دور کھڑے عرش کے لبوں پر ہلکی سی مسکان آئی وہ اسکا ہڑ بڑانہ دیکھ چکا تھا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ عرش خانزادہ کو کسی لڑکی کا یوں پزل ہونا اچھا لگ رہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"چلیں سٹوڈنٹس مووٹو یور بسسز اینڈ سیٹڈ ناؤ" تبھی پروفیسر نے اونچی سا کہا تو سب سٹوڈنٹس اپنی اپنی بسسز کی طرف ہو گئے فلک چار و نچار اس بس میں چڑھ گئی اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

تقریباً سب پیٹھ گئے تو صبح کے 8 بج رہے تھے جب بسسز کالج سے باہر نکلیں۔

گاڑیاں چل پڑیں سب سٹوڈنٹس مستیوں میں لگے ہوئے تھے مگر فلک کھڑکی والی سائیڈ پر بیٹھ گئی تھی کانوں میں ہنڈ فری لگائی ہوئے مگر آنکھوں میں سوچوں میں مراق آفندی تھا مگر ساتھ ہی عرش کی انٹری ہوتی تھی جسکیو سوچ کر وہ بیٹھے بیٹھے عجیب سی فیلینگ محسوس کر رہی تھی یہ بالکل پہلی دفعہ تھا اسے لڑکوں کے خیال نہیں آئے کبھی مگر اب وہ بیک وقت دو لڑکوں کا نجانے کیوں کمپی ریزن کر رہی تھی دونوں کو دیکھ کر وہ عرش کو بہترین پرسنلٹی کے نسنڈ پر بٹھا چکی تھی مگر دل ہمک ہمک کر مراق آفندی کی مسکراہٹ اور قہقہوں کی طرف مائل ہو رہا تھا۔

"ہے کہاں گم ہو آؤ چل کرو" دانیل نے اسے ہنی ماری تو وہ ہوش میں آئی۔

"نو شکریہ۔۔۔ میں ٹھیک ہوں" وہ انتہائی بے زار ہوئی کیونکہ وہ اس وقت بہت اہم کام کر رہی تھی یعنی سوچ رہی تھی اور اکام میں خلل ڈالا گیا تھا۔

"ویٹ گائیز ہم سوچ رہے ہیں کہ سٹوڈنٹس شفل کر دیے جائیے تاکہ مزاح آئیے سفر کافی ہے تو نئے لوگوں سے انٹرو ہونا چاہیے" پروفیسر جو ساتھ جارہے تھے انہوں نے مشورہ دیا سب نے ایگری بھی کیا یہ کافی مزے کا لگ رہا تھا۔ اور اس طرح تینوں کالجز کے سٹوڈنٹس شفل کر دیے گئے اور باحالات کچھ یوں تھے کہ عرش اور اس کا گروپ

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

فلک کی بس میں آچکے تھے۔ اور فلک کی دھڑکن عرش کے ایک ایک قدم پر دھڑک رہی تھی لیکن نظریں مراق آفندی کا طواف کر رہی تھیں۔ وہ خود سمجھ نہیں رہی تھی اپنی حالت کو وہ توازن نام تک نہیں جانتی تھی۔

"فلک یہ کھاؤ گی؟" انعم نے اسکی طرف کپ کپ کرتے پوچھا عرش کے کان ہما وقت اس آواز کی طرف ہوئے کیونکہ وہ فلک کی سیٹ کے بلک ساتھ والی سیٹس پر بیٹھا تھا ساتھ مراق تھا۔

"نو، میں ببل کھا رہی ہوں" وہ خود کو کمپوز کرتی سنجیدگی سے بولی۔ رش کے لبوں پر نجانے کیوں مسکراہٹ آئی اسکے نام پر۔ ظاہر ہے اسکی ہم نام تھی۔ اسی کی طرح اونچا سوچنے والی۔ وہ یہ دھیان ہی نہیں کر سکا کہ عرش خانزادہ صرف لڑکی کے نام پر مسکرا گیا ہے کمال ہے !

♥ سنا ہے محبت آنکھوں سے ہوتی ہے۔۔۔

♥ سنا ہے دل اچانک بیقرار ہوتا ہے۔۔۔

♥ سنا ہے دل میں بس ایک سما جاتا ہے۔۔۔

♥ سنا ہے جو سماتا ہے چپکے سے پہرے بٹھاتا ہے۔۔۔

♥ سنا ہے جو پہرے بٹھاتا ہے وہ۔۔۔

♥ دل پر مکمل قبضہ کرتا ہے۔۔۔

♥ سن اے عشق انہی راستوں پر ہوتا ہے۔۔۔

♥ سنا ہے انسان بے بس ہوتا ہے۔۔۔

بسمہ بھٹی

سینہ ۱

عرش فلک

♥ سنا ہے محبت بے بس کرتی ہے۔۔۔

♥ سن ہے سب نیا نیا لگتا ہے۔۔۔

♥ سنا ہے محبت کے راہی مشکلات جھیلے ہیں۔۔۔

♥ سن تو لیا سب۔۔۔ اب آزما کر دیکھتے ہیں۔۔۔

♥ سنا ہے آزمانا آسان نہیں۔۔۔

♥ تو چلو یہ بھی آزما کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔

🔥 بسمہ بھٹی 🔥

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

"لسن میرو وو،، یار رکو تو ابھی بھی ناراض ہو" وہ اس کے پیچھے تیز تیز چل رہا تھا کیونکہ میرا اس سے ڈبل تیز رفتار میں چل رہی تھی۔

شام کے 6 بجے وہ سب پہنچے تھے۔ کیونکہ سردی عصر کے وقت سے زیادہ ہونے لگ جاتی تھی وہاں تو ہوٹل جو بک کروایا گیا تھا سب کیلئے سب اپنے اپنے نومز کاسن کر اس طرف جا رہے تھے۔
مراق کو موقع نہیں ملا تھا میرا کو منانے کا اس نے ریلیکس ہو کر سوچا کہ اسے مری جا کر منالے گا لیکن یہاں میرا الگ بس میں تھی اور مراق الگ بس میں اب جب وہ بس سے اترتا تو ساتھ والی بس سے ہی میرا اتری تھی دونوں نے بیک

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

وقت دیکھا تھا میرا نے فوراً سے نظریں پھیر لیں تھیں اور مراق جی جاں سے تڑپا تھا وہ اسکی ناراضگی کیسے مول لے سکتا ہے جو اسکی مسکان کی ہر پیل دعا کرتا ہے وہ اس کے پیچھے ہوا مگر اسے معلوم تھا کہ پیچھے آئے گا تبھی تیز رفتار سے چلنے لگی۔

"ہے۔۔۔ لسن یا ار۔۔۔ سوری۔۔۔" وہ تھک کر اسکا بازو کھینچتا مقابل کرتا ہوا۔ اب آنکھوں میں غصہ تھا کہ وہ اسے اگنور کر رہی تھی۔ یہ بھی مسئلہ نہ ہوتا اگر وہ کم سے کم کچھ الٹا سیدھا بول کر غصہ نکالتی مگر وہ خاموش تھی یہ ایک تبدیلی تھی جو میرا میں آئی تھی کہ وہ ہر بار کی طرح مراق کی باتوں پر لڑی نہیں تھی بلکہ خاموش ہو گئی تھی اور سخت ناراض بھی۔

میرا نے ایک نظر باز و پر ڈالی اور دوسری اس پر۔

"کیا؟؟؟ آنکھیں ٹھیک کرو۔۔۔ کب سے کہہ رہا ہوں سوری۔۔۔ سن کیوں نہیں رہی؟" وہ اسکے ماتھے پر شکنیں دیکھ کر آنکھیں دکھاتا ہوا۔

"مجھے۔۔۔ تمہاری۔۔۔ سوری۔۔۔ کی۔۔۔ ضرورت۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ انڈر سٹینڈ" وہ ایک ایک لفظ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ٹھہرے ہوئے لہجے میں بول رہی تھی جیسے جیسے وہ بول رہی تھی ویسے ویسے آنکھوں میں پانی اکٹھا ہو رہا تھا بات ختم ہوئی تو پانی لڑی کی صورت میں بہہ گیا۔ اسے اس غصے والے انداز پر زیادہ رونا آ رہا تھا منادیکھو رہا غصے سے ! احسان کر رہا ہے؟

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میر۔۔۔۔۔چندا۔۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔روکیوں رہی" مراق فوراً سے بوکھلا گیا۔ کوریڈور میں یعنی جہاں رومز تھے وہاں سب اپنے اپنے رومز میں جا چکے تھے۔ تبھی اک دکاسٹوڈنٹس تھے جو اپنے اپنے روم میں جا رہے تھے۔ میرا نے چہرہ موڑ لیا وہ اسکے سامنے کمزور نہیں ہو سکتی تھی۔

مراق نے سب کے جانے کا ویٹ کیا جب وہ سٹوڈنٹس بھی روم میں چلے گئے تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔
"میر۔۔۔۔۔میرو۔۔۔۔۔سوری" وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بڑھتا بولا۔

"دور رہو۔۔۔۔۔تمہیں تو زبردستی بلایا تھا نا مجھ سے ملنے کیلئے" وہ سوسوں کرتی اسکے ہاتھ جھٹک گی۔ مراق حیرت سے اسے دیکھنے لگا کہ اس بات پر ہرٹ ہوئی۔ !

"سیریلی؟ کیا بات ہے میرو؟" وہ اسکے چہرے کو دوبارہ ہاتھوں کے پیالے میں لے گیا۔

میرا نے دھیرے سے بھیگی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جسے بچپن سے دل میں بسا چکی تھی اب وہ اتنی شدت سے دل میں براجمان تھا کہ زراسی بے رخی پر جان ہلکان ہو جاتی تھی۔ 6 ماہ۔۔۔6 ماہ وہ اسے دیکھے بنا رہی وہ جانتی ہے کہ کیسے گزارے یہ 6 ماہ اس نے۔ مراق آفندی کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ میرا خاں زادہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے۔

"تم نا۔۔۔دفعال ہو جاؤ۔۔۔۔۔اتنے۔۔۔۔۔برے ہو تم" وہ پھر سے اسکی نرم آواز پر رونے لگی اسے وہ وقت یاد آنے لگا جب جب اسکی یاد میں راتوں کو ہو سٹل کے روم میں جاگ کر گزاری۔۔۔جب جب نیند کیلئے پلزیں۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ایسے ہی دفعاں ہو جاؤں؟۔۔۔ جہاں جاؤں گا تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا" وہ اسکی سرخ ہوتی ناک کو کھینچ کر کہتا ہنس۔

"تم۔۔۔۔ ساتھ نہیں چل پاؤ گے۔۔" میرا نے اسے تھوڑا دھکا دیتے سرد لہجے میں کہا۔ مراق نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"کیا مطلب؟" وہ اس منطق کو نا سمجھا۔

"تم ڈر جاؤ گے۔۔ زمانے سے۔۔ سب سے۔۔" وہ اسے پرکھ رہی تھی شاید

"یہ تم دونوں بہن بھائی اتنا ٹف کیوں بولتے ہو بی؟ عرش کو سمجھ لیتا ہوں آرام سے۔۔ تم جب ملتی ہو مزید مشکل ہو جاتی ہو سمجھنا۔۔ یار سیدھی طرح بات نہیں آتی کرنی" وہ لڑکیوں کی طرح کمر پر ہاتھ ٹکائے بولا۔

"تم ہار جاؤ گے مراق۔۔۔ مجھے۔۔۔ میرا خاں زادہ کو۔۔۔ جیت نہیں پاؤ گے" وہ استہزائیہ ہنس کر بولی۔ مراق اسکی ٹون سے سمجھ گیا کہ یہ بیوقوف سیریس ہے۔

"آؤ چائے پیں" وہ اسکا بازو اپنے بازو میں ڈالتا باہر کی طرف کرتے بولا

"نہیں۔۔۔" ابھی میرا نے اتنا ہی کہا تھا کہ مراق نے اسے دیوار سے پن کیا بازوؤں پر گرفت کی میرا ایک دم بوکھلا گئی۔ اسے کیا ہوا بھلا۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

"مراق آفندی کا آج اسی جگہ پر خدا کو حاضر ناظر جان کر کھڑے ہو کر میرا خاندان سے وعدہ ہے زبان دے رہا ہے
مراق آفندی۔۔۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں گہری سوجھ بوجھ سے دیکھتا بول رہا تھا پھر چپ ہوا کیونکہ میرا کی
دھڑکن تیز ہو چکی تھی جس پر مراق سے بولنا گیا اور چپ کر کے اسے دیکھنے لگا
"کیا۔۔۔ کیسا وعدہ" وہ نا سمجھی سے دیکھتی بولی۔
"یہی۔۔۔ کہ باہر چائے بھی پلائے گا اور برگر بھی۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا" وہ اپنی ٹون میں واپس آتا قہقہہ لگا گیا۔ اور
میرا کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہا جب سمجھ آئی تو سخت نظروں سے گھورا۔
"بد تمیز۔۔۔ ڈفر۔۔۔ برگر کیا اب تمہارے پیسے دیکھو میں کہاں لگاتی۔۔۔" وہ اسکی شرارت کو تیکھے انداز میں ہضم
کرتی باہر کی طرف بڑھی۔ وہ نیچے سر کیے ہنس رہا تھا ہنستے ہنستے مسکرا کر اسکی پشت کو دیکھا۔
"مراق آفندی خدا کو حاضر ناظر جان کر قسم کھاتا ہے خود کو ہی زبان دیتا ہے کہ وہ میرا خاندان کو جیت جائے
گا۔۔۔ کیونکہ میرا خاندان وہ سوغات ہے جسے حاصل کرنا مراق آفندی کا جنون ہے۔۔۔ میں اپنی کسی فضول سی
چیز پر کسی کی دسترس برداشت ناکروں اور۔۔۔ تم تو پھر۔۔۔ مراق آفندی کا جنون ہو سکون ہو عشق ہو قرار ہو دل
ہو" وہ آہستہ آہستہ چلتا اسے دیکھتا منہ میں بڑبڑا رہا تھا لبوں پر مسکان اور آنکھوں میں خماری تھی۔ وہ رکی اور پلٹ کر
اسے تیز چلنے کا کہا وہ سر جھٹکتا اسکے ساتھ ہونے کیلئے بھاگا۔ اسے فکر نہیں تھی کہ مراق آفندی کی جیب سے میرا
خاندان کتنے پیسے اڑاتی ہے۔ آخر سب اسی کیلئے ہی تو ہے۔
♥ شام سے ضد راڑے ہیں۔۔۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

♥ خواب پلکوں میں کھڑے ہیں۔۔۔۔

📖 یہ شکن آلود بستر۔۔۔

♥ نیند کے ٹکڑے پڑے ہیں۔۔۔،

♥ رات کی کالی ردائیں۔۔۔،

♥ قیمتی موتی جرّے ہیں۔۔۔۔۔

♥ رات بھر یا گل ہو اسے۔۔۔۔۔

♥ گھر کے دروازے لڑے ہیں۔۔۔۔۔

♥ یو سکے تو سر جھکا لے۔۔۔

♥ وقت کے تیور کڑے ہیں۔۔۔۔۔



"سنو" مراق جو میرا کیلئے چائے کا آرڈر دے رہا تھا کسی نسوانی آواز پر پلٹا۔ سامنے ہی کوئی خوبصورت سی لڑکی تھی آنکھوں میں سردین لیے سنجیدہ چہرے کے ساتھ۔

فلک ساری بس میں مراق کی آواز سے ڈسٹرب ہوتی رہی تھی۔ مراق حالانکہ اپنے گروپ میں مستیاں کر رہا تھا لیکن ڈسٹرب وہ ہو رہی تھی کیونکہ اسکا دل کرتا تھا کہ وہ مراق کو سامنے بٹھائے اور سنی جائے بس دیکھی جائے بس اور پھر اسے خیال آتا کہ گلک المیر سلطان ! کسی لڑکے کو خود دیکھے؟؟؟ یعنی خود؟؟؟ مراق ہے بہت بڑا۔۔۔ مگر

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عرش کی خاموش طبیعت اور اسکے دوستوں کے اصرار پر وصی شاہ کی غزل سناتے وقت ناصر ف وہ اسکی آواز میں کھو گئی تھی بلکہ وہ تو اس کی آنکھوں کی سنجیدگی میں ڈوب رہی تھی۔ مراق کو چاہ کر بھی نادیکھا تھا اور عرش پر ناجانے کیوں وہ بے اختیار ہو گئی تھی۔ دل بے خود سا اسے دیکھنے لگا تھا۔ جب بس کی بریک لگی تو وہ ہوش م آئی اور اب اسے یہ دونوں لڑکے کمرے میں یعنی دماغ میں بے حد ڈسٹرب کر رہے تھے وہ ہوڑی ٹھنئی ہوا کیلئے کیفے کی طرف آئی تھی کہ سامنے ہی مراق کو کسی لڑکی کو بیٹھنے کا کہتے آرڈر دیتے دیکھا دل و دماغ کی جنگ کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس تک پہنچ گئی۔

"یس ! " مراق نے اسے نہیں پہچانا تھا وہ بھی سنجیدگی سے بولا

"وٹس یور نیم" وہ بنا آنکھیں جھپکائے کانفیڈنس سے نام ہو چھ گئی۔ مراق نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو ڈائریکٹ نام پوچھ رہی تھی۔

"آپ۔۔ نے کیا کرنا" وہ زرا تھل سے بولا

"نام" وہ دوبار ازبچ ہو کر بولی اسے غصہ آرہا تھا کہ اس کمبخت نے اسے مینٹلی طور پر ڈسٹرب کر رکھا ہے۔

"مراق۔۔۔۔ مراق آفندی" وہ بھی اس سے زیادہ سنجیدگی سے بولا

"مراق" فلک کی بھنویں متاثر کن انداز میں اٹھیں اسکی پرسنلٹی پر یہ نام کتنا رعب ڈال رہا تھا۔ تبھی دل نے زور سے یاد دلایا کہ زرا اس کے ساتھ والے لڑکے کی پرسنلٹی کی بات کرو زرا تو فوراً فلک نے مانا کہ نہیں یار اس کے ساتھ والے لڑکے میں کچھ تو ہے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"اور جو تمہارے ساتھ ہوتا ہے، ڈمپل بوائے کیا نیم اسکا" وہ عرش کا تصور کرتی بولی عرش ہ سے نا بھی تو بات کرتے اسکے لائٹ سے ڈمپلز پڑتے تھے اور جب ہنستا تھا تو ایسے لگتا تھا کسی نے ڈرل مشین سے سوراخ کیے ہیں۔

"تم سے سنبھالا نہیں جائے گا" ایک بار عب آواز پیچھے سے آئی مراق اور فلک نے بیک وقت پیچھے دیکھا۔ عرش پینٹ کی پوکٹس میں ڈالے سامنے مراق کو دیکھ رہا تھا فلک کو دیکھنا گنوار انا کیا اور فلک کو تپ چڑھ گی جو اس سے زیادہ آکر دکھاتا تھا ہر بار

"کیا مطلب" وہ اسکے چہرے کی سیدھ میں کھڑی ہوتی سخت ٹون میں بولی۔

"تمہاری اتنی اوقات نہیں کہ میرا نام سنو۔۔۔ مطلب صاف تھا۔۔۔۔۔ میرے منہ سے مطلب سن کر زیادہ پسند آیا ہے" مراق کے پاس جاتے وہ بولا جب فلک کے قریب پہنچا تو رکا اور گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اسکی بات پر غصے سے سرخ ہو چکی تھی

"گیٹ لاسٹ" اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا کہ فلک ایک پل میں گڑ بڑائی ہر بار کی طرح اب بھی وہ پزل کر گیا اب تو بالکل آنکھوں کے سامنے تھا۔ وہ دانت پیستی مڑی نجانے اسکے پاس الفاظ ختم کیوں ہو جاتے تھے اس کے سامنے۔ پھر وہ رک کی اور پلٹی۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔۔۔۔۔ چھوڑو گی نہیں میں" وہ سرخ آنکھوں سے بولی۔

"سوچ سمجھ کر بولو۔۔۔۔۔ وہاں کی طرف قدم اٹھاتے ہیں جہاں سے سکون سے واپسی کا لیتی ہو اور علم بھی

۔۔۔۔۔ اور مجھ تک جو رسائی کرتا ہے وہ چاہ کر بھی پلٹ نہیں پاتا" وہ اسکی آنکھوں کی سرخی سے محفوظ ہوتا دھیمی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

مسکان سے بولا آنکھوں میں اسکی آنکھوں کی خماری آرہی تھی جس کا اندازہ عرش خانزادہ کو نہیں تھا۔ مگر مراق حیرت سے دیکھ رہا تھا کہ یہ کیسے اتنی دیر بات کر سکتا ہے کسی لڑکی سے !

"آئی سوئیر،۔۔۔ ہم سلطان زجب کسی کا سوچ لیں وہ کر کے چھوڑتے ہیں۔۔۔۔۔ تمہیں پاگل نا کر دیا تو میں سلطان زادی نہیں" وہ اسکو انگلی دکھاتی اٹے قدم لینے لگی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم سلطان زادی نارہو" وہ مسکراتا سینے پر بازو باندھتا بولا۔ وہ غصے سے آگ بگولہ ہوتی تیز تیز قدموں سے پلٹ گئی۔

"یہ تم دونوں بہن بھائی اتنے اچھے الفاظ کیوں بولتے ہو؟" مراق نے اسکے کندھے ہر بازو رکھتے پوچھا۔
"تاکہ تجھے سمجھ نا آ سکے" عرش مسکرا کر اسکے گلے میں بازو ڈال گیا۔

"تم کیا پائے بنوا رہے یو؟" میرا کی سخت آواز پر دونوں پکٹے جو کمر پر ہاتھ رکھے مراق کو گھور رہی تھی
"ہاں تمہارے لیے سپیشل" مراق ہنستا چائے کے کپس پکڑ کر بولا عرش نے مسکرا کر میرا کو گلے لگایا اور ٹیبل کی طرف بڑھا۔ عرش نے فلحال کچھ کھانا نہیں تھا وہ تو مراق کیلئے باہر آرہا تھا کہ فلک کو انکی سمت جاتے دیکھا اور جب اس نے نام پوچھا تو عرش کو غصہ آگیا کہ دوسری لڑکیوں کی طرح نام پوچھا یقیناً دل پھسل گیا۔ مزاح تو تب تھا کہ لڑکے اوفر کریں اور وہ لفٹ نا کروائے۔۔۔۔۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

نہیں۔۔۔۔۔ خبردار جو کسی نے دیکھا بھی اسے۔۔۔۔۔ اچانک عرش کے دل و دماغ میں غصے کی لہر اٹھی تھی۔ اور وہ اپنی سوچ پر ایک دم جامد ہو گیا۔ نہیں۔۔۔۔۔ عورت و فاشعار نہیں۔۔۔۔۔ اسکی ماں ثبوت ہے اس چیز کا۔۔۔۔۔ دل دھڑکا کیوں ہے اسکے لیے عرش خانزادہ؟ وہ خود سے لڑ رہا تھا اور مراق اور میرا سمجھ رہے تھے انکی باتیں سن رہا ہے

ابھی سے آفتِ جاں ہے ادا تیری

ابھی سے یہ حال ہے۔۔۔۔۔

تو بتا۔۔۔۔۔

کیا یہ انتہاء تیری



"بس کرو فلک۔۔۔۔۔ کول ڈاؤن یار۔۔۔۔۔ کیوں ان لڑکوں کی وجہ سے خود کو عزاب میں ڈالا ہوا ہے" انعم اسے دیکھتی تھک کر بولی۔ جب سے وہ عرش سے انسلٹ کروا کر آئی تھی تب سے اسکا غصے سے برا حال تھا۔ وہ تو آج تک سب کو جوتی کی نوک پر رکھے ی آئی تھی۔ اور فلک المیر کو سلطان زادی کو کسی نے نیچا دکھانے کی کوشش کی وہ یہ ہار کیسے برداشت کرے کہ اسکت پاس عرش کا منہ بند کروانے کیلئے الفاظ ختم ہو گئے تھے۔ اور وہ اس وقت جبرے بھینچے ساکت آنکھوں سے ٹیرس پر کھڑی کسی چیز پر نظریں ٹکائے غصے سے کھول رہی تھی۔ ہاتھ آپس میں سختی سے ملائے وہ برے تیوروں کے ساتھ نجانے کن سوچوں میں تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"فلک۔۔۔۔۔ یار سنو۔۔۔ غلطی تمہاری ہے کس نے کہا تھا نام پوچھوان سے "دائین اسکی حالت پر افسوس کرتی اسکی پشت کو دیکھ کر بولی۔

"واٹ ! "وہ ماتھے پر شکنیں لیے جھٹکے سے مڑی۔

"میری غلطی؟؟؟؟؟؟۔۔۔ بھولومت۔۔۔ فلک المیر سلطان غلطی نہیں کرتی کبھی "وہ اسکی طرف انگلی کرتے چیخ کر بولی۔ غصے سے آنکھوں کی سفیدی م لال ڈورے آرہے تھے۔ لب مسلسل ہل رہے تھے ناک سرخ ہو چکا تھا۔

"فل۔۔۔۔۔"

"جسٹ شٹ اپ "ابھی دینے نے اسے کچھ سمجھانا چاہا کہ وہ دھاڑی کہ انعم ایک فم اسکی حالت پر سہم سی گی پریشان بھی ہوگی۔ اس نے کبھی فلک کا یہ روپ نہیں دیکھا تھا۔ اور حیرت تھی کہ فلک المیر سلطان دی گریٹ گرل کسی لڑکے کو پلے ناباندھنے والی آج ایک لڑکے کی صرف باتوں سے ہل گئی ! اگر اس لڑکے نے مزید کچھ کیا تو اس سر پھری لڑکی کا کیا حشر ہوگا؟ انعم اسکی حالت سوچتی جھر جھری لے گی۔

"م اسے بتاؤں گی۔۔۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔۔۔ اسے بتاؤں گی۔۔۔ اس نے کس سے پنگا لینا چاہا ہے۔۔۔۔۔ نیندیں حرام نا کر دیں تو میرا نام بھی فلک المیر سلطان نہیں۔۔۔۔۔ لکھو۔۔۔۔۔ "وہ غصے کو قابو کرتے ہوئے انعم کی طرف پلٹی وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

فلک نے ٹیبل سے سٹیکی نوٹس اٹھائے اس وقت ٹیبل پر وہی تھے۔ دانیل اور انعم حیرانی سے اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

وہ تیزی سے انعم کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ میں پین اور نوٹس دیے۔

"کیا" انعم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"لکھو" غصے سے سانس پھول رہا تھا

"کیا لکھوں؟" انعم کو وہ کوئی پاگل لگ رہی تھی۔

"لکھو۔۔۔۔۔ کہ فلک المیر سلطان اپنی جان کی قسم کھاتی ہے وہ اسے تڑپا کر رکھ دے گی اور اگر۔۔۔۔۔ ایسا نا

ہوا۔۔۔۔۔ تو فلک زندہ نہیں رہے گی۔۔۔۔۔ لکھو" وہ جنونی انداز میں انعم کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے غصے سے کانپتے لبوں سے بول رہی تھی۔

انعم اور دانیل اسکی بات پر ششدر رہ گئیں۔

"جسٹ بی ان یور سینسز" دانیل پہلے حیران تھی پھر ہوش میں آتی اسکے افاظ پر اسے کندھے سے جھٹک کر تھپڑ مار کر دھاڑی۔ فلک لرکھڑا کر نیچے گری۔ انعم کے تیور بھی سخت ہو چکے تھے۔

"آئم ناٹ" وہ۔ پلٹ کر دوبار اسی کے انداز میں چیخی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"تم اتنی بیوقوف ہو۔۔۔ اس لڑکے کی چند چھوٹی سی باتوں کی وجہ سے اپنی جان کی قسمیں کھا رہی ہو اتنی سستی ہے جان تمہاری؟؟؟؟؟ اتنا سوکھا ہے سانس لینا؟؟؟ اتنا آسان ہے مرنا موت کو دعوت دینا؟ فضول بولتے ہوئے زرا سوچتی کیوں نہیں ہو؟؟؟" دانیل کا پارہ ہائی ہو چکا تھا وہ اتنی بیوقوف تھی وہ سوچ نہیں سکتی تھی۔

"ہاں۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔" وہ دانت پیس کر بولی آنکھیں سرخ ہو چکیں تھیں۔

"فلک المیر سلطان کیلئے سب کچھ آسان ہے۔۔۔ اسکی اتنی ہمت کہ وہ مجھے اوقات کی بات کرے۔۔۔۔۔ ارے وہ جانتا ہی کیا ہے میرے بارے میں ! میں فلک ہوں۔۔۔۔۔ آسمان۔۔۔۔۔ اونچائی بلندی۔۔۔ میرے نام کے ساتھ میں خود ایک پہچان ہوں۔۔۔۔۔ وہ ہے ہی کیا جو مجھے نچاد کھائے۔۔۔ آئی سوئے میں اسے بتاؤں گی اب کہ فلک کون ہے۔۔۔۔۔ مائنڈاٹ۔۔۔۔۔" وہ دونوں کو انگلی سے وارن کرتی واشر روم کی طرف تیزی سے گی یقیناً اس کا ارادہ شاور لینے کا تھا تاکہ وہ اپنے غصے کو ٹھنڈا کر سکے۔

"یہ۔۔۔۔۔ پاگل تو نہیں ہوگی" انعم پریشانی سے بولی۔

"اسے غصہ اس لیے نہیں کہ اس لڑکے نے اس کی انسلٹ کی ہے" وہ واشر روم کو گھورتی گہرا سانس لیتی بولی۔

"پھر کیوں چیخ رہی ہے ایسے" انعم کو شدید الجھن ہو رہی تھی اس وقت فلک کی سائیکل پر

"چیخ اس لیے رہی ہے کہ اس لڑکے میں اتنا دم ہے کہ وہ فلک کو خاموش کروا سکے اور۔۔۔" وہ سر نفی میں ہلاتی سینے پر ہاتھ باندھتی چپ ہو گئی۔

"اور !؟" انعم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اور یہ کہ۔۔۔۔۔ فلک المیر سلطان جانتی ہے۔۔۔۔۔ وہ لڑکا اسکا نام جو بھی ہے۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں کے سامنے ہار جائے گی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ لڑکا اسے اپنی باتوں سے زیادہ آنکھوں سے ہراتا ہے" وہ سائیڈ سائیڈ سے ہنستی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ انعم حیرانی سے یہ منطق سن رہی تھی۔

"اسکا کیا مطلب؟؟؟؟۔۔۔۔۔ فلک !!! ! !۔۔۔۔۔ کسی لڑکے کی آنکھوں سے مسمرائز ہوئی؟؟؟" انعم کیلئے نا قابل قبول تھا۔

"جی جناب۔۔۔۔۔ مسمرائز نہیں۔۔۔۔۔ پزل۔۔۔۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ نہیں سکتی۔۔۔۔۔ تو" دانین مسکراتی کمتید ہیرے سے انعم کی طرف مسکرا کر دیکھتی چپ ہوئی۔

"تو یہ۔۔۔۔۔ کہ فلک المیر سلطان۔۔۔۔۔ یعنی اک سلطانزادی۔۔۔۔۔ آخر کار۔۔۔۔۔ صحیح ٹریک پر آنے کیلئے بالکل تیار ہی۔۔۔۔۔ اور" انعم بھی مسکراتی اسکے سامنے بیٹھی۔

"اور۔۔۔۔۔ اسے سیدھا کرنے کیلئے کوئی کردار کا کھڑا شہزادہ بدھا چکا ہے" وہ بھی مسکرا کر جملہ مکمل کر گئی۔

"اور فلک المیر سلطان پاگل کرے گی بھی۔۔۔۔۔ اور ہوگی بھی" دونوں نے دبی دبی ہنسی سے قہقہہ لگایا۔



"ماما۔۔۔۔۔ مجھے وہ انکل اچھے نہیں لگے" رات کو جب اسکی ماں اسے سلا رہی تھی تو وہ دھیرے سے بولا کہ کہیں اسکی ماں اسے مارے نا۔

"کو نسے انکل؟" اسکی ماں نے نا سمجھی سے ہو چھا۔ سر پر مسلسل تھپکی دے رہی تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"وہی۔۔ صبح جن سے بات کر رہی تھیں آپ" وہ زرا سا سراٹھا کر اپنی ماں کو دیکھتا بولا۔

"بٹ۔۔۔ بیٹا ہی از سونائس اینڈ سویٹ" وہ مسکرا کر اسے دیکھتی بولی۔

"بٹ سویٹ اور نائس تو۔۔ میرے بابا ہیں نا" وہ اپنی ماں کو یاد کرانے کے انداز سے بولا

"چلو شباش سو جاؤ دیر ہو رہی ہے" وہ بیزاریت سے بولتی اسکی آنکھوں کر زبردستی سے بند کر گئی۔

وہ 5 سال کا بچہ اپنی ماں کے اچانک سے چہرے کے زاویے بدلنے کو محسوس کر گیا۔

"میرے بابا جیسے کوئی نہیں ماما" وہ اپنے باپ کا چہرہ تصور میں لاتا مسکرا کر کہتا کروٹ لے جا آ نکھیں بند کر گیا۔

"ضروری نہیں بچے۔۔۔ بڑے یوگے تو پتہ چلے گا کون کتنا اچھا ہے" وہ اسکے سر پر بوسہ دیتی دھیرے سے بولی اور

کمرے سے چلی گئیں

اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔ وہ نہیں سوچنا چاہتا تھا ان لمحات کو ان وقتوں کو جس میں اسکی ماں کی جھلکیاں ہوں

مگر یہ شاید اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

"تمہارے پاس کچھ نہیں ہے حماد۔۔۔ میں جانتی ہوں کیسے گزارے میں نے یہ 6 سال تمہارے ساتھ۔۔۔ اب

نہیں رہ سکتی" اچانک اسکے دماغ میں اپنی ماں کی سخت نفرت بھری آواز گونجی اور اسکے باپ کی پانی بھری آنکھیں،

بے انتہاء محبت اسکی ماں کیلئے۔۔۔ مگر وہ سب کچھ چھوڑ کر گئی تھی اسے اپنی طلب عزیز تھی۔

"آہ" وہ سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام گیا۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ سارا کمر اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ اندھیرا ایسا

تھا کہ جس سے وحشت ہو خوف ہو۔ کوئی عام انسان اگر اس اندھیرے کو دیکھے تو خوف سے مر جائے۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"بھائی" دروازے پر ناک ہوئی۔ مگر وہ اس وقت ہوش میں نہیں تھا۔

"بھائی" پھر سے ناک ہوئی مگر پھر اسے علم نہ ہوا کہ دروازے پر ناک ہوا ہے وہ سر ہاتھوں میں گرائے ہوئے بیٹھا تھا دماغ میں اسکی ماں کے قہقہے دھوکے سے نفرت سے بھری آوازیں گردش کر رہی تھیں۔

"بھ۔۔۔" اسکے الفاظ منہ میں رہ گئے جب وہ دروازہ کھول کر آگے بڑھی بے حد اند غیر ایک دم اس کا دل خوف سے بری طرح لرزا۔ اسکا جسم ایک سیکنڈ میں ٹھنڈا ہوا۔ اور خاموشی ! ! ! !

بے حد خاموشی !

ویسی ہی خاموشی !

جیسے کسی انہونی پر ہو !

ویسی ہی خاموشی !

جیسے کسی کے مرجانے پر !

کسی اپنے کے دل میں !

اتر جاتی ہے !

ویسی ہی خاموشی !

جو کسی کی یاد کو !

ہجر میں کاٹنے میں ہوتی ہے !

Page 58 of 655

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

ہاں۔۔۔۔ خاموشی !

وہ جو دل چیر جاتی ہے !

وہ خاموشی !

جو جسم سے روح نکال دیتی ہے !

جو دل کو لرزادیتی ہے !

ہاں ویسی ہی خاموشی !

بس۔۔۔۔ چپ۔۔۔۔ خاموشی !

سانس ساکن۔۔۔۔ !

لہو منجمد !

جسم بے جان ! ...

آنکھیں؟۔۔۔۔۔ ! ..

تڑپتی ہوئیں !

READERS CHOICE ! "بس۔۔۔۔۔ خاموشی !

وہ دھیرے سے چلتی خون کے آنسوؤں کے ساتھ اس سمت اندھیرے میں ہی بڑھی جہاں اس کا بھائی اس اندھیرے

اور اپنی بہن سے بے خبر تھا۔

Page 59 of 655

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

وہ خاموشی سے سانس کی آواز کیے بنا اسکے قدموں میں بیٹھی چہرہ اس سمت کیا جہاں اسکے بھائی کا تھا۔ اندھیرے میں بھی جان کی تھی کہ وہ کس عالم میں ہے وہ کیسے نا جانتی۔۔۔۔۔ ایسے اندھیرے اس نے خود بھی کاٹے ہیں۔۔۔ مگر اسکے بھائی نے اسکے اندھیرے مٹا دیے تھے۔۔۔ مگر اپنے وہ ختم نا کر سکا۔

"عرش" وہ دھیرے سے پکار کر اسکے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی وہ ابھی بھی مسلسل سر تھامے ہل رہا تھا۔

وہ اسکے ہلتے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی کہ کسی اپنے کے لمس پر وہ ایک دم ہوش میں آیا۔ آنکھیں کھلیں بے حد اندھیرا تاریک تھا سب کچھ۔

"میر و" وہ اس کا خیال کرتا تیزی سے اٹھا اور سوچ بورڈ کی طرف بھاگنے کے انداز میں گیا اور لائٹ جلائی اور جیسے ہی روشنی ہوئی وہ ساکت ہو گیا۔ گرپٹا نہیں دیوار کی طرف چہرہ تھا اور وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔ وہ اپنی بہن کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اپنی کیفیت۔ وہ تو اپنی بہن اور باپ کیلئے جیتا تھا۔

"آپ نے۔۔۔۔۔ وع۔۔۔۔۔ وعدہ۔۔۔۔۔ ک۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔ نا بھائی" وہ گہرے سانس بھرتی بولی آواز بھرائی تھی۔

وہ اسکی آواز کو دل میں اترتا محسوس کر رہا تھا وہ دھیرے سے پلٹا اور نرم آنکھوں سے اسے دیکھا جو اسکی چیرے پاس بیٹھی بہتی آنکھوں سے گہرے سانس لے رہی تھی اور نظریں اس پر تھیں

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"وعدہ۔۔۔ توڑ دیا ! " وہ پھر گہرا سانس لیتی اٹھی۔ اور روتی ہوئی اسکے سامنے آئی۔

"میری طرف۔۔۔ دیک۔۔۔ دیکھیں " وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولی
اس نے دھیرے سے اس لاڈلی کو دیکھا جو ہر بار اسے پاگل ہونے سے بچا لیتی تھی۔

"می۔۔۔ میرا۔۔۔ ب۔۔۔ بابا۔۔۔ کا۔۔۔ پی۔۔۔ پیارا۔۔۔ کم۔۔۔ پڑ گیا؟؟؟" وہ معصومیت سے بولی۔ نم
آنکھوں سے نفی میں سر ہلا گیا

"پھر نا سوچو۔۔۔ ا۔۔۔ انہیں۔۔۔ ج۔۔۔ جو۔۔۔ رو۔۔۔ روشنیوں۔۔۔ ک۔۔۔ کے دیوانے ہیں
۔۔۔۔۔" وہ روتی اسکے سینے سے لگ گئی۔ اور دھاڑے مار کر رونے لگی عرش نے دھیرے سے اپنی باہوں میں اسے
سمیٹا۔

وہ بھول گیا تھا کہ میرا کو اندھیرے کا فوبیا تھا۔ اور اسکی کتنی محنت لگی تھی میرا کو روشنی دکھانے میں اسے روشنی کا عادی
بنانے میں۔۔۔ مگر خود کو اندھیرے میں رکھنے سے باز نا کر سکا۔ اس کی وجہ سے اسکی لاڈو پلی بہن کی حالت ایک سیکنڈ
میں بگڑی تھی۔

"سوری۔۔۔ میرا بچہ " وہ اسکے سر پر بوسہ دیتا پیار سے بولا

"چلیں۔۔۔ آئیں۔۔۔ میرے۔۔۔ ساتھ " وہ اسکی نارمل آواز پر خود کو بھی پر سکون کرتی دھیرے سے بولی اور
باہر کی طرف بڑھی۔ سامنے ہی مراق ریکنگ پر ہاتھ رکھے سر جھکائے کھڑا تھا۔ اس میں ہمت کہاں تھی عرش کو میرا

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

کو ایسے دیکھتے۔۔ اگر عرش کے پاس میرا نہ ہوتی تو مراق ضرور اسے سنبھالتا لیکن اب وہ جانتا تھا کہ میرا سنبھال لے گی۔

"سوری" وہ اسکے ساتھ کھڑا ہوتا شر مندہ سا بولا۔ مراق نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو رینگ سے نیچے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"چل باہر چلیں۔۔۔ رب جانیں تو کمرے میں کونسے میکاپ کرتا ہے" وہ اسے ٹھیک موڈ میں لانے کیلئے گردن میں بازو ڈالتے بولا۔ عرش ہنس دیا۔

اور وہ تینوں باہر اپنے گروپ کے ہاس چلے گئے۔

"ارے یار۔۔۔ عرش۔۔۔ یار کوئی غزل ہو جائے۔۔۔ عشق والی۔۔۔ محبت والی" اریب نے جھوم کر کہا۔ سب کو اسکے انداز پر ہنسی آئی۔ سب کے سامنے بس عرش تھا مراق تھا۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ ابھی کیا ہوا انکے ساتھ۔

"سنائی۔۔۔ بڑے دن ہو گئے" دبیر نے بھی کہا۔ سب لکڑیوں کو آگ لگائے ہوٹل کے باہر اس وقت بیٹھے تھے

"اوکے" عرش نے سر ہلا کر کہا سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

دیکھ محبت کا دستور _____❤️

♥ تو مجھ سے میں تجھ سے دور۔۔۔۔

♥ تنہا۔۔۔ تنہا۔۔۔ پھرتے۔۔۔ ہیں۔۔۔

♥ دل ویراں۔۔۔ آنکھیں بے نور۔۔۔۔۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

♥ دوست بچھڑتے جاتے ہیں۔۔۔

♥ شوق لیے۔۔۔۔۔ جاتا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ دور۔۔۔۔۔

♥ ہم اپنا غم بھول گئے۔۔۔۔۔

♥ آج کیسے دیکھا۔۔۔۔۔ مجبور۔۔۔۔۔

♥ دل کی دھڑکن کہتی ہے۔۔۔۔۔

♥ آج کوئی آئے گا ضرور۔۔۔۔۔

♥ کوشش لازم ہے۔۔۔۔۔ پیارے۔۔۔۔۔

♥ آگے جو اس۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔ منظور۔۔۔۔۔

♥ سورج ڈوب چلا۔۔۔۔۔ ناصر۔۔۔۔۔

♥ اور... ابھی۔۔۔۔۔ منزل ہے۔۔۔۔۔ دور۔۔۔۔۔

"واہ۔۔۔۔۔ مزائے کی تو تھی۔۔۔۔۔ یار پر عشق و محبت والی بھی کہ لیا کر کبھی۔۔۔۔۔" اریب نے اسے منہ بنا کر کہا۔

"یار عرشو۔۔۔۔۔ کوئی محبت بھری" دبیر نے ہیار سے کہا۔

"ہاں چل چل سنا۔۔۔۔۔" سمیر نے بھی کہا اور دوبارہ سے عرش کی طرف متوجہ ہو گئے۔

♥ "عشق میں جان سے گزر جائیں۔۔۔۔۔"

♥ اب یہی جی میں ہے، کہ مر جائیں۔۔۔۔۔

عرشِ فلک سینہ بسما بھٹی

♥ یہ ہمیں ہیں، کہ قریار سے روز۔۔۔

♥ بے خطر آ کے بے خبر ہو جائیں۔۔۔

♥ جامہ زیبی ناپو چھپے اُن کی !

♥ جو بگڑنے میں بھی سنور جائیں۔۔۔

♥ اُن کو مدِ نظر ہو اپر دا۔۔۔

♥ اہل شوق اب کہو کدھر جائیں۔۔۔

♥ شب وہی شب ہے دن وہی دن ہے۔۔۔

♥ جو تری یاد میں گزر جائیں۔۔۔

♥ گرہِ شام سے تو کچھ ناہوا۔۔۔

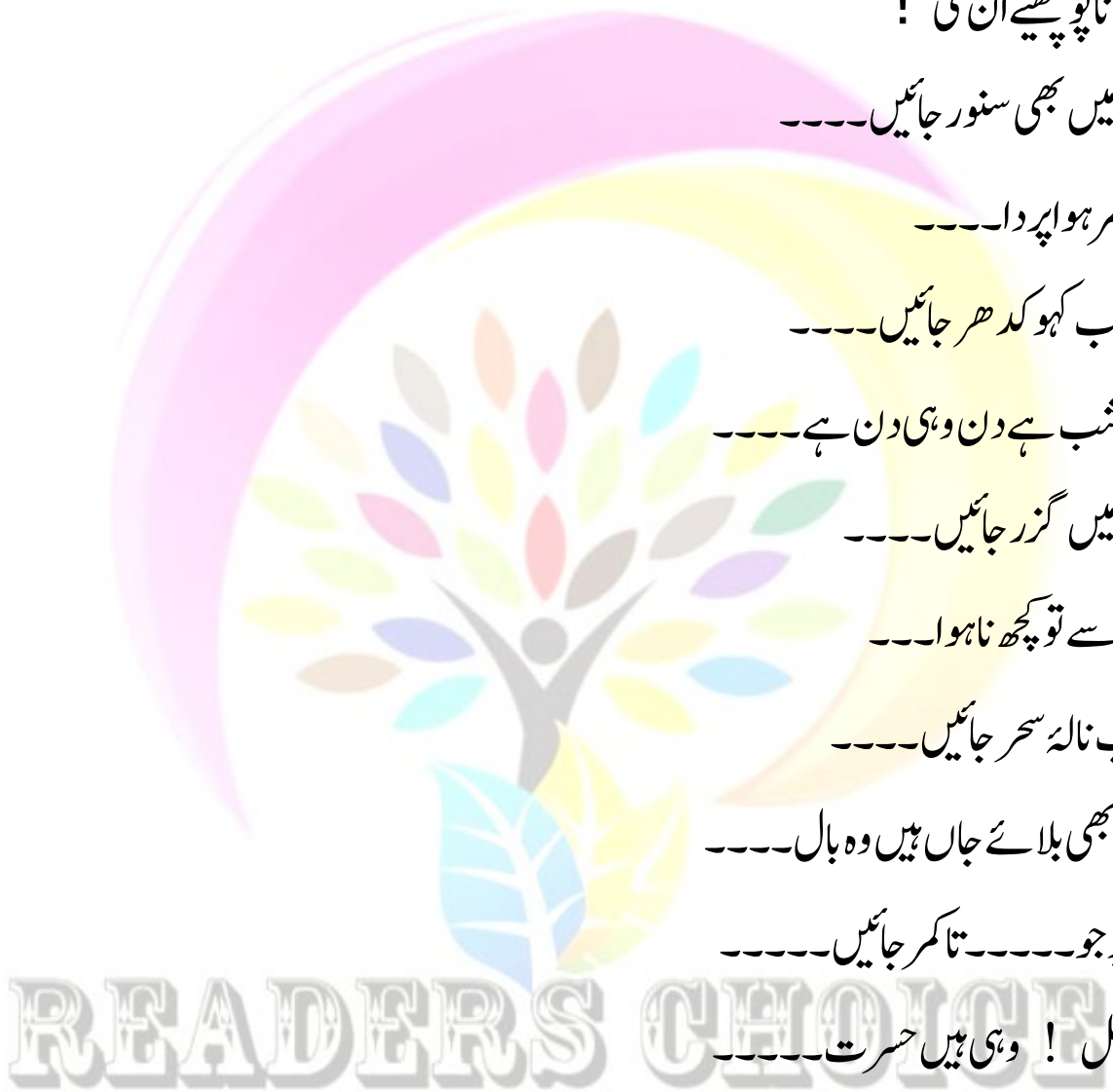
♥ اُن تک اب نالہ سحر جائیں۔۔۔

♥ دوش تک بھی بلائے جاں ہیں وہ بال۔۔۔

♥ جانے کیا ہو جو۔۔۔ تاکر جائیں۔۔۔

♥ شعر دراصل ! وہی ہیں حسرت۔۔۔

♥ سنتے ہی دل میں جواتر جائیں۔۔۔



عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"کیا بات ہے۔۔۔۔۔ واہ واہ" سب کی مشترکہ آوازیں اٹھیں۔ عرش غزل کو پڑھتا ہی اس قدر خوبصورت تھا کہ عام سا شعر بھی خاص ہو جاتا۔۔۔۔۔ وہ دھیرے سے مسکرا دیا اور ان دوستوں میں اپنی باتیں چھر گئیں۔۔۔ اور دو دو آنکھی دو مختلف جگہ پر ساکت عرش پر ٹکیں تھیں۔ دو آنکھیں ٹیرس پر تھیں جو اسے کھوجنا چاہی تھی بے خیالی میں ہی سہی مگر وہ عرش حماد کو کھوج رہی تھیں۔

اور دو آنکھیں دور کھڑے درخت کی اوٹ سے در بین سے وائر لیس ایئر فونز پہنے عرش کو حسرت کو دیکھ رہی تھیں۔ اور اسے پانے کی طلب چنگاریاں بنا کر اسکی آنکھوں میں اٹھی رہی تھی۔

"ع۔۔۔۔۔ ش۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔" محبت سے گہرے سانسوں میں اسکا نام لبوں سے ادا ہوا اور اپنے ان لبوں کو دانتوں میں دبا دیا کہ کہیں اس دل کی طلب کی بھنک ہو ا کو بھی نالگ جائے۔ جنون میں بھر شرک برداشت نہیں ہوتا۔



"اوففف۔۔۔۔۔ بد تمیز میرا۔۔۔ خود تو چلی گئی ہے مجھے ادا اس کر گی یہاں چھوڑ گئی سڑنے کیلئے حد ہے یار" وہ جاب سے تھکی ہاری رات 7 بجے لوٹ رہی تھی اب ہو سٹل میں اپنے روم کی طرف سیڑھیاں چڑھتے اسے بہت گہرائی سے میرا کی یاد ستار ہی تھی 2 دن سے اسکا روم خالی تھا۔ کمرہ خاموش بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اور صاف ستھرا بھی نہیں

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

کیونکہ میرا پنا سب کچھ جان کر بکھیرا کرتی تھی اور اشمال اسے سو صلو تیں سناتی بھی اور کمرہ صاف بھی کرتی اب دو دن سے اسکا کمرہ صاف تھا کوئی کھلار انہیں ڈال رہا تھا تو اسے کافی بے چینی لگی تھی۔

وہ بے دل سی تھکی ہوئی روم کے پاس پہنچی۔ اور لا کر میں چابی ڈالی۔

"آہ" کسی نے اسکے بالوں کو زور سے پیچھے سے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیے کہ اسکی زوردار چیخ نکلی۔

"چن کھنا" کسی بھاری آواز نے اسکی سانس کو ایک دم ساکن کر دیا جسم بے جان سا ساکت ہو گیا۔ وہ جو بالوں کو چھڑوانے کیلئے ہاتھ سر کی طرف لے جانے لگی تھی آواز پر وہیں جم گئے۔ دل کی حالت اس سب سے برعکس تھی کہ فل سپیڈ سے دوڑنا شروع ہو چکا تھا۔ آنکھوں میں آواز سے پانی جمع ہو گیا۔

"چنا۔۔۔۔۔" کتھے گم ہو گئے او "اسکی کان کے پاس پھر سے بھاری رعبدار آواز نے سرگوشی کی۔

ہاتھ اب مقابل شخص کا اسکی کمر سے ہوتا پیٹ پر آچکا تھا۔ اس کی سخت انگلیاں اپنے پیٹ پر دھنستے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔ ایک جھٹکے سے اس نے اشمال کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا۔ اشمال نے ضبط سے آنکھیں بند کر کی اور رکا سانس بحال کرتے اسکی پکڑ کو برداشت کرنے لگی۔

"چلو اندر جانا۔۔۔۔۔" باہر کھڑے رہ کر کوئی پھٹا تھوڑی ڈالنا ہم نے "اسکی کان کی لو کو کاٹتے دھیمے انداز میں کہا۔ اشمال جی جاں سے اسکے عمل پر کانپی۔ کتنا بے رحم تھا۔ کتنے نوکیلے دانت تھے بد تمیز کے۔

اپنے لرزتے ہاتھوں سے چابی گھمائی اوت لاک کلک کی آواز سے کھلا۔ مقابل کے لبوں پر گہری مسکان آئی اسکا لرزنا کانپنا محفوظ کر رہا تھا۔

بِسْمِ بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

اسنے کمر پر زور دیا جس سے اٹھال آگے کو ہوئی اور اب دونوں کمرے کے اندر آچکے تھے۔ بال اب بھی اسکی گرفت میں تھے وہ چند قدم چل کر رکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اسکی موجودگی برداشت سے باہر تھی۔ پیچھے اس نے دروازہ لاک کیا۔

"میری جند کی تو آواز ہی نہیں نکل رہی۔۔۔ اس دن تو بہت پڑ پڑ کر رہی تھی۔۔۔ ہسم ! " اس کے بالوں کو آزاد کرتے گھما کر اپنی طرف چہرا کیا۔ اشمال نے سختی سے آنکھیں بند کر لیں وہ اس کا وجود برداشت نہ جانے کیسے کر رہی تھی اس کا چہرہ کیسے دیکھتی۔

"اشو" پیار سے اسکے گال سہلائے گئے۔ اشمال کی آنکھوں سے پانی بہہ گیا وہ ضبط کے کڑے امتحان میں تھی۔
اسکے آنسو دیکھ کر وہ بھرپور انداز میں قہقہہ لگا گیا۔

"ارے یار۔۔۔۔۔ جب سے شہر آئی ہو مجھے بھولنے لگی تھی شاید۔۔۔۔۔ ہنا؟" اسکے بالوں کے ساتھ چھیر کھانی کرتے وہ ہنس کر بولا ساتھ طنز بھی کر رہا تھا۔

"پلیز۔۔۔۔۔ جاؤ یہاں سے" وہ ہمت کرتی ضبط کے ساتھ دانت پیس کر بولی۔

"ہائے۔۔۔۔۔ تھادی آواز۔۔۔۔۔ مر جاواں "وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتا اپنی ہی لے میں بولا۔

"چھوڑ دو پیچھا میرا چھوٹے چودھری" وہ پوتی ہمت سے اسے خود سے دور دھکا دیتی چیخ کر بولی۔ وہ زرا سانس اپنی جگہ سے ہلاتھا مگر فداوانہ انداز سے اسے دیکھ رہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"چودھری جب کسی کو عزت بناتے ہیں تو آخری ساں تک نبھاتے ہیں۔۔۔ سمجھی" وہ اپنے باپ کے انداز میں دھیرے دھیرے اسکی طرف بڑھتا اپنے الفاظ پر زور دے رہا تھا۔

"میں۔۔۔ تمہاری عزت نہیں ہوں۔۔۔ سمجھے تم" وہ اس کی بات سے مزید تپ کر چیخی۔

"آوازیں" وہ ایک جست میں اسکے بالوں پر گرفت کرتے گرج کر بولا۔ اسکی گرج پر وہ دہل گئی اور سہم کر رونے لگی۔

"میرا نام کیا؟" وہ اس کی آنکھوں میں اپنی سخت غصے والی آنکھیں گاڑے بولا

اشمال سے ڈر سے بولنا محال تھا

"بولو" وہ اسکی چپ پر دو بار ادھاڑا

"س۔۔۔ سو۔۔۔ سورج۔۔۔ بچ۔۔۔ چودھری" وہ ڈرتے ڈرتے ہکلا کر بولی۔

"تم میری کیا ہو" وہ مسکرا کی جنونی سادو بارہ بولا

وہ نفی میں سر ہلاتی اپنا ہاتھ اسکی گرفت پر رکھا جو اسکے بالوں میں تھی۔

"کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ میری" وہ گرجا اسکی خاموشی پر۔

"ب۔۔۔ بان۔۔۔ باندی" وہ آنکھیں بند کرتی ضبط سے بولی۔ کتنا تکلیف دہ تھا اسکے لیے خود کو یہ کہنا وہ سورج

چودھری کی باندی ہے۔

"اور" وہ مسکراتا اسکے لبوں پر دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا سہلانے لگا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"میں۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"اپنی جان عزیز نہیں" وہ اسکی خاموشی پر دوبارہ سے ڈراتے بولا۔

"میں۔۔۔۔۔ رکھیل۔۔۔۔۔ آپکی" وہ ڈر کر فٹ بولی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ جو کہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ پہلے تو وہ مسرایا اسکی

بات پر مگر آنکھیں مساکا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔ پھر چہرے پر سرد تاثرات آ گئے۔

"سب جھوٹ ہے نا؟" وہ بالوں پر گرفت کو سخت کرتا غصے سے بولا وہ رونے لگی۔

"جھوٹ ہے کہ نہیں بولو ابھی اشمال" وہ دھاڑا۔

وہ روتی اسکے سینے سے لگی۔ اسکی پناہ پاتے ہی اسکے رونے میں تیزی آچکی تھی۔ سورج نے ضبط سے آنکھیں بند کیں

اور اسکے گرد اپنے دونوں بازوؤں پھیلائے۔

"نا کرو۔۔۔۔۔ نا۔۔۔۔۔ ڈھونڈو مجھے۔۔۔۔۔ سورج۔۔۔۔۔ بڑے سرکار۔۔۔۔۔ مار دیں گے تمہیں۔۔۔۔۔ تمہیں

کیسے۔۔۔۔۔ کیسے سمجھاؤں میں۔۔۔۔۔ کس طرح۔۔۔۔۔ کس طرح چھوڑو گے پیچھا میرا" وہ اسکی شرٹ کو سختی سے

پکڑے اسکے سینے سے لگی روتی کہہ رہی تھی

"سنو" وہ اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتا سختی سے بولا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی مزید رونے لگی۔

"سورج چودھری نے محبت کی ہے اشمال سیف سے۔۔۔۔۔ کوئی شک؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا درشتی سے بول

رہا تھا۔

اشمال نے روتے نفی میں سر ہلایا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"سورج چودھری نے قسم دی تھی نا تمہیں کہ ڈھونڈھ نکالوں گا تمہیں چاہے تم زمینوں اور آسمانوں کو یکجا کر کے بھی چھپ جاؤ۔۔۔۔۔ تمہیں ڈھونڈھ لے گا۔۔۔۔۔ کہا تھا نا؟" لہجہ ابھی بھی سخت تھا

"کچھ۔۔۔ بھولا تو نہیں ہے سورج۔۔۔ میری امی کی موت ہر۔۔۔۔۔ بالاج چودھری نے سودا کیا تھا آپ۔۔۔۔۔

10 کروڑ میں خریدا ہے مجھے۔۔۔۔۔ تم نے۔۔۔۔۔ کیسے بھولوں؟؟؟؟۔۔۔۔۔ میری راہوں میں گھوڑی سجا کر

بارت لائے کی بجائے۔۔۔۔۔ تم نے میری عزت کا جنازہ نکال دیا۔۔۔۔۔ کیسے بھولوں۔۔۔۔۔ اور تمہارا کیا یاد رکھوں؟"

وہ روتی چیختی اپنی جان پر اپنی مح پیر لگے زخم یاد دلار ہی تھی۔

"تو کیا کرتا میں" وہ اسے دور کرتا غصے دھاڑا۔

"کسی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ کسی اور کے حوالے ہوتے تمہیں دیکھتا؟؟؟؟؟" وہ بھی مجبور تھا۔

"جان سے مار دیتے مجھے۔۔۔۔۔ ختم کر دیتے مجھے۔۔۔۔۔ سودا نا کرتے میرا۔۔۔۔۔ محبت کا دعویٰ کیا تھا نا۔۔۔۔۔ تو

لڑتے میرے لیے۔۔۔۔۔ پیسوں سے نا خریدتے۔۔۔۔۔ یوں زندگی داؤ پر نا لگاتے" وہ بھی سرخ پانی بھری آنکھوں

س اندر کے زخم چھلنے پر درد سے بولی۔ اس کے ایک ایک لفظ پر سورج کو کرب تڑپ محسوس ہو رہی تھی۔

"میں مر جاتا اگر۔۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔۔ کوئی۔۔۔۔۔" وہ بھرائی آواز میں کہتا پلٹ گیا۔

"تم گھر کے چھوٹے تھے۔۔۔۔۔ مگر کاش تم میں ہمت بڑوں والی ہوتی۔۔۔۔۔ چھوٹے ہوئے کے ناطے تم نے بزدلی کا

مظاہرہ کیا تھا۔۔۔۔۔ ہٹ گئے تھے منظر سے جب میرا فیصلہ چودھریوں نے کرنا تھا۔۔۔۔۔ سزا کس بات کی دی جا رہ

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

تھی مجھے؟؟؟ میں پاک تھی۔۔۔ تم جانتے تھے۔۔۔ مگر تم چپ رہے سورج "وہ درد سے چیختی پوری آواز میں دھاڑی۔ سورج نے سختی سے آنکھیں بند کی۔

"پھرت سے دیکھا نہیں گیا کہ تمہارا بڑا بھائی مجھے اپنی رکھیل بنائے گا تو ت نے اسکی خباثت چہرے لہجے میں لا کر مجھے انے خرید کر خودک بچا لیا۔۔۔ واہ۔۔۔۔۔ کمال کیا تم نے تو" وہ پھر سے تکلیف سے بول رہی تھی۔ اس وقت کو یاد کرنا سہانہ روح تھا۔ اور یہاں کتنے آرام سے اپنی محبت کی گواہی دے رہا تھا

"اش۔۔۔" وہ بولنے لگا کہ اشمال نے ہاتھ سے روک دیا۔

"تم ڈر پھوک تھے۔۔۔ تم میں ہمت نہیں تھی مجھے پانے کی۔۔۔ تم اپنے بھائی باپ کے تلوں پر جینے اے نام کے سورج چودھری تھے۔۔۔ بات تو تمہاری عزت پر بھی آنی تھی نا۔۔۔ آخر کو ایک ملازمہ کیبیٹ جو تھی۔۔۔ تم کیسے میرے لیے آواز اٹھاتے؟۔ تمہارے بھائی تمہاری جالے لیتے اگر تم میرا نام لیتے اپنے لیے !۔۔۔ ہنا۔۔۔۔۔ تمہیں تو موقع انتہائی خوبصورت لگا کہ میں کہوں گا بھائی اسے میری رکھیل بنادے میں بھی تو دیکھوں رکھیل کا زائقہ کیا ہوتا ہے" وہ اسی الفاظ اس پر لوٹاتی اسکا چہرہ ضبط سے رخ کر چکی تھی۔

"بس کرو اشمال" وہ سر تھام کر نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔

"کیوں؟؟؟ تمہاری محبت داستان سنار ہی ہوں۔۔۔۔۔ کیوں چپ رہوں؟؟؟"

یاد ہے نا تمہیں جب بالاج چودھری نے کہا تھا "بہت اچھے بر خوردار مگر اسکی قیمت 10 کروڑ ہے۔۔۔ ادا کرو۔۔۔"

ویسے تمہاری رکھیل اگر یہ ہوئی تو مزے ہی تمہارے بلکل ان ٹچ پیس ہے۔۔۔ جب دل بھر جائے 5 کروڑ واپس لینا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

اور اسے ہمارے حوالے کر دینا ہم بھی تو دیکھیں کتنی آتش ہے اس میں "ہنا ! اور تم اسکے قہقہوں کا ساتھ دیتے مجھے 10 کروڑ میں خرید گئے۔۔۔۔۔"

یہ تمہاری محبت یے؟؟؟؟ یہ بزدلی ہے سورج چودھری۔۔۔ یہ محبت نہیں ہے "وہ اسپر چیخ رہی تھی اپنی روداد سناتے۔

"دیکھو اشمال۔۔۔۔۔ یار میں مجبور تھا۔۔۔۔۔ میں اگر تمہارے لیے آواز اٹھاتا تو وہ ہم دونوں کو مار دیتے۔۔۔۔۔ مجھے جینا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ مرنا نہیں تھا۔۔۔۔۔ پھر تمہاری شرط پر ہی تمہیں کہا تھا کہ جہاں جانا ہے جاؤ۔۔۔۔۔ جس شہر میں جانا ہے جاؤ۔۔۔۔۔ مگر مجھے نہیں رہا گیا۔۔۔۔۔ میں جینا نہیں چاہتا تمہارے بنا اسی لیے تمہارے لیے آیا ہوں" وہ س تک پہنچتا محبت کا اعتبار دلانے لگا

"چلے جاؤ سورج۔۔۔۔۔ مجھے نہیں جینا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ میں تمہاری احسان مند ہوں تم نے بچایا مجھے اپنے بھائی کی رکھیل بننے سے۔۔۔۔۔ چاہے تم نے خریدا ہی۔۔۔۔۔ مگر یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا غلام اور مالک کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔ تم کہاں چودھری کا خون رکھنے والے کہاں میں ایک عام سے کسان اور وفادار ملازمہ کی بیٹی۔۔۔۔۔ میل نہیں ہے ہمارا کسی طور بھی۔۔۔۔۔ بس جاؤ یہاں سے" وہ اسے سامنے ہاتھ جوڑتی سسکتی بولی۔ سورج نے تڑپ کر اسکی باتوں کو سہاواہ آیا تھا اپنے طریقے سے اسے ہینڈل کرے مگر اسکی باتیں اسکی ہمت کو ختم کر چکی تھی وہ بالکل رائٹ پر تھی۔ وہی بزدل تھا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"سنو" مگر اس میں ہمت یہ بھی نہیں تھی کہ وہ ایشال کو کس اور کاہوتے دیکھتا اس لیے سختی سے جبرے پر گرفت کی۔

"تم میری یو۔۔۔ میری۔۔۔ میرے علاوہ کسی کا حق نہیں تم پر۔۔۔ میں تمہیں جلد اپنا بنالوں گا۔ مجھے فرق نہیں پڑتا کہ پیچھے کیا ہوا۔۔۔ اور تمہیں کیسے حاصل کیا۔۔۔ میری نظر۔۔۔ میرے دماغ میں اک ہی بات ہے۔۔۔ اور وہ ہے تمہیں حاصل کرنا کی بھی صورت۔۔۔ کسی بھی طرح۔۔۔ کسی بھی طریقے سے۔۔۔ جاتو رہا ہوں مگر آؤں گا جلد۔۔۔ اور اتنی دور لے جاؤں گا جہاں میری خوشبو۔۔۔ میری چات۔۔۔ میری آہٹوں۔۔۔ میری شدتوں۔۔۔ میرے جنون کے علاوہ تمہارے آس پاس کوئی بھی ناہو۔۔۔ سورج چودھری ہو بس "وہ اسے جنونی انداز میں اپنے عظم بتا رہا تھا یہ کیس ہو سکتا بھلا کہ جس کے لیے سب کیا جائے وہ دور جائے سورج چودھری کا پورا اختیار تھا اپنی چاہت پر۔

ایشال کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا وہ اسے جنون اسکی چاہت کو جانتی تھی محبت میں کھڑا تھا لیکن وہ کیسے جھک جائے جب محبوب ہی عزت نادے سکے۔

وہ اسکی بھگی آنکھوں پر لب رکھتا ہیار سے اسکے آنسو چننے لگا۔ اسکی قربت ہر دل زوروں سے دھڑک اٹھا تھا۔

"خود کا خیال رکھنا میرے لیے۔۔۔ سورج کی امانت ہو تم۔۔۔ اور امانت میں خیانت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔ میں تمہاری امانت ہوں۔۔۔ اور مجھے زرا برابر بھی تبدیلی نہیں ہوئی" وہ اسے گالوں پر بوسہ دیتا مسرا کر دھیمے لہجے میں بولا۔ وہ سرخ ہوتی آنکھیں جھکا گی۔ وہ اسکی سرخیوں کو نظروں سے حفظ کرتا پوری ہمت سے کھڑا ہوا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"مجھے ناب سنانا کہ تمہیں مجھ سے کونسی شکایات ہیں۔۔۔۔۔ سب ختم کروں گا بس میری ہونے تک خاموش رہو۔۔۔۔۔ سمجھی" وہ اسے انگلی سے وارن کرتا دروازے کی طرف بڑھا۔

"تمہیں آتے ہوئے کس نے دیکھا؟" کسی خیا کے تحت وہ چونک کر بولی۔

"سب نے" وہ کندھے اچکاتا دروازے باہر چلا گیا اسے ایک اور مصیبت میں مبتلا کر کے



"کوئی شک نہیں اللہ نے ہمارے پاکستان کو بہت خوبصورت بنایا ہے" دبیر نے ہنزا کی خوبصورتی کو سراہتے کہا سمیر اور اریب نے اسی تائید کی۔

"ٹیک پکچرز آف دیٹ سین" کسی نسوای آواز پر پورا گروپ پلٹا جہاں دانیل ایکسائٹڈ سی اونچے اونچے پہاڑوں کو دیکھتی انعم سے کہ رہی تھی۔

عرش نے بھی اسے دیکھا۔ عرش کو ایسا لگا جیسے دانیل کو وہ پہلے دیکھ چکا ہے لیکن کہاں یہ نہیں معلوم تھا اس کا چہرہ شناسا سا تھا۔ وہ زرا غور سے اس کا چہرہ کھوج رہا تھا۔ وہ 1510 قدم کی دوری پر کھڑی انعم سے پٹر پٹر باتیں کر رہی تھی کبھی پکچرز اتر وار ہی تھی۔

"صحیح کہتے ہیں لوگ کے بولنے سے پہلے سوچ لو۔۔۔ اوقات کی بات کرنے والے خود اوقات سے گرے ہوئے ہیں" فلک کی تیکھی آواز نے عرش کا سکتا توڑا اس نے ناگواری سے اسے دیکھا جو سینے ہر بازو باندھے دانیل کے ساتھ سپاٹ چہرے سے کھڑی تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

"یہ۔۔ کس سے کہہ رہی؟" سمیر نے نا سنجھی سے مراق سے پوچھا جو تھوڑا پریشان سا ہو گیا تھا کہ یہ لڑکی اور عرش میں کیا چل رہا ہے جو اتنا الجھ رہے ہیں یہ۔

"نہیں معلوم" وہ دھیمی آواز سے بولا۔

"ہے۔۔۔۔۔ یو۔۔۔۔۔ کسے کہہ رہی ہو؟" دبیر نے زرا سخت آواز میں اسے مخاطب کیا کیونکہ وہ عرش کو ہی گھور رہی تھی یعنی کہ بات انہیں دیکھ کر ہی کی گئی تھی۔

"تمہارے اس مسٹرِ اِل میسرڈ کو۔۔۔۔ مطلب تو صاف تھا۔۔۔ میرے بتانے سے زیادہ اچھا لگا کیا؟" وہ عرش کے الفاظ ہی اسے لوٹا گئی۔

"مائینڈیو لینگو تاج سلی گرل" اریب نے زراضبط سے نرمی سے اسے وارن کیا۔

"آئی ول۔۔ اگر تم اپنی اوقات نا بھولو" وہ عرش پر نظریں جمائے کر خنگی سے بولی۔

""یو" دبیر غصے سے آگے ہونے لگا کہ مراق نے اسے روکا۔ عرش کا جبرأتن چکا تھا۔ بات اس میں اور فلک میں تھی وہ اسکے دوستوں کو بیچ میں لا رہی تھی۔

"لسن۔۔۔ آپ جو کوئی بھی ہیں تمیز سے بات کریں۔۔۔ آپ پلیز جائیے یہاں سے" مراق نے اس کے زرا پاس فاصلے پر آتے نرمی سے کہا ورنہ اپنے پار کیلیے ایسے افاز سن کر خون اسکا بھی خول رہا تھا۔

اور فلک مراق کی آواز اور آنکھوں سے پل میں گپھلی تھی۔ دل نے شور مچا دیا تھا وہ اپنی کیفیت کو نا سمجھتی بیقرار سے اسے دیکھنے لگی۔ اس لڑکے میں عجب بات تھی۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کی جی بھر کر دیکھنے کو کرتا تھا۔ یہ عرش

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

خانزادہ تھوڑی تھا جس کی آنکھوں کی فلک المیر تاب نہیں لاپاتی تھی جس کے ڈمپلز پر دل اتنی بری رفتار سے بھاگتا تھا جیسے کوئی پیچھے لگا ہو۔ مگر مراق کو وہ سکون سے جی بھر کی دیکھتی تھی پزل بھی نہیں ہوتی تھی دل دھڑکتا ضرور تھا مگر شدت کے ساتھ نہیں۔ اس کے لیے سب کیفیات نئی تھیں۔ وہ سمجھنے لگی تھی کہ شاید وہ مراق آفندی کو پسند کرنے لگی ہے اور اس بد تمیز ڈمپل بوائے سے نفرت۔

مگر۔۔۔۔۔ کیا سچ میں؟؟؟؟.....

"ہے۔۔۔۔ کیا گھور رہی ہو؟" میرا نے فلک کے سامنے چٹکی بجائی۔ تو وہ ہوش میں آتی سامنے خوبصورت سی باب کٹ سنہری بالوں میں لڑکی کو دیکھنے لگی۔ یہ کون تھی بھلا جو فلک المیر کو گھور رہی تھی۔

مراق نے ہنسی ضبط کی کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ اب میرا نے اسے نہیں چھوڑنا۔ وہ تو انہیں تصویریں دکھانے لائی تھی جو اس نے بنائی تھی مگر یہاں کا معاملہ انتہائی گرم تھا۔ کوئی حسین سی لڑکی مراق کو بنا آنکھ چھپکائے دیکھ رہی تھی اسکے بھائی کے جڑے تے ہوئے تھے۔ اور مراق نا جانے کیا سمجھا رہا تھا اسکو۔

"تم۔۔۔ کون؟" فلک نے ناگواری سے پوچھا کیونکہ وہ مراق اور اسکے درمیان تھی۔

"تمہاری اتنی اوقات نہیں کہ میرا حوالہ جان کر سنبھال سکو۔۔۔ نظریں پھیر واپسی" وہ بھی میرا خانزادہ تھی اپنے بھائی کی زبان بولنے والی۔ عرش کی طرح ہی تیور دکھاتی بولی۔

فلک کا میٹر گھوم گیا اس نے نظروں کا رخ عرش کی طرف کیا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ فلک کا غصہ سوانیزے پر پہنچ چا تھا یعنی فلک المیر کو دوبارہ دوسری بار اوقات دکھانی چاہیے اس نے سرخ آنکھوں سے میرا کو دیکھا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"چٹاخ" ایک زوردار تھپڑ میرا کے چہرے پر پڑا۔ یہ بالکل متوقع نہ تھا

"میرا۔۔۔۔۔" عرش اور مراق ایک دم سے بولے۔ مراق نے اسے کندھوں سے پکڑا وہ لڑکھڑائی نہیں تھی مگر چہرہ پر انگلیوں کی چھاپ پڑ گئی تھی۔

"ہاؤڈیر" مراق نے اپنی آواز کو حد درجے روکتے دانت پیس کر اسے کہا وہ کوئی تماشہ نہیں چاہتا تھا۔

عرش نے قہر بھری نظروں سے فلک کو دیکھا اور میرا کو سینے سے لگایا۔ سرد آنکھیں اس کے چہرے ہر گاڑ چکا تھا۔ فلک پھر سے اسکی آنکھوں سے پزل ہوتی زرا خوف محسوس کرنے لگی مگر پیچھے ہٹنا فلک کی فطرت میں کب تھا تبھی اپنی نظروں کا رخ نہیں بدلے۔

عرش نے میرا کو سائیڈ پر کیا اور لمبے لمبے ڈانگ بھرتا نظروں سے دور ہوا وہ جانتا تھا سامنے رہا تو یہ لڑکی فنا ہو جائے گی "مجھے میری اوقات دوبارہ یادنا کروانہ۔۔۔۔۔ فلک المیر سلطان ہوں میں۔۔۔ ایک سلطان زادی۔۔۔۔۔ تمہیں اوقات کا پاٹ پڑھا دینا میں نے تو پناہ مانگو گی" وہ میرا کو انگلی کرتی سرد لہجے میں بولی۔ میرا کہنے لگی تھی کہ مراق نے اسے اپنے طرف گھما کر چپ رہنے کا کہا

"چلی جاؤ۔۔۔ ابھی کہ ابھی۔۔۔ میرا صبر زیادہ دیر نہیں رہتا" وہ لہجے کو سخت کرتا بولا۔ فلک نے ایک بھر پور نظر اس پر ڈالی اور پلٹ گئی۔ اسے یہ نرم مزاق لڑکا اچھا لگا تھا۔ اسکی باتیں مانے کو دل کرنے لگا تھا۔

"ریلی سوری۔۔۔ بھائی۔۔۔ معاف کر دیں۔۔۔ میری کزن ہے۔۔۔ غصے میں ہا تھا اٹھا دیا۔۔۔ ریلی سوری" دانیل بے حد فلک کی حرکت پر شرمندہ تھی نہ دامت سے کہتی وہ اور انعم بھی فلک کی سمت پلٹ گئے۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"مجھے روکا کیوں؟ وہ مراق کو سخت گھوریوں سے نوازتی بولی۔

"مجھے بعد میں لڑنا چلو۔۔۔۔۔ عرش کو کول ڈاؤن کریں "وہ عرش کی سمت بڑھانجانے کیسے برداشت کر گیا۔ اسکی جان سے پیاری بہن پر ہاتھ اٹھایا تھا اس لڑکی نے عرش یقیناً غصے پاگل ہو رہا ہوگا



وہ اب تھوڑا سکون محسوس کر رہی تھی تھپڑ نہیں اسکا اشتعال اسکی نفرت کی چھاپ تھی جو اسکے چہرے پر چھوڑ کر آئی تھی اور وہ سمجھ رہی تھی کہ جیسے اس لڑکی کو نہیں اس ڈمپل بوائے کو مار کر آئی ہے۔ وہ مسکراتی کوریڈور میں ایک ادا سے چل رہی تھی۔ آنکھیں اس ڈمپل بوائے کی گھوریوں اور غصے سے اٹھتی چنگاریوں کو سوچتے مسکرا رہی تھیں وہ اسے آج اسے تڑپا کر آئی تھی یقیناً اس لڑکی کا کوئی تو تعلق تھا تبھی تو اتنا غصی آ رہا تھا اسے۔ اگر اسکے ساتھ کوئی تعلق ہوا تو ! 'ایک سوچ اسکے دل سے نکلی کہ وہ ایک دم کوریڈور کے بیچ بیچ کھڑی ہوگی۔ آنکھیں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں مگر سوچ اس بات پر اٹک گئی۔ 'آریو کریزی۔۔۔۔۔ وہ کچھ بھی لگے اسکی تمہیں کیا فرق پڑتا ہے 'وہ پھر سے خود کو ریلیکس کرتی مسکراتی آگے بڑھی۔ اسے اچانک اپنے پیچھے تیز قدموں کی آواز سنائی دی جیسے کوئی بہت تیزی آ رہا ہو وہ اس خیال سے کہ کہیں وہ اس میں لگنا جائے یا کون ایسے آ رہا ہے وہ پلٹی کہ سامنے ہی عرش پورے تحش میں اسکی طرف غصے سے بڑھا رہا تھا وہ اس سے پہلے کچھ کہتی عرش نے اس کے گلے کو جھٹکے سے پکڑا اور جس رفتار سے چل رہا تھا اسی رفتار میں کوریڈور میں غصے سے اسے دھکیلنے لگا وہ اسکی گلے پر سخت پکڑا اور تیز دھکیلنے ہر پیچھے کو بے اختیار ہوتی

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

جارہی تھی۔ وہ سرخ آنکھوں سے اسے گلے سے پکڑے تیز تیز کوریڈور میں چل کم بھاگ سارہا تھا اور وہ اٹے قدم ٹیڑھی میڑھی ایڑیوں سے درد سے اس افتاد میں بے بس سی ہو رہی تھی۔ کوریڈور جہاں ختم ہوا وہاں دیوار تھی عرش نے زور سے اسکی کمر کو دیوار سے پن کیا کہ درد سے وہ بلبلا اٹھی ایک اسکے گلے پر پکڑ دوسرا اسکی کمر کو کتنی بری طرح جھٹکا دے کر پن کیا تھا۔ پانی سے آنکھیں بھر چکیں تھیں۔ سانس پھول چکا تھا۔ وہ تڑپ کر اسکے گلے پر دباؤ ڈالتے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی۔

"ڈونٹ ٹچ" وہ اسکا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے جھٹکتا دھاڑا۔ وہ اور سہم کر ساکت ہو گئی پاگل ہو گیا تھا سامنے کھڑا سرخ آنکھوں والا لڑکا۔ اسکی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں۔ بے اختیار اسے کے ڈمپلز جو تھوڑے تھوڑے اسکے لب بھینچنے پر جھانک رہے تھے، پر نظریں گئیں اور فلک المیر کو دل اپنا ان ڈمپلز میں ڈوبتا محسوس ہوا۔

"لی۔۔۔۔ لیو" وہ اسکے دباؤ سے ہوش میں آتی دبی دبی آواز میں بولی۔

[illegible]

"میری۔۔۔۔۔ میرو کو تھپڑ مارا۔۔۔۔۔ اتنی ہمت۔۔۔۔۔ کیسے ہمت کی۔۔۔۔۔ تمہارے ہاتھ توڑ دوں گا میں
۔۔۔۔۔ ہاؤڈیر یو" وہ لمحہ جب فلک نے میرا کومارا تھا اس کی آنکھوں سے جا نہیں رہا تھا اور وہ پاگل ہوتا اسے مارنے کے
دم پر تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"لیو۔۔۔ می" وہ اسکے پیٹ میں پوری ہمت گھٹنہ مارتی اسے دھکے دیتی بولی۔ وہ بھی اچانک حملے پر دور ہوا۔

فلک کھینچ کھینچ کر سانس لینے لگی۔ اور کھانسی بری طرح آنے لگی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ میری لاڈولی جان کو تم ہاتھ لگاؤ" وہ سنہلتا اس پر دوبارہ اگر جتے اسکے دونوں

بازوؤں کو اپنی گرفت میں لیتا بولا۔ وہ دوبارہ اسکی گرفت میں مچل اٹھی۔ اسکا دماغ اور دل اس وقت اسے آئرن مین کا خطاب دے چکے تھے۔

"پاگل۔۔۔ ہو۔۔۔ گئے۔۔۔ ہو کیا" وہ اسکی تکلیف کو برداشت کرتی تڑپ کر بولی۔

"تم نے کیا ہے۔۔۔ دماغ ٹھکانے لگانا ہے مجھے۔۔۔ اس ہاتھ سے مارا تھا نا؟" وہ اسکا دایاں ہاتھ اٹھتا غصے سے

بولا۔ فلک نے خوف سے اسکی ہاتھ کی گرفت اپنے ہاتھ پر دیکھی یعنی وہ اسکا ہاتھ توڑنے لگا تھا کیا؟ یہ سوچ کر اسکی ہوائیاں اڑ گئیں اس لڑکے سے کچھ بھی آپ امید کر سکتے تھے۔

"دیکھ۔۔۔ و۔۔۔ سنو" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے اسے روکے جو اسکی انگلیوں کو اپنے ہاتھ میں گرفت کرتا دباؤ ڈالے اسے سرخ خوفناک آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری انگلیاں سلامت نہیں رہنی چاہیے۔۔۔ بلکہ پورا ہاتھ ہی" وہ جنونی سا اپنے ہوا اس میں نہیں تھا اسکا غصہ بہت برا تھا۔

"لسن۔۔۔ تم۔۔۔ ڈمپل۔۔۔ بوائے۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ" اسے تو نام تک نہیں آ رہا تھا اسکا وہ اس سے زیادہ بھی کوئی بے بس ہو سکتا ہے جسے سمجھانے کیلئے نام ہی نہیں معلوم۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

اس ڈمپل بوائے کہنے پر وہ ایک دم ساکت ہوا اسکی آنکھوں کی تاثرات ایک لمحے میں بدل کر سرد ہوئے تھے آنکھیں اب غصے میں نہیں اچانک یہ نفرت کے نقش بنا گئیں تھیں۔ اسکی پکڑ ہاتھ پر اور ہو گئی۔ وہ اور اچھل گئی اپنی جگہ۔ عرش نے دانت پیسے اور لب بھیج کر اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی اور بری طرح دباؤ دیا انگلیاں دراصل اس طرح پھنسی تھیں کہ دو انگلیاں اکٹھی عرش کے دو انگلیوں کے درمیان میں تھیں اور اس طرح اگر دباؤ دیا جائے تو تکلیف بے حد ہوتی ہے اور فلک کی چیخ نکل گی تھی درد سے۔

"خاموش۔۔۔۔۔ نہیں میں ڈمپل بوائے۔۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔۔ میں صرف حماد کا۔۔۔۔۔ حماد خاں زادہ کا بیٹا ہوں۔۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔۔ نہیں میں ڈمپل بوائے کسی کا بھی نہیں" وہ اس پر گرج کر بول رہا تھا ساتھ ساتھ اسکی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا تھا۔ فلک کی آنکھوں سے باقاعدہ آنسو بہہ گئے تھے وہ نہیں جانتی تھی کہ اتنا برا لڑکا یہ پیش آئے گا۔ اور وہ یہ تک نہیں جانتی تھی کہ سامنے کھڑا لڑکا اس وقت اچانک کس حالت میں مبتلا ہوا ہے۔ وہ تو اپنے درد پر روتی سسکتی اپنی جگہ ساکت اسکی قید میں تڑپ رہی تھی۔ وہ اسکی شکل کو نفرت سے دیکھتا ایک آخری بار دباؤ اسکی انگلیوں میں دیتا جھٹکے سے ہٹا کہ ایک اور آہ فلک کے منہ سے نکلی وہ اس پر سخت نظریں ڈالتا پلٹا۔

"یو۔۔۔ آر۔۔۔ مائی ڈمپل بوی۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ پتہ ہے تمہارے بابا کہتے ہیں کہ یہ تمہارے ڈمپلز تم نے مجھ سے چرائے ہیں۔۔۔۔۔ دیکھو تمہاری مام کتنی لکی ہیں تمہارے لیے" ایک کھلکھلاتی آواز اسکے کانوں میں رقص کرنے لگی وہ پلٹتا اس یاد سے دور نہیں ہو پا رہا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ماما۔۔۔ یو آر باباز اینڈ مائی ڈائمنڈ" اسے اپنی ماں کو گال پر بوسہ دیتے منظر یاد آیا۔

"اینڈ یو آر جسٹ مائن ڈمپل بوائے۔۔۔ نیو فارگٹ" اسکی مام کا اپنے ڈمپلز لمس محسوس ہوا تو وہ بہتی آنکھوں سے لمبے لمبے ڈانگ بھرتا کوریڈور سے گزر رہا تھا اسکے ہو اس اس کے بس میں نہیں تھے وہ آنکھوں کو گرٹتا کوریڈور سے رائٹ مڑ گیا۔

جیسے ہی عرش پلٹا تھا وہ تڑپ کر نیچے بیٹھتی گئی تھی درد بے حد تھی۔ وہ سسکتی اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جس کی درد اسے اپنے جسم میں محسوس ہو رہی تھی اور انگلیاں سن ہو چکی تھیں اسے تو یہ بھی گمان ہو گیا تھا کہ شاید انگلیاں ٹوٹ گئیں ہیں وہ آنسو بہاتے انگلیوں کو دیکھنے لگی۔ اپنے دوسرے ہاتھ سے انگلیوں کے پوروں کو چھوا تو درد کی بے انتہاء سخت لہر پورے وجود میں سرایت کر گیا وہ تکلیف سے دھندلی نظر سے سامنے اسے شکوہ کن نفرت تکلیف سے اسکی پشت کو دیکھنے لگی کہ وہ کتنا ظالم تھا۔ اسکے ہات کا دباؤ اسے ابھی بھی اپنے گلے اور بازوؤں میں محسوس ہو رہا تھا۔

"آئی ول کل یو۔۔۔ ڈمپل بوائے" وہ درد سے سسکتی اس کو کوریڈور مڑتے دیکھتی بولی اور ہمت کر کے اٹھی مگر ٹانگیں بھی بے جان سی ہو گئیں کہ وہ دوبارہ گری گئی۔ پھر آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے ہمت کر کے اٹھی اور اپنے کمرے کی طرف رخ کیا۔



"یار کہاں ہیں بھائی" وہ اداس سی فکر میں مراق سے بولی دونوں اسے رومز اور باہر دیکھ آئے تھے مگر وہ نہیں ملا اور اب وہ اسکے اور مراق کے مشترکہ روم میں بیڈ پر تفکر سے بیٹھتے بولی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"اللہ اس لڑکی کی حفاظت فرمانا" وہ گہری سوچ میں ڈوبا بیڈ کی سمت آتے بولا۔ میراں نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔ ہیں کوئی لڑکی بھلا؟ اسکے ماتھے پر بل پرے۔

"کوئی لڑکی؟" وہ تیوری چڑھائے اسے دیکھتے بولی۔ تنفس پھول رہا تھا۔

"ہم۔۔۔ کوئی نہیں" وہ اسکی آواز میں ہوش میں آتا نفی میں سر ہلا گیا۔

"مراق۔۔۔ آفندی۔۔۔ فائن" وہ اسکے جواب میں ایک سیکنڈ میں ہرٹ ہوئی تھی یعنی جسے وہ اتنا پسند کرتی ہے وہ کسی اور کی حفاظت کی دعائیں کر رہا ہے اور بتا بھی نہیں رہا۔ وہ بھرائی آواز میں کہتی اٹھ کر جانے لگی۔ مراق ے اسکی آواز میں نئی محسوس کی تو کلائی پکڑی اور حیرت سے اسکے تاثرات دیکھے جو دوسری طرف منہ کیے آنسو پی رہی تھی۔ اسکا چہرہ جس طرف تھا وہاں ڈریسنگ تھا جس سے مراق اسکا آنسو پیچھے دھکیلنا بخوبی دیکھ گیا۔

"میراں" وہ اٹھتا اسکے مقابل آیا اور حیرت سے اسے پکارا۔

"جانے دو مجھے" وہ گلہ تر کرتی بولی آنکھیں جھکی تھیں۔

"کیا ہوا۔۔۔ مجھے دیکھو" وہ پریشان سا اسکا چہرہ تھوڑی سے اوپر کر گیا وہ پھر بھی اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ رہی

تھی یقیناً وہ اسے دیکھتے دریا بہانا شروع کر سکتی تھی

"میرو۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ میں نے کچھ برا کہا کیا۔۔۔ میری کوئی بات ہرٹ کی؟" وہ اسکا چہرہ ایسا لوں میں بھرتا

پریشانی سے بولا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

کوئی بے انتہاء دل کے قریب آپ کے چہرے کو ایسے پیالوں میں بھرے تو ہوش ٹھکانے کہاں رہتے ہیں، دل قابو میں کہاں رہتا ہے، آنکھیں کب سکون پاتی ہیں اور اس وقت میراں کی حالت غیر ہو چکی تھی اسکی قربت ایسے ہی بے حال کر دیتی تھی۔ اسکا دل بری طرح دھڑکننا شروع کر چکا تھا۔

اور مراق نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا کہ اسے اچانک کیا ہوا۔ پھر دل اتنا تیز کیوں دھڑک رہا ہے؟ کیا سچ میں وہ اسکی کسی بات سے ہرٹ ہوئی؟ طبیعت تو خراب نہیں ہوئی۔

"میراں۔۔۔ میرو۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ آریو اوکے۔۔۔ سوری اگر مجھ سے زرا بھی کوئی تکلیف تمہیں پہنچی۔۔۔ تم ٹھنی کیوں ہو رہی ہو" وہ تفکر سے اسے دیکھتا بول رہا تھا

"آریو کریزی مرا۔۔۔ مراق" وہ ہمت کرتی پیچھے ہوئی بیوقوف اسکی حالت کو طبیعت کی ناسازی کا رنگ دے رہا تھا

"کیا ہوا ہے صاف صاف بتاؤ" وہ اس کے بازو سے کھینچتا اپنے سامنے کرتا غصے سے بولا۔

"کچھ نہیں۔۔۔ نہیں مرتی" وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتی بولی۔

"شٹ اپ۔۔۔ خبردار دوبارہ مارنے کی بات کی" وہ اسکی بات پر ترپ کر غصے سے بولا ایک پل میں آنکھوں کے

سفیدیاں سرخیوں میں ڈھل چکیں تھیں۔

"ہاں۔۔۔ تمہیں فرق پڑتا بھلا" وہ منہ بناتی بولی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"اکو رس پڑتا ہے۔۔۔۔۔ تم سے ہی فرق پڑتا ہے۔۔۔ خبردار کچھ فضول سوچا۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا" وہ دوبار غصے سے

بولا۔

"تمہیں پیلے جیسے نہیں رہے اب۔۔۔۔۔ اب تم دوسروں کو زیادہ اہمیت دیتے" وہ اسکی شرٹ کی جیب پر عجیب ڈیزائن بناتی ہنسی ضبط کرتی منہ بنا کر بولی۔

"کب۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ تمہارے لیے۔۔۔۔۔ کبھی نہیں بدلا۔۔۔۔۔ تم پاگل ہو کیا۔۔۔۔۔ تمہیں میں بدلا ہوا

لگ رہا ہوں۔۔۔۔۔ ہاں میں بدلا ہوں۔۔۔۔۔ صرف تمہارے لیے۔۔۔۔۔ بے انتہا بدلا ہوں۔۔۔۔۔ سانسوں کو بدلا

ہے۔۔۔۔۔ آنکھوں کو۔۔۔۔۔ دل کو۔۔۔۔۔ جان کو۔۔۔۔۔ روح کو۔۔۔۔۔ سب کچھ۔۔۔۔۔ بدل دیا ہے تمہارے لیے" وہ اسکے

بازوؤں پر گرفت کیے جنونی سا اسکی آنکھوں میں دیکھتا بول رہا تھا۔ میراں پہلی دفعہ اسکا یہ جنونی روپ دیکھ رہی تھی

اور اسکے پلے اسکے الفاظ نہیں پڑ رہے تھے بس اسکی شدت جو لہجے میں تھی وہی محسوس کر رہی تھی۔ اسکی دھڑکن

سست ہو رہی تھی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ جیسی کنڈیشن اسکی خود کی ہے وہ مراق کی کیسے ہو سکتی ہے؟ وہ تو اسے

پسند نہیں کرتا ہے؟ ایسا جنون تو وہ خود میں محسوس کرتی تھی ویسی ہی تڑپ ویسی ہی چاہ ویسا ہی جنون وہ اسکے لہجے میں

محسوس کر کے پریشان اور منجمد ہو چکی تھی

"خبردار مرنے کی بات کی دوبار۔۔۔۔۔ خود سانس کھینچ لوں گا تمہاری بھی پھر اپنی بھی۔۔۔۔۔ سمجھی" وہ اسے بیڈ پر

دھکا دیتا وارن کرتا بولا۔ اور غصہ ک ٹرول کرتا کمرے سے نکل گیا۔ اور وہ جامد نظروں سرد سے جسم بے جان روح

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

بے انتہاء سوچوں کے ساتھ حیران تھی۔ سب بلکل عجیب حیران کن تھا۔ مراق کا یہ روپ کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے۔

اور وہ باہر ہوا میں آگیا تھا کیسے اس نے آرام سے مرنے کی بات کی تھی۔ کیوں جان نہیں رہی تھی کہ مراق ساری دنیا کو کھونے کا ہنر رکھتا ہے مگر اسے نہیں۔ وہ تو خود کو اس میں دھڑکتا محسوس کرنا چاہتا تھا۔ وہ کیوں اسکے دل کو جان نہیں رہی تھی۔ اسکا دل میراں میں ہی تھا کہیں۔ اسکا دل تو وہ قید کر چکی تھی جب سے وہ بڑے ہوتے میٹرک سے آگے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہے تھے۔ اس قید میں اسکا جنون مجنوں کی طرح بس اسکی چاہت میں تڑپ رہا تھا۔ اور وہ زرا خیال نا کر رہی تھی۔

وہ خود کو نارمل کرتا گہرے سانس لینے لگا پھر ہاتھوں کو دیکھا جنہوں نے اس پری پیکر کے چہرے کو تھاما تھا وہ مسکراتا اسکے گالوں کی زماہٹ ابھی بھی اپنے ہاتھوں میں محسوس کر رہا تھا۔ وہ دھیرے سے لبوں کے پاس لایا اور پوری شدت سے اپنی ہتھیلیوں کو چوما۔ اسکے گالوں پر جو بھی لوشن یا کریم اسنے لگائی تھی اسکی مہک اسکے ہاتھوں میں جذب سی ہو گئی تھی۔ وہ کھلکھلا کر ہنستا دل کے مقام پر ہتھیلیوں کو رکھ گیا اور سرد ہواؤں میں گہرے سانس لیے

🔥 ہوش والوں کو خبر کیا بے خودی کیا چیز ہے 🔥

🔥 عشق کیجیے پھر سمجھیے زندگی کیا چیز ہے 🔥

🔥 ان سے نظریں کیا ملیں روشن فضا میں ہو گئیں 🔥

🔥 آج جانا پیار کی جادو گری کیا چیز ہے 🔥

عرشِ فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

بکھری زلفوں نے سکھائی موسموں کی شاعری

جھکتی آنکھوں نے بتایا کئی کیا چیز ہے

ہم لبوں سے کہہ ناپائے ان سے حالِ دل کبھی

اور وہ سمجھے نہیں یہ خاموشی کیا چیز ہے



وہ سگریٹ کے گہرے کش لیتی سامنے چلتی سکرین پر آنکھیں ٹکائے بیٹھی تھی۔ آنکھوں کو تو شاید جھپکنا بھول گئیں تھیں۔ سامنے اسکی مسکان سے لبریز چہروں کی تصویروں کی وڈیو چل رہی تھی۔

کہیں اسکی مسکان تھی، کہیں سنجیدگی جانیوا تھی، کہیں اسکی آنکھوں کی خماری تھی، کہیں اسکی مختلف پوز تھے۔ اور ایک ہی رنگ کی کئی پکس تھیں۔

وہ اندر کی آگ جو اسکے دل میں انجانے میں لگ گئی تھی اسے بجھانے سے قاصر تھی۔

وہ تو اس لڑکی کا پیچھا کرتی بس سٹاپ پر تھی مگر سامنے اسکے بھائی نے اسکی دنیا الٹ کر رکھ دی تھی۔ وہ جو خود سر تھی پہلی نظر میں اس جازب نظر شخص کو آنکھوں کے ذریعے سے دل میں بسا چکی تھی۔ وہ پور پورا اسکی طلب میں تڑپ رہی تھی۔ اسے حاصل کرنے کی اسے چھونے کی پیاس بے حد تھی۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ بولڈ لبرل لڑکی اس وقت خود کی تڑپ جلن پیاس کو بجھانے کیلئے مہنگے ترین سگریٹ کے کش لے رہی تھی مگر اس سگریٹ کی گرمائش جب اسکے سینے میں اترتی تو وہ ایسے محسوس کرتی جیسے وہ اسکی طلب کی پیاس کو بڑھارہی ہے وہ اور گہرے کش لیتی

آنکھوں میں سامنے حسن کے پیکر کے لبوں آنکھوں مسکراہٹ کی تصویر چپک گئی تھی۔ تبھی دروازے پر ناک ہوئی مگر اسے نہیں دلچسپی تھی جاننے میں کہ باہر کون ہے 43 دفعہ ناک ہوئی مگر وہ ناہلی اپنی جگہ سے۔ پھر دروازہ کھلا اور ایک بولڈ ساسی کی طرح کا لڑکا اندر آیا۔ بازوؤں پر ٹیٹو بنے تھے کان میں بالی تھی کوئی انگریز ٹائپ تھا۔

اسکے اندر آتے ہی اس نے سکرین آف کی۔ اور گہرا کش لیتی کرسی کی ٹیک سے سر ٹکایا۔ وہ لڑکا اس کے قریب آیا اور اسکی کرسی کی بازوؤں پر ہاتھ ٹکا کر اس پر جھک کر اسے دیکھنے لگا اس نے سگریٹ کے دھوئیں کو اسکے منہ پر چھوڑا اور وہ لڑکا قہقہہ لگا گیا۔ "یو۔۔۔ ڈیول۔۔۔ آئی وانا کل یو" وہ خباثت سے ہنستا اسکے لبوں پر جھکا۔

وہ تو پہلے ہوش میں نہیں تھی۔ اسکے لبوں کی گرفت پر بھرپور ساتھ دینے لگی یہ گناہ تھا مگر اسکے سامنے گناہ ثواب کا زکر ہی کب تھا۔ اسے اسکی طلب تھی۔ وہ نا سہی تو یہی سہی جو اسکی آگ کو کم کر سکے۔ وہ اسکی گردن کے گرد مضبوطی سے بازو ڈالتے اسکے لبوں کا بھوپور ساتھ دینے لگی۔ اور وہ لڑکا اسکے اس روپ پر نہال ہو گیا پہلی دفعہ تو وہ ایسے قریب آئی تھی وہ اسے بازوؤں میں بھر تا بیڈ کی جانب بڑھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

گناہوں کی دنیا میں رہنے والے کتنا عادی ہو جاتے ہیں گناہ کے کہ اگر وہ حدیں پار بھی کر جائیں تو فرق نہیں پڑتا۔
دعا کرنی چاہیے کہ خدا اپنی پناہ میں رکھے، دنیا کی پناہ میں صرف رسوائیاں ہیں۔



قسط #08

وہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی درد سہتی انگلیوں پر بام لگوار ہی تھی۔ دانیل نہایت نرمی سے اسکی انگلیوں پر بام لگا رہی تھی۔
”یہ کیسے اتنی بری حالت ہوئی تمہاری؟“ دانیل نے حیرت سے ہو چھا۔ اسکی انگلیاں سوچ کر موٹی ہو گئیں تھی۔
اس کی نظروں میں اسکا چہرہ اگھوم رہا تھا جس نے بے دردی سے اسکی انگلیاں زخمی کرنے میں کسر نہیں چھوڑی تھی وہ
تو اللہ نے بچا لیا ورنہ وہ تو ہاتھ توڑنے کے درپر تھا۔ رب جانے کیا لگتے تھے اسکی وہ لڑکی جس کے لیے اتنا جنونی ہو رہا
تھا۔ ایسا بھی کچھ خاص نہیں تھا اس موٹی موٹی آنکھوں والی لڑکی میں۔ دماغ خراب کر دیا اس نے اسے تھپڑ نہیں جان
سے مار دینا چاہیے جس کے کیسے وہ فلک المیر سلطان کی یہ حالت کر گیا۔

وہ سوچوں میں اسے ہی سوار کیے بے ٹھی تھی۔ غصہ آرہا تھا خود پر جو اس کے سامنے بے بس ہو گئی تھی۔ اوپر سے اس
کے ڈمپلز جو ہلکے سے نظر آنے پر قیامت برپا کر رہے تھے جب مکمل سامنے آئیں گے تو کیا حال یوتا ہو گیا۔ افسوس
ہو رہا تھا خود پر بھی کیونکہ اس نے تھپڑ تو مار دیا تھا مگر اس بیوقوفی ہر انجام بھی برانکلا۔
”کچھ پوچھ رہی میں تم سے“ دانیل نے اس کے سامنے چٹکی بجا کر کہا تو وہ ہوش میں آئی۔

Page 89 of 655

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

”کیسے چوٹ لگی اتنی زیادہ؟“ وہ دوبارہ اسکی انگلیوں پر دھیان دلاتی بولی۔

”وہ۔۔۔ بس۔۔۔ گر گئی تھی۔۔۔ تو لگ گئی چوٹ“ اسے تو جھوٹ بھی بولنا آ یا اسے کونسا تجربہ تھا جھوٹ بولنے

کا۔ اب وہ سچ کیوں بتاتی دونوں کے سامنے بڑے دعوے سے کہا تھا کہ میں اسے تڑپا کر رکھ دوں گی اور ہوا کیا اس نے فلک المیر کو تڑپا کر رکھ دیا۔ اب بتاتی کہ اس لڑکے نے ہاتھ توڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تو انسٹ ہو جانی اور فلک المیر ہارنا پسند نہیں کرتی۔ وہ اسے ضرور اسکا مزاح چکھائے گی

”گرنے سے یہ حالت نہیں ہوتی۔۔۔ یہ تو ایسے ہے جیسے کوئی وزنی چیز کافی دیر سے پڑی رہے یا کسی نے زور سے دبا دیا ہو۔ انگلیاں کسی مشین یا کسی چیز میں آجائیں۔ ایسی حالت گرنے سے کب ہوتی ہے؟“ وہ انگلیوں کا معائنہ کرتی بے اعتباری سے بولی۔

”اس میں کیا ہے۔۔۔ گر گئی گئی۔۔۔ پاس واز ہڑا تھا وہ گر گیا۔۔۔ ہاتھ میں مجھ سے درد سے۔۔۔ اٹھا نہیں گیا۔۔۔ تو بس یہ حالت ہو گئی“ وہ گلہ تر کرتی انگلیوں پر پھونک مارتی بولی۔

”یقیناً کیوں نہیں آ رہا ہے؟“ انعم جو کرسی ہر بیٹھی تھی اسکی بات پر بے یقینی سے بولی۔

”ہاں کیوں آنے لگا یقین۔۔۔ ہر وقت تم لوگوں کو۔۔۔ وہ۔۔۔ لڑکے کی صحیح لگتے۔۔۔ یہ بات وہ ہی تو سچے کہتے۔۔۔ میں تو جنوٹی لگوں گی نا“ وہ اپنی بات جمع شجاعت کر کے کیلیے منہ بنا کر بولتی اٹھی اور ٹیس پر چلی گئی۔ دونوں نے حیرانی ونا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

”یہاں ان لڑکوں کا کیا زکر؟“ انعم حیرانی سے اسکی سائیڈ ہر آتی بولی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

”کیا مطلب ہے تمہارا اب؟ کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں اور وہ صحیح ہیں سچے ہیں جو ہوا اس میں ہی غلط!“ وہ ان جود کھکتی اونچی آواز میں بولی۔

”تم اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔۔ اور ان لڑکوں کا کیا زکرفلک؟“ دانیل اس کی دوسری سائیڈ آتی نرمی سے مگر اسے کھوجتے انداز میں بولی۔

دانیل کی ٹون ہر اس نے چونک کر دیکھا

”ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ خبردار جو الٹا سیدھا سوچا کچھ“ فلک نے اسے وارن کرتے کہا۔

”کیسا؟؟؟ کیسا نہیں ہے؟“ انعم بھی دانیل کی ٹون میں بولی۔

”اوہ۔۔۔ مائی۔۔۔ گاڈ۔۔۔ آربو تھ آف یو کریزی تم لوگوں کو لگتا ہے کہ میں کچھ فیل جر رہی ان کیلئے؟“ وہ اپنی آواز جو اونچا کرتی بوکھلا کر بولی۔

”کیا ہم نے ایسا کہا؟؟؟ رنگ کیوں پیلا ہڑ رہا ہے؟؟؟“ دانیل کو سب سمجھ آرہی تھی کہ وہ اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے چکروں میں خوا مخواہ ایسے اونچا بول رہی ہے۔

”نہیں۔۔۔ میرا رنگ کیوں پیلا پڑے گا۔۔۔ تم لوگوں کی نظروں میں بھی مسئلہ آگیا ہے“ وہ دونوں پر چیختی واشر و م میں گھس گی اور گہرے سانس لیے۔ کیا ہو گیا تھا اسے۔۔۔ ایک جھوٹ ہی تو بولا تھا اتنا پینک کر گئی تم فلک۔ انہیں شک ہو جائے گا کہ یہ حالت کس نے کی ہے؟ یو آر میڈ۔ وہ خود کو کوس رہی تھی ایسے ہی ہائپر یو گی جس کی ٹیک بھی نہیں تھی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ دونوں نا سمجھی سے واشروم کے دروازے جو گھور رہی تھیں۔ پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے؟“ دانیل نے انعم سے ہو چھا۔

”یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔۔ یہ گری نہیں ہے۔۔۔۔۔ بلکہ اسکی انگلیوں کو زخم دے کر سدھارنے کیلئے حربہ آزمایا

گیا ہے“ وہ سر کو نفی میں ہلاتی افسوس سے بولی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فلک المیرا ایدے آرام سے سدھرے گی نہیں۔

”تمہیں لگتا ہے کہ اسی لڑکے نے سب کیا یہ۔۔۔۔۔ کوئی خاصی قریبی رشتہ لگتا مجھے“ وہ میراں کے چہرے جو

عرش کے چہرے سے ملانے کی کوششوں میں بولی۔

”ہم۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔ اس لڑکے کی ناک اس لڑکی جیسی تھی۔۔۔۔۔ کیا پتہ بہن بھائی ہوں۔۔۔۔۔ اور کوئی بھی ہو یہ میٹر نہیں

کرتا۔۔۔۔۔ میٹر یہ کرتا ہے کہ اس نے تھپڑ مارا تھا اسے۔۔۔۔۔ اور بدلے میں اس لڑکے نے پکا انگلیوں رحم کر زخمی کی

ہیں ورنہ ہاتھ ہی پورا توڑنے کے ہی موڈ میں ہو گا وہ“ انعم اپنی سمجھ کے مطابق بولی۔

”دفعات مارو۔۔۔۔۔ نا پوچھنا اب اس سے۔۔۔۔۔ اسکو سبق مل گیا ہے۔۔۔۔۔ ہم بار بار پوچھ کر اسے تکلیف نہیں دے

سکتے“ دانیل پل میں نرم ہوتی اسکی تکلیف کا سوچتی بولی۔

انعم نے اسکی بات کو سمجھ کر مثبت سر ہلایا۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

”آپ کہاں تھے بھائی؟“ وہ عرش کو کمرے میں آتے دیکھ کر فکر سے اسکے پاس آئی۔

”زیادہ زور سے مارا نا اس نے؟“ وہ اسکی بات کو انگور کرتا اسکی گال کا معائنہ کرتے بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ آپ نے تو اسے کچھ نہیں نا کہا؟“ وہ آنکھیں سکیر کر بولی۔

”میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں اس کے ہاتھ توڑ دوں“ وہ دانت پیس کر بولا

”مطلب آپ نے اسے ہرٹ کیا۔۔۔۔۔ میری وجہ سے؟“ وہ برا محسوس کرتی اداسی سے بولی۔

”کوئی تمہیں آنکھ بھی اٹھا کر دیکھے گا تو اسکی آنکھیں نکال دوں گا۔۔۔ اس نے تو پھر تھپڑ مارا۔۔۔ میں است کیسے

بخش دوں؟“ وہ اسکی آنکھوں میں سر دپن سے دیکھتے بولا۔

”شی از آ گرل برادر“ وہ اس کے سینے سے لگتی آہستہ سے بولی۔

”تو میٹر نہیں کرتا“ وہ اس کے گرد باہیں کرتا سی سختی سے بولا۔

”وہ تو اتراتی یے سلطان زادی ہوں میں۔۔ دیکھنا کہیں پرچہ نا کٹوا دے تم پر“ مراق بھی اندر آتا ہنستا بولا۔

”تم تو چپ رہو۔۔۔ اچھی بات منہ سے کبھی نا نکالنا“ میراں نے فوراً سے جھڑک دیا۔

”ویسے یار اسکا نام ہے کیا بھلا؟؟“ مراق دونوں کو دیکھتا اپنی طرف سے بیت اہم سوال کر بیٹھا۔

”تمہیں اس سے کیا لینا۔۔۔۔۔ ایسے لوگوں کا زکر کرنے سے گریز کرنا چاہیے“ عرش نے ٹھنڈا سا جواب دیا

”ہاں۔۔۔۔۔ بات کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ مگر سوچنے میں سب جائز۔۔۔ ہے نا؟“ ”وہ عرش پر آنکھیں ٹکاتا

گہرائی سے بولا۔

عرش نے فوراً نظریں بدلیں وہ اسکی بات کو سچ ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اسکی سوچوں کا آج کل وہی لڑکی محور ہے۔

اب اتنی تو غیرت تھی کہ اس لڑکی کو اگر سوچ بھی لیا یے تو عیاں نا کیا جائے ورنہ انسلٹ ہو سکتی تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"یہ کونسی باتیں کر رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا؟" میراں نے نا سمجھی سے کہا۔

"کچھ نہیں آؤ تمہیں بام لگا دوں" عرش نے فوراً اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور بیڈ پر بٹھاتے کہا

"ارے۔۔۔ ٹھیک یوں میں" میراں اجتجا جابولی

"کوئی ٹھیک نہیں ہو۔۔۔ انگلیوں کے نشان نظر آرہے ہیں۔۔۔ درد بھی کتنا یورہا ہوگا" عرش اسکی گال پر بوسہ دیتا پریشانی سے بولا۔

میراں نے مدد طلب نظروں سے مراق کو دیکھا مگر وہ اسے چپ چاپ بیٹھے رہنے کا اشارہ کر گیا۔

میراں نے منہ بنایا بھلا وہ کیسے بھول گئی مراق آفندی عرش حماد خانزادہ کا پر تو۔ جو عرش نے کہا وہی مراق نے کہا



“اما۔۔۔۔۔ یہ مجھے فلک کتنے دنوں سے گھر نظر نہیں آرہی کہاں ہے؟” وہ ادھر ادھر نظریں گھماتا پوچھ رہا تھا
“خود تو تم آج آئے یو کینیڈا۔ سے۔۔۔۔۔ اور تم کہہ رہے ہو نظر وہ نہیں آرہی” عاصمہ سلطان کچن سے نکلتے میٹھا سا طنز کرے بولی اور اسے کوفی پکڑائی۔

“شکریہ۔۔۔۔۔ ہاں تو 4 دن ہی تو ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ بزنس ٹوڑ تھا ضروری تھا” وہ مسکرا کر بولا

“اسکے کالج کا ٹرپ گیا ہے نارڈن ایریاز۔۔۔۔۔ وہیں گئی ہے” وہ ٹی وی کی طرف دھیان دیتی بولیں

“اچھا۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ کہہ۔۔۔۔۔ رہا۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ دانیل نظر نہیں آئی؟” وہ ناظر آنے والی

خراش کو گلے سے دور کرتا ہچکچا کر بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”وہ اسکے ساتھ گئی ہے“ انہیں جواب مصروف سادیا۔

”واٹ“ وہ شوکڈ سا بولا۔

”اس میں ایسے ریاکیٹ کرنے والی کیا بات ہے؟؟؟“ عاصمہ کو اسکاری ایکشن اوور سالگا۔

”ماما۔۔۔ کس سے پوچھ کر گئی وہ؟؟؟“ اس نے تیوری چڑھا کر کہا اسے یاد آیا کہ وہ کیوں اتنے سارے کپڑے پریس کر کے دے کر گئی اور کیوں کہہ رہی تھی کہ صبح ماما سے ہو چھنا۔ وہ صدمے میں تھا کہ اگر بزنس ٹوور ناہوتا تو وہ اسے 4 دن دیکھنا پاتا؟ 4 دن؟؟؟؟؟

”آریو اوکے؟؟؟؟ ابھی صرف اسے تمہیں صرف نکاح میں دیا ہے۔۔۔۔۔ رخصتی نہیں کر دی جو تم ایسے رعب ڈال رہی۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی ابھی اسکے بڑے موجود ہیں اجازت دینے اور نادینے والے۔۔۔۔۔ اہنی ٹون ٹھیک کرو“ وہ اچھا خاصہ اسے جھڑک گئیں جو ٹیپیکل مردوں کی طرح حکم چلانے لگا تھا۔

”ماما۔۔۔ یہ بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ کیوں گئی ہے؟ اسکا اپنا ایم بی بی ایس کالاسٹ ایر چل رہا ہے۔۔۔۔۔ اتنے ٹف ٹائم میں وہ سیر سپاٹے کر رہی ہے؟“ وہ ساتھ ہی اپنی ماں کی سخت موڈ کو اچھے میں بدلنے کی خاطر اسکی فکر کی آواز میں بولا۔

”ہہہہہہ۔۔۔۔۔ سمجھ رہی ہوں سب میں کتنا فکر ہے تمہیں اسکے۔۔۔۔۔ ایم۔۔۔۔۔ بی۔۔۔۔۔ بی۔۔۔۔۔ ایس کی۔۔۔۔۔ اور اسکے لاسٹ ایر کی“ وہ اسکو آنکھیں سکیر کر دیکھتی بولیں۔

”ماما۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا یار۔۔۔۔۔“ وہ بوکھلا سا گیا اتنی ہیوی گھوری سے جو اسکی ماں دیکھ رہی تھی۔

بِسْمِ بھٹی

عرش فلک

“یہ یار کیا ہوتا ہے؟؟؟ ماں کو کون یار کہتا ہے؟؟؟ کونسے دوست تمہیں ایسا سکھاتے ہیں؟ نمبر دوز را میں انکی خبر

“میری پیاری اماں جان۔۔۔ سوری غلطی سے بول دیا۔۔۔ نیکسٹ نہیں کہتا۔۔۔ اور میرے دوست بہت اچھے

“ویسے کہیں سے لگ رہا ہے کہ میں اءک سلطان انڈسٹریز کا کلوتا سپوت یوں جس کی شخصیت کو دنیا مانتی ہے ” وہ

”کیوں جی؟“ وہ اسکی طرف چہرا کرتی بولیں

”کیسے آپ ڈانٹتی مجھے۔۔۔ بچوں والی فیلنگ آتی مجھے ”وہ منہ بنانا کوئی کا گھونٹ بھرتا بولا

“ہا ہا ہا۔۔۔ ماں کیلئے بچے ہمیشہ بچے رہتے۔۔۔ ہو گے تم دنیا کیلئے دی گریٹ وجاہت سلطان۔۔۔۔۔ میرے لیے تم

وجہی ہی ہو جس کی زراسی غلطی کو بھی سدھارنے کا مجھے حق ہے ”وہ مسکراتی اسکے بال بگاڑ کر بولیں۔

“بلکل۔۔۔۔۔ماما۔۔۔۔۔یو آر مائی ہول ورلڈ” وہ انکے گرد باہیں پھیلاتا ہوا۔

“ویسے آپس کی بات پیے ! دانیل کو مس کر رہے ہو؟” وہ اس سے سرگوشیانہ انداز میں شرارت سے بولیں۔

“سچ بتاؤں تو۔۔۔۔۔یس۔۔۔۔بیت ”وہ دانیل کے چہرے کو یاد کرتا اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

“اوہ واؤ۔۔۔ پھر تو ہمیں مزید رخصتی میں دیر کرنی چاہیے” وہ ہنس کر بولی

”نونیور۔۔۔۔۔ کسی صورت نہیں ”وہ ایک دم سے اٹھ کر بولا جیسے اب نابولا تو سچ میں دیر ہو جائے گی۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

عاصمہ سلطان کا اسکی اڑی رنگت پر بھرپور قہقہہ لگا۔

”اما۔۔۔ ڈیٹس ویری بیڈ“ وہ اپنی ماں کی شرارت سمجھتا ہنس کر دوبارہ گود میں سر رکھ گیا

”پاگل ناہو تو“ وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی مسکرا کر بولی۔

”اس کے لیے فقط“ وہ آنکھیں بند کیے اسے سوچ کر مسکرا کر بڑبڑایا۔

اسکی مسکراہٹ اسکی ہنسی اسکے قہقہے اسکی نظریں اسکی بول چال اسکا سہم جانا۔۔۔ اسکی ادائیں سب ہی تو وجاہت کے دل کی حکمران تھیں۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیسے وہ اسے پسند کر گیا بس جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اسکی چاہ میں اضافہ ہو رہا تھا۔ وہ چنچل سی لڑکی اسے جان سے زیادہ سانسوں سا زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔

♥ محبت کی تجارت میں خسارہ کون دیکھے گا ♥

♥ سمندر کون دیکھے گا کنارہ کون دیکھے گا ♥

♥ تمہیں دلکش بنایا میری ساحر نگاہوں نے ♥

♥ مرے انداز سے چہرا تمہارا کون دیکھے گا ♥

♥ یہ کر زارِ عشق ہے اپنے پرائے ایک ہیں ♥

♥ تیر کس کو کس نے مارا کون دیکھے گا ♥

♥ تو کچھڑے گا ترے ہمراہ جائیں گی میری آنکھیں ♥

♥ تمہارے آنے جانے کا نظارہ کون دیکھے گا ♥

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

♥ جو عاشق ہے وہ جائے گا اگر سوہنی پاڑے گی ♥

♥ پھرتے تیز دریاؤں کا دھارا کون دیکھے گا ♥

♥ زرا سا فاصلہ ہوتا ہے ملنے میں کچھڑنے میں ♥

♥ تری خاطر ٹریفک کا اشارہ کون دیکھے گا ♥

۔ 🏠 🏠 🏠 🏠 🏠 🏠 🏠 🏠 🏠 🏠 🏠

وہ بہت مشکل سے سوئی تھی خیالات تھے کہ رک نہیں رہے تھے۔ اسے یاد تھا جب وہ پاس آیا تھا اسکی کلون کی خوشبو اسکی نتھنوں سے ہوتی سانسوں میں بس رہی تھی۔ وہ اسکے دور جانے کے باوجود اسکی کلون کی خوشبو کو اسکی مہک کو اپنے آس پاس محسوس کر رہی تھی۔ وہ 2 نیند کی گولیاں لے کر لیٹی تھی اور پھر نیند کی وادی مہرباں ہوئی تھی۔ ٹیرس کا دھیرے سے دروازہ کھلا کوئی دے قدموں سے اندر آیا۔ وہ تینوں اس وقت سو رہی تھیں۔ اور جس دشمن جاں کو وہ دیکھنے آیا تھا وہ بے ڈکڑی رائٹ سائیڈ پر سو رہی تھی۔

وہ دے قدموں سے چلتا اس تک آیا۔ اور گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا۔

اسکی دودھیا رنگت میں سرخیاں گھلیں ہوئی تھیں۔ وہ سوئی کوئی کسی مہتاب کی کرن معلوم ہوتی تھی۔

وہ ہولے سے مسکرایا اور اسکی آوارہ لٹیں جو گال پر ماتھے پر جھوم رہی تھیں نرم گرم لمس سے کان کے پیچھے اڑسا۔ وہ ہلکا سا کسمسائی مگر آنکھ ناکھلی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اسکے ہاتھ کو دیکھا جہاں بام لگایا ہوا تھا۔ دھیرے سے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور انگلیوں کو دیکھا جو سرخ موٹی ہو چکیں تھیں اسے افسوس ہوا کہ وہ اسے کافی تکلیف دے گیا تھا مگر وہ کیا کرتا اسکی میرو کو کوئی ہاتھ لگائے تو بچ کے جائے کہاں۔

نرمی سے اسکی انگلیوں کو لبوں سے چھوا۔ وہ نیند میں بھی ہلکی سی درد پر کسمپائی اس نے سائیڈ ٹیبل سے مار کر اٹھایا اور ساتھ میں سے کی نوٹ۔

“finally, game start now my red queen, FEEL the magic of my touch and enjoy the pain”

اسنے سسکی نوٹ پر لکھ کر اسکی گال پر چسپا کر دیا۔ اور اپنا چہرہ اسکے قریب لایا ناک کو ناک سے ہلکا سا مس کیا اور اسکی سانسوں کا گہرا کش لیا۔

مسکراتا ماتھے پر لب رکھ کر واپس اسی طریقے سے چلا گیا جس طرح سے آیا تھا۔

اور اس کا لمس یقیناً اس پر رہنا تھا مگر ابھی نیند کی وادیوں میں گم تھی وہ۔

وہ ماننے سے انکاری تھی۔ لیکن یہ سچ تھا وہ اسے کافی گہرائی سے سوچ نہیں لگی تھی۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ مراق کو وہ شاید پسند کرنے لگی ہے۔ مگر وہ بیوقوف یہ سمجھ نہیں رہی تھی کہ دل دماغ اس ڈمپل

بوائے کے سحر سے نکلتے ہی نہیں تو مراق آفندی کا جادو کہاں سے چل گیا۔

ہو گوشہ نظر میں سمائے ہوئے ہو تم

جیسے کہ میرے سامنے آئے ہوئے یو تم

میری نگاہ شوق پہ چھائے ہوئے ہو تم

جلوؤں کو خود حجاب بنائے ہوئے ہو تم

کیوں اک طرف نگاہ جمائے ہوئے ہو تم

کیا راز ہے جو مجھ سے چھپائے ہوئے ہو تم

دل نے تمہارے حسن کو بخشیں ہیں رفعتیں

دل کو مگر نظر سے گرائے ہوئے ہو تم

یہ جو نیاز عشق کا احساس ہے تمہاری

شائد کسی کے ناز اٹھائے ہوئے ہو تم

یا مہربانی ہی کے قابل نہیں ہوں میں

یا واقعی کسی کے سکھائے ہوئے ہو تم

اب امتیاز پردہ و جلوہ نہیں مجھے

چہرے سے کیوں نقاب اٹھائے ہوئے ہو تم



اسکی آنکھ کھلی تو جسم میں شدید درد اور تھکاوٹ کا احساس ہوا۔ پہلے تو اسے سمجھ نہیں آیا کہ کہاں یے کیا ہوا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

حس بیدار کوئی تو خود کو برہنہ کنفرٹر میں پایا۔

وہ ہوش میں آتی دکھتے سر سے اٹھی۔ سائیڈ طرف دیکھا وہی لڑکا آڑھاتر چھا سویا ہوا تھا۔

وہ حیرانی سے اسے اپنے بپڑ دیکھنے لگی کہ یہ یہاں کیسے آیا۔

دماغ پر زور دیا کنپٹیوں کو دونوں انگلیوں سے مسلاتا آہستہ آہستہ گزری رات اسکی آنکھوں میں فلم کی طرح چلی۔

ساری رات وہ نشے والے سگریٹ کے کش لیتی رہی تھی اور جس کی اگ سینے میں لگی تھی جس کی پیاس تھیا سے تو

اس بد تمیز کے سپرد کر دیا تھا۔

وہ بے انتہاء غصے میں آگئی کہ اسکی اتنی جرأت کہ مجھے اس نے ٹچ کیا۔

سائیڈ ٹیبل سے پھلوں کی ٹوکری سے چھری نکالی اور اسکی بازوؤں پکڑ کر گھرے کٹ لگانے شروع کر دیے۔

وہ سویا ہوا تھا۔ مگر تکلیف چھن سے اسکی آنکھیں کھلیں۔ تکلیف تھی کہ بڑھ رہی تھی وہ ہوش میں آتے ہی چیخنے لگا۔ مگر

وہ بے دردی سے اسکے بازوؤں پر کٹ لگا رہی تھی۔ سارا بیڈ خون و خون ہو چکا تھا اسکے جسم پر بھی خون کی دھاریاں

تھیں۔

جب غصہ اچھے سے نکالا تو نفرت سے اسکا جبرٹا پکڑا۔

“تیری اتنی ہمت کہ تو نے مجھے چھوا۔۔۔ آئیندا اگر ایسا سوچا بھی تو اس سزا کو یاد کرنا۔۔۔ ورنہ ایسا سبق سکھاؤں گی

کہ زندہ رہنے کہ قابل نہیں رہے گا” کے ہونٹوں پر بے دردی سے کٹ لگاتی وہ گرجدار لہجے میں بولی۔ اور وہ لڑکا

مسلسل درد سے چیخ رہا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ نفرت سے اسے دیکھتی اٹھی۔ اپنے کپڑے زمین سے اٹھائے اور واشر و م کی طرف بڑھ گئی۔
اسکے تو سو کام تھے اور سو کام ایک جنون سے منسلک تھے اور وہ جنون کوئی اور نہیں صرف ایک وہ شخص تھا۔ جس نے
اسکی راتوں کی نیند اور دن کا چین ختم کر دیا تھا۔

عرش۔۔۔۔۔ عرش خانزادہ۔۔۔۔۔

اور کون اسکی نیندوں کو فنا کر سکتا تھا۔ اتنی جرأت کہاں تھ کسی میں کہ وہ سڈرام ڈینیل عرف سڈ کی نیندوں کو فنا کر
سکے۔۔۔

اسے تو لڑکیوں سے عجیب سی لگن تھی۔ لیکن نجانے کیسے عرش کو دیکھنے کے بعد اسے خود سے بھی نفرت ہو رہی تھی
۔

اس کے لیے عرش۔ بس جنون بن گیا تھا طلب بن گیا تھا۔
اسنے آج تک جسے بھی دیکھا چاہا اس سے پیاس بجھائی تھی کیونکہ گناہ و ثواب کا ہارٹ اس نے کبھی پڑھا ہی نہیں۔
اب جو جنون تھا وہ سکون سے اسکی دسترس میں آنے والا نہیں تھا۔
اور وہ اسی سوچ میں پاگل ہو رہی تھی کہ کیسے اسے حاصل کرے۔

READERS CHOICE



ایہہ حجابِ حیا ہے یا تیری

♥ سازش ہے کوئی میری جان لین دین دی ♥

♥ ایہہ حجابِ حیا ہے یا تیری ♥

♥ سازش ہے کوئی میری جان لین دی ♥

♥ جد میں تیرا عشق ہو یا ♥

♥ لور کی ایے پریشان رہن دی ♥

کانوں میں ہینڈ فری لگائے وہ اس وقت ان الفاظ کو سینے میں اترتے محسوس کر رہے تھے۔ لوگ کہتے تھے کہ مرد کبھی ایک عورت پر اکتفا نہیں کرتا اور اگر کر بھی لے تو اپنے بچوں کی خاطر وہ دوسری عورت کو لے ہی آتا ہے۔

مگر۔۔۔ حماد خانزادہ نے اس بات کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے زندگی میں صرف ایک عورت سے محبت کی اور وہ تھی "زیب چودھری" جو ان سے شادی کے بعد "زیب حماد خانزادہ" ہو گئی تھی۔ اور جتنا ٹرپ کر جتنی گہرائی سے انہوں نے زیب کو چاہا تھا شاید ہی کوئی چاہ سکا تھا۔

سائنس کا کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جس میں وہ زیب کو سوچتے نہ تھے۔ انہوں نے انکی یاد کو چاہت کو لمحوں کو سینے سے لگائے رکھا تھا۔

انہوں نے بھرتی زندگی میں بیت اونچائی کمالی تھی مگر دل کی اونچائی تو وہ حاصل نہ کر سکے کیونکہ انکی اونچائی انکی مہارانی انکے پاس نہیں تھی۔ وہ آج بھی خود کو اسی چاہت کہ مقام پر محسوس کرتے تھے جس مقام پر کبھی زیب کو

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

ٹوٹ کر چاہا تھا۔ ان کو زندگی کے اتنے سال انکے بغیر گزرنے کے بعد بھی اپنی تشنگی عشق میں کمی محسوس نہیں ہوئی تھی۔

زیب تو ایک لبرل عورت تھی۔ من موجدی آزاد خیال۔ انہیں ہمیشہ اڑان پسند تھی۔ اپنی انہیں اڑان کی خواہشوں کی وجہ سے وہ آج ان کے ساتھ نہیں تھیں۔ خاندان کے کئی لوگوں نے انہیں بچوں کی خاطر دوسری شادی کے مشورے دیے تھے لیکن کوئی یہ نہیں جانتے تھے کہ جتنا پاگل باپ اپنی بیوی کیلئے ہے اس سے کئی گنا جنونی انکا بیٹا اپنی ماں کیلئے تھا۔ بس زیب یہ جاننا سکیں۔

"سر۔۔۔ چائے" ملازمہ نے آکر آواز دی تو وہ ہوش میں آئے۔ آنکھیں کھولیں تو سامنے ملازمہ ادب سے ہاتھ باندھے ان کے جواب کے انتظار میں تھی۔

"اوکے۔۔۔ وہ۔۔۔ ام۔۔۔ کب آرہے بچے" انہیں اس وقت عرش کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کیونکہ وہ دونوں باپ بیٹے ایک دوسرے کا سایا تھے کوئی ایک تڑپتا تو دوسرا تڑپ کر سنبھالتا۔ اور وہ اسکی کمی محسوس کر رہے تھے جو دور تھا یقیناً وہ بھی کسی ٹف صورت حال میں اپنے باپ کے سینے کا منتظر ہو رہا ہو گا۔

انکی آنکھیں سرخ ہو چکیں تھیں۔ ملازمہ تو چلی گئی تھی مگر وہ خود کو ابھی بھی زیب کے حصار میں جکڑے محسوس کر رہے تھے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"جانتی ہوں بہت محبت کرتا ہے یہ غریب بندہ تم سے" وہ ڈرامائی انداز میں سینے پر ہاتھ رکھتے جھک کر بولا۔ اور وہ زور سے کھلکھلا دی اس نے آنکھ بھر کر اپنی متاعِ جان کو دیکھا۔

"اس غریب بندے کو کب سے کہا ہوا ہے امیر ہو جائے تو محبت ایکسیپٹ ہوگی" وہ ایک مغرور ادا سے بولی۔ تو وہ مسکرا کر انکی کمر کے گرد بازو کرتے کھینچ کر سینے سے لگایا۔

"اب بولو۔۔۔۔۔ کتنی امیری چاہیے اتنی دوں گا" وہ ایک انچ کے فاصلے پر اسکی اجازت پر محبت سے چور لہجے میں بولے۔

"اتنی کہ میں ہوش میں نار ہوں" وہ اسکی گردن کے گرد بازو کرتے وہی ازل کی مغرور قاتل آنکھوں سے بولی۔ اس سے پہلے کہ وہ جھک کر اپنی تشنگی مٹاتے انکے بیٹے نے جو بیڈ پر سویا تھا پورے والیم سے منہ کھول دیا۔ جس پر زیب کا قہقہہ لگا اور حماد کا منہ اتر گیا کتنا تیز تھا انکا سپوت بہت اچھے سے جانتا تھا کہ کب کس وقت جاگ کر ماں کو اپنے قریب کرنا ہے۔

وہ یادوں میں دوبارہ کھو گئے ہوش تب آئی جب ملازمہ نے دوبارہ آواز دی وہ آنکھوں کو زور سے بند کرتے گہرا سانس لیتے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"سر۔۔۔ چائے اور لادیتی ہوں۔۔۔ یہ ٹھنڈی ہو گئی ہے" وہ دوبارہ اسی ادب سے بولی۔

"نہیں۔۔۔۔۔ اب طلب نہیں۔۔۔۔۔ تم پی لو گرم کر" وہ مر جھائے دل سے اٹھے اور کمرے کی طرف بڑھے۔

🍂 چھپ جاتی ہیں آئینہ دکھا کر تیری یادیں 🍂

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سونے نہیں دیتیں مجھے شب بھر تری یادیں

تو جیسے مرے پاس ہے اور محو سخن ہے

نخل سی جمادیتی ہیں اکثر تیری یادیں

میں کیوں نا پھروں تپتی دو پہروں میں ہر اسماں

پھرتی ہیں تصور میں کھلے سر تری یادیں

جب تیز ہوا چلتی ہے بستی میں سرِ شام

برساتی ہیں اطراف سے پتھر تری یادیں



"یہ کیا ہے؟؟؟؟؟" انعم جو اٹھی تھی واشر و م جانے کیلئے صبح کے 5 بج رہے تھے۔ وہ جب بیڈ پر واپس آئی تو فلک کی گال پر ایک سسکی نوٹ چسپا تھا۔ وہ چونکہ ادھ کھلی آنکھوں سے واشر و م گئی تھی ابھی بھی اسکی نیند سے آنکھیں مکمل نہیں کھلیں تھیں۔ مگر بیڈ پر چڑھتے ہوئے اس نے غور سے فلک کا چہرہ دیکھا جو خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی مگر گال پر کچھ پیلا سا چپکا تھا۔ وہ آنکھیں ملتیا سے دیکھنے لگی۔

"ہے۔۔۔ دانی۔۔ اٹھو زرا" اوپر لکھے الفاظ پڑھ کر وہ ایک دم عجیب خوف میں مبتلا ہو گئی تھی۔ ظاہر ہے اب فلک رات کو خودی منہ پر تھوڑی یہ ہنگامہ خیز نوٹ لگائے گی !۔ وہ بوکھلاتی دانی کی طرف بڑھی اور دھیمی آواز میں اسے جھنجھوڑا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"کیا ہے۔۔۔ یار۔۔۔" وہ اس کے جھنجھوڑنے ہر بری طرح منہ بناتی بولی۔

"دانی اٹھو۔۔۔ مجھے کافی ڈر لگ رہا ہے" اسکی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ دانی کی نیند اسکی آواز پر بھک سے اڑی اور اٹھ کر اسکے ہوائیاں اڑے چہرے کو دیکھا

"کیا ہوا ہے؟" وہ تفکر سے بولی۔ انعم نے اسے فلک کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے اسکی آنکھوں کی سمت دیکھا جہاں فلک سو رہی تھی

"کیا؟" اسے تو سمجھ نہیں آئی۔ انعم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور دبے قدموں سے فلک کے پاس لائی۔

"کی۔۔۔" وہ پوچھنے لگی تھی کہ گال پر نوٹ چپکا دیکھ کر رک گئی۔

"یہ کیا ہے؟؟۔۔۔ کس نے لگایا؟" وہ نوٹ پر لکھے الفاظ پڑھ کر بولی۔ "مجھے۔۔۔ کیا۔۔۔ پتا۔۔۔ رات کو۔۔۔ کوئی آیا تھا۔۔۔ ہمارے روم میں" وہ سہ۔۔۔ تی ڈرتی بولی۔ اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پورے تھے یہی سوچ کر کہ کوئی انکے کمرے میں رات کو آیا تھا یعنی جگہ سیف نہیں تھی اور وہ بیہوشوں کی طرح سو رہی تھیں۔ اور جو آیا تھا اگر خطرناک ہوا تو !

"ٹیک آڈیپ بریٹھ۔۔۔ کیا پتہ یہ ہمارے ساتھ کوئی پرینک کر رہی ہو؟" دانی نے آہستہ سے کہا۔ ڈر تو وہ خود بھی گئی تھی۔ وہ دونوں اسکے چہرے پر جھکی ہوئی تھیں۔

"نہیں یار۔۔۔ یہ پڑھو جو اوپر لکھا ہے۔۔۔ تمہیں لگتا ہے فلک ایسے کاموں میں زرا بھی دلچسپی رکھتی ہے؟؟؟" انعم نے اسکی عقل پر ماتم کیا۔

بِسْمِ بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

انکی کھسر پھسر ہو رہی تھی کبھی انعم ڈر کر اپنی منطق جھاڑ رہی تھی تو کبھی دانیل اسے ریلیکس کرنے کے چکروں میں اپنی باتیں کر رہی تھیں ان چکروں میں انکی آواز تھوڑی تیز ہو گئی۔

فلک جواب ڈسٹرب سی ہو رہی تھی کانوں کے پاس عجیب آوازوں سے تو وہ کسمپائی مگردونوں نے دھیان نہیں دیا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے بکھسر پھسر کر رہی تھیں انکے نزدیک آہستہ آواز تھی۔

فلک نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تو سمجھ نہ آیا کہاں ہے؟ ہلن کا اثر تھا۔ ہوش سنبھل کر آنکھیں سامنے کی تو دو عجیب و غریب چیزوں کو دیکھا۔

"آہستہ آہستہ اسکی دلخراش چیخ نکلی اسے لگا تھا کہ صبح اٹھتے ہی وہ نجانے کہاں آگئی ہے۔"

دونوں نے اسکی چیخ کو سنا وہ تو پہلے ہیڈری تھیں اسکی چیخ پر خود بھی تیز چیخیں مارتی دور ہوئیں۔

فلک کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اس نے آنکھیں زور سے بند کر دیں تھیں مگر ہنوز چیخ برقرار تھی۔

"یہ چیخ کیوں رہی ہے؟" دانیل کی چیخ رکی تو فلک کیچھچھوٹوں کا حساس ہوا تو انعم کو ہوش میں لاتی فلک کی طرف
برہی۔

"ہے۔۔ چپ" وہ اس کے منہ پر ہاتھ جماتی تیز آواز سے بولی۔ فلک نے جانی پہچانی آواز پر چیخ بند کر کے دھیرے

دھیرے آنکھیں کھولی سامنے ہی دانیں فکر سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کون۔۔۔ت۔۔۔تھے ابھی۔۔۔وہ۔۔۔"؟ وہ ابھی کے عجیب و غریب چہروں جو اسکی آنکھیں پہچان نہیں سکیں تھی سوچ کر بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"نا کرو۔۔۔ تم ہمیں ہی دیکھ کر ڈر گئی؟" دانیل نے تیوری چڑھا کر کہا

"کیا۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ دونوں تھے؟" وہ دھڑکتے دل کو سنبھالتی شوکڈ سے بولی۔

"نہیں رات والا ڈاکو" انعم تپ کر بولی۔

"کیا مطلب؟" فلک کو ڈاکو کی سمجھ نہیں آئی۔

"یہ ! " دانیل نے اسے آئینہ کے سامنے لا کر کھڑا کرتے کہا۔

فلک نے نا سمجھی سے شیشے میں دیکھا۔

اور اپنے گال پر سسکی نوٹ دیکھ کر اس کی آنکھیں ابل آئیں۔

اس نے کھینچ کر اتارا اور اوپر لکھے الفاظ پڑے۔

جو الفاظ اس نے پڑھے تھے اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ وہ غصے سے دیکھنے لگی کہ آخر کس کی اتنی ہمت جو فلک المیر

سلطان کو یہ چیلینج کرے؟

اسے یاد آیا کہ رات چاہے وہ پلزلے کر سوئی تھی، اس نے اپنے چہرے پر کچھ رینگتا محسوس کیا تھا جس سے وہ تھوڑا۔

ساکسمائی تھی پھر وہ جو بھی چیز تھی رک گئی تھی۔ جیسے جیسے ہوش بیدار ہو رہے تھے اسکی آنکھوں میں طیش آرہا تھا

۔ سرخیاں غصے گالوں پر آچکیں تھیں۔

"تمہیں پتہ ہے؟ یہ کس کی حرکت ہے؟؟.. کچھ یاد ہے کون آیا تھا؟" دانیل نے اس کے عکس کو دیکھ کر پوچھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"فلک تمہارے اس چیلنج کو دل سے قبول کرتی ہے۔۔۔۔ تمہیں مزاح چکھا کر رہوں گی۔۔۔ گیم یے۔۔ ایسا ہے تو پھر ایسا ہی سہی" وہ دانتوں کو پیستی خود سے بولی اور سے کی نوٹ کو ہاتھ میں بری طرح دبایا۔ ایسے جیسے نوٹ نہیں لکھنے والے کا منہ ہو

"ہے کون۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو؟" وہ پریشانی سے بولی۔

"کوئی نہیں" وہ سپاٹ لہجے میں کہتی واشروم کی طرف بڑھ گئی

"دانی۔۔۔ چلو گھریا۔۔۔ میں مزید کوئی اور پنگا فورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔ اس کے ارادے خطرناک لگ رہے ہیں" وہ رونے والے انداز میں بولی۔

"آئی تھنک۔۔۔ ہمیں سچ میں گھر چلے جانا چاہیے" دانی کو اب حقیقت میں فکر لگ گئی تھی۔ فلک کا ابھروسہ نہیں تھا کہ کچھ بھی کر دے۔ اتنا ہو رراتنا پر تجسس ٹرپ اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا فلک کے ساتھ وہ دیکھ رہی تھی ان 5 دنوں میں لگ پتے گئے تھے۔

"یہ تمہاری کال ہے؟؟" انعم نے موبائیل کی رنگ سنی تو دانی نے سے کہا۔ دانی موبائل کی طرف بڑھی جہاں *وجہی کالنگ "جگمگا رہا تھا۔ ایک سیکنڈ میں ساری سوچیں فکریں اڑن چھو ہوئی اور مسکان لبوں پر آگئی۔

انعم نے منہ بنا لیا کہ فلک تو گی واشروم جو ہے ہی الٹی کھوپڑی کی اور یہ صاحبہ اپنی دھن میں لگ گئی ہے اب کو اسے ڈر کو ختم کرے وہ منہ بناتی کمرے سے ہی نکل گئی۔

"اسلام علیکم" تھوڑا موڈ بنا کر کہا کہ 5 دہو گئے کوئی کال کوئی میسج نہیں۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"واعلیکم اسلام۔۔۔۔ کہاں ہو؟" آگے سے سپاٹ سپلائے آیا۔

دائین کی مسکان معدوم ہوئی۔

"ک۔۔۔ کیا۔۔۔ کہیں۔۔۔ ب۔۔۔ بھی نہیں" اسکے زرا سے رعب پر ساری اکڑ نکل جاتی تھی اور ابھی ایسا ہی ہوا۔

"تو زرا چائے تو لاؤ کمرے میں" ہنوز وہی ٹون۔

"میں؟؟؟" دائین کو حیرت ہوئی کہ کیا اس کو ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ میں کہاں ہوں۔

"کیوں۔۔۔ تمہیں کیا ہے؟" آگے سے مصروف سی سپاٹ آواز آئی یقیناً وہ اپنی ناراضگی ظاہر کر رہا تھا۔

"کسی اور سے کہہ دیں" دائین کا منہ اتر چکا تھا وہ روکھے انداز میں بولی اور چل کر ٹیرس پر آگئی۔

"تم کیوں نہیں۔۔۔۔ اور انکار کس خوشی میں کیا جا رہا ہے؟" آگے سے زرا رعب سے بات ہوئی

"ہاں تو کون سا فرق پڑتا۔۔۔۔۔ جہاں ان 5 دن 4 گھنٹوں 30 منٹس اور 6 سیکنڈز میں آپ نے سیر ہو کر چائے ہی ہیں

۔۔۔۔۔ ویسے ہی اب پی لیں" وہ اسے اچھا خاصہ اسکی غلطی جتاتے بولی۔

اور ہاں وجہی کا دل کیا کہ قہقہہ لگائے مگر نہیں اسے تنگ کرنے میں جتنی لزت تھی شاید کسی میں ہوگی

"ایسی بات ہے؟۔۔۔ تو بتاؤ کہاں ہو۔۔۔ روم میں۔۔۔ میں وہاں آجاتا ہوں پھر اپنے طریقے سے چائے لوں گا" وہ

زرا شوخ مگر سرد لہجے میں بولا۔ آنکھیں اسکا سرخ چہرہ تصور کرتے مسکرا رہی تھیں۔

"نہیں۔۔۔ روم میں نہیں۔۔۔ میں تو ہنزا ہوں نا۔۔۔۔۔ فلک کے ساتھ۔۔۔۔۔ اب یہ مت کہیے گا ماما یا تائی جان نے

نہیں بتایا" وہ منہ بناتی روٹھے انداز سے بولی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ہمممممم۔۔۔۔۔ میرا خیال نہیں آیا؟" خمار آلود آواز سپیکر پر ابھر بیجو دانیں کے دل کو دھڑکاتی گال لال کندھاری کر چکی تھ۔

"آپ کے اس سوال کا مطلب "میٹھے دھیمے لہجے میں کہا
"پیار" ایک لفظ پر وہ دور بیٹھی اسکی نظریں خود پر محسوس کر سکتی تھی۔ جتنا رعب ڈالتا تھا اس سے کئی گنا عشق کرتا تھا
شدت پسند تھا۔ پاگل تھا اسکے لیے۔

"دانیں" وہ میٹھے سے لہجے میں بولا۔ ایک سیکنڈ لگا تھا محبت کا رعب پر غلبہ آنے کو۔
"ج۔۔۔۔۔ جی" وہ دل کی تیزیاں سنبھالتی بولی۔

"تمہیں میرا خیال کیوں نہیں آیا کہ۔۔۔۔۔ کوئی ایک عام سا شخص جب گھر آتا ہے۔۔۔ تو اپنی زدگی کی اک جھلک
کیلئے، اسکی ہاتھ کی گرم گرم چائے کیلئے، اسکی مسکان کیلئے تڑپ رہا ہوتا ہے ! " وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگاتا
آنکھیں موندتے بولا وہ کافی کمی محسوس کر رہا تھا اسکا سرد کھر رہا تھا اور اگر پاس ہوتی تو سرد بات اپنی فکر سے اسکے درد
چن لیتی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" اسکی آواز سے وہ چونکی
"کیوں تمہیں کیا لگا؟" وہ مسکرا دیا کہ میری آواز پر بھی جاگی حالت ایسے ہی وجاہت سلطان اس پر فدا نہیں۔
"آریو اوکے وجہی۔۔۔۔۔ سرد درد ہو رہا ہے؟ یا بخار تو نہیں۔۔۔ ابھی بتائیں سچ سچ" وہ فکر سے بولی اسکی آواز ویسی چہک
والی نہیں تھی اسکے بس میں ہوتا تو فون کو گولی مارتی اور اڑ کر پہنچ جاتی

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"ہم۔۔ بس سر میں درد ہے" وہ مسکرا کر بولا

"ٹیبٹ لین؟؟؟ ماما سے کہیں آپکو اچھی سی چائے بنا کر دیں یا تائی جان سے کہیں کہ سرد بادیں" وہ فکر سے ادھر ادھر ٹہلنے لگ گئی۔

"لسن جاناں" وہ اسکی باتوں پر ہنس کر بولا

"جی" وہ دھیرے سے بولی

"آئی لو یو۔۔۔ سنگ سم لیر کس فارمی" وہ مٹھاس سے بھرے لہجے میں بولا۔

"آپ۔۔" ابھی اتنا ہی بولی تھی کہ آگے سے شششش کی آواز پر رک گئی۔

"سے سم ورڈز فارمی۔۔۔ یو آرمائی ڈاکٹر۔۔۔ اینڈ آئی نیڈ یو بیڈلی ڈیم ! " اسکی شدت صاف تھی۔

♥ _ آنکھوں کو تیری عادت ہے۔۔۔

♥ تو دکھے ناتوا نہیں شکایت ہے۔۔۔

♥ بن چھوئے چھو لیے ہیں۔۔۔

♥ تو نے مجھکو دیے ہیں۔۔۔

♥ پیار کے یہ ترانے جانیاں۔۔۔

♥ یہ جواب ہو رہا ہے۔۔۔

♥ عجب ہو رہا ہے۔۔۔

Page 113 of 655

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

کیا یہی پیار کا ہے احساس۔۔۔

سو آسمانوں کو۔۔۔

اور دو جہانوں کو۔۔۔

چھوڑ کر اے تیرے پاس۔۔۔

وہ گانے گاتی نہیں تھی مگر اشعار کی طرح کہتی تھی۔

شعر کہنے کا ایکسینٹ بہت اچھا تھا۔ خداداد صلاحیت تھی۔ اسنے یہ خوبی اپنی مام سے لی تھی۔

وہ دھیرے سے مسکرا دی کیونکہ مقابل شخص شاید اسکی آواز سے سو گیا تھا۔

چاہت کے رکھوالے، وفاؤں کے امانتی ایسے ہی ایک دوسرے کا سکون ہوتے ہیں اور اگر یہ راہی محرم ہوں تو عشق

جائز ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔



"تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ جانتی ہونا سرنے صبح بتایا تھا دوپہر کے 3 بجے کیلاش وادی کیلیے نکلنا ہے؟ یہ لاسٹ ٹور ہے؟ تم نے پہلے بھی کسی ٹور کو دھیان نہیں دیا بس لڑنے کے چکروں میں رہی ہو اب پھر کہیں جانے کے ارادے ہیں ! "دانیل اس کو سنیکرز کے تسمے بند کرتے دیکھ کر بولی جارہی تھی۔ مگر مجال ہے فلک نے اسکی بات کانوٹس لیا ہو۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"کم آن فلک۔۔۔۔ کہاں کی تیاریاں ہیں؟" اس بار انعم نے بھی کہہ دیا اب۔

"ریلیکس ڈیر۔۔۔ بس یہاں جنگلوں میں جنگالا لاہو کرنے جا رہی میں" وہ زرا سانسہستی بولی۔ اور موبائیل اٹھاتی باہر کی طرف بڑھی۔

تم پاگل یو؟؟ ہم نے دوپہر میں نکلنا ہے۔۔۔ اور تم کدھر جا رہی ہو۔۔۔ باہر اکیلے جاؤ۔۔۔ پھر کسی کو انفارم کرو تم "دائین نے پریشانی سے کہا۔ مگر جانتی تھی کہ سنے گی تو وہ کسی کی نہیں۔

"آ جاؤں گئی۔ ابھی ہیں گھنٹے" وہ لاپرواہ سی کمرے سے باہر چلی گئی۔ کافی دنوں سے اس ڈمپل بوائے نے تنگ کیا ہوا تھا اب وہ کسی اڈو پنجر کے موڈ میں تھی یا کم سے کم کسی اڈو پنجر جس جگہ کی تصویریں لینے کا دل کر رہا تھا۔

وہ اپنی ازل کی مغرور چال سے چل رہی تھی۔ ہائی ٹیل کی تھی لیکن پھر بھی بال ناگن کی طرح کمر پر بکھرے تھے اور اسکی کمر کے ہر ہلکورے پر ناگن کی طرح زگ زیگ ہوتے ایک عجیب ہی سحر پیدا کر رہے تھے۔

ہو نوٹوں پر سیٹی بجاتی وہ سپاٹ تاثرات سے چل رہی تھی۔ ایک ہاتھ میں کیمرہ تھا۔

جیسے ہی کوریڈور مڑی تو آگے کسی سخت بندے سے ٹکراؤ ہوا۔ وہ گرجاتی اگر وہ اسے تھام نالیتا۔

وہ تو آنکھیں بند کر چکی تھی کہ ابھی گری مگر وہ تو ہوا میں ہی جھول گئی تھی۔ اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تو سامنے

جسے پایا اسکی آنکھیں کھل گئیں ہر بار کی طرح وہ اسے نظر بھر کر دیکھنے لگی۔ دل مگر اس بار اپنی لے میں ہی تھا۔ اسے

محسوس نہیں ہوا کہ اب وہ مراقبہ آفندی کیلئے تیز دوڑے۔ شاید دل بھی جان گیا تھا کہ فلک کے سینے میں بستے یوے

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

کس کی قربت میں سپیڈ پکڑنی تھی۔ اور وہ کم سے کم مراق آفندی سے بیزار سا ہو گیا تھا تبھی اسے اسکی قربت پر کوئی اثر ناہوا۔

وہ تو اپنے دھیان اپنے روم کی طرف بڑھ رہا تھا مگر سامنے آفت سے ٹکڑاؤ پر وہ نا سمجھی سے اسے سنبھال کر دیکھ رہا تھا م یہ بالکل غیر متوقع تھا۔

خود کو ایسے ٹکٹی باندھ کر دیکھتی سامنے آفت کو دیکھا تو ماتھے پر بل آگئے کیونکہ اسی نے اسکی میراں پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ غصے سے ہاتھ کھول دیے۔

وہ گرجاتی اسکی اچانک ہاتھ کھولنے پر کیونکہ وہ اسکے رحم و کرم پر ہوا میں جھول رہی تھی۔

مگر اسنے جیسے ہی ہاتھ کھولے فلک کی حسیں بیدار نہیں اور اس نے فوراً گلابازی کی صورت میں فلیپ مارا اور سیدھی کھڑی ہو گئی۔ مراق کو اس بار کوئی حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ وہ پہلے بھی اسے ایسے کرتا دیکھ چکا تھا۔

"آریو کریزی۔۔۔ میں گرجاتی تو؟" فلک نے غصے سے اسے کہا۔

"ہو کیرز ! " وہ کندھے اچکا تالا پر واہی سے بولا۔

"یو۔۔ مائینڈ یو میسرز" اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا مراق کا ایسا لا پرواہ انداز۔

"تمہارے لیے؟؟؟؟؟ سیریل سی؟؟؟؟؟ شکل دیکھی اہنی؟؟؟" مراق نے صاف ستھرا مزاق اڑایا۔۔۔

مراق کو تو اسکی بات پتہ نہی سی آگئی کہ سامنے کون اسے میسرز کا کہہ رہی تھی جو خود میسرز لس تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"مراق آفندی۔۔۔ تم مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتے۔۔۔ سمجھے" اسے شدید غصہ آ رہا تھا۔ وہ تو اتنی حسین تھی۔ جہاں سے گزرتی تھی نظریں ہٹتی نہیں تھیں۔ لوگوں کو اسکی آواز اسکی ادا اسکی لطفِ نظر کی طلب رہتی تھی۔ اور وہ سامنے کھڑا شخص زیادہ ہی تیور دکھا رہا تھا۔

"کیوں؟؟؟ مے کون ہوئی؟؟؟ پر ائم منسٹر کی بیٹی یا کسی بادشاہ کی بیٹی !؟؟۔۔۔ بٹ یاد رکھو۔۔۔ تم چاہے کسی پر ائم منسٹر یا بادشاہ کی بھی بیٹی ہوئی نا تو مراق آفندی تمہیں دیکھنا گنوار انا کرے۔۔۔ اچھے سے بات تو دور کی بات ہے" وہ اسکا اچھا خاصہ مزاق اڑاتا سائیڈ سے نکلا۔

"ہاؤڈیر یو۔۔۔" وہ غصے سے اسکے کالر پکڑتی اسے دیوار سے پن کرتی بولی۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ ایک منٹ میں اتنی تزلزل۔ اسکے ہمیشہ غصے سے ہونٹ کانپنے لگ جاتے تھے

"بی ان یور۔۔۔ لمٹس۔۔۔ آئی ام۔۔۔ فلک۔۔۔ فلک المیر سلطان۔۔۔۔۔ گاٹ

اٹ۔۔۔ تمہاری اکڑ ایک سیکنڈ میں ٹھیک کر دوں۔۔۔۔۔ ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ سے ایسے فضول لہجے میں بات کرنے کی۔۔۔" وہ غصے سے اس پر گرج رہی تھی۔ کالر ابھی بھی اسکے ہاتھوں میں تھی۔

"بیان۔۔۔ یور لمٹس۔۔۔۔۔ چٹاخ" ایک نسوانی تیز آواز نے اسے پیچھے کھینچ کر زوردار تھپڑ مارا کہ فلک لڑکھڑا کر زمین پر گری۔ اس نے پلٹ کر غصے سے دیکھا جہاں میراں اپنی آنکھوں میں قتل کر جانے کی حد تک غصے سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تم۔۔۔۔۔ تم سب کو۔۔۔ یہ حرکتیں بھاری پڑیں گی۔۔۔ آئی ٹولڈ یو۔۔۔۔۔ فلک چھوڑے گی نہیں تمہیں" وہ اٹھتی آنکھوں بے بہا تپش لیے بولی۔ اسکی گال پر پڑا تھپڑ بہت زور کا تھا جس کا اندازا اسے منہ میں گھلتے خون کے زلیقے سے ہو گئی تھی۔ ضبطِ درد سے اسکی آنکھیں دھندلا رہی تھیں۔

"میراں۔۔۔۔۔ سے سوری" ایک بھاری آواز قریب سے آئی۔ تینوں نے دائیں طرف پلٹ کر دیکھا جہاں عرش پاکٹس میں ہاتھ ڈالے سپاٹ چہرے سے کھڑا میراں کو دیکھ رہا تھا۔
"بھائی۔۔۔ آپ جان۔۔۔"

"سے۔۔۔ سوری۔۔۔ تمہاری غلطی ہے" عرش نے دوبارہ تحمل سے سرد آواز میں کہا۔
مراق اس صورتحال میں کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔ اسکا ارادہ اتنا پرسنلی نہیں ہونے کا تھا وہ تو اپنا غصہ دکھا رہا تھا کہ اس نے میراں کو تھپڑ مار کر اچھا نہیں کیا حالانکہ وہ جان گیا تھا کہ عرش بدلہ لے چکا تھا۔
میراں نے گہرا سانس بھرا اور اسے دیکھا جو آنکھوں میں غصہ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔
"سوری۔۔۔ مجھے برداشت نہیں ہوا کہ تم نے مراق کے کارلز پکڑے ہیں۔۔۔ مائی مسٹیک۔۔۔۔۔ تم مجھے تھپڑ ریٹن میں مار سکتی ہو" وہ نرم انداز سے کہتی سر جھکا گئی۔

فلک نے بے یقینی سے اسے دیکھا اتنی آسانی سے کیسے معافی مانگ رہی تھی؟ امپا سبل ! صرف اس لڑکے جسے وہ بھائی کہہ رہی تھی اسکی ایک بات پر معافی مانگ لی اور اس ڈمپل بوائے نے کیوں میرے حق میں اسے جھکا دیا۔
وہ حیرت سے میراں کو دیکھنے لگی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"معافی کی بات تھیسو تم نے مانگ لی۔۔۔ مگر میری بہن کو کوئی ہاتھ لگائے اسکی اجازت نہیں دی میں نے آج تک کسی کو" وہ میراں کے پاس آتا میراں کو دیکھتے بولا۔ فلک کو ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا۔ مگر سنایا اسے تھا۔ میراں نے ڈبڈبائی نظروں سے بھائی کو دیکھا اور آنسوؤں کا گولہ جو گلے میں ابھر کر معدوم ہوا تھا خود کو کمپوز کرتی دوسری طرف پلٹ گئی۔

"مراق۔۔۔۔" عرش نے مراق کو دیکھا تو وہ سر ہلاتا میراں کے پیچھے چل دیا۔
"تم سے اگر معافی مانگی یہ تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم ٹھیک تھی۔۔۔۔۔ معافی اس کیے مانگی کہ تمہاری غلطی کا ایسے جواب دینا غلط تھا۔۔۔۔۔ اور (فلک کی طرف رخ کیا 2 انچ کے فاصلے پر رک)۔۔۔۔۔ ہم خاندانوں کو اپنی غلطیاں قبول کر کے سدھارنے کی ہمت ہے۔۔۔۔۔ جو تم سلطان زادوں میں نہیں" وہ اس پر سرد نظریں ڈالتا آگے بڑھا۔ پیچھے وہ فلک جس کی سانس رک گئی تھی اسکی زرا سی قربت پر اور دل کی رفتار بری طرح اسکے کلون کی خوشبو سے بھاگنے لگا تھا۔ ہاتھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی درد سا محسوس ہونے لگا تھا۔ آواز کہیں گم ہو گئی تھی۔ دل کی اس بار کافی مختلف تھی۔ اسے غصہ نہیں آ رہا تھا۔ عجیب حالت تھی

وہ جیسے ہی دور ہوا تو وہ سکات کھڑی تھی زرا سی گردن موڑ کر اسکی پشت کو دیکھا۔ نظریں عجیب طرح سے اسکی ہشت پر الجھ رہی تھیں کہ کاش وہ پلٹے ایسے ہی دل کہہ رہا تھا کہ وہ اسے پلٹ کر مسکرا کر دیکھے اور اسکے ڈمپلز پورے حق سے وہ دیکھے۔ اسے وہ لمحے محسوس ہو رہے تھے جب رات کو وہ اسکے کمرے میں آیا تھا چاہے اسے علم نا ہوا تھا مگر اسکے لمس

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

کو وہ ماتھے پر محسوس کر رہی تھی اسے تو صبح اٹھ کر خود سے اسکی کلون کی دھیمی سی خوشبو بھی آئی تھی جسے وہ نوٹس نہیں لینا چاہتی تھی۔

وہ ساکت دھک دھک دل سے اسکی پشت دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں گال پر لگے تھپڑ کے درد سے ابھی بھی پانی ٹھہراتھا۔

وہ رکاوٹ فلک کا دل بھی رک گیا۔ اسے لگا جیسے وہ کوئی ہوائی مخلوق ہے جس نے فلک کے دل کی دہائی سنی تھی کہ ایک لمحے کو پلٹے۔ اسکی سانس بھی مدہم سا ہو گیا۔

وہ پلٹا فلک نے فوراً اسے چہرہ سامنے کیا۔ وہ جو اکڑ کو نفیڈنس فلک المیر میں تھا وہ تو کہیں سو گیا تھا شاید۔ وہ جو سلطانزادی تھی اس وقت ایک عام سی لڑکی کی طرح اپنی حالت سے بے خبر تھی۔

اسکی دھڑکن تیز سے تیز تر ہو رہی تھی جیسے جیسے اسکے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ سامنے آکر رکا۔ اسکی کلون کی خوشبو اسکی سانس سے اندر گئیں تو وہ آنکھیں بند کر گئی۔ یہ سب بے اختیاری تھا۔

"سوری فار ڈیٹ پین" وہ مدہم سا کہتا اسکی گال پر لب رکھ گیا۔ جہاں سامنے فلک کی سانس رک گئی اور وہ ساکت کھری تھی۔ اس لڑکے کی جرأت پر نا حیرت ہو رہی تھی نا غصہ آ رہا تھا وہ بالکل یکسر حالت میں اسکے لبوں کی زماہٹ کو گال ہر محسوس کر رہی تھی۔ ایسی زماہٹ جو گال کو چھو کر اس درد کو اپنے لبوں سے چن رہا ہو۔ وہ زور سے آنکھیں بند کر گئی کہ پانی کی ایک لڑی بھی جسے تھوڑی کے قریب آنے سے پہلے ہی عرش نے اپنی انگلی کے پور پر چنا۔

"اتنے بے مول ہیں کیا یہ؟؟؟" وہ سوال کر گیا جس پر وہ دھیرے سے اسے آنکھیں اٹھا کر دیکھنے لگی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"دوبارہ ناہیں۔۔۔۔۔ تمہیں میری قسم" وہ ایک انچ کے فاصلے پر رکتا اسکی آنکھوں میں ہماری سے بولا۔
وہ یقیناً کوئی جادو گر تھا جو آنکھوں اور آواز سے جادو کرتا تھا اور اب ایسا کیا تھا کہ وہ اسکے الفاظ میں خود کو الجھا پا کر
آنکھیں فوراً جھکا گئی اسکی ہمت ہی کہاں ہوتی تھی عرش کی آنکھوں میں دیکھنے کی۔
وہ دھیرے سے مسکرایا اسکی ادھر۔ وہ عام نہیں تھی۔ اگر عام ہوتی تو عرش خانادہ ک دل اسکی چاہ کیلئے دھڑکتا
نا۔ اسنے غصے میں ہاتھ پر تکلیف دی تھی اور خود اسکی تکلیف کو محسوس کرتا رہا جب تک خود جا کر اسکی انگلیوں کا بوسہ نا
لیا۔ اور اس حالت پر وہ سمجھ بھی گیا تھا اور مان بھی گیا تھا کہ عرش خانزادہ کو اس نا سمجھ بیوقوف مغرور لڑکی یعنی
سلطانزادی سے محبت ہو گئی تھی۔ اور جب وہ اسکے قریب ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ دل ایسے ہی نہیں دھڑک جاتے۔ یقیناً
وہ کردار کی کھڑی تھی تبھی اسکی خاص کی قربت پر دل دھڑک اٹھا۔ وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جھکنے والوں میں
سے نہیں تھی۔ ان چند ملاقاتوں میں وہ اسے پرکھ گیا تھا۔ اور فیصلہ کر گیا تھا کہ اس غرور حسینہ کو قید کرنا ہے اپنی
چاہیت کے نور میں مگر اب جو سامنے کھڑی اسکی حالت پر اسے یقین ہو گیا کہ۔ "عرش حماد، تمہیں کچھ کرنے کی
ضرورت نہیں، خدا نے خودی اسکے دل کے تاثر سے جوڑ دیے ہیں" وہ خودی سے سوچتا مسکرا دیا۔ گیرے ڈمپلز
نے باہر جھانکا۔

اسے محسوس ہوا جیسے وہ مسکرایا ہے اسنے پٹ سے آنکھیں اسکی گالوں کو دیکھا جہاں اسکی من پسند چیز بڑے دھڑلے
سے باہر جھانک رہی تھی۔ وہ حیرت سے اتنے گہرے گڑوں کو دیکھ رہی تھی جو اس لڑکے سے عشق کرنے کو کہہ
رہے تھے، محبت سے بھی اگلا قدم۔ وہ بے خود سی ہوتی اسکے گالوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

"ابھی۔۔۔ حق نہیں" وہ دور ہوتا لٹے قدم لیتا پلٹنے لگا اور پلٹ کر مڑ گیا۔

اسکا ہوا میں ہاتھ ساکت ہوا اور دور ہونے پر گہرے سانس نے باہر نکل کر ہوا میں اچھلتے عرش کو دیکھا۔
وہ اسے اپنے حصار کی قید میں جکڑ گیا تھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ابھی کیا ہوا۔ اسکی نفس اب ہوش میں آیا۔
اسے بیت حیرت ہوئی کہ اسے غصہ کیوں نہیں آیا؟ وہ غصے والی شکل بنا کر اس طرف کو دیکھنے لگی جہاں سے گیا تھا مگر
اسے غصہ آیا ہی نہیں۔

"نو۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔۔فلک۔یوکانٹ۔۔۔۔۔غصہ آنا چاہیے۔۔۔۔۔اسکی بہن نے تھپہر۔۔۔۔۔مارا۔۔۔۔۔غصہ کرو۔۔۔۔۔نفرت کرو۔۔۔۔۔انتقام کا کوئی تو پلن بناؤ۔۔۔۔۔بی سیریس "وہ خود سے الجھ گئی تھی مگر اسے غصہ نا آنا اسکے پاس آنے ہر نا اسکے چھونے ہر۔

"اس نے۔ تو مجھے۔" اس نے بے یقینی سے گال پر اسکا لمس محسوس کیا اپنا ہاتھ بڑھا کر گال ہر رکھنے لگی کہ دل نے ایک دم دہائی مچادی کہ گال پر ابھی تمہارا کچھ نہیں صرف اسکا لمس ہے۔۔ یعنی اگر وہ چھو لے گی تو اسکا مطلب یہ کہ گال نہیں اسکے ہونٹوں کو چھوا ہے۔۔ وہ عجیب کشمکش میں پڑ گئی۔ وہ خود کی حالت کونا سمجھی نفی میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف دوڑی جتنا تیزی سے وہ دوڑ سکتی تھی کئی دفعہ اسکا پاؤں پھسلا کیونکہ فرش پر فرکشن کم تھی مگر وہ گری نہیں۔

آندھی طوفان کی طرح کمرہ کھول کر اندر بڑھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اللہ۔۔ کیا ہوا؟" دانیل اور انعم جو کوئی کلپ دیکھ رہے تھے فون ہر ڈر کر اچھلے اور اسے واشر روم کی طرف بھاگتے دیکھا تو فکر میں اسکی طرف بڑھیں مگر وہ دروازہ بند کر چکی تھی۔

دروازہ بند کرتے وہ واش بیسن پر جھکی زور زور سے پانی کے چھٹے ماری۔ پاس صرف ہینڈ واشر رکھا تھا بنا پرواہ کیے وہی اٹھا کر گال پر لگایا اور اچھے سے ملنے لگی۔ جیسے اسکے لمس کو دور کرنا چاہ رہی ہو۔ پانی سے صاف کیا مگر ابھی جیسے دل دھک دھک کرتا ہنستا نفی میں سر ہلا رہا تھا کہ کر لو جو مرضی نہیں اترنا۔۔۔۔۔

وہ 43 دفعہ منہ دھویا مگر نا کوئی فرق نہ ہڑا۔ وہ گہرے سانس بھرتی دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔ باہر مسلسل دستک ہو رہی تھی مگر وہ اپنے حواس میں ہوتی تو سمجھتی یہ بالکل نیا تھا بالکل نیا تجربہ۔۔۔۔۔

"فلک۔۔۔ اوپن دا ڈور" دانیل کی اس بار زرا آواز اسکے کانوں میں پڑی تو ہوش میں آئید و بار اٹھ کر شیشے میں خود لکھ دیکھا۔

"تم۔۔۔ مجھے ہرا۔۔ نہیں سکتے۔۔ ڈمپل بوائے" وہ ماننے کو تیار نہیں تھی کہ اس ڈمپل بوائے کیلئے فلک المیر سلطان کا دل دھڑکا ! ہو ہی نہیں سکتا !

وہ خود کو کمپوز کرتی باہر آئی جہاں دونوں فکر سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"آئی ام وکے واشر روم جانے پر کوئی ایسے دیکھتا ہے؟؟" وہ دونوں کو نارمل انداز دیتی بیڈ کی طرف بڑھی۔
"ایسے بھاگ کر؟؟؟ کون واشر روم جاتا ہے؟؟؟" دانیل کو کچھ تو کھٹک رہا تھا مگر وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"زر ایک کافی تو آرڈر کرنا" وہ پانی کے گٹاگٹ گلاس پیتی بولی۔ انعم نے تو اسکی سر پھری سمجھ کر اپنے موبائیل کی طرف دھیان کیا مگر دانیں کی آنکھیں اس ہر ٹخنیں تھیں۔

"جاؤ" فلک نے اس گھوری پر بولا تو وہ سر ہلاتی ہوئی ارڈر کیلئے کال ملانے لگی۔

اور فلک کا دماغ دوبارہ اپنی اس انجانی حالت پر اٹک گیا تھا۔

❀ محبت ہو رہی ہے تازہ دم آہستہ آہستہ ❀

❀ بڑھائیں آپ بھی ایک قدم آہستہ آہستہ ❀

❀ تھکے پاؤں بھی ہم تیرے شہستان کے مسافر ہیں ❀

❀ پہنچ ہی جائیں گے ہم منزل پر آہستہ آہستہ ❀

❀ تیرا ملنا تو کیا پیغام نے ہی کر دیا ثابت ❀

❀ خوشی آئے تو مٹ جاتے ہیں سارے غم آہستہ آہستہ ❀

❀ خود ہم نے انہیں اپنے کعبہ دل میں بسایا تھا ❀

❀ اب اس کعبے سے نکلے گئیں صنم آہستہ آہستہ ❀

❀ ابھی تو وہ ہمارے شہر دل کے خاص مہماں ہیں ❀

❀ کھلے گا حسن والوں کا بھرم آہستہ آہستہ ❀

❀ بہت کم آس رکھنی چاہیے شادابی دل کی ❀

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

برستا ہے یہاں ابر کرم آہستہ آہستہ

قتل انجام ہوتا کاش اپنا عاشقوں جیسا

کہ دم دیتے کسی زانوں پہ ہم آہستہ آہستہ



زندگی

کچھ تو بتا۔۔۔۔۔ زندگی۔۔۔۔۔

اپنا پتا۔۔۔۔۔ زندگی۔۔۔۔۔

وہ اس وقت پورے انداز سے گنگنا تے آملیٹ فرائی کر رہے تھے ساتھ میں جھوم بھی رہے تھے۔

“جاؤ دیکھو جا کر کچن اپنی جگہ مجھے نظر نہیں آنے والا” عاصمہ بیگم نے صدمے سے کہا جس پر ہو بھر پور قہقہہ لگاتی کچن کی طرف بڑھیں

“اومائی گاڈ۔۔۔۔۔ یہ کیا ہے۔ میں کہاں یوں؟؟” وہ کچن میں آئی تو کچن کی حالت دیکھ کر انکی خود کی ہ سی گم ہوتی

حیرانی اور بے یقینی نے لے لی۔ وہ بے یقینی سے ان تک آئی۔

“دی عبیر سلطان کچن” وہ سر کو جھکا کر ایسے بولے جیسے بہت عظیم کام کر رہے ہوں۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”عبیر۔۔۔۔ صرف آملٹ کی خاطر سارا کچن بکھیر دیا ہے۔۔۔ یہ صاف کون کرے گا؟“ وہ کمر پر ہاتھ رکھتی پریشانی سے بولیں کیونکہ شلف جو سپیشل ماربل کی بنوائی تھی وہ برتنوں کے زیر اثر چھپی تھی۔ کیبنٹس سے برتن نکلے ہوئے تھے یقیناً فرائی پین دھونڈنے میں یہ سب یوا۔ انہیں اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔

”میری جانم۔۔۔ چائے دے جانا“ وہ انکی طرف بے فکری سے بڑھتے گال پر چھوٹی سی شرارت کی اور کچن سے بڑھ گئے اور وہ پریشانی سے انکا نیا آرڈر سننے لگی۔ انہیں شدت سے رونا آ رہا تھا۔ جب بھی گھر ہوتے کچن کی یہ حالت رہتی تھی کیونکہ مابدولت کچن گندھا کرنے مطلب کچھ ناکچھ بنانے کا ایک دم جوش اٹھتا تھا۔ وہ سر ہلاتی ہولتے دل سے سارے کچن کو دیکھنے لگی

”عاصی بھا بھی۔۔۔ آپکی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا“ کچن سے سر نکال کر آواز لگائی۔ اور وہ آواز پر نفی میں سر ہلاتی کچن کی طرف بڑھی۔

”کہا تھا نا سنبھالو“ وہ اندر آتے ہی دبے غصے سے بولیں

”آپ کچھ سنبھالے۔ میں چائے بنا دوں“ وہ سر نفی میں ہلاتی چائے بنانے کی طرف بڑھی۔

”کیا یہ اپنے گھر کو بھی ایسے صاف رکھتی تھی؟ یا اسے آسمان پر بٹھا دیا جاتا تھا؟“ عاصمہ سلطان نے تاسف سے سوچا کیونکہ یہ ہمیشہ کچن کے بکھرنے پر بوکھلا جاتی تھیں۔ کچھ زیادہ ہی صفائی پسند تھی عبیر سلطان کی زوجہ محترمہ

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

عاصمہ چپکے سے سمیٹ لگی کیونکہ انہیں اجازت نہیں تھی زراسا ڈانٹ کر کچھ کہنے کی کیونکہ المیر سلطان نے عبیر کی شادی ہر صاف سمجھا دیا تھا کہ زور زبردستی نہیں ڈانٹ شانت نہیں۔۔۔۔۔ بس سمجھو یہ تمہارا گھر ہے جسے سنبھالنا ہے بس عبیر کی دلہن پر سارا کام مت ڈالنا۔ اور میں تم سے وفا لینے کا عادی ہوں۔

اور ہر بار کی طرح وہ وفاداری سامنے رکھتے اپنے شوہر کی محبت سامنے رکھتے خودی سب سنبھال لیتی۔ ہاں وہ ساتھ دیتی تھی مگر زیادہ مگر عاصمہ سلطان کی ٹوٹی تھی۔

”میں جیسے دے آئی“ وہ کہتی کشن سے باہر چلی گئیں مگر عاصمہ سلطان نے اسے جواب نادیا اور صرف 20 منٹس میں شلف کی ٹس اپنی حالت میں آگئے تھے باقی کا کام اسکا تھا۔ وہ جگہ اچھے سے صاف کرے گیا۔ وہ سوچ کر ہاتھ صاف کرتی کچن سے چلی گئیں۔

”چائے جناب“ وہ چائے انکے ہاس ٹیبل پر رکھتے بولی

”ہم“ زراسا ہنکارا بھرا اور دوبارہ لیپٹاپ میں مگن ہو گئے۔

”عبیر۔۔۔۔۔ مجھے ٹائم نہیں دیتے یوزر ابھی“ وہ منہ بناتی روٹھی سی بیڈ پر بیٹھی۔ وہ اسکی بات پر مسکراتے اسکو دیکھنے لگے بنا آنکھیں جھپکائے۔

انکی مسلسل نظر پر اسکی ہنسی ک ٹرول کرنا مشکل ہو گئی کہ قہقہہ لگ ہی گیا۔

”بس۔۔۔۔۔ ہو گئی ختم ناڑا ضلکی۔۔۔۔۔“ وہ لیپٹاپ پر کیز چلاتے اسے بھی دیکھتے بولے

بِسْمِ بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

“ایسے ہی دیکھتے رہیں پھر صحیح ہے۔۔۔ ویسے بھی کونسا بچے گھر ہیں ” وہ عبیر کا ڈانٹا لگ بول گئی جو اکثر وہ انہیں

چھیڑنے ہر بولتے تھے۔

انکا جاندار قہقہہ لگا۔

وہ اٹھے 2 راہ کی طرف بڑھے دھیرے سے انکے ہونٹوں کو اپنی چاہت کی گرفت میں لیا اور مسکرا کر ماتھا چوما جس سے

وہ سرخ سی نظریں جھکا گئی۔

”کوئی شکایت؟“ وہ اب دوبارہ بولے

ہ ہسن کر سرفی میں ہلاگی۔ وہ ہنس کر دو بارہ اپنے کام میں لگ گئے۔

“اگر تم ہوتے تو شاید تم مجھے چھونے سے رکتے نا” دماغ میں سایا سا لہرایا تو ایک دم وہ ہوش میں آ گئیں اور اپنے شوہر

کو دیکھا جو مصروف تھے کام میں وہ سر جھٹکتی نیچے چلی گئیں۔ اسے ایسی سوچیں نہیں پالنی تھیں۔



"میرا لسن۔۔۔ یار سنو" وہ جانتا تھا کہ وہ رور ہی ہوگی تبھی دروازہ بجا رہا تھا جو وہ کھول نہیں رہی تھی

“میری قسم کھو لو یا ر” وہ کب سے ٹرائے کر رہا تھا آخر کو اپنی قسم دی کہ اب تو ضرور کھولے گی اسے کسی بھی طرح

میراں تک پہنچنا تھا وہ چھوڑ جانے والوں میں سے نہیں تھا۔

اسکی قسم کافی اہم تھی تبھی دروازہ کھولا اور خود بیڈ کی طرف منہ کر گئی۔

وہ اسکو دیکھتا آگے بڑھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”چٹاخ“ وہ پلٹ کر پورے زور سے تھپمار گئی یہ مراق نے بلکل بھی ایکسیکٹ نہیں کیا تھا۔

”ہمت کیسے ہوئی یہاں تک آنے کی اس کی“ وہ اسکے کالر پکڑے خو نچار لہجے میں بولی آنکھوں مے انتہاء پانی تھا
”میر و“ وہ محبت سے بولا۔

”نہیں۔۔۔ جواب دو۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی اسکی۔۔۔ تمہیں دیکھنے کی۔ کیسے؟؟؟؟“ وہ اپنے حواسوں میں نہیں
تھی۔ مراق نے حیرت سے اسکے الفاظ کو سنا اور سمجھا۔

”تمہیں دیکھنے۔۔۔ تمہیں چاہنے۔۔۔ تمہیں پوری نظر بھر کر دیکھنے کا حق میراں حماد خانزادہ کا ہے۔۔۔۔۔ تمہری کالرز
پکڑنے تمہاری باہوں میں آنے کا حق صرف میراں کا ہے۔۔۔۔۔ صرف اور

صرف۔۔۔۔۔ میراں۔۔۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔۔ کیسے ہمت ہوئی اسکی“ اسکا اشتعال برٹھتا جا رہا تھا کسی طور کم ناہور ہا تھا۔
مراق تو اسکی چاہ پر رک گیا تھا۔ وہ تو اسی کی طرح جونی تھی یہ بات یہ حقیقت ہواؤں میں اڑنے جیسی تھی کہ جسے وہ
چاہتا ہے وہ اسے ہی چاہتی ہے اتنا بے قرار ہو گئی تھی کسی غیر کے پاس آنے ہر ! وہ سرشار سا مسکراتا اسے دیکھ رہا تھا
”تمہیں۔۔۔ میری باتیں مزاق لگ رہی ہیں؟“ وہ اسکی مسکراہٹ پر زچ ہوتی دھکا دیتی بولی جس سے وہ بیلنس کھوتا
نیچے گرا او تسر کا کونا ڈریسنگ سے لگا اعر خون فوارہ بن کر نکلا۔

خون دیکھ کر ایک سیکنڈ میں میراں کے ہوش ٹھکانے آئے تھے وہ خوفزدہ ہوتی اس کی طرف بڑھی

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

”م۔۔۔مراق۔۔۔خون۔۔۔س۔۔۔سور۔۔۔سوری۔۔۔مراق۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔نے۔۔۔ایسا۔۔۔نہیں۔۔۔چاہا۔۔۔تھا“ وہ روتی بلکتی اسکا چہرہ ہاتھوں میں بڑھ گئی۔ اور وہ مسکراتا اسکی فکر کو دیکھ رہا تھا۔ اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ تھوڑا اور ڈیپلی چوٹ کھائے اور وہ نہال ہو جائے اسکی چاہت کیلئے اس کیلئے محبت جتائے۔

”اٹھو ڈاک۔۔۔ڈاکٹر پاس چلیں“ وہ آنسو صاف کرتی اسکا ہاتھ پکڑتی بولی مگر وہ نا اٹھا اٹھا اسکے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا کہ وہ اسے دیکھنے لگی۔

”میری ڈاکٹر میرے پاس ہے۔۔۔ٹھیک کر دے مجھے“ اسکے ہاتھ کو کھینچتا اپنے قریب کرتے بولا کہ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے بس ماتھے پر سے خون دیکھ رہی تھی۔

”مراق اٹھو۔۔۔۔“ اسے کگاشاند وہ پاگل ہو گیا یہ اسے زور سے اٹھاتی بولیا تنے میں عرش بھی اندر آنا اور مراق کی حالت دیکھ کر ٹھٹھکا۔ ابھی تو صحیح سلامت تھا

”کیا ہوا؟“ وہ فکر سے اسکی طرف بڑھا۔

”کچھ نہیں۔۔۔بس چھوٹا سا زخم ہے“ وہ میراں پر نظریں ٹکائے بولا یہ پرواہ کیے بنا کہ پاس اسکا بھائی ہے جس نے ایکلڑکی انگلیاں توڑنے میں کسر نہیں چھوڑی تھی تبصرہ مارنے ہر وہ اس لڑکے کا کیا حال کر سکتا تھا۔

”دفعہ ہو آگے“ وہ میراں کی فکر اور اسکی ٹنگلی پر اسکی گردن سے پکڑ کر دروازے کی طرف دھکا دیا جس سے وہ ہوش میں آتا مشکل سے دروازے میں لگنے سے بچا۔

”پاگل ہو گیا یہ کیا؟“ مراق نے عرش کو گھورا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

”میں جاناویوں اسکی بینڈ تاج کروانے۔۔۔ تم یہیں رہو“ وہ میراں کوہ عمار سے کہتا مراق کو دروازے سے باہر دھکا دینے کے انداز سے نکالا۔

میراں کی ہمت نہیں پڑی تھی کہ وہ جاسکے۔ کیونکہ اسکے بھائی نے اجازت نہیں دی تھی۔ وہ کیسے آگے بڑھ جاتی۔ وہ منجمد قدموں سے اسکی خیریت کی دعا کرنے لگی



اس وقت سب کیلاش میں تھے اور بھرپور لطف اٹھا رہے تھے۔ کوئی تصویروں میں مگن تھا تو کوئی اپنی باتوں میں مگن پاکستان کو یقیناً اللہ نے بے بہا خوبصورتی سے نوازا ہے اور کیلاش کی وادی ایک مثال ہے۔

جہاں سب مگن تھے کسی ناکسی کام میں وہیں ایک چھوٹے سے ڈھابے پر عرش عکلی باندھ کر سنجیدہ نظروں سے سامنے ٹیبل پر بیٹھی فلک کو دیکھ رہا تھا۔ اور وہ نجانے کن سوچوں میں گم چائے کو گھور رہی تھی۔

”تمہارا دماغ ٹھیک تھا کل؟؟؟۔۔۔ کتنی زور کی تم نے مجھے دھکا دیا تھا؟“ مراق اور میراں معمول کے مطابق لڑتے ٹیبل پر بیٹھے جس سے عرش کی نظروں میں زرا بھی فرق نہ آیا۔ ہاں اب بس فرق یہ آیا تھا کہ نظریں زرا سی پھیر کر وادی کے اونچے پہاڑوں اور سبزے پر کر لیں تھیں۔

”ہاں تو تمہارا دماغ کل خراب ہو سکتا ہے تو میرا نہیں ہو سکتا بھلا؟؟؟“ وہ بھی کندھے اچکتی سکون سے بولی ”شکر ہے مانا کہ تمہارا دماغ خراب ہے“ مراق نے ہاتھ بلند کر کے کہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

میراں اسے آنکھیں سکیر کر دیکھا۔

"زیادہ شوخے نابو۔۔۔۔۔" وہ منہ بناتی چائے کی طرف ہوئی

"ویسے بھائی۔۔۔ کیا ضرورت تھی اس بد تمیز سے سوری بلوانے کی؟؟" میراں اب اپنے بھائی سے ڈائریکٹ مخاطب ہوئی۔

"ضروری تھا چندا" وہ اسکی طرف مسکرا کر بولا۔

"کیا مطلب؟ اس کے سامنے نیچا کرنا مجھے ضروری تھا؟؟؟" وہ روٹھے سے انداز میں بولی

"نیچا کرنا نہیں تھا۔۔۔ کبھی کبھی جھک کر مقابل کو شرمندہ کر دینا چاہیے جس سے وہ سبق سیکھے۔۔۔ اس نے اس دن غلطی کی تھی غصے میں تھپڑ مارا تمہیں۔۔۔ کل تم نے اس دن کا اور کل کا غصہ نکالا۔۔۔ اگر تھپڑ مارنے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے تو ہم سب کو پھر زبان سے بات کرنے کی بجائے تھپڑ مارنے چاہیے۔۔۔ صحیح کہانا؟" وہ کافی نرمی سے سمجھا رہا تھا جو میراں کو کافی اچھے سے سمجھ آرہی تھی۔

"سوری بھائی۔۔۔ مجھے خیال ہی نہیں آیا" وہ سر جھکا کر شرمندگی سے بولی

"نو پر اہلم بچے" وہ اسکی شرمندگی دور کرنے کیلئے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا۔

"لسن یو" تبھی فلک کی کھنکھتی آواز نے تینوں کو متوجہ کیا۔ جو مراق کو مخاطب تھی۔

مراق نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ عرش فلحال کوئی تاثر نہیں دے رہا تھا۔ بلکہ سائڈ پر ایسے نظریں گھما رہا تھا جیسے وہ موجود نا ہو اور یہ بات مزید فلک کو تپا گئی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"یس" مراق کافی سنجیدگی سے بولا۔ کل کے بعد وہ کم سے کم اس سے بات کے موڈ میں نہیں تھا مگر وہی اخلاق آڑے آگیا

"آریو انگلیجڈ؟" وہ سرد تاثر لیے بولی ساتھ ہی عرش کو دیکھا کہ اس کے کیا تاثر ہیں۔

"واٹ؟" مراق کافی حیران ہوا اسکی بات پر۔ میراں کے ماتھے پر بھی تیور آگئے البتہ عرش دوسری طرف نجانے کیا دیکھ رہا تھا۔

"اس میں اتنا حیران والی کیا بات ہے؟ تمہاری منگنی ہوئی ہے کہ نہیں۔۔۔۔" وہ زچ ہوتی بولی۔

اس نے تو سوچا تھا کہ اس ڈمپل بوائے کا کوئی تو تیور دیکھے گی مگر وہ تو اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا

"کیا کرنا ہے جان کر۔۔۔۔ اپنے کام سے کام ک

رکھو" مرر

اق نے روکھے انداز سے کہا۔ لڑکیاں ایسے پوچھتے ہوئے بالکل اچھی نہیں لگتیں۔

"آئی لو یو" وہ عرش پر نظریں ڈکائے آخری حد کو پھیلا نکلتی غصے سے مراق سے بولی

اسے غصہ آ رہا تھا کہ ری ایکٹ کیوں نہیں کر رہا۔ جس طرح اسکی نیندیں تباہ کر دیں تھیں وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ بھی

ایسے ہی بے چین مضطرب ہو گا مگر یہاں تو سب کچھ الٹ تھا اس نے تو نوٹس بھی نہیں لیا تھا اسکے آنے کا اور اسے

یہی بات غصہ دلارہی تھی کہ وہ اس سے لڑکیوں نہیں رہا ہے اور وہ حد سے زیادہ برے الفاظ بنا لحاظ کیے بول

گی۔ میراں اور مراق تو حیرت و غصے سے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ ایک نظر اس پر ڈال کر اپنے موبائیل میں گم ہو گیا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"مائنڈیور لینگوں کے "مراق کو اب اصل میں غصہ آیا تھا وہ ہر بار لحاظ کرتا تھا مگر اس نے حد کر دی تھی۔
"آئی سید آئی لویو" وہ سرخ آنکھوں سے عرش کو دیکھتی ایک دفعہ پھر مراق سے بولی کہ اب توری ایکٹ کرے گا۔ مگر نا سے تو کوئی فرق نہیں پڑا۔

"یو۔۔۔" ابھی مراق کہنے ہی کچھ لگا تھا کہ فلک سخت طیش میں ٹیبل سے گھومتی عرش تک پہنچی۔
"آریو بلائینڈ؟؟؟۔۔۔ اندھے ہو بہرے ہو کیا ہو؟؟؟۔۔۔" وہ عرش کے سامنے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے بولی۔
عرش نے سکون سے موبائل سائیڈ جیب میں ڈالا اور سرد نگاہوں سے اسے دیکھا
مراق کوہ گیم تھوڑی تھوڑی سمجھ آرہی تھی مگر میراں غصے سے فل بھری اسے کھا جانے کی حد تک دیکھ رہی تھی۔
"کوئی پر اہلم؟" وہ سکون سے بولا۔

"پر اہلم؟؟؟؟ میں اسے کہہ رہی ہوں کما آئی لوہم۔۔۔۔۔ کچھ تو بولو۔۔۔۔۔ غصہ کرو۔۔۔۔۔ کچھ کہہ کیوں نہیں رہے؟" وہ اس پر جھکی مزید غصے سے بولی
عرش نے سائیڈ سائل دی جس سے اسکا ایک ڈمپل پورے جوش نمودار ہوا اور یہاں فلک المیر کا غصہ ہوا ہوا اور وہ دھڑکتے دل سے اسکی ڈمپل والی مسکان دیکھنے لگی۔

"تمہیں میرا ری ایکشن چاہیے؟" وہ دوبارہ سے سپاٹ انداز کرتا بولا۔ اور اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ دیں۔
اور ہر بار کی طرح فلک المیر سلطان اسکی آنکھوں سے بری طرح پزل ہوئی اور گڑ بڑا کر سیدھی ہوئی۔
مراق اور میراں اب نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی



"تم کن چکروں میں ہو آجکل؟" فیزی نے اسے کھوجتے اور چبھتے انداز سے کہا۔
کیونکہ وہ نوٹ کر رہی تھی کہ پچھلے ہفتے سے وہ بالکل بدلی سی زیادہ کھوئی کھوئی سنجیدہ سی ہو گئی تھی اپنے اپارٹمنٹ زیادہ رہنے لگی تھی ناکسی پارٹی کا حصہ بنتی ناکوئی پارٹی انجوائے کرتی ناگھر پر کوئی رکھواتی۔ بلکہ اب تو خوبصورت سے خوبصورت لڑکیوں کو بھی نہیں دیکھتی تھی۔ اسے تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ ہمارے گروپ کی لیڈر ہے جواب دھیان نہیں دے رہی۔ اس نے اس ہفتے میں 43 لڑکیوں کا سڈ سے زکر کیا تھا ہو سٹل میں نئی آئیں تھیں اور بلا کی حسین تھیں مگر سڈ نے اسکی صحیح سے بات ہی نہیں سنی بلکہ اس کی بات کے بیچ میں ہی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور لاک کر لیا۔ اس نے تو یہ حرکت کبھی نہیں کی تھی پھر اب وہ کیوں ایسے کر رہی تھی۔ اسے یہ بھی پتہ لگا تھا کہ ڈیک کے ساتھ ایک رات بھی رہی ہے اور اس پر حیرتوں کے پیار ٹوٹے تھے کیونکہ وہ لڑکوں کی طرف کبھی بھرتی نہیں تھی اور ڈیک؟ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ اور پھر جب ڈیک کی بری حالت کی خبر اسے ہو سپٹل سے ملی تو اسے اور حیرانی ہوئی وہ باقاعدہ دیکھنے لگی کہ اس کی حالت سچ میں سڈ نے کی ہے ایسا باتیں ہیں محض اوت جب وہ وہاں پہنچی اسکے بازو منہ پر بے حد کٹس تھے اور ایسے کٹس سڈ کے ہاتھ سے لگے تھے۔ اسے تو شوک پر شوک لگ رہا تھا۔ اس نے پھر خود کو ریلیکس کیا یہ سوچ کر کہ ڈیک نے اس کے نشے کا فائدہ اٹھایا ہو گا تو اس نے ہوش میں آ کر سزا دیا۔ لیکن جب اگلے دن اسے یہ خبر ملی کہ وہ پاکستان کے نادر نایاب بھی اسی ہفتے چکر لگاتی رہی ہے تو ایک اسے بے حیرانی نے آگھیرا ایسا بھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

کیا کام اسے پڑ گیا کہ وہ چکر لگا رہی ہے راتوں کو اکثر جاتی ہے۔ مگر ہم سے کیوں شئیر نہیں کر رہی۔ وہ اپنے دماغ میں اٹھتے بے تحاشا سوالات کو لیے اسکے کمرے میں اس وقت موجود اس پر گہری نظریں رکھے ہوئے تھی۔ اسکے جوابات کی منتظر جواب بھی سگریٹ کے کش لیتی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

اس کی چبھتی آواز ہر سڈ نے تیوروں سے اسے گھورا کہ وہ ایک دم گڑ بڑا گئی۔ سڈ نے کبھی اونچی آواز برداشت نہیں کی تھی۔ اور فوراً تیزی کی اپنی غلطی کا حساس ہوا جو بھی تھا وہ گروپ کی لیڈ تھی۔

"میں جو بھی کروں۔۔۔۔۔ تم سے مطلب؟" وہ سامنے دوبارہ دیکھتی سنجیدگی سے بولی۔

"تم نے ڈیک کے۔۔۔۔۔ ساتھ۔۔۔۔۔ نائٹ سپینڈ کی تھی کیا؟؟؟ مجھے یقین۔۔۔۔۔"

"ہاں کی تھی۔۔۔۔۔ نشے میں تھی میں" وہ اسکی بات کاٹ کر گہرے سے بھی گہرا کش لیتی بولی نجانے کونسی آگ اسکے سینے میں لگی تھی کہ اس تپش میں بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔

"مگر۔۔۔۔۔ تم نشے میں۔۔۔۔۔ بھی ایسا کچھ۔۔۔۔۔ نہیں کرتی سڈ۔۔۔۔۔ کیا چل کیا رہا ہے۔۔۔۔۔ نشہ کس کا تھا۔۔۔۔۔ کونسی

روز یوز کی تھی اس دن؟" وہ کافی حیرانی سے اس کے جواب کو سن کر بولی اسے تو لگا تھا وہ انکار کرے گی مگر وہ تو

ڈائریکٹ مان گئی۔

"خانزادوں کا نشہ" وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں دھواں فضا میں چھوڑتی بولی۔

اس نے حیرت سے اسکا جواب سنا۔ یعنی وہ میراں کو سوچے بیٹھی تھی اسکی طلب اس قدر شدید ہو گئی تھی کہ اسے

سب حسن پھیکے لگ رہے تھے؟

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ فوراً سے اٹھتی اسکے پاس کھڑی ہوئی۔

"سڈ میری جان۔۔۔۔۔ میراں سے زیادہ حسین بھی دنیا ہے۔۔۔ تمہیں اس کی طلب تھی تو مجھ سے کہتی میں تمہاری پیاس بجھاتی۔۔۔ وہ مشکل ضرور ہے مگر ہم اسے ایک دن حاصل کر لیں گے" وہ خباثت سے بولتی اسکے ننگے کندھوں پر اپنے ٹھنڈی انگلیوں کو پھیرنے لگی۔

"لیو" اسے سخت نفرت ہوئی فیزی کے ایسے ٹچ کرنے کی وہ گرج کر بولی کہ فیزی بدک کر پیچھے ہوئی اسے یقین نہیں آیا کہ اسے سڈ نے دھکا دیا ہے جو اسکی سب سے بہترین دوست تھی۔ جو کسی وقت اسکی قربت کیلئے کوئی لمحہ ضائع نا ہونے دیتی تھی اب کوئی اور لڑکی حسین آگئی تو اسے دھتکار رہی ہے۔

"تم مجھے۔۔۔۔۔ اس۔۔۔ دو ٹکے کی لڑکی کیلئے۔۔۔ دور دھکے دے رہی یو سڈ" وہ احساسِ زلالت پر دانت پیس کر بولی "تم کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔۔ جو بات اس میں ہے۔۔۔ میں نے آج تک کسی میں نہیں دیکھی۔۔۔۔۔ اس کے سامنے سارا حسن پھیکا ہے فیزی۔۔۔ اسکی چاہ کی آگ میرے سینے میں لگی ہے۔۔۔۔۔ ایک دفعہ اسے حاصل کرنا ہے مجھے" وہ جنونی سی عرش کو سوچتی بول رہی تھی اور فیزی سمجھ رہی تھی کہ وہ میراں کیلئے بول رہی ہے۔

"ایسا کیا ہے اس میں جو تم ہم سب کو پیچھے کیے ہوئے ہو؟ ہم اس سے زیادہ حسین ہیں۔۔۔۔۔" وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتی طحش سے بولی۔

"مجھے وہ چاہیے فیزی۔۔۔۔۔ کہیں سے بھی لاؤ۔۔۔۔۔ مجھے لا کر دو۔۔۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔۔ کسی بھی

صورت۔۔۔۔۔ میرے سامنے۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات کو انکور کرتی اسکے بازوؤں کو مضبوط گرفت کرتی بولی۔ اسکی آواز

عرش فلک

سینہ ۱

بِسْمِ بھٹی

دل اسکی تڑپ پر بے حد تیز دھڑک رہا تھا۔ فیزی شوکڈا سے اسکی دیوانگی کو دیکھ رہی تھی اسے ایسا گ رہا تھا جیسے وہ سچ میں کوئی حور ہے جس کیلئے سڈ پاگل ہے۔

"سڈ لسن۔۔۔ وہ مل جائے گی۔۔۔ مگر تب تک۔۔۔ تم ہمیں ٹائیٹم دو۔۔۔ ہم بھی تو تمہارے لیے تڑپ رہے

ہیں نا۔ "وہ اسے ریلیکس کرنے کیلئے اسکے گال اور گردن پر انگلیاں پھیرتی مکر و آواز میں بولی

"ڈونٹ ڈو دس ودمی ایور اگین۔۔۔ کچھ نہیں تم لوگوں میں۔۔۔ مجھے بس وہ چاہیے۔۔۔ صرف

وہ۔۔۔ خا ن زادہ۔۔۔ عرش حماد خو ن زادہ۔۔۔ عرش چا ہیے مجھے۔۔۔ سمجھی عرش چا ہیے۔۔۔ کسی بھی قیمت۔۔۔

کسی بھی طور۔۔ میری نظروں کے سامنے "وہ اسکے ہاتھوں کو بری طرح مروڑتی دوبارہ گرجدار لہجے میں بولی فیزی تو

درد سے بلبلا اٹھی مگر جیسے ہی کسی لڑکے کا انام سنا تو سٹل ہو گئی۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ کیا سچ میں سڈ

مے کسی لڑکے کا نام لیا وہ ساکت آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"آ۔۔۔۔۔ یو۔۔۔ کڈ۔۔۔ کڈں گ۔۔۔ راتؔ "اسے یقین نا آیا تھا کہ سدایسا کچھ سوچ رہی تھی

"تمہیں لگتا ہے میں مزاق کروں گی؟؟؟۔۔۔ میں نے جب سے اسے دیکھا ہے پل۔۔۔ پل۔۔۔ پل۔۔۔"

اسکے لیے تڑپ رہی ہوں۔۔۔ ہر۔۔۔ سیکنڈ پر دل میں آگ بڑھ رہی ہے۔۔۔ مجھے اسکی پیاس ہے۔۔۔ وہ چاہیے

مجھے میری۔۔ نسوں میں خون بن کر دوڑنے لگا ہے۔۔۔ مجھے لگا ہے۔۔ وہ ناملا تو میں دنیا کو آگ لگا دوں

گی۔۔۔ مجھے وہ چاہیے فیزی لا کر دو" وہ اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے جنون سے بھری دیوانی لگ رہی تھی۔

جوسانسوں کی طلب کیلیے تڑپ رہا ہو اور فیزی اسکی حالت ایسے تھی کہ جسم اگر کاٹو تو خون کا نشانہ ناملے وہ بالکل سرد

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

ساکت پریشان تھی یہ انکشاف کہ سڈ کسی * لڑکے * کیلیے جنونی ہوگی اسکے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی اسے ایک دم کپکپی سی طاری ہوگی تھی۔ اسے لگ رہا تھا جیسے اکسیجن کی کمی ہو گئی ہے۔ آنکھوں کے شائد پردے ہی کہیں کھو گئے ہیں کہ جس سے آنکھ جھپکی نہیں جا رہی۔

"لاؤ گی؟۔۔ بتاؤ؟" وہ فیزی کی بازو پکڑے چیخ کر بولی کہ وہ عجیب کشمکش م اسے دھکا دیتی دور ہوئی۔ اسنے تو ہمیشہ سڈ کو ہر حسین لڑکی کو شکار کرتے دیکھا تھا ہر حسین لڑکی کو اپنی پیاس بنائی تھی مگر یہ۔۔۔ جو ابھی وہ بول رہی تھی وہ ناقابل برداشت تھا۔ اسکی گینگ لیڈرنے ہی اصول توڑ دیا۔۔ وہ کسی لڑکے کے چکروں میں پرگی جس کا انہوں کبھی سوچا نہیں۔ وہ نفی میں سر ہلاتی ساکت جسم سے آہستہ آہستہ قدم دروازے کی طرف برہانے لگی

دروازہ کھولا اور طوفان کی طرح باہر چلی گی اسکے لیے کھڑے رہنا ایک منٹ بھی اور عذاب لگ رہا تھا۔

اسکے جاتے ہی سڈ نے خود کو بیڈپر گرا دیا اور دوبارہ ایک نامعلوم آگ میں جھلنے کیلئے گہرے گہرے سگریٹ کے کش لینے لگی۔



"ہاں تمہارا ری ایکشن چاہیے" وہ خود کو کمپوز کرتی کنفیڈنس سے بولی۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ اٹھے گا اور زور سے تھپڑ مارے گا اور کہے گا صرف مجھ سے محبت کرو۔ وہ اسے اس جواب کیلئے تھپڑ بھی کھالے گی مگر یہ ڈمپل بوائے مجھے روکے میرے لیے مجھ سے لڑے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

عرش سکون سے اسکے مقابل کھڑا ہوا اور اسکی آنکھوں میں اپنی سنجیدہ نظریں ڈالیں۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ سامنے جو لڑکی تھی وہ ہمیشہ شوخی مغرور رہتی تھی مگر جب اسکے سامنے آتی تو ہوا پھس ہو جاتی اور ساری آکڑ ختم ہو جاتی۔ اب بھی اسکی آنکھوں میں میٹھی میٹھی اور نی نی پسند کے دیپ جلے ہوئے تھے۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ سامنے کھڑی حسینہ اسکی موجودگی کو دل سے محسوس کرنے لگی ہے اور روح تک تسکین حاصل کر رہی ہے مگر صدا کی مغرور آرام سے کیسے مان جائے۔

"مراق میرے خیال سے اسے یہ نہیں معلوم۔۔۔۔"

قربت چاہنے کیلئے قریب آنا کمال نہیں ہوتا۔۔۔ وہ فاصلے اہم ہوتے ہیں جو آپک کو ایک دوسرے کا اسیر کر دیں۔۔۔۔ اور جو خود کو سامان کی طرح پیش کریں ان کو منہ لگانا ہم خانزادوں کا شیوہ نہیں "وہ اسکے منہ پر الفاظ کا تھپڑ مارتا بڑھ گیا بنا دھیان دیے کہ پیچھے اسکی چاہت بھرے جواب کیلئے کھڑی لڑکی کا کیا حال ہوگا۔ اسکے دل میں چھن سے سب امیدیں ٹوٹی تھیں اسکی باتوں نے واضح کیا تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر گئی تھی۔ ایک لڑکی کو حیا کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اسنے کہیں پڑھا بھی تھا کہ مرد کو ہمیشہ شرم و حیا والی عورتیں دل سے لبھا جاتی ہیں۔ اس نے دانیل کو بھی دیکھا تھا جب بھی اسکا بھائی آتا تھا وہ بلش کر جاتی تھی اور اسے یاد تھا کہ جب اس نے بھائی سے دانیل کی کسی خاص خصوصیت کے بارے میں پوچھا تو وہ جہی نے یہی کہا کہ دانیل کی حیا اسکا شرمانا اسکی معصومیت۔

عرشِ فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ پانی سے بھری آنکھوں سے خود کا موازنہ دانیں سے کر گئی تھی۔ اس نے تو ہر الٹا کام کیا وہ کیسے اسے چاہ سکتا تھا اسے کیا لگے اس بات سے کہ فلک المیر نے کبھی لڑکوں کو دیکھنا بھی گنوارا نہیں کیا اس کے سامنے تو بس یہ بات تھی جو فلک نے اپنا بیچ بنایا تھا۔

مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ اسے دھتکار دے۔ وہ پانی سے بھری آنکھوں سے پلٹی اور اسے دیکھا جو شان بے نیازی سے چلتا جا رہا تھا۔ مراق اور میراں بھی فوراً اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔ وہ لمبے لمبے ڈھنگ بھرتی اس تک پہنچی اور کندھے سے جیکٹ کھینچ کر اپنے سامنے کیا۔

عرش نے اسی سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں بہت پانی تھا۔

"تم میرے لیے ایسے الفاظ کیسے استعمال کر سکتے ہو۔۔۔ تمہیں مجھ میں اور باقیوں میں فرق نہیں لگا" وہ اسے دیکھتی بولی ہمت تو بہت کی تھی کہ آواز نا بھرے مگر ایسا ممکن نا ہو سکا۔ اسے اتنا برا دھتکار گیا تھا کیوں آخر؟ اگر اتنی ہی بری لگی تھی تو رات کو س تک کیوں آیا اسکے گال پر بوسہ کیوں دیا اسکے آنسو کیوں چنے اسے اپنی قسم کیوں دی؟؟

"ہم جسے چاہتے ہیں اسے ہی اپناتے ہیں اس سے ہی وفا کرتے ہیں۔۔۔ اور اگر ناملے تو بیہودہ ہر بے نہیں

آزماتے۔۔۔ محبت میں زرا سی بھی۔۔۔ زرا سی بھی شرک کی گنجائش نہیں۔۔۔ اور اگر کوئی اپنی انا میں محبوب ہی

بدل دے۔۔۔ پھر فتوہ کا حق ہے ہمیں" وہ ویسی ہی سنجیدگی سے بولا اسے باور کرا رہا تھا کہ اگر تم مجھے چاہتی ہو تو

میرے تک رہو۔۔۔ میرے سائے سے بھی چاہت نار کھنا۔ اور تم نے تو میرے دوست کو مہر بنایا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میں۔۔۔ ایک سلطانزادی یوں۔۔۔ کردار کی کھڑی ہوں۔۔۔ تم جانتے ہی کیا ہو میرے بارے میں" اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اسکی نفی کر رہا ہے۔

"تمہیں جاننے کیلئے مجھے کسی سہارے کی ضرورت نہیں فلک۔۔۔ سلطان" وی اسکی آنکھوں میں دیکھتا باتوں پر زور دے کر بولا۔

وہ ایک دم ٹھٹھکی۔ وہ اسکا نام کیسے جانتا تھا۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ اسنے تو بتایا ہی نہیں کبھی کبھی ایسا موقع ہی نہیں آیا۔
"تم۔۔۔ میرا۔۔۔ نام کیسے جانتے ہو؟" وہ حیران ہوتی ہاتھ کی ہتھیلی سے آنکھیں صاف کرتی بولی۔
اسے بے حد پیار آیا اسکی اس آنسو صاف کرنے کی ادھر۔

"عشق زادے کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔۔۔ عشق زادوں کو سب معلوم ہوتا ہے" وہ زرا سی مسکان سے بولا
اسے اچھا لگ رہا تھا اسے الجھانا۔

وہ اسکی منطق سمجھی تو نہیں مگر اسکی سائل پھر سے بے خود کر رہی تھی مگر اسے نہیں ہونا تھا
"اناپروار کے پھینکے ہیں ایسے ویسے بہت

میرا غرور سلامت رہے تمہارے جیسے بہت" وہ خود کمپوز کرتی تیکھے لہجے میں بولی اسکی برداشت سے باہر تھا جو وہ
جواب دے چکا تھا۔ وہ اسکو آنکھ بھر کر دیکھتی آگے بڑھ گی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تمہارے بس میں نہیں کچھ بھی الگ کرنا۔۔۔۔۔ ختم کرنا۔۔۔۔۔ تم تو نام کو بدل نہیں سکتی۔۔۔ اپنی حالت کو کیسے بدلو گی۔۔۔۔۔ بات اتنی کرو جتنا سہ سکوا اور جتنا انجام تک دے سکو" وہ بنا پلٹے ہی اسے کہہ چکا تھا اور اسکی بات پر فلک کے قدم وہیں تھم گئے تھے۔ نام؟ کیا مطلب۔۔۔۔۔ وہ الجھ کر پلٹی اور اسکی ہشت کو گھورا۔
عرش کو معلوم تھا وہ ر کے گیمسکرا کر پلٹا اور اس کے مقابل آیا۔

"عرش۔۔۔۔۔ حماد۔۔۔۔۔ خاندادہ" اسکی آنکھوں میں نرمی تھی وہ اسے ساکت چھوڑے آگے بڑھ گیا اور پیچھے جھٹکوں کی ضد میں اسکی ذات تھی۔

♥ ہم ہی آغازِ محبت میں تھے انجان بہت ♥

♥ ورنی نکلے تھے تیرے وصل کے عنوان بہت ♥

♥ دل بھی کیا چیز ہے اب پا کر اسے سوچتا ہوں ♥

♥ کیا اسی واسطے چھاتے تھے بیاباں بہت ♥

♥ اے غم عشق میری آنکھ کو پتھر کر دے ♥

♥ ہیں میرے سر پر تیرے احسان بہت ♥

♥ فاصلہ راہِ تعلق کے میں گے کیونکر ♥

♥ حسن پابندانا عشق تن آسان بہت ♥

♥ اس کو بھی لگ ہی گئی شہر محبت کی ہوا ♥

بسما بھٹی

سینہ ۱

عرش فلک

♥ وہ بھی جانم ہے کی دن سے پریشان بہت ♥



♥ اسے کہنا کہ تمہارے بن اب بھی۔۔۔۔

♥ اکیلے جی رہے ہیں۔۔۔۔

♥ تم اس گماں میں نارہنا۔۔۔۔

♥ کہ تم۔۔۔۔

♥ ہمیں چھوڑ کر۔۔۔۔ کوئی کمال کر بیٹھے۔۔۔۔

♥ عشق کے مسافر ٹھہرے تھے ہم تو۔۔۔۔

♥ یہ سچ ہے تم نے یہ ساتھ چنا تھا۔۔۔۔

♥ ہمیں۔۔۔۔ ہماری چاہتوں سمیت چنا تھا۔۔۔۔

♥ مگر۔۔۔۔ شاید۔۔۔۔ تمہارے دل کو منظور نہ تھے ہم۔۔۔۔

♥ تمہارے چلے جانے سے۔۔۔۔

♥ ہماری مسکراہٹیں سمٹی ضرور ہیں۔۔۔۔

♥ ہماری اڑان تھمی ضرور ہے۔۔۔۔

READERS CHOICE

♥ مگر۔۔۔ ہم آج بھی۔۔۔

♥ جی رہے ہیں۔۔۔

♥ اکیلے جی رہے ہیں۔۔۔۔

♥ فقط۔۔۔۔ تم بن۔۔۔۔

♥ تم بن۔۔۔۔

“وہ سپاٹ چہرے سے اپنی اور زیب کی تصویر کو ہاتھ میں لیے دیکھ رہے تھے۔ ساری زندگی جڑی تھی اس کے ساتھ جو انہیں تنہا چھوڑ گئی تھی۔ انہیں یاد نہیں پڑتا تھا کہ ان گزرے 18 سالوں میں وہ کتنی دفعہ اس تصویر کو دیکھ چکے تھے۔ بے حد سوچتے تھے وہ زیب کو بے تحاشا انکی تصویر کا دیکھتے اور گھنٹوں دیکھتے۔ وہ چاہ کر بھی اپنی محبت کم نا کر سکے۔ وہ بد دعا نادرے سکے۔ انکی محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا جو وہ انہیں برا بھلا کہتے۔ وہ تو ایسی نفس کی پجاری تھی کہ اپنے بچوں کو بھی نہیں دیکھا۔ انکا 5 سال کا عرش 3 سال کی میراں کتنے معصوم کتنے پیارے تھے۔ انکی معصومیت نے بھی نہیں پگھلایا تھا اسے۔

“زیب۔۔۔۔ تم۔۔۔ ہوش میں۔۔۔ ہو۔۔۔ کیا کہہ۔۔۔ رہی ہو؟“ وہ لڑکتی آواز میں بولے ان کیلئے یقین کرنا مشکل تھا کہ انکی بیوی کسی غیر کی محبت کیلئے اپنے شوہر سے طلاق مانگ رہی ہے؟ وہ اتنی کم ظرف نا تھی جتنا بن رہی تھی۔ اتنی محبت دی تھی اس لیے تو نہیں کہ وہ ایک دن انہیں چھوڑ جانے کیلئے بے تاب ہو۔ وہ ایک دم اپنی جگہ پورے قد سے گرے تھے۔

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

”پلیز۔۔۔ حماد۔۔۔ میں اب نہیں رہ سکتی تمہارے ساتھ۔۔۔ تمہارا اور میرا ساتھ جس طرح بندھا تھا تم واقف ہو۔۔۔ مگر میری محبت جو ہے میں اس کے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے بس طلاق دے دو“ وہ انتہائی بیزار لہجے میں بولی اسکا ارادہ نہیں تھا کہ وہ حماد کی کوئی بھی بات سنے۔ اس کے سر پر کسی غیر کے عشق کا بھوت جو سوار ہوا تھا۔

”تم۔۔۔ ہوش میں

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہو۔۔۔ می۔۔۔ میں۔۔۔ کیسے۔۔۔ دماغ۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہے؟۔۔۔ پیار۔۔۔ کرتا ہوں
بہت کرتا ہوں۔۔۔ کیسے دور ہونے کا سوچ سکتی

ہو؟؟؟؟؟عرش۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔میرا۔۔۔۔۔ہم۔۔۔۔۔ہمارے۔۔۔۔۔پیارکی۔۔۔۔۔نشانیاں ہیں

۔۔۔۔۔زیب۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔یقیناً۔۔۔۔۔مزاق کر رہی یونا" وہ تو گھٹے سانس کے ساتھ اسکی طرف بڑھے جسم سے ایک دم

جیسے جان نکل گئی تھی۔ وہ تو اس پر غصہ ہونے لگے تھے کہ میرا دوست میری غیر موجودگی میں کیوں آیا۔۔۔۔۔لیکن

انہیں یقین نہیں تھا کہ آگے سے زیب کیا مطالبہ کر دے گی۔۔۔۔۔ان سے رہائی مانگ رہی تھی۔

“لسن حماد۔۔۔ مجھے ڈیورس چاہیے۔۔۔ ورنہ۔۔۔ ورنہ میں ایسے ہی چلی جاؤں گی یہاں سے بنی کے ساتھ ”وہ نہایت برے انداز سے منہ پھیر کر بولی۔

حماد کے قدم جہاں تھے وہیں جم گئے انہیں اپنی من چاہی پیدا کرنے والی بیوی کہیں نہیں دکھ رہی تھی بلکہ سامنے ایک مطلب پرست بے حیا عورت نظر آرہی تھی جو کسی نامحرم کیجیے اپنے محرم کو چھوڑ رہی تھی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

”عرش۔۔۔م۔۔۔میراں۔ان۔۔انکا کیا“ انہیں تو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اسے روکے؟ لیکن وہ روکنا بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ بے وفائی تھی مگر دل اسکی قربت اسکی محبت کا خواہاں تھا کیسے دور جانے دیتے۔

”تم کس لیے ہو۔۔سنجھال لینا۔۔وکیل میں کر چکی ہوں۔۔مجھے پتہ تھا تم نے ایسے ہی ڈرامے کرنے ہی اسی کیے پہلے سے می نے پیپر ز بنوا لیے ہیں۔۔۔دستخط کرو اور میری جان بخشو“ اس لہجہ بہت برا تھا بے حد سرد بے حس اور بیزار۔ نفرت امیز۔

حماد نے نا سمجھی سے سامنے ٹیبل لرر کھے گئے پیپر ز کو دیکھا آنکھیں بیک وقت پانیوں سے بھر گئیں وہ بے یقینی سے اسکی بے وفائی اور ڈھٹائی دیکھ رہے تھے

”تم۔۔۔“

”سائن کرو۔۔نہیں رہنا تمہارے ساتھ مجھے“ وہ نفرت سے تیز آواز میں انکی بات کاٹ کر بولی۔

حماد نے پیپر ز پکڑے اور ایک نظر اسے دیکھا جو ماتھے پر بے حد شکنیں لیے نفرت سے سامنے وال کو دیکھ رہی تھی۔

حماد نے اپنی آنکھوں کو زور سے بند کیا وہ آنسو کے ایک بھی قطرہ بہا کر اپنی۔ردانگی کو خاک میں نہیں ملا سکتے تھے۔

اس عورت سے وفا کی تھی جس کا گواہ انکا خدا تھا مگر اب وہ اتنے بیغیرت نہیں تھے کہ سامنے کھڑی انکی بیوی کسی نامحرم کیلئے ان سے نفرت سے بات کرے اور وہ اس شراکتداری ہر اس کی منتیں کرے۔

وہ سین اٹھاتے سرد چہرے سے دستخط کر گئے۔ جیسے جیسے دستخط کیے حماد کا دل بند ہوتا محسوس ہوا سانس پھول چکی تھی مگر وہ خود کو کمزور ثابت نہیں کر سکتے تھے۔ دستخط کر کے پین رکھا اور تن فن کرتے کمرے سے نکل گئے بنا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

آخری بار دیکھے۔ جب خود سے الگ کر ہی دیا تو کسی نامحرم کو نا کبھی حماد نے دیکھا تھا ناب دیکھنے کا خواہاں تھا۔ اور زیب نامحرم ہی تو ہو گئی تھی چند سیکنڈز کے دستخط سے۔۔۔ یعنی محض۔۔۔ صرف دستخط سے زندگی سے نام لے لیا گیا۔

ان پلوں کو یاد کرتے آج بھی حماد کی آنکھیں پانی سے بھر چکیں تھیں۔ وہ نہیں جاتے تھے کہ وہ کہاں ہے کس طرح رہ رہی ہے انہیں جاننا بھی نہیں تھا جو ہوا وہ تو ہوا مگر زندگی کے کئی حسین پل ساتھ لے گئی تھی۔ وہ اب کم مسکراتے تھے صرف اپنے بچوں کیلئے۔

فون کی رنگ ہوئی تو وہ ہوش میں آئے۔ گیرے سانس کے کرچہ پر ہاتھ پھیرا اور خود کوک۔ پوز کیا
”حماد خانزادہ سپیکنگ“ بارعب آواز میں فون اٹھا کر کہا نمبر رانگ ہی تھا۔ مگر آگے سے نور سپونس۔
”یس۔۔۔ حماد خانزادہ سپیکنگ۔۔۔ ہوا زدیئر۔؟“ دوبارہ سے پوچھا مگر جواب نا آیا۔

کان سے موبائل ہٹا کر دیکھا جہاں کائن بڑی ہو گئی تھی انہیں کافی حیرانی ہوئی مگر چونکہ سر بے حد درد کر رہا تھا فون کٹ کرتے وہ واشروم کی طرف بڑھے۔ ارادہ اب شاور لینے کا تھا پھر انہیں 2 میٹنگز بھی اٹینڈ کرنی تھی۔ زیب نامہ تو ساری زندگی کیلئے ان سے جڑ چکا تھا۔ یہ بھلا بھولنے کی بات تھوڑی تھی کہ جس کے ساتھ محبت پروان چڑھا کر نکاح کے بولوں سے جائز رشتہ قائم کیا جائے۔۔۔ اور اس طرح کی عاشقی جو مکمل نہیں ہوتی زندگی کے سفر میں ہی ادھوری رہ جاتی ہے مکمل مکمل ہوتے ہوتے۔۔۔ نا بھولنے کی سخت بیماری دے جاتی ہیں۔

❁ اور کیا دیکھنے کو باقی ہے ❁

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

آپ سے دل لگا کر دیکھ لیا

وہ میرے ہو کر بھی میرے ناہوے

ان کو اپنا بنانے کے دیکھ لیا



”یہ کیا ہوا ابھی وہاں۔۔۔؟ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟؟؟ میا بول رہی تھی تم ان لڑکوں سے؟؟؟ تم نے تو کبھی لڑکوں میں دلچسپی نہیں لی! کیا ہو گیا اب؟“ دانیل کمرے میں آتے ہی اس ہر غصے سے بولی سطر کچھ اسکے دماغ سے باہر تھا فلک کا کسی لڑکے کو پر پوز کرنا پھر جگڑنا کسی کے ساتھ عجیب حال تھا وہاں وہ تو بس بے ہوش ہوتی رہ گئی۔ فلک فقط خاموشی سے پانی کے پوٹ میں مچھلی پر نظریں ٹکائے ہوئے تھی۔ وہ سکون سے پورے پوٹ میں گھوم رہی تھی ساتھ ساتھ اہنا کھانا بھی کھا رہی تھی۔ وہ اسکا سکون دیکھتی یہ سوچ رہی تھی کہ اگر اس مچھلی کو پانی سے نکال دیا جائے تو یہ مر جائے گی تڑپ تڑپ کر۔ اور اگر فلک المیر سلطان کی سانسوں سے اس ڈمپل بوائے کا خمار نکال دیا جائے تو شاید وہ بھی نانچ سکے۔ اسکا دماغ عجیب و غریب سوچ رہا تھا۔ وہ کم سے کم یہ ضرور سمجھ گئی تھی کہ مراق آندری تو ایک وقتی ایٹرکیشن تھی مگر اندر کا نظام تو اس ڈمپل بوائے یعنی جس کا نام تازہ تازہ پتہ لگا تھا عرش حماد خانزادہ اس نے ہی اسکا اندر کا نظام ہلا دیا تھا۔ اس کیلئے بالکل شوک کر دینے والی بات تھی کہ اس کا نام عرش تھا یعنی وہ بھی آسمان تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اور اس کا خود کا نام فلک تھا جس کا مطلب بھی آسمان تھا۔ وہ تو چاہ کر اس کا نام خود دست الگ نہیں کر سکتی تھی ابھی تو نام جڑا بھی نہیں تھا اسے تو قدرتی اسکی پر چھائی دے دی تھی۔ اس دنیا میں ملن بس باقی تھا۔

“فلک۔۔۔ سنو” دانیل کو اس کا یوں خاموش رہنا کھب رہا تھا۔

وہ صبح ہی لوٹے تھے ٹرپ سے سب اپنی اپنی کالج بس میں آئے تھے۔ اس بحث کے بعد فلک اور عرش کا نام سامنا ہوا نا کوئی بات مگر اس آخری ملاقات نے اسے بری طرح عرش کے حصار میں جکڑ لیا تھا۔ وہ چاہ کر بھی خود کو نکال نہیں پار ہی تھی۔ یہ اسکے بس میں نہیں تھا۔ اسکی سوچوں کا مرکز فقط وہی تھا۔

“فلک” دانیل نے اس کا ہاتھ دبایا تو حواس میں لوٹی اور خالی نظروں سے دانیل کو دیکھا۔

“ڈو۔۔۔ یو۔۔۔ لو۔۔۔ ہم؟” وہ جھجھکتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی اسے اپنا شک درست ثابت کرنا تھا۔ اسے ایسا ہی لگ رہا تھا

“کون؟” است دانیل کی بات سمجھ نا آئی وہ کس کے بارے میں ایسا سوال کر رہی تھی کیا وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ فلک شاید مراق آفندی سے محبت کرتی ہے؟ نہیں؛ اسکی تو سانس بند ہونے جیسی تھی اسے اب بھی عرش کے وہ الفاظ یاد تھے جس میں وہ صاف اسکی حرکت کو برا کہہ گیا تھا۔ وہ کتنا کھڑا تھا اپنے جذبوں میں اور وہ خود؟؟؟

“عرش کی بات کر رہی میں۔۔۔ تم اسے پسند کرتی ہو کیا؟؟؟” وہ اسکے ہاتھوں کو ہاتھ میں لیتی نرمی سے بولی اسے احساس دلایا کہ وہ اسکے ساتھ ہے اسکی خیر خواہ ہے اس کی فکر کرتی ہے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”مجھے۔۔۔ نہیں معلوم“ وہ سچ کا ساتھ دیتی سر جھکا گی اُس میں یہ حرکتیں نہیں تھی کہ ایک سچ کو چھپانے کیلئے سو جھوٹ یا بہانے گڑے وہ سچ ہی چنتی تھی ہر بار۔

اب بھی اسنے اعتراف نہیں کیا تھا کیونکہ اب بھی خود پر یقین نہیں تھا کیا بہتاب واپس آگئے ہیں اپنی سٹڈیز میں مصروف ہو جانے پر یہ سب دماغ سے نکل جائے ایسا کچھ ہو ہی نا۔

کیا اسکے نام پر دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز چلتی ہے؟ ”وہ اسے اب بھی نرمی سے دیکھتی بولی فلک نے اسے دیکھا پھر محسوس ہوا کہ ہاں اسکے نام سے ہی نہیں اسکی آواز سے اسکے پاس آنے سے اسکی خوشبو سے سب سے تو دھڑکنیں تیز ہو جاتی تھیں یہ کونسا اسکا وہم تھا ایک ہفتے میں اچھا خاصہ سامنا ہوا تھا اور کم سے کم فلک کیلئے زندگی میں پہلی دفعہ کسی لڑکے کیلئے دل کی دھڑکنوں کا شور مچانا مزاق نہیں۔

وہ سوچتی سر ہلا گئی اسکی آنکھیں بھی اس احساس سے مسکرا گئی تھیں۔ اسکی تو زرا سا اسکو سوچ کر ہی دل اپنے مقام پر نہیں لگ رہا تھا وہ تو کتنے عرصے سے اسے نفرت کا نام دیتی رہی تھی مگر یہ تو اسے اب سمجھ آرہی تھی کہ نفرت کرتے کرتے نجانے کب وہ اسی کے نام کی ہو کر رہ گئی اسکے اختیار میں جیسے تھا ہی نہیں کچھ۔ خود بخود سب یو گیا دل بیقرار بھی خودی ہوا۔ شاید وہ سحر طاری کرنے والی شخصیت کا مالک تھا تبھی تو وہ شاید اسکے نادکھنے والے فان کر دینے والے منتروں کے زیر اثر اسے ہی سوچ رہی تھی

کبھی یہ دعا کہ وہ میرا ہے فقط میرا۔۔۔

کبھی یہ ڈر کہ وی مجھ سے جدا تو نہیں۔۔۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

کبھی یہ دعا کہ اسے مل جائیں سارے جہاں کی خوشیاں۔۔۔

کبھی یہ خوف کہ وہ خوش میرے بنا تو نہیں۔۔۔۔

کبھی یہ خواہش کہ زمانہ ہو منتظر اسکا۔۔

کبھی یہ وہم کہ وہ کسی سے ملا تو نہیں۔۔۔۔

کبھی یہ آرزو کہ وہ جو مانگے مل جائے اسے محسن۔۔۔۔

کبھی یہ وسوسہ کہ اس نے میرے سوا کچھ مانگا تو نہیں۔۔۔۔

دائین نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ وہ تو خود اس سفر کی راہی تھی اسے کیسے نامعلوم ہوا ابتدائے محبت میں کیا ہوتا ہے؟
”اسکی آنکھیں ایسے لگتی ہیں جیسے ابھی ساری راح نکال دیں گی جسم سے ایسے لگتا ہے جیسے اسکی آنکھیں
جادو۔۔۔۔۔

”کر رہی ہوں۔۔۔ ایسے جیسے۔۔۔ آنکھیں میری آنکھوں سے اتر کر میرے دل سے شرارتیں کر رہی ہوں“ وہ
دائین کی بات کو کاٹ کر ٹرانس کے انداز سے بوولی۔ دانی کی مسکان گہری ہوئی۔

”ایسے۔۔۔ جیسے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں۔ اگر دیکھے گئے۔۔۔ تو وہ نجانے دل کی کیا حالت کر دے گا۔۔۔ عجیب
سی عجیب سی کشش۔۔۔ اور اتنی گہری کشش کے سانس سانس میں رہتا ہی نہیں۔۔۔۔ اور دل۔ دہائیاں دیتا ہے کہ نا
دیکھو۔۔۔ فنا کر دیں گی یہ آنکھیں۔۔۔ اور نہیں دیکھا بھی نہیں جاتا اسکی آنکھوں میں۔ وہ جادو گر ہے۔۔۔۔ ایسا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

جادو گر جس کو جادو مرے کیسے کسی جادو کی ضرورت نہیں۔۔۔ محض دیکھنا اسکا۔۔۔ چاروں شانے چت کر دیتا ہے "وہ عرش کی آنکھوں کی خماری اسکی تپش آنکھوں میں لاتی مسکرا کر کہہ رہی تھی وہ تو شاید یہاں تھی ہی نہیں۔۔۔" مبارک ہو۔۔۔۔۔ محبت آپ کو بھی ہوگئی۔۔۔ اب فلک سلطان نہیں۔۔۔۔۔ فلک خانزادہ ہونے کیتاری کرو "دائین ہنستی خوشی سے اسکے گلے لگا گئی۔ اور وہ اسکی بات پر مسکراتی سر جھکا گئی۔

"مگردانی۔۔۔ میں نے۔۔۔ بہت برا کیا اسکے ساتھ۔۔۔ کتنا برا بھلا کہا اسکو۔۔۔ اسکی بہن پر تھپڑ مارا۔۔۔ اسے کتنے برے انداز سے بات کی۔۔۔ وہ تو مجھے۔۔۔ دیکھے۔۔۔ گا بھی۔۔۔ نہیں "وہ فوراً سے اداس ہوگئی تھی اسکے بات بھی درست تھی جتنی آکڑیں وہ دکھا چکی تھی مشکل ہی لگ رہا تھا کہ عرش خانزادہ پلٹ کر دیکھے۔ مگر یہ فلسفہ تو فلک کا تھا کہ وہ نہیں دیکھے گا وہ تو سچ جانتی ہی نہیں تھی کہ اسے اس حالت میں ڈالنے والا وہ خود ہی ہے 😊۔

"اداس نا ہو۔۔۔ اللہ پر یقین رکھو۔۔۔ وہ نیچر کا اچھا ہی لگتا ہے۔۔۔ سنجیدہ سا۔۔۔ یقیناً اسنے تھوڑا سہی مگر تمہیں سوچا ضرور ہوگا "دائین نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر حوصلہ دیا۔ "اور اگر۔۔۔ اسکے دل میں۔۔۔ میرے لیے۔۔۔ کچھ بھی نا ہوا۔۔۔ تو؟" وہ حقیقت پسند بھی تھی اپنے اندر کے ڈر کو فوراً اسکے سامنے رکھ گئی۔

دائین نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں پریشانی تھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

“وہ کتنا تم میں چھایا ہے؟؟؟ یا صرف تم ہانک رہی ہو ایسے ہی ! ” وہ آنکھیں سکیر کر بولی۔

“آریو کریزی؟؟؟ میں خود سے باتیں بنانے والی لگتی ہوں۔۔۔۔ میں ایک سلطان زادی ہوں۔۔۔۔ جسے خوابوں کے سہارے جینا نہیں آتا۔۔۔ ڈیمانڈ کرنی آتی ہے اور کمانڈ کرنا آتا ہے۔۔۔ میں اس شخص کے حوالے سے تم سے مزاق کروں گی؟ ” وہ ایک سیکنڈ میں اپنے ازلی روپ میں آئی تھی اور تیکھے چتونوں سے دانیل پر برسی۔

دانیل نے اسکی باتوں پر آئی برواچکایا۔

“کیا؟ ” فلک نے اس کے اس انداز پر کہا۔

“یہ جو تمہارا مغرورانہ انداز ہے نا۔۔۔ یہی۔۔۔ ساری مصیبت ہے۔۔۔ مرد کو مغرور عورتیں پسند نہیں آتی اور وہ جلد کسی اور کی طرف دیکھنے لگتے ہیں جو انکے سامنے محبت سے نرمی سے بولے ” دانیل نے حقیقت دکھائی۔

“میں قتل کردوں گی اپنے ہی ہاتھوں سے اگر اس عرش و رش نے کسی اور کی طرف دیکھا۔۔۔ میں یعنی فلک المیر سلطان کا یہ غرور سنبھالنا ہے۔۔۔ اپنی ذات کو سٹیبل کرنے کیلئے اگر یہ مضبوطی تکبر ہے تو ہاں کرتی ہے فلک المیر غرور کیونکہ اسے بس اتنا معلوم ہے اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کے سامنے جھکا جائے اور فلک مر کر بھی نہیں جھکے گیسوائے اللہ کے۔۔۔ ” وہ اس کی بات پر بھڑک گئی تھی۔

“ورش؟ ” دانیل نے حیرت سے عرش کا الٹا نام لینے پر اسے دیکھا۔

فلک نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جب سمجھ آئی تو زوردار قسم لگا۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

“ارے میری گڑیا کس بات پر اتنا قہقہہ لگا رہی ہے؟” وجہی کی رحبدار آواز کمرے میں گونجی جہاں فلک کے چہرے پر بے حد خوشی نے بسیرا کیا تھا وہیں دانین کا اسکی آواز پر چہرہ لال کندھاری ہوا تھا دل نے بیقراری سے سپیڈ پکڑی تھی۔ وہ صبح آئے تھے تب وہ کمرے میں سویا تھا اور وہ بھی سو گئی تھی اسے خبر تو تھی کہ محترمہ آگئیں ہیں مگر اسے آفس جانا تھا۔ اور اب جب اسکی بہن کے قہقہے کی آواز آئی تو وہ اسے سمت آگیا اور اپنی جند کو اتنے دنوں بعد سامنے دیکھ کر سکون سا سینے میں اتر۔

“بھائی” وہ اسکی طرف جوش سے اٹھی اور سینے سے لگی۔ وجاہت نے محبت سے اسے سینے میں سمو یا اور ماتھے ہر بوسہ دیا

“کیسا رہاڑہ؟” وہ اسکو بازو کے گھیرے میں لر کر بولا۔

“بہت اچھا” عرش کا سایا لہرایا تو وہ مسکرا کر بولی۔

“تمہارے لیے بہت سارے گفٹس ہیں لیکن اس سے پہلے میری چند ابابا سے مل لو اور گڈ نیوز دوں۔۔۔ چاچو بھی آ گئے ہیں” وہ اس سے مسکرا کر بولا۔

“ڈوٹ سے اٹ۔۔۔۔۔ چاچو آ گئے؟؟؟ واؤ۔۔۔ میں مل کر آئی” وہ چہک کر کہتی کمرے سے نکل گئی۔

اور دانین نے اس کی پر جوشی میں باہر جانے پر ڈھیروں سلوتیں سنائی اب وہ کمرے سے کیسے جائے گی۔ وہ ہنستا اسکی طرف متوجہ ہوا جو بیڈ ہر دوسری طرف منہ کیے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

دھیرے سے چلتا بیڈ کے قریب آیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اسکی قدموں کی تھاپ وہ سن رہی تھی اس کے ایک ایک قدم پر دل کی رفتار بڑھ رہی تھی۔ حالت غیر ہو رہی تھی۔
"لگتا ہے باہر کے نظارے پسند آگئے ہیں تبھی گھر کے نظاروں میں دلچسپی نہیں رہی" وہ رعبدار آواز سے بولا۔
دائین جو اسکی کسی شرارت یا میٹھی سی بات کی منتظر تھی اسکی بات سے ایک دم رنگ اڑ گئے حیرت سے جھکا سر اٹھا وہ
کیا اکہہ رہا تھا۔ عقل و قل نہیں تھی کیا اسے؟
وہ جھٹکے سے مری ماتھے پر شکنیں تھیں

اسکے مرتے ہی وہ پوری نظر بھر کر اسے دیکھنے لگا آخر کو پر مٹ ملا تھا ایسے کیسے چھوڑ دیتا۔ اسکے سڈول سر آپے کو
نظروں میں سماتا دل کو سکون پہنچایا۔
"کیا کہا آپ نے؟" وہ اسکے مقابل آتی غصے سے بولی اسکا غصہ ضرور تھا مگر آواز سامنے کھڑے شخص سے اونچی نا تھی
وہ ان حدود کا بہت خیال کرتی تھی۔

"یہی کہ۔۔۔۔۔ باہر کی دنیا کچھ زیادہ ہی پسند آگئی ہے کسی کو" وہ سینے ہر ہاتھ باندھتا محظوظ ہوتا بولا۔
"اور یہ کسی کون ہے؟؟؟" وہ اسے انگلید کھاتی اسی غصے سے بولی۔

وہ اسکی انگلی اور چھوٹی سے ناک کو دیکھا جہاں غصے سے سرخی آگئی تھی۔ وہ مسکراتا ایک قدم اسکی طرف بڑھا اور پیار
سے اسکی انگلی کو پکڑا دائین نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا۔

"ماسی کی بات کر رہا یوں جو مجھے دیکھنا بھی گنوارا نہیں کر رہا" وہ اسکی انگلی کھینچتا بولا
"ہوووو۔۔۔ کب؟؟؟؟ صبح تو آئے ہم۔۔۔ سوئے تھے آہ" وہ حیران ہوئی اسکی بات ہر

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

”تو پہلے کبھی نہیں جگایا؟“ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کرتا زرا غصے سے بولا۔

“وہ۔۔۔” اس قربت پر دانیل کی ہمیشہ سیٹی گم ہو جاتی تھی اور اب بھی لال ہوتی وہ نظریں جھکا گئی۔ تھی۔ اسکی یہ ادا ہی تو وجاہت المیر سلطان کا سراغ نہ چکنا چور کرنے کیلئے کافی تھا۔ وہ فداوانہ انداز میں اسکا لال ک دھاری چہرا دیکھنے لگا۔

پھر تھوڑی پرانگی رکھی اور چہرہ اونچا کیا۔

”مجھے مس کیا؟“ محبت سے پوچھا۔

وہ دھڑکتے دل سے کچھ نابولی فقط ہلکا سا سر کو خم دیا۔

“میری چاہت بھری نظروں کو مس کیا؟” اس کے گال پر لکین کھینچتے گھمگھیر لہجے میں بولا۔

"اپنی بات کریں؟" وہ اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالتے بولی۔ اس انداز ہر وہ صدقے واری گیا کھینچ کر سینے سے لگا یا زور سے ہگ کیا۔ وہ بھی مسکراتی اسکے گرد باہیں پھیلا دی۔

"ان آنکھوں نے بہت تنگ کیا۔۔۔ خبردار جواب کہیں دو رگئی" وہ اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کرتا زرا رعب سے بولا۔

"اچھا۔۔۔ زرا دور ہوئیں۔۔۔ آپ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں" وہ اسے خود سے دور کرتی بولی۔

"کو کیا مطلب اب میں لوگوں سے پوچھوں کہ اب میں اپنی بیوی کو پیار کروں یا نہیں؟" وہ اسے زرا غصے سے بولا۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

"نکوہ۔۔۔ ناٹ بیوی۔۔۔ باز آجائیں" وہ سائیڈ سے کھسکتی بولی اس سے پہلے کہ وہ بھاگ جاتی اسکی کمر میں بازو ڈالتے اپنے قریب کیا۔

"وجہی" وہ بوکھلاتی بولی اسے ڈر تھا کہ کسی بھی وقت فلک کمرے میں آسکتی ہے۔
"ششش۔۔۔ لسن" اسکے ہونٹوں پر انگلی رخ کرچپ کر دیا۔

"کوناؤ۔۔۔ یاؤ میچ آئی میڈ آن یو" اسکی گال پر انگلیوں سے دل بناتے پیار سے ہو چھا۔ وہ شرن سے نظریں جھکا گئی۔
اسکی محبت سے غافل تو نہیں تھی وہ۔

"کچھ کہوں تمہارے کیے؟" اسکے دوسرے گال پر ویسا ہی دل بناتے ہو چھا۔
"کہیں" اسکی آنکھوں میں مسکرا کر دیکھ کر بولی

"خود کو میرے لیے ہی سجایا کرو تم
جب بھی روٹھا کروں میں، منایا کرو تم
تم کو چاہا کروں اپنی باہوں میں بھر کر

اور شرما کے پلکیں جھکا دیا کرو تم

جب کبھی تم کو چھیڑوں رلایا کروں میں

مجھ کو جی بھر کر جاناں ستایا کرو تم

بس یہی ایک دل میں خواہش ہے جان

Page 158 of 655

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

صرف میرے لیے مسکرایا کرو تم "اسکی آنکھوں پر بوسہ دیتے وہ جادو سا کر رہا تھا وہ لال ٹماٹر ہوتی اسکی خواہشوں کو سر آنکھوں پر رکھ چکی تھی۔

"آئی وانٹ یو ان مائی لائف سون بے بی" اسکی گال کو پیار سے چھوتے کہا۔

"وجہی۔۔ جانے دیں" اسکی قربت میں مچلتے دل کو سنبھالتے گہرے سانسوں میں بولی۔

"ابھی انہیں محسوس بھی نہیں کیا یہ حال ہے۔۔۔ جب ساری ک ساری ہی جاؤں گا تو کیا حال ہوگا

تمہارا؟؟؟" اسکی گہری سانسوں ہر وہ مسکرا کر بولا۔

"آپکا مطلب آہ مجھے مارنا چاہتے؟" وہ آنکھیں سکیر کر بولی۔

"واٹ؟" وہ حیرت سے بولا یہ لڑکی اتنی گہری محبت بھری بات کو کیا سمجھ رہی تھی۔

"دور ہٹیں۔۔ کون قتل کرنے کا سوچتا ایسے؟" وہ اسے دور کرتی روٹھے سے بولی وجاہت حیرت سے اسکی

گوہر فشانی سن رہا تھا۔ اس لڑکی میں اب اتنی بھی عقل کی کمی نہیں تھی

وہ اسے آنکھیں دکھاتی دروازے کی طرف تیزی سے بڑھی اور نکلنے سے پہلے رکی اور پلٹی وہ اسے ہی حیرت سے دیکھ

رہا تھا۔

"اور اگر سانسیں پی لیں آپکی تو؟؟؟" کیسے زندگی بچائیں گے آپ؟" اسکی طرف آنکھ و نک کرتی بھرپور قہقہے سے کمرے سے نکل گئی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

وہنا سمجھی سے اسکی بات کو سمجھنے لگا جب سمجھ آئی تو اور حیرتوں کے پیار ٹوٹے کتنی تیز تھی کیسی سکیم سے پاس سے نکل گئی اور اسکی بات۔۔۔

آخر بات ہر اسکے لب مسکرائیے اور زوردار قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔۔۔



"کیسی ہیں آپ کیا لائی میرے لیے؟؟؟" وہ انکے گلے لگتی محبت سے بولی۔
"میری چند اکیلیے بہت کچھ لائی ہوں۔۔۔۔ سب سے بھر کر تمہارے لیے چاکلیٹس بھی" وہ اسکے ماتھے پر پیار کر کے بولی۔

"چاچی۔۔۔۔ ناٹ فئیر۔۔۔۔ بچی تھوڑی ہوں آپ پھر سے چاکلیٹس لے آئیں" وہ برامان کی ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ کر منہ بنا لیا۔

"ہاہاہاہاہا" وہ اسکے انداز پر جادار قہقہہ لگا گئیں انہیں ہمیشہ اسکی اس شکل سے بے پناہ پیار تھا جب وہ منہ پھلا لیتی تھی۔
"میرا بچہ جو ہو تم" وہ بیگ کھولتے ہو مزید چراتے بولی۔

"کیا ہو گیا بی؟" اندر آتے عبء نے اسکا تراچہرا دیکھتے کہا۔
"چاچو" وہ چہکتی ان کے گلے لگی۔

"ارے میر شہزادی۔۔۔۔ کیس ہے؟" وہ اسکو سننے میں بھینچتے مسکرا کر بولے۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"بلکل ٹھیک آپ سناؤ" وہ مسکرا کر بولی

"اپنی شہزادی کو دیکھا ہے نا تو مزید جوان ہو گیا ہوں" وہ اسے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے۔

"ارے آپ تو اب ابھی بہت یگ ہیں جوان، میرا تو پہلا کرش آپ ہیں" وہ ہنس کر بولی۔ ابھی بھی وہ انکے بازوؤں کے ہالے میں تھی۔

"ہائے میرا بچہ" وہ ہنستے اسے دوبارہ سینے سے لگا گئے۔

"چاچی گوئنگ تو بی جیلز" وہ آنکھ دباتی بولی۔

عر نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جو حیرای سے فلک کی بات پر اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں کیوں جیلز ہونے لگی اپنی شہزادی س بی؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھتی بولی۔

"ہاں۔۔۔ یہ کیوں ہوگی۔۔۔ سامنے عبیر سلطان جو ہے" وہ گہرے نظروں سے انہیں دیکھتے واشروم کی طرف بڑھ گئے۔

انکی زبان پر ایک دم قفل لگ گئے۔ عبیر کا لہجہ لچکا دار نہیں تھا۔ لفظوں میں چھپے تیز لہجے کے نشتر تھے جسے وہ ہی سمجھ سکتی تھیں۔

"کیا مطلب؟؟؟؟؟" فلک کے سر کے اوپر سے بات گزری تھی

"ہاں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ اب تم باز آ جایا کرو" وہ خود کو نارمل کرتی ہنس کر اس سے بولی۔

"اچھا چاچی دکھائیں کیا لائی ہیں میرے لیے" وہ انکے ساتھ بیٹھتی بیگ میں دیکھنے لگی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ خالی دماغ سے اسے اسکے گفتگو دینے لگی جو وہ کینیڈا سے لائی تھیں۔ ابھی جو عبیر کا لہجہ تھا وہ بری طرح ڈسٹرب ہوئی تھیں۔ فلک باتیں بھی کر رہی تھی اور اپنی چیزیں بھی دیکھ رہی تھی۔

عبیر واشروم سے نکلے تو بے اختیار نظر سامنے گئی جہاں فلک اپنی چیزیں اٹھاتی بار جا رہی تھی کہ وہ انین کو دکھائے اور وہ عبیر کو ہی دیکھ رہی تھیں ان کی آنکھوں میں عجیب پریشانی تھی۔ وہ سر جھٹک کر الماری کھول کر فائل دیکھنے لگ گئے۔

وہ کچھ دیر تو ایس ہی بیٹھی رہیں مگر جب خاموشی برداشت نہ رہی تو اٹھ کر آکے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ وہ جانتے تھے کہ پیچھے موجود ہے مگر پلٹے نہیں

"ایسا کیوں بولا؟؟؟" آواز سنجیدہ تھی۔ فائل ڈھونڈتے ہاتھ رکے مگر وہ پلٹے نہیں "کوئی شک لگا تمہیں؟" زرا سی گردن موڑ کر پوچھا۔ "عبیر" آواز رندہ گئی تھی۔

"کب تک؟؟ کب تک؟ یوں بات کرو گے؟ کیوں لگتا ہے آپ کو کہ میں جو ہوں وہ نہیں ہوں؟؟؟" وہ انکے شاہ پر ہاتھ رکھتے بھرائی آواز سے بولیں۔

"کیونکہ مجھے محسوس ہوتا ہے ایسا" وہ انکی طرف پلٹ کر سپاٹ لہجے میں بولے "محبت کرتی ہوں آپ سے" انکے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے" ان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"پھر؟" وہ سنے سے لگتی بولیں اپنے جیون ساتھی کی زرا سی آنکھ بھی بدل جائے تو سانس اٹک اتی اور اگر لہجے میں فرق آجائے تو دنیا ویران لگتی ہے

15 "سال بعد محبت ہوئی ہے۔۔۔۔۔ زندگی کے 28 سال کی عمر کے بعد سے محبت ہوئی۔۔۔۔۔ اور 28 سال تک۔۔۔۔۔ میں تو کہیں نہیں تھا نا ! "انکے سر پر بوسہ دیتے وہ فائل لیتے سائیڈ سے نکل کر بیڈ پر بیٹھ گئے۔ وہ ساکت ہو چکیں تھیں جا تھیں وہیں پیر جم گئے تھے۔ وہ کیا کیا گنوائیں گے اب؟؟؟
"نساء۔۔۔۔۔ سو جاؤ آکر" فائل میں گم ہی آواز دی۔

آواز پر پانی سے بھری آنکھوں سے سامنے دیکھا جو بے پرواہ تھا انکی حالت سے۔ محبت بھی کرتا تھا الگ بھی رکھتا تھا کیسا شخص تھا۔

"کاش۔۔۔۔۔ میں جان پاتی۔۔۔۔۔ میرے 28 سال قیمتی تھے۔۔۔۔۔ یا۔۔۔۔۔ ان 28 سال کے بعد گزرے 15 سال" وہ آنسو ضبط کرتی دل میں سوچیں اور مرتے قدموں سے بیڈ پر بیٹھی۔ دماغ تو اور ہوا تھا اب کیا نیند آتی۔ جب انکی زندگی کا ہمسفر انہیں ماضی کے دھاگوں سے جا چھڑانے دیتا نہیں تھا۔
"نساء" عبیر نے آوازی تو وہ خود کو کمپوز کرتی پلٹ کر دیکھنے لگی۔

انہوں نے ازوواں کیا تو وہ مسکرا کر انکے پاس آئی اور سر شانے پر رکھ دیا۔
"سوری۔۔۔۔۔ اگر ہرٹ ہوئی تو۔۔۔۔۔ سچ باتیں ہرٹ کرتی ہیں" انکے گرد بازو پھیلاتے پیار سے بولے۔ سائیڈ لیمپ آف کیا اور لیٹ گئے۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"میں صرف عبیر سلطان سے محبت کرتی ہوں" وہ نکلے دل کے مقام پر دل بناتے ہوئے بولی

"پھر بولو" انکی تھوڑی اوپر رتے شرارت سے بولے

"نساء صرف عبیر سلطان کی ہے" انکے ال پر لب رکھتے پیار سے کہا توہ مسکرا دیے

"مگر عبیر سلطان تمہارا نہیں سارا" انکے لبوں کو پیارے چھوتے کہا. نساء نے چونک ردیکھا۔

"کیونکہ میرا ایک اور عشق بن کر میری سیٹیاں جو ہیں" وہ ہنستے انہیں خود میں بھیج گئے۔

"آئی لو یو" کان کے پاس سرگوشی کی

"سیم جان" سر بوسہ یا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"تم میرے ساتھ کسی کو دیکھ کر جیلس نہیں ہوتی؟؟؟" اسکی کھٹکھٹی آواز نے چونکایا

"مجھے پتہ ہے نا تم مجھ پر ہی لٹو" وہ ادائے نازینے بولی

"اور اگر مجھے کوئی لے اڑی" اسکی کمر کے گرد از و حائل رتے پوچھا

"کہانا مجھے تمہاری فکر نہیں" ہنس راسکا بازو پیچھے کرنا چاہا۔

"تم میری فکر کر سکتے ہو" شرارتی انداز سے کہا جب اسکے بازو زیادہ زور سے حائل وئے

"کس کی جال میری جند کو مجھ سے دور کرے" اسکے لبوں کو اپنی چاہت کی گرفت میں لیتے بائٹ کی۔

وہ یک دہوش میں آئیں۔ لبوں پر آج بھی اس لمس کو بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

نظر اٹھا کر عبیر کو دیکھا جو سوچکے تھے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میں عبیر سے محبت کرتی ہوں" دل میں کہتے خود بھی آنکھیں بند کر لیں

✿ بخت سے کوئی شکایت ہے نہ افلاک سے ہے ✿

✿ یہی کیا کم ہے کہ نسبت مجھے اس خاک سے ہے ✿



"وہ جو لڑکی تھی۔۔۔ اس سلطانزادی کے ساتھ والی۔۔۔ وہ کون تھی؟؟ اسکیشکل بڑی دیکھی بھالی لگتی ہے" مراق دانین کو سوچتے بولا۔

"ہاں۔۔۔ میں بھی اسے ہی سوچ رہا۔۔۔ کون ہے وہ۔۔۔ کہاں دیکھا اسے؟" وہ بھی الجھاسا مراق دیکھتے بولا

"کسی جنم میں ملے تھے کیا؟" مراق نے ہنستے کہا

"یہی پہلا جنم ہے عرش خانزادہ کا" وہ مراق کی بات پر بولا

"ہاں جی یہ تو۔۔۔ آخر کو مراق کے دوست ہیں آپ" فرضی ال جاڑے گئے حالانکہ وہ اس وقت گول گلے والی ٹی شرٹ میں تھا

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا اسکے موبائل پر بیپ ہوئی۔ کسی ان نون نمبر کی وائس میسج تھا۔ وہ آنکھیں سکیر کر دیکھنے

لگا۔ پھر سکریں پر کلک کیا۔ اور وائس پلے کی

مراق جو اسکے تاثرات دیکھ رہا تھا صوفے ہر لیٹنے جیسا بیٹھا تھا۔ وائس پر کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا اور بے یقینی سے عرش کو دیکھا جو مسکرا وائس سن رہا تھا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"یہ۔۔۔۔۔ تو مسکرا کیوں رہا ہے؟" اسکی مسکان اس وقت سب سے عجیب لگی۔

عرش نے اسے بھی مسکرا کر دیکھا

"کیوں ہنس رہا ہے تو؟؟؟" مراق کو اسکا مسکرا کسی ایسی ات کی تصدیق کر رہا تھا جو کم سے کم عرش کے والے سے نا ممکن ہو

"بھائی صبح جلدی اٹھ جانا مجھے ہو سٹل چھوڑنے جانا آپ نے" میراں اسکے کمرے میں آتے فٹافٹ کہا۔
مراق نے چونک کر اسے دیکھا جو آندھی طوفان ن کر آئی تھی یہ جانے بنا کہ مراق موجود ہے وہ سکے سامنے پشت کر کے کھڑی تھی۔

"خیریت؟" عرش نے اسکے پلین کے مطابق پوچھا کیونکہ اس کا ارادہ اگلے ہفتے جانے کا تھا
"جی وہ۔۔۔۔۔ اشل۔۔۔۔۔ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے بس سی لیے" وہ اسے مختصر کہتی پلٹ کر روازے ی طرف
بڑھی کہ نظر سامنے سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھے اسے ہی گھورتے مراق پر پڑی۔

ایک پل کو تو اسکی ایسی سپاٹ نظر پر وہ بے اختیار گڑ بڑائی۔ پھر خود کو ریلیکس کرتی اہر کمرے کے چلی گئی۔

"کیا ہوا؟" عرش نے اسکے سامنے چٹکی بجائی جو دروازے پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا ہوش میں آیا۔

"آ۔۔۔۔۔ کچھ نہیں" ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلتے کہا

"سوچ رہا ہوں۔۔۔ جیسے ہی اسکے پیپر ز ہوتے ہیں شادی کر دیتا ہوں۔۔۔ بابا سے بھی بات ہو رہی تھی میری" عرش
نے مراق پر نظریں ٹکائے کہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

اور مراق حیرت سے اسکی بات سن کر بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ہاں اسکا دل تیز دھڑکنا ضرور شروع ہو چکا تھا یہی سوچ کر کہ عرش سی لڑکے کیلئے میراں کو سوچ رہا۔



"تو پاگل ہے کیا؟ ابھی تو وہ بچی ہے۔۔۔۔" مراق کا ضبط سے تنفس پھول رہا تھا۔ عرش نے بہت غور سے اسکی حالت دیکھی۔

"بچی تو نہیں ہے۔۔۔ ماشاء اللہ سے 21 کی ہو گئی ہے" ٹانگ پر ٹانگ جماتے کہا

"نہیں۔۔۔ اس سے کیا ہوتا۔۔۔ ابھی اسکی سٹریز چل رہی ہیں" وہ اپنی سانسوں کو ہموار کرتا تیزی سے بولا۔

لہجہ میں ہر بڑا ہٹ تھی کہ اگر وہ سامنے بیٹھے شخص کو قاتل بنا کر سکا تو؟ اگر سچ میں اس نے کسی لڑکے سے بیاہ دیا تو؟ اگر میں عرش کے سامنے نا کھڑا ہو سکا تو؟ اور اگر میرے اظہار پر مجھے غلط سمجھا تو؟؟؟؟ سو سوالات اسکے دماغ سے کھیل رہے تھے اور دل کو صرف یہ فکر تھی کہ مراق آفندی اپنے دل کی شہزادی کسی اور کے حوالے ہوتے ناسنے نا دیکھے وہ اسے حاصل کر لے بس۔

"اتنا ہانپ کیوں رہا ہے ویسے؟؟؟؟ سٹریز میں کتنا کا وقت رہ گیا !" وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتا سپاٹ بے پرواہ لہجے سے بولا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"کیا مطلب؟؟؟ میں کب ہانپ۔۔۔ رہا۔۔۔ ویسے ہی لگ رہا تھا۔۔۔ اور وہ ابھی پڑھ رہی ہے۔۔۔ تو اسے نہیں ڈسٹرب کرے گا" وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکی آواز میں عجیب سی لرزش آرہی تھی زور آ رہا تھا وہ اپنی کیفیت سے بے خبر تھا اسے بس عرش کو کسی طرح منع کرنا تھا مگر عرش ٹل نہیں رہا تھا اسکے جواب پر اسکی حالت بگڑ سی رہی تھی غصے کے وبال اسکے اندر سے اٹھ رہے تھے ایک پل میں اسے دوست نا سمجھ کر سب کچھ تحس تحس کرنے کو جی چاہ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں عجب سرخی تھی۔

"کیوں؟ شادی تو کرنی ہی ہے۔۔۔ آج نہیں تو کل۔۔۔ 2 مہینے ہیں اسکے فائنل میں اسکے بعد کر دوں گا شادی کرتی رہے بعد میں جتنی پڑھائیاں" وہ مراق کی سرخ آنکھوں سے کافی لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اسے صرف شک تھا اس پر مگر اب اسکی حالت سارے شک و شبہات دور کر رہے تھے۔ وہ چاہتا تھا خود بولے۔ اور وہ اسے اچھے سے ٹھیک کرے جو اتنے سال اکیلا سب سے چھپا کر تڑپا ہے اسکی ناز و پلی بہن کیلئے

"تجھے سمجھ کیوں نہیں آ رہا ہے عرش؟۔۔۔۔ تیری بہن ہے وہ۔۔۔ کیسے کر سکتا ہے اسکے ساتھ تو" وہ خود پر ضبط کرتا حیرانی سے بولا

"میری بہن ہے مجھے مت بتا۔۔۔۔ تیری بہن نہیں جو تجھے میری بات اتنی عجیب لگ رہی ہے؟ تیری بہن نہیں کیا وہ؟" عرش نے جان کر وہ الفاظ استعمال کیے کہ وہ تپ کر سچا گلے یہی اسکا مقصد تھا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

مراق کا خون ضبط سے چہرے پر سمٹ گیا ایسے جیسے سارے جسم کا خون چہرے پر آ گیا ہو۔ اسکی ضبط کی انتہا تھی جسے زندگی پر حکومت دینی تھی اسے سامنے بیٹھا اسکا بھائی بہن بنانے پر تلا تھا اسکی آنکھوں میں غصہ صاف ظاہر تھا لب اور جڑے بھیچے جا چکے تھے۔ ماتھوں پر بے تحاشہ لکیروں نے بسیرا کیا

"میری۔۔۔ بہن۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ سمجھے" وہ دانتوں کو پیتا عرش پر سخت آنکھیں گاڑے بولا
"کیوں؟؟؟؟ تیری بہن کیوں نہیں ہے؟؟؟ میری بہن تیری بھی تو ہے۔۔۔۔ اگر بہن نہیں مانتا تو کیا امانتا ہے؟؟؟" عرش کا جواب اگے سے اتنا ہی سکونزدہ تھا جتنی تیزی سے سکون مراق کا غارت ہو چکا تھا۔
"میں۔۔۔ نے کہا نا۔۔۔ میری بہن نہیں ہے وہ" وہ ضبط کو بالائے طاق رکھتا پوری فورس سے کھڑا ہوتا گر جا۔۔۔
عرش کا دل ہنسنا چاہتا تھا مگر ابھی نہیں۔ عرش کے ماتھے پر بل آگئے لانے ضروری تھے۔ لڑکی کے بھائی کو سیریس نہیں لیا جا رہا تھا۔

"کیوں؟؟؟؟ کیا لگتی ہے پھر تیری؟" وہ بھی اسی انداز میں کھڑا ہوتا تیز آواز میں بولا۔ نظریں مراق کی آنکھوں میں ڈالی اسکی سرخی عرش کو بہت بھاری تھی۔ اسے ایسا ہی شخص اپنی بیٹیوں جیسی بہن کیلئے چاہیے تھا۔ جو اسکی قدر کرنا جانتا ہو

"ایک بات کان کھول کر سن لے عرش۔۔۔ میں نے اسے کبھی بہن نہیں مانا۔۔۔۔ نا کبھی مانوں گا" وہ مٹھیاں غصے سے بھیچتے سخت آواز سے بولا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکلنا چاہا۔

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

"تو کیا مانا ہے۔۔۔۔۔ یہ بھی بتانا۔۔۔ مجھے بھی پتہ چلے" وہ اسکا بازو پکڑ کر سامنے کرتا بولا۔ دونوں اس وقت سخت آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

مراق نے مزید جبرٹے بھینچے وہ جانتا تھا اگر وہ غصے سے باہر ہوا تو وہ کوئی نقصان نہ کر دے۔

"بول نا۔۔۔ کیا سمجھتا ہے تو۔۔۔ شادی تو میں اب کراؤں گا اسکی۔۔ تو دیکھنا" وہ اسکے کدھے ہر ہٹ کرتا مزید آگ لگاتا بولا

"آررر گنگنگ۔۔۔۔۔ جان لے لوں گا۔۔۔۔۔ اگر کسی نے میری میر و کو زرا سا بھی دیکھا" وہ حد سے نکلتا عرش کا گریبان پکڑتا غصے گڑایا۔

عرش کے سینے میں ٹھنڈ پر گئی مگر اب اسے اسپر ٹھنڈ اتارنی تھی جو نجانے یہ چھین چھپائی کا کھیل کب تک کھیلتا۔
"تو کون ہوتا ہے اسے میری میر و کہنے والا؟؟؟" عرش نے رکھ کر اسکے جبرے پر مکا مارا جس پر وہ دھڑم سے نیچے
گرا۔ اسی طیش سے اٹھا اور پھولی سانسوں سے رکھ کر عرش کو مکا مارا

"میری ہے میرو۔۔۔ مجھ سے جدا کرنے کا اگر کسی نے سوچا تو لاشیں بچھا دوں گا چاہے اس کا اپنا خاندان ہی کیوں نا ہو" وہ دوبارہ مکامارتا بولا۔ عرش کا ہونٹ پھٹ چکا تھا وہ لڑکھڑا کر بیڈ پر گرا۔ پھر سنبھل کر اٹھا لٹے ہاتھ سے منہ کا

کونہ صاف کیا اور خونخوار نظروں سے مراق کو دیکھا جو غصے سے بپھرا اسے آنکھوں سے ہی مارنے کا سوچ رہا تھا

"کہیں۔۔۔۔۔ تو یہ بات کس نے بتائی تھی؟؟؟؟؟" وہ اس پر جھپٹتا چیختے بولا

"تو کیسا دوست ہے جو میری حالت نا سمجھ سکا" وہ عرش پر غصہ ہوتا اس سے گتھم گتھا ہو چکا تھا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

"تیری کیسے ہمت ہوئی میراں کو کسی اور کو سونپنے کی؟؟؟ سوچا بھی کیسے؟؟؟" ایک اور مکالمہ۔

"تو نے کب بھونکنا تھا۔۔۔۔۔۔ ذلیل انسان" عرش نے بھی ٹکا کر وار کیا

دو منٹس میں کمرے کی حالت صحیح نہیں تھی اور وہ دونوں اپنی سائیڈ کا غصہ اتارنے کے چکروں میں ایک دوسرے پر مکے لاتوں کا سیشن شروع کر چکے تھے۔

انکی اونچی آوازوں پر میراں بھاگ کر کمرے سے نکلی اور تیزی سے بھاگتے عرش کے کمرے میں گئی۔ دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں ہوری کھل گئیں

نا قابل یقین منظر تھا عرش اور مراق ایک دوسرے کی خاطر تواضع کر رہے تھے اتنی بری حالت وہ بے یقینی سے لڑکھڑائی۔ دونوں برے حالوں میں تھے۔

"او۔۔۔ مائی گاڈ۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ بابا۔۔۔ بابا۔۔۔" وہ بوکھلاتی اپنے باپ کو زور سے آواز دیا۔

کسی نسوانی آواز کا بھی ان پر اثر نہیں ہوا تھا۔

حماد جو آدھے گھنٹے پہلے آئے تھے میراں کی چیخ پر بوکھال کر کمرے سے اوپر بھاگے۔ بھاگتے ہوئے وہ عرش کے کمرے م آئے جہاں میراں دروازے سے لگی سہمی ہوئی تھی اور سامنے کا منظر انہیں بھی ہلا چکا تھا۔ دونوں زمین ہر لوٹے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے لگ رہے تھے۔ یہ ان کیلئے بھی ناقابل برداشت بات تھی۔ وہ شوکڈ کی کیفیت میں سامنے دیکھ رہے تھے

"ب۔۔۔با" میراں نے حماد کا بازو ہلا کر انکی طرف توجہ دلائی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

حماد خانزادہ ہوش میں آتے انکی طرف بڑھے۔

"عرش۔۔۔ مراق۔۔۔ پاگل ہو گئے کیا" وہ گرجدار آواز میں بولتے انکی طرف بڑھے مراق جو عرش کے اوپر تھا مکامار نے لگا تھا اسی بازو کو حماد نے ہڑ کر پوری طاقت سے کھینچتے دوڑ دھکا دیا۔
عرش کا حماد کا بھی ہوش نہیں آیا وہ اٹھتا مراق کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ حمادی نے اسکا بازو کھینچ کر زور سے بیڈ پر دھکا دیا۔

مراق کا سر کرسی سے لگا تھا جس سے درد سے وہ تھوڑا ہوش میں آیا۔

"بس۔۔۔۔ خبردار جو تم لوگ ہلے اپنی جگہوں سے" انکو دوبارہ اپنے موڈ میں آتے دیکھ کر حماد کی رعبدار آواز گونجی دونوں نے ہوش میں آتے بیک وقت حماد کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے انہیں گھور رہے تھے۔
دونوں کا غصہ ایک سیکنڈ میں ہوا ہو گیا تھا۔

"ہیہا" اس خاموشی میں ہچکی گونجی عرش مراق نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں میرا آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے سہمتے ہچکی لی تھی وہ بہت ڈر گئی تھی اسکے لیے یہ پہلی دفعہ تھا۔

ایک بھائی تھا دوسرا اسکی محبت۔۔۔ اور دونوں خون کے پیاسے ہوئے تھے۔ وہ تو یہ حالت دیکھتی ہی بے دم سی ہو گئی تھی۔

READERS CHOICE

وہ دونوں کے چہرے ہر خون دیکھتی اور ڈر گئی۔ اور اسکے حواس جانے لگے۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی۔
عرش نے بھاگتے اسے باہوں میں بھرا۔ اور وہ لہرا کر اسکی آغوش میں گئی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی



وہ دھکتے سر سے خود کو جاب کیلیے تیار کر رہی تھی۔ سر پر دوپٹہ پن کیا۔ اور دروازے کی طرف بڑھی۔
"آہ" جیسے ہی دروازہ کھولا تو اسے زور کا دھکا لگا وہ بری طرح لڑکھڑا کر زمین پر گری۔
ساتھ ہی چند قدموں کے اندر آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔
وہ شدید درد سے سر تھامے سنبھلی اور سامنے دیکھا۔ اسکی آنکھیں پوری طرح کھل چکیں تھیں۔ خوف سے اس کا دل
رکنے جیسا ہو گیا
سامنے فیزی اور اسکے گروپ کی لڑکیاں کھڑی تھیں۔
فیزی تو آنکھوں میں خون لیے سخت نظریں سامنے گاڑے کھڑی تھی۔
اشمال نے ایک نظر فیزی پر اور پھر اسکے پیچھے اسی قسم کی لڑکیوں کو دیکھا وہ بری طرح ڈر گئی۔ یقیناً وہ کسی اچھے مقصد
کیلئے نہیں آئیں تھیں۔ اس کی ڈر سے جسم میں جان ہی نارہی کہ وہ اٹھ سکے وہیں زمین پر ہی جسم نے جان چھوڑ دی
تھی۔ وہ تو اکیلی تھی اور اسکے سامنے 65 تھیں۔
"میرا کہاں ہے؟؟؟" فیزی نے اس پر نظریں گاڑے سنجیدگی سے پوچھا۔ جڑے بھینچیں ہوئے تھے۔
اشمال نے سہم کر اسے دیکھا۔ اسکی آواز تو نالکے کا نام لے چکی تھی۔
"میراں۔۔۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔ ہے؟؟؟" فیزی نے لفظوں پر زور دے کر کہا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

اشمال نے خوفزدہ آنکھوں سے اسے دیکھتے گلہ نم کیا

"وہ۔۔۔۔۔اپ۔۔اپنے۔۔گھ۔۔گھر۔۔گئی ہے" آواز میں صاف لڑکھڑاہٹ تھی۔ اسے نہیں معلوم

تھا کہ وہ کیوں آئیں ہیں مگر ان کی موجودگی کبھی بھی کسی کے لیے اچھی نہیں رہی۔

"کب آرہی ہے وہ؟؟؟" فیزی اس کے سامنے پاؤں کے بل بیٹھی اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے سوال کیا۔

"مجھے۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔م۔۔۔معلوم" وہ خود میں سمٹی کوف سے بولی۔

"صرف سچ" جھٹکے سے اسکے بالوں کی گرفت لی کہ وہ درد سے چیخ پڑی۔

"مجھے۔۔۔ سچ۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ معلوم۔۔۔ کب۔۔۔ آئے۔۔۔ گی۔۔۔ لیوووو" بالوں کو چھڑواتے

ہلکان ہوتے بولی۔ اتنی زور سے اس نے پکڑے تھے جیسے جڑ سے اکھیر طے گی۔

"میں تم سے آخری دفعہ پوچھ رہی ہوں۔۔۔ میرا کہاں ہے اور کب آئے گی ہے۔۔۔ سچ سچ بتا۔۔۔ ورنہ جو تمہیں

سڈ کی وجہ سے چھوڑا تھا نا۔۔۔ ایک سیکنڈ میں سڈ کا لحاظ بھول جائیں گے۔۔۔ پھر بچا لینا خود کو "وہ اسکے جبرے پر

سخت انگلیاں گاڑے دانت پیس کر بولی۔

۱۱ یقین

جانو۔۔۔ میر۔۔۔ میر۔۔۔ صرف۔۔۔ کل۔۔۔ ب۔۔۔ بات۔۔۔ ہ۔۔۔ ہو۔۔۔ ہوئی۔۔۔ تھی۔۔۔

اس نے۔۔۔ ص۔۔۔ صرف۔۔۔ حال۔۔۔ یو ج۔۔۔ یو چھا۔۔۔ تھا۔۔۔ او۔۔۔ اور۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں "وہ لڑکھڑاتی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

زبان سے ڈر ڈر کر بولی۔ اسکے سامنے جو کھڑیں تھیں وہ یقیناً سر پھر لڑکیاں تھیں۔ کچھ بھی کر جاتیں انجام کی پرواہ کیے بنا۔

"یہ۔۔۔ ایسے نہیں بتائے گی۔۔۔ اسے لے کر چلو زرا۔۔۔ اسکی عقل ٹھکانے لگائیں" اسکے گال پر ناخن گاڑتے وہ نفرت سے بولی۔

"ننن۔۔۔ ن۔۔۔ نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ خدا۔۔۔ کا۔۔۔ واسطہ۔۔۔ ایسا۔۔۔ نا۔۔۔ کرو۔۔۔ میں۔۔۔ سچ۔۔۔ کہہ۔۔۔ رہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ جانتی۔۔۔ وہ۔۔۔ کب۔۔۔ آئے۔۔۔ گی۔۔۔ پلیز۔۔۔ چھوڑ۔۔۔ دو۔۔۔ مجھے۔۔۔ نہیں۔۔۔ معلوم" وہ اس سے پہلے کہ اسے اٹھا کر لے کر جاتی اشمال بری طرح گھبرائی خوف سے بچی کچی جان بھی نکلنے کے در پر تھی۔ وہ بری طرح اسکے سامنے روتے ہوئے بولی۔ آنکھوں سے پانی قطار بن کر نکلنے لگی تھیں۔

"سن۔۔۔" فیزی نے دوبارہ اسکے جبرے کو پکڑا۔ اشمال نے سانس روک کر خوف سے اسے دیکھا۔۔۔ نجانے اب کیا کہنے جا رہی تھی۔

"تو۔۔۔ ہمیں۔۔۔ اسکی۔۔۔ خبر۔۔۔ دے۔۔۔ گی۔۔۔ وہ۔۔۔ کہاں۔۔۔ جاتی۔۔۔ ہے۔۔۔ کہاں۔۔۔ ہوتی۔۔۔ سب۔۔۔ ورنہ۔۔۔ اس معصومیت کو برباد کرنے میں ہم کسر نہیں چھوڑتے۔۔۔ معلوم ہے نا بی؟" اسکی گال پر اپنے لمبے ناخن سے زور دیتے کہا۔ اشمال نے نفرت سے برداشت کیا سب سختی سے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

"یاد۔۔۔ رکھنا" اس کو انگلی دکھاتی وہ اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی اور اسکے ساتھ آنے والی لڑکیاں بھی اشمال کو غلیظ نظروں سے دیکھتے اسکے پیچھے چل دیں۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”آغغغ۔۔۔ آغغغغ“ دروازہ بند ہوا تو وہ بیڈ پر منہ رکھتے زور زور سے چیخی۔

اسے سخت شرم آرہی تھی خود پر ہر بار وہ کیوں اتنی بے بس ہوتی تھی ان کے سامنے وہ کیوں ڈرجاتی ت ایسوں سے اس میں کیوں وہ جگرا نہیں تھا جو وہ ہمیشہ میراں میں دیکھتی تھی۔ میراں کبھی انکے سامنے نہیں جھکی تھی۔ اور خود یہ اتنی ڈر پھوک تھی کہ کچھ کر نہیں پاتی تھی۔ اسی ڈرنے کی بارانکوشہ دی تھی۔ کتنی دفعہ وہ اسکا شکار کرنا چاہ رہی تھیں ہر بار ہی میراں کسی فرشتے کی طرح اسکو بچا جاتی تھی۔ اور اب اسکو وہ نیا فرمان سناگی تھی۔ وہ اور میراں کی خبر دے؟ وہ کبھی اتنا بڑا کھیل نہیں کھیل سکتی تھی۔ اور اگر وہ نایہ کرے گی تو یقیناً وہ اسکو چھوڑیں گی نہیں اور اسکے پیچھے کونسا اپنے بیٹھے تھے جو اسکی موت پر سوگ مناتے۔ ہاں صرف ایک ہی تھا جس کی وجہ سے اسکی سانس چل رہی تھی۔ اس شخص سے بے حد غصے کے باوجود اسکی خاطر جی رہی تھی۔ وہ کم سے کم اسکے نام کی ہو کر مرنا چاہتی تھی۔ اور وہ کیسے ان بد تمیز لڑکیوں کی حرکتیں بتاتی جسے سوچ کر وہ خود شرم سے پانی پانی ہو جاتی نفرت محسوس ہوتی۔ وہ تو چاہ کر اسے یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ مجھے بچالو سنبھال لو۔۔۔ اس کے سامنے ایک تھوڑی سی انا بھی تو آ جاتی تھی۔



کم ترے ضبط کی قیمت نہیں کرنے والے۔۔۔۔۔

ہم تری آنکھ سے ہجرت نہیں کرنے والے۔۔۔۔۔

اپنے نزدیک محبت ہے عبادت کی طرح۔۔۔۔۔

ہم عبادت کی تجارت نہیں کرنے والے۔۔۔۔۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

یہ الگ بات ہے اظہار نہیں کر سکتے۔۔۔

یہ نا سمجھو کہ محبت نہیں کرنے والے۔۔۔۔۔

"ماما۔۔۔ ماما۔۔۔ کہاں ہیں ماما" وجہی کمرے سے گردن نکالے اونچی آوازیں دے رہا تھا اور نظریں اوپر سے لے کر نیچے فلور تک پوری ایکسرے کی طرح گھوم رہی تھیں۔ مگر جس کو آنکھیں ڈھونڈ رہی تھیں وہ تو 2 دن سے اسکو نظر نہیں آرہی تھی۔ اور فقط اسکو اپنے سامنے دیکھنے کیلئے وہ اپنے طے شدہ صاف ستھری کبرڈ کو بری حالوں میں پہنچا چکا تھا۔ مگر اللہ جانے کہاں تھی کہ ناکبر ڈٹھیک کرنے آرہی تھی ناس کی تیز آوازوں تک کا جواب نہیں دے رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے وجہی" کچن سے اسکی چاچی نے باہر آتے پوچھا۔

"ماما؟" اس نے ایک لفظ میں اپنی ماں کا پوچھا

"شی ازناٹ ان ہوم بچے" وہ مسکرا کر بولیں

"میرا کمرابکھر اڑا ہے کون ٹھیک کرے گا اب؟" اندر سے بڑی خوشی ہوئی کہ اب ڈائریکٹ وہی کرے گی۔

"میں فری ہو کر کر دیتی ہوں" وہ کچن کی طرف بڑھتے بولی۔

"آ۔۔۔ وہ۔۔۔ دانی سے کہہ دیں یا فلک سے کہہ دیں پلیز" وہ فٹافٹ کہتا اندر برہ گیا۔ جانتا تھا کہ فلک تو گھر ہے

نہیں وہ تو کالج ہے۔ اب یہ جس بھی کونے کھدرے میں ہوگی نکل ہی آئے گی۔

وہ مسکراتا اندر آ رہا تھا دل دھڑک رہا تھا کہ کسی بھی پل اسکی آنکھوں کے سامنے آئے گی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"ماما،۔۔۔" زوردار چیخ کی آواز پر اسکے قدم تھمے اسکے کانوں میں اسی کی آواز تھی۔ وہ اسی قدموں سے باہر کی طرف بھاگانیچے ریلینگ سے دیکھا اسکے پیڑوں سے زمین نکل گئی سامنے کا منظر دیکھ کر۔ وہ بری طرح ہانپتے تڑپتے اپنی ماں کو کچھ بتانا چاہ رہی تھی۔

"دانی۔۔۔ چندا" وہ انکی بازوؤں میں جھول گئی۔ وجہی کے اوسان خطا ہو گئے وہ جتنی تیزی سے نیچے آسکتا تھا نیچے آیا۔ اور بھاگتے اس تک پہنچا۔ نساء تو بوکھلا گئی تھیں۔ اسے بازوؤں میں بھرتے وہ باہر کی طرف بڑھا۔ اسے صرف یہ نظر آ رہا تھا کہ اسکی زندگی کی آنکھیں بند ہے اور وجاہت المیر سلطان اپنی زندگی کی ایسی خاموشی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ابھی یہ نہیں جاننا تھا کہ کیا ہوا اسے بس اس وقت اسکی تڑپ اسکا خوف سے ہانپنا نظر آ رہا تھا اور بے جان پڑی اسکے بازوؤں میں وہ اسکی جان کو سولی پر لٹکانے کے در پر تھی۔



"سسسی۔۔۔ آرام سے" وہ درد سے کراہیا۔ عرش نے اسے گھورا۔

"ایک تو تجھے ٹریمنٹ دے رہا ہوں اور آگے۔ سے سی سی کر رہا ہے۔۔۔۔۔ ابھی میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا" وہ اسے آنکھیں دکھاتا ہوا۔

"میرا کونسا کم ہوا ہے۔۔۔۔۔ اگر بابا سنا آتے تو تو مے بھی سی سی کر رہے ہونا تھا" وہ شیشے میں اپنی سوچی آنکھ کو غور سے دیکھتے ہوا۔ عرش پاس کھڑا اسکی آنکھ پر لائٹ بام لگا رہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تو ہے تو بے حد کمینہ۔۔۔۔ منہ پر ہی مارنا تھا۔۔۔ پھر آنکھ ہی پھوڑنی تھی ! ! ؟" مراق نے دوسری صحیح آنکھ سے عرش کو گھورتے کہا سو جی ہوئی آنکھ تو بچاری خاموش بند تھی۔

"میرا بس چلتا تو تیرا قتل کر دیتا۔۔۔ پھر مجھے خیال آیا کہ عرش تم کیوں اسکے قتل سے ہاتھ رنکو گے، ایسے ہی جیل جاؤ گے۔۔۔ کوئی ایسا پلین کرو کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی ناٹوٹے" وہ ہنسی ضبط کرتا شیشے میں اپنا سو جا گال دیکھ رہا تھا۔

"تو۔۔۔۔۔ یرے قتل کے پلین بنا رہا ہے؟؟" مراق مے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ شک کوئی۔۔۔ جو تیری حرکتیں ہیں نا۔۔۔ ایسا ہی سوچا میں نے۔۔۔ ویسا تو بھی کم کمینہ نہیں ہے، میرے گال کو بری طرح رگڑ دیا ہے۔۔۔ کیا ملا عرش خانزادہ کو تکلیف پہنچا کر؟؟؟" عرش نے شیشے میں اسکے عکس کو دیکھتے کہا۔

"تو۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ یعنی۔۔۔۔۔ مراق فندی۔۔۔۔۔ و۔۔۔ قتل کرے گا؟؟؟.... اس سے پہلے کہ تو مجھے کچھ کہے۔۔۔ میں تیرا بند و بست کرتا ہوں۔۔۔ رک ادھر" وہ اٹھتا عرش کی گردن کو بازو میں دبا گیا۔

عرش بازو گھما کر اسکی کمر کو جکڑا۔

اور دونوں کی حالت یہ تھی کہ ایک دوسرے کے شکنجے میں تھے۔

"یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ ہے؟" حماد خانزادہ جو ابھی ڈاکٹر کو سی آف کر کے انکی خبر لینے آرہے تھے سامنے کے منظر نے انکو پھر سے جھٹکے دے دیے وہ گرجدار آواز سے بولے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

آواز تھی کہ کیا وہ دونوں اچھل کر بیٹے شریف بچوں کی طرح معصوم چہرے لیے کھڑے ہو گئے۔

حماد نے ماتھے پر بل ڈالے انکی حالتیں ملاحظہ کیں۔

مراق آفندی جن کی آنکھ سو جی ہوئی تھی، بازو کی ایک سائیڈ پر ہلکے سکریشر تھے اور سر پر کرسی لگنے کی بنا پر چھوٹا سا

روبر اسابنا تھا۔

انکا عظیم سپوت دی گریٹ عرش حماد خانزادہ سو بے گال دکھتی کمر اور پھٹے ہونٹ سے سامنے کھڑا تھا اور معصومیت

تو ایسے تھی جیسے ان جیسا شریف بچہ کسی ماں نے ناجنا ہو یہ دنیا میں واحد معصوم انسان ہوں۔

"نالائقوں۔۔۔۔۔ یہ کیا تھا۔۔۔۔۔ کچھ دیر پہلے کس بات پر لڑ رہے تھے۔۔۔ اور ایسی کونسی بات تھی جس کی وجہ سے

دونوں کو ایک دوسرے کے منہ توڑنے پڑے" وہ دونوں کی حالت اور دماغی توازن کو سمجھ گئے تھے کہ یقیناً انکے

امدر کا معاملہ ہے سنجیدگی سے نہیں مار پیٹ کی بس غصہ نکالا ایک دوسرے پر جو ایک دوسرے پر آیا تھا۔ وہ وجہ نہیں

جانتے تھے صوفی پر بیٹھتے ازل کی رہبر آواز سے دریافت کیا

"بابا۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ یہ ہی کمی۔۔۔۔۔ عقل۔۔۔۔۔ عقل" عرش جو اسے خوبصورت نام سے پکارنے لگا

تھا فوراً اسے ادائیگی درست کی۔ دوستوں میں تو چل جاتا سب پر باپ کے سامنے کون کم بخت دوستوں کو نئے ناموں

سے بلائے۔

"مجھے اچھے سے معلوم ہے۔۔۔۔۔ کتنا۔۔۔۔۔ عقل۔۔۔۔۔ ہے وہ۔۔۔۔۔ کتنے آپ" وہ کم عقل پر زور

دیتے بولے سمجھ تو گئے تھے کہ انکا سپوت کیا کہہ رہا ہے۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"جی۔۔۔ بابا۔۔۔ سا۔۔۔ اس کی ہی غلطی تھی۔۔۔ میں نے تو بہت چاہا پیار سے سمجھ جائے خ 2 دی سمجھ جائے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ پھینٹی کھا کر ہی عرش خانزادہ جو سکون ملا ہے۔۔۔ سوچ رہا ہوں کہ ایسی روز عرش کو اکثر دیا کروں پھر جلدی سمجھ جاتا ہے" وہ بڑے مزے سے عرش پر مدعا ڈالتا بولا وہ زہن میں وہ وقت لاتے بولا تھا جب اس نے عرش کو کافی پیار سے سمجھایا تھا کہ ابھی میراں کی شادی کا ناسوچے مگر عرش کو جب تک مراق کا مکا ناٹا وہ سمجھا نہیں۔

"اور۔۔۔ آپ کی کیا رائے ہے؟" حماد نے سپاٹ لہجے سے عرش پر طنز کیا۔
"بابا۔۔۔ میں نے بھی چاہا تھا کہ سکون سے ساری بات کرے۔۔۔ مگر نہیں اپنی ہی سائنسیں جھاڑ رہا تھا، یہ نہیں وہ نہیں یہ تو ایسے ہے وہ تو ایسے ہے۔۔۔ سیدھی طرح بات اسے آہی نہیں رہی تھی۔۔۔ مجبوراً مجھے دودو ہاتھ کرنے پڑے۔۔۔ اور اگر دوبارہ ناسد ہر اتود و بار یہ حاکت اسکی کروں گا" وہ بھی اس منظر کو سوچتے بولا جب وہ ویٹ کر رہا تھا کہ مراق خود کنفس کرے مگر ناجی وہ ادھر ادھر کے لٹے جواز دے رہا تھا کہ میراں ایسے ہے میراں ویسے ہے اسکی اتج کیا ہے اسکی پڑھائی ہے سیدھی طرح بولتا کیوں نہیں کہ پسند کرتا ہے۔ جب گھی سیدھی انگلی سے نا نکلے تو ٹیڑھی کرنے میں آخر کیا حرج۔

"اچھا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اس ساری گفتگو کے پیچھے۔۔۔ کون ہے۔۔۔ مدعا؟" دونوں کی باتوں کے بعد وہ اٹھ کر ان کے مقابل آکر بولے۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

دونوں نظریں چرارہے تھے کوئی بھی کم سے کم ابھی سب بیان نہیں کرنا چاہتے تھے۔ یہ دونوں کا معاملہ تھا وہ حماد کو داخل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ مگر انکی ایکسرے کرتے آنکھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے آنکھیں اندر جا کر دماغ اور دل کی باتیں پڑھ لیں گی۔ خدا کسی کو ایسی ایکسرے کرتی آنکھیں نادیں۔

"آمین" دونوں یک زبان بولے پھر چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنسی ضبط کرنے چکروں میں سرخ چہرے جھکا لیے۔

حماد خاموش تھے یقیناً کچھ سوچ رہے تھے۔

دھیرے سے دونوں ہاتھ اٹھائے ایک مراق کے اور دوسرا عرش کے کندھے پر رکھا۔ وہ دونوں کمپوز ہوتے انکی طرف متوجہ ہوئے۔

"میری بیٹی کھیلو نہ نہیں۔۔۔ جس پر شرط لگا کر بازی جیتی یا ہاری جائے۔۔۔ وہ مرد میرے نزدیک مرد نہیں جس میں اپنی چاہت حاصل کرنے کی طاقت ناہو۔۔۔ اور وہ مرد بھی مجھے قبول نہیں جو اپنے دوست پر ہاتھ اٹھائے" وہ سنجیدگی سے کہتے دونوں کے سانس سکھا گئے تھے۔

مراق تو پٹر پٹر حماد کو دیکھ رہا تھا کہ کیسے بات کی جڑ تک پہنچ جاتے ہیں؟ کیا سچ میں ایکسرے لگے انکی آنکھوں میں کہ میری ایک آنکھ سے اندر جا کر بات پکڑ لی اور اگر دونوں آنکھیں صحیح ہوتیں تو پھر تو بابا باسانے میرے اندر کی کوئی پرائیویسی رہنے نہیں دینی تھی۔۔۔ حد ہے یار بندہ کہاں جائے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

ور عرش کیلئے فی بات نہیں تھی کہ اسکے باپ نے بات کی جڑ کو پکڑا ہے ہاں وہ سر ضرور جھکا گیا تھا کیونکہ وہ میراں کیلئے ہی تو لڑے تھے۔ وہ اسکا بھائی تھا مگر مراق کا دوست بھی اور اسے اچھے سے یاد تھا کہ حماد اسے ہمیشہ ایک ہی بات سمجھاتے تھے کہ اگر دوستی کرو تو جی جان سے نبھاؤ ہاتھ اٹھا کر نشتر چلا کر پیٹھ پیچھے چھرا گھونپ کر غداری نہ کرو۔ "میری بات اس وقت میری بیٹی کی ہے، تم میں دم ہے مرد ہو تو اپنی بات میرے سامنے کہو" حماد نے پیچھے ہاتھ باندھتے سپاٹ لہجے میں مراق سے کہا۔ مراق نے جھٹکے سے سراٹھایا۔ عرش کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑا تھا۔ "بولو" دوبارہ اسے مخاطب کیا۔

"مم۔۔۔ میں۔۔۔ ب۔۔۔ بابا سا۔۔۔ می۔۔۔ میرا۔۔۔ کیا۔۔۔ مدعا" اب اتنی ہمت اس میں نہیں تھی کہ کمال جرأت سے کہے کہ میں میراں کو چاہتا ہوں۔ "عرش" نظریں مراق پر ٹکاتے عرش کو بلایا جو فوراً اسے انکی طرف دیکھنے لگا۔ "میراں کیلئے میں نے ایک لڑکا دیکھا ہے۔۔۔ کمرے میں آنا مجھے کچھ باتیں ڈسکس کرنی ہیں۔۔۔ تم بھی آجانا مراق۔۔۔ پھر بات کرتے" وہ دونوں پر نظریں ڈالتے پلٹے۔

عرش تو چلو یا تھا اس پر غصہ کیا مارا بات ختم ہوئی لیکن اب حماد خانزادہ جو کر رہے تھے وہ تو ایک سخت گھوری نہیں ڈال سکتا تھا کہ مارے۔ لٹھے کی مانند سفید رنگ ہو چکا تھا جو بات حماد خانزادہ نے کی تھی ابھی۔ یعنی دوسری بات کا موقع ہی نہیں دیا؟۔

بِسْمِ بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

عرش کی اندر سے ہنسی نکل رہی تھی اسکی حالت دیکھ کر جو زیادہ ہی شوخا ہو رہا۔ سیدھا کہہ دیتا کہ پسند ہے کم سے کم اپنی چاہت کیلئے کوئی لڑکا تو ناپسند کرنا پڑتا

"ب۔۔ بابا سا "حماد اس سے پہلے کمرے سے نکلتے مراق نے خود کو کمپوز کرتے آواز دی حماد کے قدم رکے۔ انکے قدم تو اپنی جگہ رکے تھے مگر مراق کو اپنے سینے میں ڈر سے دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"میں۔۔۔۔۔ مر کر۔۔۔ بھی۔۔۔ اسے

کسی۔۔۔ کا۔۔۔ نا۔۔۔ ہونے۔۔۔ دوں۔۔۔ ابھی۔۔۔ تو۔۔۔ پھر۔۔۔ زندہ۔۔۔ ہوں "وہ خود کو حد درجے نارمل کرتا نرمی سے بولا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا بس اس سے زیادہ اسنے کچھ نہیں کہنا تھا کچھ باتیں سمجھنے کیلئے بھی ہوتی ہیں ہر بات کو زبان دی جائے ضروری تو نہیں۔

حماد پلٹے اور سرد نظروں سے اسے دیکھا جو سر جھکائے شائد سزا کیلئے تیار تھا۔

"میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو۔۔۔۔۔" اس کے سامنے کھڑے ہوتے کہا۔ مراق نے ہمت کر کے سر اٹھایا۔ کیونکہ اگر آج نا کہا تو شاید حماد دوبارہ ناسنیں۔

"بابا سہا۔۔۔ میراں میری پسند ہے۔۔۔ عزت دینا جانتا ہوں۔۔۔ مگر تب تک عزت نہیں دے پاؤں گا جب تک آپکی رضا شامل نا ہوئی" وہ بہت ہی زیادہ ہمت جمع کر کے بولا تھا اندر سے فل کانپ گیا تھا جب آنکھوں میں دیکھتے بات کی۔

"اور اگر راضی نہ ہوں تو؟" ایک اور ٹیسٹ۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"یہ آپ سوچیے بھی نا۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے آپ راضی ہی چاہیے" ایک سیکنڈ میں اسکا جنون باغی ہوا تھا۔ یہ تو دل کو قبول ہی نہیں تھا کہ کوئی اسکی میر و کو دور کرے کیوں بئی؟؟؟ کسی کی کیا مجال چاہے اسکا باپ ہی کیوں نا کھڑا ہو سامنے۔

"اب لگے ہونا مرد۔۔۔۔۔ بیوقوفوں کی طرح کیوں ریا کیٹ کر رہے تھے۔ ڈائر یکٹھسے مانگتے اپنی مانگ۔۔۔۔۔ تب مزاح آتا" وہ ہلکی سی مسکان سے بولے اور آگے بڑھ کر سینے سے لگایا۔

"ایک منٹ۔۔۔ آپ کا کہنے کا مطلب میں بیوقوف ہوں؟" عرش نے حیرت سے پوچھا۔
"بلکل۔۔۔۔۔ اگر جان گئے تھے کہ مراق کیا چاہتا ہے تو آنکھوں میں بات کرنے کا کہتے، لڑنے بیٹھ گئے۔
"بابا۔۔۔۔۔ اتنی جلدی مان گئے۔۔۔۔۔ اس پر تو کیس ڈالنے کا سوچ رہا۔۔۔۔۔ مجھے نہیں بتایا اس نے" عرش کو یہ اب برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اتنی آسانی سے لڑکی مل رہی اس کو۔ اسنے تو سوچا تھا کہ مراق کو زرا بابا سے پھیننی لگواتا مزاح آتا۔

"بتایا اس لیے ن۔۔۔۔۔ کیونکہ تم میراں کے بھائی یو۔۔۔۔۔ تم یقیناً میراں کے بھائی بن کر ملتے دوستی نارکھتے" حماد نے صاف بات کی۔

"بٹ۔۔۔ بابا۔۔۔ یہ مجھے جانتا ہے۔۔۔۔۔ میں اسکا دوست ہوں۔۔۔۔۔ مجھسے بھر کر کون قدر کرے گا اسکی فیلنگز کی۔۔۔ میرا دوست ہے میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔ کسی غلط بندے کی تو میں پر چھائی نا پڑنے دوں اپنی بہن پر۔۔۔۔۔ نظر تو دور کی بات ہے" وہ سانس لیتا بولا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"بس بچے۔۔۔۔۔ میرے بیٹے انکی خوشیاں عزیز مجھے۔۔۔ مگر میری بیٹی میری شہزادی ہے۔ اسکی چاہ رضا سب سے اول پر۔۔۔۔۔ ٹیک ریسٹ" وہ دونوں کو پیار سے کہتے کمرے سے نکل گئے۔ پیچھے مراق نے زور سے عرش کو گلے لگایا۔ اسکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی اسکی چاہت اسکے نام ہو جائے گی اس کیفیت کو وہ شاید بول کے بتانا پاتا۔ عرش نے محبت سے اسکو زور سے گلے لگایا اسکا جگر اسکا یار تھا اسکی پہچان تھا وہ خوش ت کہ اسکی بیٹی جیسی بہن کو شہزادی بنا کر رکھے گا اور وہ دونوں سکون میں تھے اب کیونکہ حماد جو مان گئے تھے



"دانی۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔ چند اوپن یور آئز" نساء پریشان سی اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر رہی تھیں۔ ابھی تو اسکی حالت سدھری تھی۔ ڈاکٹر کے مطابق یہ کدی چیز سے ڈری ہے یا اسے بہت بری طرح ڈرایا گیا ہے جس کا ایک اسکا دماغ قبول نہیں کر سکا۔ لیکن پریشانی کی بات نہیں تھی وہ اسے انجیکشن کے ذریعے میڈیسن دے چکے تھے جس سے اسکی سانس میں بحالی آئی تھی مگر ابھی سوئی ہوئی تھی۔ 5 گھنٹے گزر گئے تھے اسے ایسے ہی ہو سہیل کے بیڈ پر پڑے۔ سب دانی کی خبر سن کر ہو سہیل آ گئے تھے۔ اور کچھ دیر پہلے وجاہت نے اپنی ماں اور فلک کو گھر بھیجا تھا۔ اسکی خود کی جان سولی پر اٹکی ہوئی تھی۔ نجانے کیا ہوا تھا اسے ایسے تو کبھی نہیں ڈری تھی۔ وہ خود اب نساء کے پاس کھڑا پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ جا کر اسکی خود آنکھیں کھول دے جو انکی جان حلق تک پہنچا گئی تھی۔ یہ جن سے محبت ہوتی ہے وہ ایسے ہی کیوں تڑپاتے ہیں؟ خاموش رہ کر؟ بات نا کر کے؟

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

بنادیکھے سکون سے سو کر؟۔۔۔ یقیناً محبت راس نہیں آتی ان کو۔۔۔ یا پھر محبوب کو چاہا جانا پسند ہے تبھی امتحان لیتا ہے اپنے دیوانے کا !

"اوپن دا آزمائش پر نسز" عبیر سلطان نے جھک کر ماتھے پر بوسہ دیا۔ اب جتنے گھنٹے گزر گئے تھے اسے ہوش آ جانا چاہیے تھا۔ اسی کیے تو سب پریشان زیادہ ہو رہے تھے۔

"حوصلہ رکھو۔۔۔ اللہ کا کرم ہے کہ ہماری بچی ٹھیک ہے اب۔۔۔ دل چھوٹانا کرو" المیر سلطان نے اپنے بھائی کو سینے سے لگاتے پیار سے سمجھایا۔ جن کی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔ انہوں نے کہاں دیکھا تھا اپنی بیٹی کو اس حالت میں۔ "دانو ! "نساء نے پیار سے پکارا۔

مسلسل آوازوں پر وہ ہلکا سا کسمسائی۔ دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔ لیکن آنکھوں کے سامنے نیند سے سفیدی آرہی تھی۔ یہ میڈیسن کا اثر تھا جو بیہوشی کی طرح نیند آئی تھی اب بھی اسکا خمار تھا۔ وہ آنکھوں کو زور سے بند کر گئی۔ پھر وہی منظر اچانک آنکھوں میں آ گئے۔

"ن۔۔۔ ن۔۔۔ ما۔۔۔ ما۔۔۔ ب۔۔۔ ب۔۔۔ با" وہ بوکھلاتی زیر لب تڑپنے لگی اسکی حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی لیکن محسوس کر سکتے تھے کہ وہ اس وقت ڈر رہی ہے۔

"چندا۔۔۔۔۔ جی میری جان۔۔۔۔۔ آپکے پاس ہے۔۔۔۔۔ میری شہزادی کے پاس" وہ جلدی سے آگے ہوتی اسکے ماتھے پر پیار کرنے لگی۔ حوصلہ دینے لگی۔

بہما بھٹی

عرش فلک

اس کیفیت میں وہ شاید اپنی ماں کی آواز پہچان گئی تھی تبھی تھوڑا سا اٹھتے اپنی ماں کی گود میں چھپتے رو دی۔ عبیر اور المیر بھی اسکی حالت پر پریشان ہو گئے۔ وجہی تو بس خاموش نگاہوں سے اسکی حالت دیکھ رہا تھا۔ اسکے بس میں ہوتا تو ہر اس چیز کو دنیا سے ہی فارغ کر دیتا جس نے اسکی دامن تکلیف دینا چاہی۔

"ما۔۔۔ ما۔۔۔ وہ۔۔۔ نو۔۔۔ مجھے۔۔۔ نہیں۔۔۔ کالج۔۔۔ جاننا۔۔۔ ماما۔۔۔ اس۔۔۔ نے۔۔۔ میر
ی۔۔۔ ک۔۔۔ کلا۔۔۔ کلانی۔۔۔ پکڑی۔۔۔ مڑوڑی۔۔۔ مجھے۔۔۔ بچ۔۔۔ چاقو۔۔۔ سے۔۔۔ ڈرایا۔۔۔ ما۔۔
۔۔۔ بچ۔۔۔ بچالو۔۔۔ ماما۔۔۔ م۔۔۔ ماما۔۔۔ بچا۔۔۔ لو" وہ روتی بلکتیاپنی ماں سے لپٹی
بول رہی تھی۔ عبیر اور المیر تو پریشان ہو گئے اس کی بات پر لیکن وجہی کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو چکیں تھیں۔
نساء نے حیرت سے اپنی بیٹی کو دیکھا جو کیا کہہ رہی تھی۔

"کس۔۔ کس نے کیا۔۔ کس نے ڈرایا؟" نساء نے پریشانی سے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔

"ما-ما-ب-بلاج-چو-چودھری---

کا۔۔۔ب۔۔۔بیٹا۔۔۔زار۔۔۔زارون۔۔۔اما۔۔۔"وہ پھر سے ڈر گئی تھی۔ نساء تو نام سن کر ساکت ہو گئی۔ اسکی تو سانس بھی رک گئی تھی یہ کیسا نام اسنے بتا دیا تھا۔

عَبَّاس اور امیر کی ماتھے پر غصے سے چکنیں آگئیں۔۔

"یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ ہے۔۔۔ نساء؟؟؟" عبیر کی گرجدار آواز گونجی وہ قطا اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا ہوتے نہیں دیکھ سکتے

تھے۔ اور وہ کس کا نام لے رہی تھی۔ اتنے بھیانک چودھری کردار رکھتے تھے؟

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

نساء خاموش فرش پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی انکو نہیں علم تھا کہ بات یہاں تک جائے گی۔

"بولو۔۔۔۔۔ نساء۔۔۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔۔۔" اس بار المیر سلطان بھی بولے

"بابا۔۔۔۔۔ چاچو۔۔۔۔۔ ریلیکس۔۔۔۔۔" وجاہت خود کو کمپوز کرتا بولا۔ عمیر غصے سے کمرے سے باہر چلے گئے وہ کم

سے کم اس وقت اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر سکتے تھے۔ المیر بھی انکے پیچھے گئے تاکہ وہ کوئی نقصان نہ کر دے۔

وجاہت چلتا نساء کے پاس آیا جو خاموش تھیں اور چہرے پر ہر اسماں اور خوف کے اثرات تھے۔

"چاچی۔۔۔۔۔ ریلیکس" وہ انکے ماتھے پر بوسہ دیتا سینے سے لگا کر بولا۔

وہ ہوش میں آئیں اور فوراً اٹھتے تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئیں۔

وجاہت کو نہیں معلوم تھا کہ یہ سب کیا ریا کیٹ کر رہے ہیں اور کیوں ایسا کیا ہے بالاج چودھری کے ساتھ جو سب

اتنے پریشان ہو گئے اور سوال بھی اسکی نساء چاچی سے ہو رہے ہی؟ وہ اس کشمکش کو فلحال پڑے رکھنا چاہتا تھا کیونکہ

اسکی متاعِ جاں کو ابھی اسکی ضرورت تھی

"دانی" وہ اسکے پاس بیٹھتا پیار سے بولا۔ دانی کا جسم کانپ رہا تھا یقیناً وہ وجاہت کے سامنے خود کو کمپوز کرنے کی

کوشش کر رہی تھی۔ اسکی سسکیاں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

"دانی" اسکے لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا۔ وہ جو بند باندھنے کی کوشش میں لگی تھی اسکی آواز سے جھٹ پگھلتی اسکے

سینے سے لگتے کھل کے رونے لگی وجاہت نے سختی سے آنکھیں بند کی اور اسکو سینے میں بھینچ لیا اس کے حصار میں وہ

مزید رونے لگی تھی اسکا ڈرا اسکی حالت سے محسوس ہو رہے تھے۔ وجاہت اپنے غصے پر قابو پاتا اس کے کندھے کو

بِسْمِ بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

آہستہ آہستہ سہلا رہا تھا۔ دھیرے دھیرے سے سر پر بوسہ بھی دیتا تھا۔ وہ اسے چپ ہونے یا کوئی بھی بات نہیں کہہ رہا تھا۔ ایک ناتو وہ خود اس حالت میں تھا کہ جواب دیتا اور اسکی حالت ڈری ہوئی تھی جتنا خود کو ریلیکس ہوتی اتنا بہتر تھا۔

"بس" جب وہ کافی دیر روتی رہی تو پیار سے اسکے سر پر بوسہ دیتے کہا وہ بھی سنک سنک کرتی خود کو نارمل کرنے لگی۔ لیکن خود کو اسے دور نہیں کیا اس کی باہوں میں بے حد سکون تھا ایسا سکون جیسے اسکی جان سلامت ہو جیسے سانسوں پر سے پھرے ہٹ جائیں۔ تحفظ تھا اسکی پناہوں میں۔ وہ کم سے کم ابھی اس سکون سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی۔

"اتنی زور کی کلائی مڑوڑی تھی" وہ سوس سوس کرتی دکھ سے بولی۔

وجاہت نے اسکی کلائی دیکھی جہاں اب تو نشان نہیں تھا کسی سرخی کا مگر یقیناً وہ ہلکی ہلکی جلن محسوس کر رہی تھی۔ دھیرے سے اس کلائی پر بوسہ دیا اس سہمی ہوئی حالت میں بھی سرخیاں اسکے چہرے پر چھا گئیں وہ شرم سے اسکے سینے میں منہ دے گی

"کون تھا وہ؟" نرمی سے مگر سنجیدہ چہرے سے ہو چھا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وجاہت ضرور اسکی شرم و حیا سرخیاں انجوائے کرتا۔

"وہ۔۔۔۔۔با۔۔۔بالاج۔۔۔چودھری۔۔۔کا۔۔۔بیٹا" وہ اس کے ساتھ لگے دو بارہ ان منظر کو یاد کرتے ہوئے۔

"میں بہت ڈر گی تھی۔ جھے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے آج میں گھر نہیں آیاؤں گی۔۔۔ وہ قریب آناچ۔۔۔"

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"شششش" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وجہی نے سختی سے اسکے لبوں پر انگلی رکھی۔ آنکھیں خون جھلکا رہی تھیں

"شروع سے بتاؤ" وہ بہت محنت سے اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دانیل نے اسے دیکھا پھر بتانے لگی۔

"ہے بیوٹی" وہ اپنی کلاس لینے جا رہی تھی کہ اسے پیچھے سے آواز آئی۔ وہ اگنور کرتی آگے کوریڈور میں آچلنے لگی۔
"تمہیں میری آواز نہیں آرہی؟" دفعتاً کسی نے اسکا ہاتھ پکڑا اور دیوار سے پن کیا۔ وہ اس اچانک حملے پر خوف سے ہلکی سی چیخی۔ اسکے سخت ہاتھ اسکی کلائی میں کھب سے گئے تھے۔

"یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ بد۔۔۔ تمیزی۔۔۔ ہے؟؟؟؟" دانیل نے سامنے اوباش زارون بالچ چودھری کو دیکھا تو غصے سے کہا۔ ویسے تو اسکی جان ہوا ہو رہی تھی۔ وجاہت اور اپنے بابائیا کے علاوہ کسی کے بھی کب ایسے قریب آئی تھی اور سامنے کھڑا گنڈا صفت لڑکا تھا۔ ڈر سے ٹانگیں کانپ رہی تھیں

"بد تمیزی؟؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔ ابھی دیکھائی کہاں ! " وہ خباثت سے ہنستا پکڑی ہوئی کلائی مڑوڑ گیا۔
"آہہہہہ" وہ درد سے بلبلا اٹھی سٹوڈنٹس اکھٹے ہو رہے تھے مگر کسی میں ہمت نہ تھی کہ جا کر اسے روکے۔
"ارے جانا۔۔۔۔۔ تم کہاں تھی اب تک؟" وہ اسکی حالت پر ہنستا مکار لہجے میں بوکا
"چھوڑو۔۔۔۔۔ میرا۔۔۔ ہاتھ۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ مجھے" وہ بہت بری طرح ڈر گی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ایسے۔۔۔ ہی چھوڑ دیں" اسکے چہرے کے قریب چہرے لاتے دوبارہ خباثت سے بولا۔ دانیل نے نفرت سے چہرہ دوسری طرف موڑا۔

"سنا ہے۔۔۔۔ تمہیں وجاہت کے نام کر دیا ہے؟" لفظوں اور لہجے میں کاٹ تھی۔

"دور۔۔۔ ہٹو۔۔۔ مجھ سے۔۔۔ تم" وہ روتی بولی۔ اسکا تنفس پھول رہا تھا۔

"ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ تم۔۔۔ زارون بالاج کی ہو۔۔۔۔ زارون چودھری کی۔۔۔۔ جیسے تمہاری ماں نے کہا تھا۔۔۔۔ وہ اسکے جبرے کو گرفت میں لیتا چبا چبا کر بولا۔

"چھوڑ۔۔۔ دو۔۔۔ پلیر۔۔۔" وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی بولی۔

"اچھا۔۔۔۔۔ چھوڑ دوں۔۔۔۔؟۔۔۔ پکا؟۔۔۔۔۔ چلو بھاگو پھر" وہ عجیب مسکراہٹ سے کہتا دوانچ دور ہوا۔

پہلے تو دانیل کو لگا کہ مزاق ہے مگر جب وہ آگے نابڑھاتا تو سمجھی کہ اب شاید تنگ نہیں کرے گا۔ وہ آنسو صا کرتی سائیڈ سے نکلتی آگے بڑھی کے اس کے دو دوستوں نے قہقہہ لگاتے راستہ روکا۔ وہ سہم کر ان کو دیکھنے لگی۔ پلٹ کر

زارون کو دیکھا جو پیٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈالے بیغیرتی سے ہنس رہا تھا

وہ دائیں طرف سے نکلنے لگی کے پھر سے اسکے دوستوں نے راستہ روکا۔

اب اسکی حالت مزید غیر ہونے لگی اسے شدت سے اپنے گھر والے یاد آرہے تھے کاش اس وقت وجہی ہی

ہوتا۔ اسکے آنسوؤں میں روانی آچکی تھی۔ اسے نہیں یاد تھا وہ کہاں ہے اسے بس اب کسی بھی صورت گھر جانا تھا۔ وہ

ہچکیوں سے روتی اب تیسری طرف گی وہاں زارون خود آگیا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

"پ۔۔۔ پلینز۔۔۔ ج۔۔۔ جانے دو" وہ ہلکے ہلکے کر روتی ہوئی۔

"ارے۔۔۔۔۔ پیار۔۔۔۔۔ رونے لگ گئی بچی تو" وہ اسکی حالت پر بولا اور سب کے قہقہے لگے

"بھاگو، اس سے پہلے کہ میں تمہیں کھا جاؤں" وہ ہنستا مکرواح لہجے میں بولا وہ سائیڈ راستے سے نکلتی بھاگتے ہوئے پیار کنگ پہنچی پیچھے انکے قہقہے لگے۔

وہ جانتی تھی کہ کیسے وہ گھر پہنچی اور اسکے بعد اپنی ماں کو دیکھتے برداشت ناکر سکی اور بیہوش ہو گئی۔

"بس۔۔۔ میں۔۔۔ ہوں۔۔۔ نا۔۔۔ دیکھ لوں گا اسے" وہ اسے خود سے لگتا سرخ آنکھوں سیاٹ لہجے سے بولا۔

اب اسے سوال کے جواب چاہیے تھے وہ بھی اسکی نساء چاچی سے۔ وہ اتنی آرام سے بیٹھنے والا نہیں تھا ایک ایک آنسو کا بدلہ لینا تھا۔ اسکے ڈر کا حساب لینا تھا۔



وہ دونوں معصوم صورت بنائے اسے دیکھ رہے تھے اور وہ سخت غصے میں کھڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ کوئی شوق نہیں تھا فلحال انکی طرف دیکھنے کا یا انکی سننے کا جن کی اس حرکت نے اسکی روح فنا کرنی چاہی تھی۔ اسے لگا تھا کہ جیسے وہ سچ میں ایک دوسرے کا قتل کر دیں گے یا دنیا سے ہی خود کی ہستیاں مٹا دیں گے۔ 5 سال پہلے وہ بلڈ فوبیا کی مرض میں مبتلا ہوئی تھی اور اس کی وحشت آج بھی اندر محسوس ہوتی تھی۔ اور اس مرض کی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں ہوتا تھا جس میں بلڈ کا کوئی سین ہو یا کسی خون کی طرف لے جایا جائے اور اس دن وہ تو آوازوں پر دوڑتی آئی تھی اور

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

سامنے دونوں کے منہ سے خون نکل رہا تھا گھتم گھتا ہوئے تھے پاگلوں کی طرح مکے مار رہے تھے۔ وہ بظاہر اتنا چہروں پر خون نہیں تھا لیکن اسکا دل باہر آنے کو ہو گیا تھا اس لگا تھا جیسے وہ خون اس کی طرف آرہا ہے ساری دنیا ایک منٹ آنکھوں میں گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اور خود کو ناسنبھالتے ہوئے وہ حواس کھو چکی تھی اور بس اتنا یاد تھا کہ کسی نے اسے بازوؤں میں بھرا تھا۔

اور اب 3 گھنٹے پہلے اسے ہوش آیا تھا اور وہ اپنے بابا سے روداد سن چکی تھی کہ مزاق سے لڑ رہے تھے۔ اندر کی بات ابھی نہیں کھولی تھی۔ اور اسکا تو میٹر شارٹ ہو گیا تھا کہ مزاق میں لڑ رہے تھے؟؟؟؟ اور وہ اسے منانے کیلئے اسکے کمرے میں مجرموں کی طرح کھڑے تھے مگر وہ ایک مغرور محبوب کی طرح نگاہ التفات کرنے سے گریزاں تھی۔ عرش کو تو باقاعدہ ہنسی آرہی تھی جسے وہ ضبط کر رہا تھا کیونکہ وہ تو بھائی تھا اپنی بہن کو منا ہی لیتا مگر مراق۔۔۔ وہ تو اچھا پھسا تھا وہ عرش کی طرح منا بھی نہیں سکتا تھا۔ اور تاریخ گواہ تھی کہ جب بھی میراں خانزادہ مراق آفندی سے ناراض ہوئی ہیں تو مراق کے چودہ طبق روشن ہوئے ہیں کیونکہ وہ جلدی مانتی نہیں اور اسے سو جتن کرنے پر تے ہیں فقط اسکی ناراضگی دور کرنے کیلئے۔ اب محبوب روٹھا بھی پسند نہیں۔ جن سے زندگی کی بہاریں ہوں انکو ناراض کر کے دنیا اپنی ویران تھوڑی کی جاتی ہے اور مراق نہایت مسکین معصوم شکل بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔ مگر وہ سپاٹ چہرہ لیے سامنے دیکھ رہی تھی۔

"میرو" عرش نے گلہ کھنکھار کر کہا اب کسی نے تو بات کا آغاز کرنا تھا۔

پر میراں جی نے نولفٹ کا نادکھنے والا بورڈ لگا دیا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"بس یار۔۔۔ سوری ناچندہ۔۔۔ ہمیں کیا پتہ تھا تم آ جاؤ گی" عرش نے اسکے کندھے ہر باتھ رکھتے کہا مگر میراں پھر بھی ناپٹی

مراق نے رونے والی شکل بناتے عرش کو دیکھا کہ بھائی تیری تو سنی نہیں جا رہی میرا کیا ہو گا؟؟؟؟
عرش نے اسے آنکھوں سے حوصلہ رکھنے کو کہا۔

"میراں۔۔۔۔ میری چندا۔۔۔ عرش کی شہزادی۔۔۔ بھیا کی جان۔۔۔۔ بابا کی سلطنت۔۔۔" پیار سے اسکو بلانے کی کوشش کرنے لگا۔

آخر عرش خانزادہ کی آواز تھی بڑے بڑے کڑپگل جاتے تھے اسکے ادائے سخن پر یہ تو پھر اسکی بہن تھی رگوں میں ایک ہی خون دوڑ رہا تھا۔ وہ ایک سیکنڈ میں نرم پڑی تھی۔ دل بھر آیا اس پل کو یاد کرتے جب وہ ہولناک منظر دیکھا تھا اگر مزاق مزاق میں زیادہ لگ جاتی تو؟ کوئی زیادہ نقصان ہو جاتا تو؟ کہیں گہری چوٹ آ جاتی تو؟ اور اگر کچھ ہو جاتا تو؟؟؟؟ اس سے آگے سوچنے کی سکت نا تھی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ لب سختی سے دانتوں میں بھیجنے لیے اور سر جھکا دیا اب کم سے کم مراق کے سامنے آنسو نہیں لانا چاہتی تھی شوخا ہو گیا پھر؟؟

یہ بھی تو ڈر تھا کہ مراق کو زیادہ شوخا نا ہونے دیا جائے کہ بی میرے لیے لڑکی روئی ہے۔ 😊

"چندا" عرش فوراً سے اسکی حالت سمجھتا اسکا رخ اپنی طرف کرتا سینے سے لگا گیا۔

وہ اسکے گرد سختی سے باہیں کرتی بری رودی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

مراق نے رخ پھیر لیا وہ اسے ہر وقت چہکتے بولتے لڑتے دیکھنا چاہتا تھا یوں روتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے غصہ بھی آ رہا تھا خود پر کہ وہ کتنا زیادہ غصے میں آیا کہ لڑ ہی ہڑا مگر صحیح کیا عرش بد تمیز نے بات ہی ایسی کی تھی اسکے بس میں نہیں تھا۔

"میری میرو۔۔۔ بس سوری۔۔۔ معاف کر دو۔۔۔ مزاق تھا یار" وہ اسکی کمر سہلاتا سر پر بار بار بوسہ دے رہا تھا مگر اسکے رونے میں کمی نہیں آئی تھی بلکہ ہچکی بندھ گئی تھی۔

"اچھا۔۔۔ بس کرو ناب میرا" مراق سے دیکھا نہیں جا رہا تھا تو حد ختم ہوتے بولا۔

"تمہیں بلا یا کسی نے؟ بکو اس بند رکھو" وہ پھار کھانے کے انداز میں منہ اٹھا کر بولی کہ ایک دم مراق پیچھے ہوا اتنا بھی ہیوی قسم کاری ایکٹ نہیں سوچا تھا اس نے کھانے کا ارادہ رکھتی تھی شاید وہ۔ عرش کی باقاعدہ ہنسی نکل آئی مگر وہ ضبط کر گیا۔ مراق مے عرش کو دیکھتے دانت پیسے کہ سب اسی کا کسور ہے۔

"بھائی۔۔۔ ایسے کون مزاق کرتا ہے؟؟؟۔۔۔ کچھ۔۔۔ ہو۔۔۔ جاتا۔۔۔؟؟" وہ پھر رونے لگ گئی۔

"یار۔۔۔ اچھا بس کرو۔۔۔ دوستو میں ہوتا رہتا ہے نا" وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے بولا۔

"دوستی میں خون خرابا نہیں ہوتا۔ کوئی بھی سچا دوست ایسے نہیں مارتا کہ خون نکل آئے" میراں نے یہ بات مراق کو آنکھیں دکھاتے کہی تھی۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

مراق نے حیرت سے اسکی بات کو محسوس کیا۔ اسے یہ نظر نہیں آرہا تھا کہ اسکی آنکھ اسکے بھائی نے ہی پھوری ہے؟ کمر اور بازو سے جو درد نکل رہا تھا اسی کہ بھائی کی مرہونِ منت ہے ! اور جو سر پر نجانے کیا لگا تھا وہ بھی یقیناً اسی کے بھائی کا دیا تحفہ ہے سب سے زیادہ تو میں زخمی ہوا یہ نظر نہیں آرہا۔۔۔ اپنے بھائی کا زرا سا پھولا گال نظر آرہا ہے۔

"نہیں چند ایسی بات نہیں۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ بس تم ناراض ناہو۔۔۔ پلیز۔۔۔ میری جان ہونا؟ بھیا کا مان بھیا کی شہزادی ہونا" وہ ستا اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا۔

"یو آر ٹینگ می لائنک آچائلڈ" وہ منہ بناتی دوبارہ اسکے سینے سے لگتی بولی۔

"تو آپ میرا ہی بچہ ہوئی۔۔۔ اور میرا بچہ عمر کے 70 سال کا بھی ہو جائے گا تو بھی میں ایسے ہی بات کروں گا" وہ ہنستا دوبارہ اسکے سر پر بوسہ دیتا محبت سے اور سینے میں بھینچ گیا۔

"دوبارہ مت لڑیے گا ایسے۔۔۔ ورنہ میں بہت براناراض ہوں گی۔۔۔ میرے پاس آپ کے اور بابا کے علاوہ کوئی بھی نہیں بھائی ساری دنیا ہی آپ ہو" وہ روہانسی ہوتی بولی۔ ورش کے مسکراتے لب سکڑ گئے آنکھیں سنجیدہ تو پہلے ہی ہوتی تھیں مگر اپنی بہن کیلئے نرم ہو جاتی تھیں مگر دوبارہ میراں کی بات سے گزری ندگی ایک لمحے میں سمٹ کر فلم کی طرح فلیش بیک ہو گئی تھی۔ اسے وہ سب یاد ایک سیکنڈ میں ریوانڈ ہوا تھا جیسے اس جماد نے اسے اور میراں کو پالا تھا

بناماں کے۔ اور اس نے خود اپنی بہن کو پالا تھا اسے زرا سی بھی تکلیف نہیں آنے دی ہر ضد ہر خواہش پوری کی

۔۔۔ مراق کا چہرہ بھی سپاٹ ہوا تھا وہ عرش کا۔ سایہ تھا اگر عرش بات کو سمجھ سکتا تھا تو کیا وہ اپنے جگر کو نہیں جان سکتا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

تھا جس کے ایک ساکت آنکھ سے دماغ تک پہنچنے کا ہنر اللہ نے اسے دیا تھا یا شاید جگری یار جو سچے وفادار دوست ہوتے ہیں وہ ایسے ہی پر چھائی ہوتے ہیں ایک دوسرے کی۔

"اور میں؟" معاملے کو نارمل کرنے کیلئے وہ چہک کر میراں کی طرف بولا۔

"تم سے بات کی کسی نے؟؟؟" وہ دوبارہ غصے میں آتی دھاڑی اسے بار بار مراق کی شکل دیکھ کر وہ منظر یاد آ رہا تھا جب وہ دروازہ کھول کر اندر آئی تھی تو یہی بد تمیز مراق تھا جس نے رکھ کر عرش کو مکہ مارا تھا جس سے اسکا ہونٹ مزید پھٹ گیا تھا اسے یہ نظر نہیں آیا کہ عرش بھی بھرپور جوانی کا روئی کر رہا تھا بس نظریہ آ رہا تھا کہ مراق نے زرا رحم ناکھایا نا لحاظ رکھا آخر اسکا بچپن کا دوست تھا۔

مراق اسکے روٹھے انداز پر منہ بنا گیا جبکہ عرش کی اب ہنسی نکل ہی آئی اب اسنے نہیں روکا۔

"تمہیں پتہ ہے۔۔۔ اس نے بہت ہی زور سے مارا تھا میراں گال پر" وہ میراں کا چہرہ اپنی طرف کرتے مزید اسے غصہ دلاتے بولا۔

مراق کا منہ کھل گیا اور دل چاہا کہ کاش وقت واپس آئے تو وہ سچ میں رکھ رکھ کر مکے مارے اسے جو اسکی بات کو بگاڑ رہا تھا۔

"جھوٹ۔۔۔ مم۔۔۔" ابھی اسکے الفاظ منہ م 2 ہی تھے کہ میراں نے بات کاٹ دی۔

"مجھے پتہ ہے بھائی۔۔۔ میں نے اسے خود دیکھا تھا۔۔۔ بلکل معاف نہیں کروں گی اسے" وہ اپنے بھائی کے گال کا معائنہ کرتے سختی سے اٹل لہجے میں بولی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

مراق نے بے بسی سے میراں کو دیکھا۔ ایک تو وہ کل جا رہی تھی دوسرا سے منائے گا کیسے؟؟؟؟ یہی تو ٹینشن سوا تھی۔

"اچھارات کافی ہو گئی۔۔۔ ٹیک ریٹ پھر صبح جانا بھی تم نے" وہ مسکراتا اسکے سر پر بوسہ دیتا مراق کی طرف آنکھ ونک کرتا کمرے سے باہر کی طرف بڑھا۔

"تم۔۔۔ ابھی تک کھڑے ہو؟؟؟؟ گئے کیوں نہیں؟؟؟؟ کتنے ڈھیٹ ہو گئے ہو تم؟؟؟" وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے منائے اسی کیے اسے غصہ دلارہی تھی تاکہ وہ اسکے منت کرے اسکا ہورا حق تھا مراق آفندی پر اور اسکی منتوں پر "یار۔۔۔۔ تم۔۔۔ اب کب بولو گی مجھے؟" وہ معصوم سی شکل سے بولا۔

"کبھی نہیں" وہ آئی بروا چکتی تنک کر بولی اور سائیڈ سے گزرنے لگی کہ اسکے بازو مراق کی گرفت میں آ گئی وہ تیکھے چتونوں سے پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔

"کیوں بات نہیں کرو گی؟؟" زرا سی گردن موڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

اب مراق آفندی اتنا بھی بچہ نہیں تھا کہ وہ میراں جیسی آفت کو سنبھالنا سکے ایک نظر بھر کر دیکھ لے تو مات دے سکتا تھا سامنے والی کو مگر وہ اسے اپنی دل کی سلطنت کی رانی کہتا تھا اور رانیاں راج کرنے کیلئے ہوتی ہیں اور وہ اسے راج کرنے دینا چاہتا تھا۔

اسکی آنکھوں سے وہ گڑ بڑائی تھی۔

"کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ تکلیف دینے والوں کو معاف نہیں کرنا چاہیے" وہ اسے دیکھتے بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اور یہی بات اگر تمہارے لیے کروں ! ! ! تو؟" وہ اسکو زرا سا جھٹکے سے قریب کرتے بولا۔

2 انچ کے فاصلے پر وہ آنکھیں بنا جھکائے محبت لٹاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ آنکھیں تھیں یا کیا جوبلوں ہر قفل لگا دیے تھے وہ دھک دھک کرتے دل سے بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ زبان نے گنوارہ ہی نہیں کیا کہ وہ اس طلسم زدہ لمحوں کو بول کر زائل کرے۔

"ج۔۔۔ج۔۔۔ جاؤ یہاں سے" وہ رخ مورتی گکہ تر کرتی بولی۔ بازو بھی نہیں چھڑوایا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے منالے دل سے کبھی دور نا جانے کیلئے

"اور اگر۔۔۔ انکار کردوں تو؟؟؟" زرا سی مسکان سے پوچھا۔

"تو میں۔۔۔ تمہارا۔۔۔ قتل کردوں گی" وہ آنکھیں سکیرتی وقفوں سے زور دیتی بولی۔ اور آنکھوں کو اسکی آنکھوں میں گاڑا۔ محبوب کے سامنے اتنا اکڑنا تو بنتا تھا۔

"اور پھر میں کیا کروں گا؟؟؟" وہ اسکا بازو چھوڑتا سینے ہر باندھتے بولا۔

"کیا مطلب؟" اسے سمجھ نا آئی۔

"اگر تم قتل کر دو گی۔۔۔ تو میں کیا کروں؟؟؟" ایک آنڈیا ہے۔۔۔ میں مرنے سے پہلے۔۔۔ تمہیں کھا جاتا ہوں۔۔۔ حساب برابر" وہ مسکراتی آنکھوں سے بولا

"میں تمہیں اگلی سانس لینے کی مہلت دوں گی تو ایسا سوچنا نا" وہ انگلیوں کو نچاتی بولی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"تو۔۔۔ کب ضبط کرنے کا ارادہ ہے؟" وہ گمبھیر آواز سے کہتا اسکی طرف قدم برہانے لگا۔ وہ بے اختیار اگلے قدمے کینے لگی اسکی لودیتی نظریں عجیب تھی مراق کب ایسے دیکھتا اسے اب گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی۔ اور جان تو تب ہوا ہوئی جب ڈریسنگ کے ساتھ کمر لگیا اور راستے بند کر دیے گئے دونوں اطراف ہاتھ رکھ کر دل تو ایسے سینے میں دوڑیں لگا رہا تھا جیسے نجانے موت دیکھ لی ہو۔

"ک۔۔۔ کی۔۔۔ کیا۔۔۔؟" وہ سوکھے لبوں پر زبان پھیرتی بولی۔
"میری سانسیں۔۔۔ اور ضبط کرو گی کیسے؟" وہ اسے تنگ کرتے اگلا سوال کر گیا۔
"میں۔۔۔" اسکی بات جو مراق نے کاٹ دیا۔

"ہاں ایک ہی طرح سے ہو سکتا ہے یہ کام" وہ سنجیدہ چہرے سے کہتا اسے ایک اہم آئیڈیادینے لگا۔
"ک۔۔۔ کیسے؟" وہ اب اسے دور ہٹانا چاہتی تھی پہلے سوچا تھا کہ جائے نا اور اب خود پھنس رہی۔ تھی عجیب گھبراہٹ تھی

"میری۔۔۔ سانسوں کو پی لو؟" وہ کہتے ہی اپنے لب کو دانتوں میں دبا گیا اور شرارتی نظروں سے اسکے لال کندھاری چہرے کو دیکھنے لگا۔ مگر وہ بے چاری اسکی بات کی گہرائی نا سمجھی اسے بس یہ نظر آ رہا تھا کہ مراق آفندی اس وقت میراں خانزادہ کے اتنے قریب ہے کہ اگر سانس بھی لے گی تو وہ محسوس کرے گا۔
"ا۔۔۔ و۔۔۔ کے" وہ بنادھیان دیے فٹافٹ بول گی۔ رخ دوسری طرف کیا اور گہرا سانس خارج کیا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک

"ہا۔۔۔۔ہا ہا ہا ہا" مرق کا فلک شگاف قہقہہ لگا۔ میراں نے حیرت سے اس کے ہنستے چہرے کو دیکھا جو نجانے کس بات پر ہنس دیا۔

"ہن۔۔ ہنس کیوں رہے؟" وہ دوبارہ گلہ تر کرتی بولی۔

"یہ بتاؤ۔۔۔ کب سائنسیں پیوگی؟؟؟" وہ دوبارہ شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے بولا۔

میرا تو اب زرا صحیح پوش میں آئی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ کونسی سانسیں اور پینا کیا مطلب تھا۔
 "مطلب؟" وہ نا سمجھی سے بولی

"ارے۔۔ یار خودی تو کہا ہے۔۔ کہ میری سانسیں پی لو گی" وہ اسکے گال پر انگلی پھیرتے بولا۔ اور میراں کو ایکس سیکنڈ لگا تھا ساری بات سمجھنے کو چہرہ تو پہلے ہی اسکی قربت ہر لال تھا اب تو اسکی بات سے ایسے ہو گیا تھا کہ انگلی لگائی جائے تو خون کی سرخیان انگلی کی پوروں پر آسکتی ہی

"بے شرم۔۔ ہٹو" وہ اسے دور دھکادیتی بولی۔

"خبردار جو ناراض ہوئی مجھ سے۔۔۔ تم پیو ناپیو۔۔۔ میں پی جاؤں گا" وہ دوبارہ اسکے قریب آتا ہوا۔
"کیا؟" وہ پھر نا سمجھی سے بولی۔

"تمہاری۔۔ سانسیں۔۔ وہ۔۔ بھی۔۔ وقفے۔۔ وقفے۔۔ سے۔۔۔۔۔" وہ اسے چہرے پر پھونک مارتا بولا۔
اسکی گھمگھیر نرم آواز نے دل میں گدگدی سی کی۔ وہ آنکھیں بے اختیار جھکا گی۔
وہ مسکراتا اسکی شرم و حیا کے اس انداز کو دل میں بساتا دروازے کی طرف بڑھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ناٹ بیڈ مراق آفندی۔۔۔ اتنا مشکل بھی نہیں میراں خانزادہ کو منانا۔۔۔ ایسے ہی اتنے سال منتیں کیں" وہ خود سے ہمکلام ہوتا باہر نکل گیا۔

اسکے جاتے ہی رکی ہوئی سانس کو باہر نکالا۔ گال ابھی بھی اسکے باتوں سے دھک رہے تھے۔

"پاگل۔۔۔ تم پینے کی بات کرتے ہو؟؟؟۔۔۔ بھول کیوں جاتے ہو سامنے میراں ہے۔۔۔ میراں خانزادہ" وہ فوراً سے دانت کچکچاتے بولی اسکو اپنے سحر میں جکڑ گیا تھا ساحر ناہو تو۔

"مگر۔۔۔ تمہارے لیے۔۔۔ یہ میراں خانزادہ۔۔۔ سانسیں دینے کو تیار ہے۔۔۔ مگر شرط یہ ہے

کہ۔۔۔ اسے ڈب سانسیں تم مجھے دو۔۔۔ محبت کی بارشوں میں سود جائز ہے" وہ اپنی بات خود سے کرتے خود ہی ہنس دی۔ اور شرم سے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا

بیوقوف تھوڑی تھی جو اسکی آنکھوں اسکی آواز اور لہجے سے نا پہچان پائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے یا بس ایسے ہی۔۔۔ اور وہ محسوس کر رہی تھی کہ ہاں مراق آفندی اسی کا ہے۔۔۔

♥ تم سے ملنا۔۔۔۔۔

♥ باتیں کرنا۔۔۔۔۔

♥ بڑا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔

♥ کیا ہے یہ۔۔۔۔۔

♥ کیوں ہے یہ۔۔۔۔۔

Page 203 of 655

♥ ہاں مگر جو بھی ہے۔۔۔۔۔

♥ بڑا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔



"بالاج چودھری سامنے او" وہ اس وقت ہو سپٹل سے سیدھا چودھری ہاؤس آئی تھی غصہ سوانیزے پر تھا۔ اسکی بیٹی پروار کیا گیا تھا ایسے تو جانے نہیں دے سکتی تھی۔

"ارے زہے نصیب۔۔۔۔۔ زہے نصیب اتنے۔۔۔۔۔ بڑے لوگ ہمارے درپر موجود ہیں۔۔۔۔۔ بسم اللہ کراں" وہ اپنے کمرے سے نکلتا ایک مغرور چال چلتا سیڑھیاں اترتے بولا۔

ایک پل نساء اسکی مدہوش کر دینے والی شخصیت سے مسمران ضرور ہوئی تھی مگر فوراً سے خود کو سنبھالا۔ چاہے زندگی کہ اتنے سال گزر گئے تھے اور ان گزرے سالوں کا زکر کہیں نا کہیں بالاج چودھری سے نکل آتا تھا مگر اب وہ عبیر سلطان کی بیوی تھی اسے وفادار ہی رہنا تھا۔

"تمہارے بیٹے کی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ میرے گھر پر نظر رکھے؟" وہ غصے سے دھاڑی۔

وہ مسمراتا مگر روح آنکھوں سے اسکے سراپے کو دیکھتا اسکے سامنے کچھ قدم کی دوری پر ہوا۔
"مجھسے۔۔۔ نا۔۔۔ اک غلطی ہوگی۔۔۔ اور وہ یہ کہ۔۔۔ میں نے تمہیں۔۔۔ سہی سے دیکھا نہیں

۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ و۔۔۔۔۔ اب۔۔۔۔۔ بھی قیامت ہو" اسکے سراپے کو بنا آنکھ جھپکائے دیکھتا خباثت سے بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔ تمہارے بیٹے نے یہ حرکت ناکہ ہوتی تو میں کبھی بھی اس جگہ نہ آتی۔" وہ سرخ آنکھوں سے بولی۔

"زارون؟۔۔۔ کیا کر دیا اس نے بی؟" صوفے پر بڑی شام سے بیٹھتا ٹانگ پر ٹانگ رکھتا بے فکری سے بول۔
"بالاج۔م۔۔۔"

"ہائے۔۔۔ کیا۔۔۔ بات۔۔۔ ہے۔۔۔ آج بھی اتنا ہی پیارا نالیتی ہو میرا" وہ دل پر ہاتھ رکھتا مزے س بولا۔
نساء نے دانت پیسے۔

"میری بیٹی۔۔۔ سے دور رہو۔۔۔ سمجھے۔۔۔ ورنہ مجھ سے۔۔۔ برا۔۔۔ کوئی نہیں ہوگا" وہ انگلی اٹھتی وارن کرتے بولی۔

"تمہاری۔۔۔ بیٹی؟؟؟ سچ میں؟؟؟" وہ سائیڈ ہنسی سے ہنستا نساء کا رنگ سفید کر گیا۔
"وہ میری بیٹی ہے" وہ دھاڑی جتنی قوت سے دھاڑ سکتی تھی۔

"آہستہ۔۔۔۔۔ نساء جنت۔۔۔۔۔ بالاج چودھری نے کبھی اونچی آواز نہیں پسند کی" وہ فوراً اپنے رعب میں آتا بارعب آوازے بولا۔

"مجھ سے۔۔۔۔۔ میری فیملی سے دور رہو" آواز رندھ گئی تھی وہ اس شخص کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور آج بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ جاتی تھی وہ ماتے دے گا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"زارون کی زندگی ہے۔۔۔ جسے چاہے پسند کرے۔۔۔ میرا بیٹا ہے وہ۔۔۔ اپنے دل کا بادشاہ۔۔۔ تمہیں تو فخر محسوس کرنا چاہیے کہ تمہاری گھر کی عزت کو پسند کیا اس ورنہ لڑکیوں کی کمی نہیں" ملازمہ سے کافی کا کپ لیتے مزے سے چسکیاں لیتا وہ سامنے کھڑی عورت کو دیکھتے بولا۔

"وہ کسی کی عزت ہے۔۔۔ نکاح ہو چکا ہے اسکا۔۔۔ میں ایک اور تاریخ ایک اور نساء بنتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ اور نا ہی۔۔۔ ایک اور بالاج کا سامنا کرنے کی ہمت ہے۔۔۔ دور ہو جاؤ پلینز ہم سے۔۔۔ میرا یفیمیلی کو بخش دو۔۔۔ جینے دو۔۔۔ تم نے ہمیشہ اپنی من مرضیاں کی ہیں۔۔۔ اب تو بخش دو" وہ اسکے سامنے منت کرنے لگی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔ وہ اس وقت بے بس محسوس کر رہی تھی سامنے کوئی چھوٹا انسان نہیں تھا بالا چودھری تھا جس کے سامنے ہمیشہ نساء ہاری تھی۔

"ناجانی۔۔۔ ایسے منت ناکرو۔۔۔ دوبارہ۔۔۔ پیار ہو جائے گا مجھے" وہ مصنوعی فکرے کہتا ہتھ پہ لگا گیا۔ نساء کا خفت سے چہرہ سرخ ہو گیا۔

"میں بتا رہی ہوں۔۔۔ میری بیٹی کو اگر کچھ بھی ہوا۔۔۔ تو میں کسی کو اس بار چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ تمہاری نسلیں مٹا دوں گی میں۔۔۔ سمجھے۔۔۔ لکھ کے رکھ لو" وہ آنسو پیتی سخت آنکھوں سے بولی اور واپسی کی طرف مڑ گئی۔

"دوبارہ کب آؤ گی جاناں؟" وہ پیچھے سے آواز لگاتا ہتھ پہ لگا گیا۔

اور وہ اسکی آواز کو انگور کرتی اپنی گاڑی۔ طرف بڑھی دروازہ کھول کر اندر بیٹھی سر سیٹ کی ٹیک سے لگا لیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"بس کرو۔۔۔ جنت۔۔۔ مجھے تم میں سچ میں ایسا کچھ نظر نہیں آیا کہ اب میں تمہیں اپنی منظورِ نظر بنالوں۔" ایک یاد کی لہر اسکی آنکھوں کے سامنے آگئی زور سے آنکھوں کو بند کرتی خود کو کمپوز کیا اور گاڑی سٹارٹ کی اور تیزی سے چودھری ہاؤس سے نکال کے لے گئی۔



"کیا سوچا جا رہا ہے جناب؟" فلک کمرے میں آئی تو دانیل کو بیڈ پر بیٹھے کچھ سوچتے پایا۔ دانیل کی پشت فلک کی طرف تھی۔ کل رات کو وہ ہو سپتیل سے آئی تھی۔

"وہ لڑکا کیا نام تھا۔۔۔ عرش۔۔۔ عرش خازنہ۔۔۔ عجیب سی کشش تھی اس میں۔۔۔ کمال کا لڑکا تھا ویسے" دانیل سوچ میں ڈوبی بولی۔

فلک جو اندر آئی تھی اس کی گوہر فشانی پر چونک کر مڑی کیونکہ فلک کے ساتھ وجہی بھی آیا تھا اور فلک نے وجہی کو دیکھا جو دروازے پر ہی حیرت سے کھڑا اسکی بات کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ فلک کا قہقہہ لگانے کو دل کیا مگر ضبط کر گئی۔

"کون عرش؟" وہ فوراً سے دانیل کی سائیڈ پر بیٹھتی حیرت سے بولی

"وہی۔۔۔ وہ خوبصورت سالٹر کا یار۔۔۔ اب تم ایسے مت بیہو کرو جیسے جانتی نہیں۔۔۔ سب سے زیادہ تم جانتی ہو۔۔۔ مگر وہ بہت اپنا سا لگ رہا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں۔۔۔ اسکے ڈمپلز۔۔۔ کتنے یونیک تھے نا۔۔۔ اسکا انداز بہت اچھا تھا۔۔۔ ہلی دفعہ میں نے کسی مرد کو اتنا کشش والا دیکھا ہے۔۔۔ وجہی کے بعد مجھے کوئی مرد اتنا پرکشش نہیں لگا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

فلک۔۔۔ آئی ڈونٹ نو کیوں ایسا سوچا میں نے "وہ اپنے دھیان بول رہی تھی اور فلک اپنے قہقہے ضبط کرنے کے چکروں میں سرخ ہو گئی تھی۔ پیچھے وجہی کا چہرہ اسرخ تھا۔ ماتھے پر بے تحاشہ لکیریں تھیں اب یہ اس کیلئے برداشت سے باہر تھا کہ اس کی بیوی کسی اور کی تعریف کر رہی تھی۔

"اچھا دانیں۔۔۔ اسکی آنکھیں کیسی تھیں؟؟" فلک مزید وجہی کو تپانے کیلئے بولی۔

"براؤن۔۔۔ نہیں۔۔۔ ڈارک بلو۔۔۔ نہیں۔۔۔ یار۔۔۔ جیسے۔۔۔ ڈارک براؤن میں۔۔۔۔۔ ڈارک اوشن کل ملا دیا جائے ویسا کھر۔۔۔۔۔ کمال کا تھا" وہ چمکتی آنکھوں سے فلک کو دیکھتے بولی۔

"اور پلے؟" وجاہت المیر کی بارعب آواز کمرے میں گونجی۔

دانیں جو مسکرا کر فلک کو بتا رہی تھی ایک دم اسکی مسکراہٹ سکڑ گئی آنکھیں اور منہ حیرت سے کھل گیا۔ فوراً سے پلٹی تو سامنے وجہی پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈالے سرد آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

دانیں نے اپنا گلہ ترکیا اور پلٹ کر حراساں نظروں سے فلک کو دیکھا جہاں ضبط کرتے کرتے اسکا بلا آخر قہقہہ لگتی گیا۔ "بیسٹ آف لک۔۔۔ براؤن اینڈ ڈارک اوشن آئیز" وہ ہنستی اسکا کندھا تھپتھپاتی بولی۔

"میری بھابھی کو زیادہ مت تنگ کیجیے گا۔۔۔" وہ گزرتے ہوئے وجہی کے کان میں بولی ساتھ ہی آنکھیں بھی سکیر دیں۔

"مجھے اسکو صحیح سے کھریاد کروانے ہیں۔۔۔ ڈونٹ وری" وہ دانیں کی پشت پر سرد نظریں گاڑے بولا۔

فلک لب دباتی کمرے سے چلی گئی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

دانی کی سانس اٹک سی گئی اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وجاہت بھی ہوگا۔ اور یقیناً اسکی ساری گوہر فشان سن چکا ہوگا۔ اب نجانے وہ کیا حشر کرے۔ گہرے گہرے سانس لیے اور خود کو ریلیکس کرتی اٹھی۔ ہاتھوں کو مڑوڑتے وہ مڑی سر جھک گیا اٹھانے کی ہمت نہیں تھی۔ کم سے کم اس وقت اسکی سرد نگاہوں کو دیکھنے کی بھی ہمت نہ تھی۔ اپنے نچلے لب کو دانتوں میں زور سے دبا دیا۔

وح

جاہت چلتا ہوا اسکے سامنے کھڑا ہوا۔ جو سر جھکائے اپنے ہونٹ ہر تشدد کر رہی تھی۔

"ہوا ز عرش؟" سرد آواز سے پوچھا۔

دانی نے سہم کر آنکھیں بند کیں۔

"عرش کون ہے؟" دوبارہ پوچھا۔

"ام سیریس ایسی ویسی بات نہیں وجہی۔۔۔ آی لوڈیو جسٹ یو۔۔۔ وہ تو۔۔۔ بس فلک سے کہ رہی تھی

کہ۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔ وہ۔۔۔ قسم لے لو وجہی۔۔۔ ایسی ویسی بات نہیں" وہ ہڑبڑا کر بولی اسے تو یہ بھی سمجھ نہیں

آ رہا تھا کہ کیسے صفائی پیش کرے سامنے کھڑے شخص سے بے پناہ محبت کرتی تھی وہ چاہ کر بھی اسے بدگمان نہیں کر سکتی تھی۔

"میں نے صفائی تو نہیں مانگی۔۔۔ بس یہ پوچھا عرش کون ہے؟" اسکی ساری باتوں کو نظر انداز کرتا سرد پن سے بولا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"وجہی۔۔۔۔۔ دی لیجنڈز کالج کا لڑکا ہے۔۔۔ اور وہ۔۔۔ مری میں کالج کی طرف سے گئے تھے" وہ سر جھکاتی بولی۔

"اور تمہیں اچھا لگ گیا؟" اسکے جھکے سر کو گھورتا بولا۔

"ہاں۔۔۔ ن۔۔۔ نننن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں۔۔۔ ویسے ہی اچھا لگا۔۔۔ میرا مطلب نہیں اچھا لگا۔۔۔ مطلب ویسے ہی پیارا لگا نہیں نہیں۔۔۔ مطلب کچھ نہیں لگایا۔۔۔ بس کرو۔۔۔ ایسے کیوں گھور رہے ہو" وہ رونے جیسی حالت میں ہو گئی تھی اوپر سے وہ سر دلچے میں گھور رہا تھا۔

"زرا فکر نہیں میری۔۔۔ کچھ ہو جاتا مجھے تو وہ نہیں نظر آ رہا۔۔۔ فضول باتوں کی وجہ سے منہ پھلا کر بات کر رہے ہو۔۔۔ بات کیا احسان کر رہے ہو۔۔۔ ڈانٹو گے بھی بعد میں۔۔۔ آنکھیں اتنی خوفناک کیے دیکھ رہے ہو۔۔۔ زرا فکر نہیں میری" وہ آنکھوں سے آنسو گراتی بھرائی آواز سے بول رہی تھی۔

وجاہت نے حیرت سے اس ڈرامے باز کو دیکھا جو سارا مدعا اس پر ڈال رہی تھی اس سے بچنے کیلئے۔

"تم میرے سامنے کسی اور کی تعریف کرو۔۔۔ اور میں تمہیں پیار سے دیکھوں؟" وہ اسکی باتوں کے جواب میں بولا "ہاں تو۔۔۔ کس نے کہا تھا چوروں کی طرح میرے کمرے میں آو۔۔۔ کس نے کہا تھا چھپ چھپ کے میری باتیں سنوں۔۔۔" وہ اسے دیکھتی ہاتھ نچاتے بولی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

وجاہت نے جھٹمے سے اسکی کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔ وہ سہم کر اسے ہی دیکھنے لگی جو سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔ دانیل نے اسکی انگلیوں کو کمر میں کھتے محسوس کیا مگر وہ اس تکلیف کو برداشت کر گی اتنا تو کرنا ہی پڑتا ہے اپنے محبوب کی ناراضگیاں دور کرے کیلئے۔

"تم میری ہو" اسکی گردن پر انگلیوں سے دباؤ ڈالتے جنون سے انداز میں بولا۔
"کوئی شک؟" وہ بھی اسکی گردن کے گرد باہیں کرتی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

"تمہارے لبوں پر۔۔۔ تمہاری آنکھوں پر۔۔۔ تمہاری سوچوں پر۔۔۔ تمہارے جسم پر۔۔۔ تم پر۔۔۔ تمہارے دل پر۔۔۔ تمہارے نام پر۔۔۔ صرف۔۔۔ اور۔۔۔ صرف۔۔۔ وجاہت المیر سلطان کا حق ہے۔۔۔۔ صرف میرا حق ہے۔۔۔ میری بات کرو جھے سوچو۔۔۔ مجھے دیکھو" وہ اس پر اپنا جنون دکھاتا بول رہا تھا۔

"کوئی شک ہے؟۔۔۔ آپ کی ہی ہوں" وہ اسکے سینے پر سر رکھنے لگی مگر اسنے ہاتھ سے چہرہ اوپر کیا۔
"مجھے دیکھو۔۔۔ دور کرو میری ناراضگی" اس پر تیوروں بھری آنکھیں ڈالتا بولا۔

"ان تیوروں کے ساتھ؟" اسکے ماتھے پر انگلی سے ٹیپ کرتے پوچھا۔

"بلکل۔۔۔ مناؤ مجھے" وہ حکم دیتا بولا۔

دانیل نے دھیرے سے اونچا ہو کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ اسکے ماتھے کی شکنیں فوراً سے دور ہوئیں۔

♥ جنون سے گزرنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ ہنسی ضبط کرنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ جہاں عشق میں ڈوب کر رہ گئے ہیں ♥

♥ وہیں پھرا بھرنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ وہ ہم سے خفا ہیں ہم ان سے خفا ہیں ♥

♥ مگر بات کرنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ ہے مدت سے بے رنگ عشق محبت ♥

♥ کوئی رنگ بھرنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ بہ ایں خود سری وہ غرور محبت ♥

♥ انہیں سجدہ کرنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ قضا مشردہ زندگی لے کے آئے ♥

♥ کچھ اس طرح مرنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ نظام دو عالم کی ہو خیر یارب ♥

♥ پھر اک آہ کر رہنے کو جی چاہتا ہے ♥

♥ گناہ مکرر جانم اللہ اللہ ♥

♥ بگڑ کر سنورنے کو جی چاہتا ہے " ♥

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی پیار سے محبت سے اسے منانے کیلئے بول رہی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

اسکی آنکھیں اسکی محبت کی گواہ تھیں۔

اور سامنے کھڑا شخص اسکا جنون بھی تھا۔ جو اسے بھی جنونیت کی حدوں سے بھر کر چاہتا تھا۔

"کچھ اور؟... یا ناراض ہے ابھی بھی؟" اسکے گال پر ہاتھ رکھتے پیار سے پوچھا۔ آواز سرگوشیانہ تھی۔

"ہم۔۔۔ تمہیں کھا جانے کو جی چاہتا ہے۔۔۔ میری کیٹی" وہ مسکراتا خمار آلود میں کہتا اسکے گال پر بائٹ کی۔

"سسی۔۔۔ وجہی" وہ شرم سے سی کرتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

♥ یہ تیرے میرے لب کی بات ہے ♥

♥ یہ رات کے وقت کی بات ہے ♥

♥ زیادہ بڑا مدعا نہیں ♥

♥ حسن اور عشق کی بات ہے ♥

♥ بس ہاتھوں کے کرتب کی بات ہے ♥

♥ مدہوش تھا سارا جہاں ♥

♥ رات نشیلی تھی ♥

♥ یہ شراب کو چاشنی کی طلب کی بات ہے ♥

♥ یہ خوابوں میں دستک کی بات ہے ♥

♥ یاد ہے کیا تمکو یہ کب کی بات یے ♥

♡ پورا ہے چاند دھوری ہے رات ♡

♡ یہ چاندنی رات کی بات ہے ♡

اسکے کان کی لو کو چھوٹے چھوٹے بوسے دیتا پیار کا سحر اسکے اندر انڈیل رہا تھا۔ وہ مسرور سی ان لفظوں میں ڈوبی اسکے دل پر سر رکھے آنکھیں موندھے سن رہی تھی۔

"دانی۔۔۔ عشق وجہی" وہ اسکے گرد زور سے بازو باندھتا پیار سے بولا۔

"ہم" زرا سی آواز میں جواب دیا۔

"تم کس کی ہو؟" بہت پیار سے سوال کیا گیا۔

"کس کی ہوں؟" وہ اسکے چہرے کے سامنے چہرہ کرتی مخمور آنکھوں سے بولی۔ لبوں پر پیاری سی مسکان نے بسیرا کیا۔

"میری۔۔۔ صرف میری" اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرتا فداوانہ انداز میں مسکرا کر بولا۔

"پھر پوچھ کیوں رہے؟" دوبارہ مسکرا کر پوچھا۔

"میری مرضی" وہ کندھے اچکاتا اسے دیکھتے بولا۔

"چھوڑ دیں اب" وہ اب احساس کر رہی تھی کہ کوئی آ بھی سکتا ہے۔

"ایسے ہی؟" وہ کہتے ہی دھیرے سے لبوں کے پاس آیا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

دائین نے فوراً نے چہرہ دوسری طرف کر لیا وہ جانتی تھی کہ کتنا پاگل ہے وہ اسکے ہونٹوں پر جب اپنی گرفت میں لیتا ہے تو دنیا کو بھول جاتا تھا۔ عشق کرتا تھا۔ اور وہ چاہ کر بھی اسے خود سے ورنہ کر پاتی تھی

"میں پھر سے روٹھ جاؤں گا" وہ سخت بد مزہ ہوا تھا ایسے چہرہ موڑنے ہر۔

"آپ ڈرا دیتے ہیں وجہی" وہ دل کی تیز سپیڈ کو سنبھالا شرم سے بولی۔

"میری اتنی سے قربت برداشت نہیں ہوتی؟۔۔۔۔۔ جب میری ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔ تب کیا کرو گی؟" اسکی گال سے ناک رگڑتے ہنستے بولا۔

"اور اگر یہ بات میں کہوں؟" اسکے چہرے کی طرف دیکھتے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

"میری شدت کو خود سے کمپئر کر رہی ہو؟ یعنی انڈا ریکٹ تم مجھے یہ کہہ رہی ہو کہ تم زیادہ چاہتی ہو مجھے؟" وہ اسکی بات سے محظوظ ہوتا بولا۔

"شک نہ کیا کریں۔۔۔۔۔ میں بہت پر کیٹیکل ہوں" اسے دھکا دیتے ہنستے کہا

"اچھا۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ دیکھتے ہیں" وہ داد دینے والے انداز میں بولا۔

"اب جا پیے۔۔۔۔۔ ماما آجائیں گی" وہ کسی بھی طرح اب کمرے سے باہر بھیجنا چاہتی تھیں۔

"میری کبر ڈیسٹ کرو آکر" وہ دروازے کی طرف بڑھتے بولا۔

"صائمہ آنٹی سے کہیں۔۔۔۔۔ تائی جان سے سختی سے کہا کہ خبردار جو کوئی کام کیا 2 دن تک" وہ اپنے بالوں کو اک انداز سے بولی

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وجہی نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا۔

"میرے روم میں ابھی کے ابھی آؤ۔۔۔ ورنہ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا گاٹ اٹ؟" اسکے سامنے آتا وارن کرنے کے انداز سے بولا

"وجہی یار" وہ منمنائی۔ ہو بار اپنی مرضیاں کرتا تھا۔

"موو جانناں" دھیرے سے پیار سے اسکے لبوں کو بوسہ دیتے کہا۔

"و۔۔۔ جہی" وہ ایک دم گلنار ہوتی سر جھکا گئی۔

"ڈونٹ ڈو ڈیٹ۔۔۔ آئی ٹو لڈ یو۔۔۔ کھا جانے کو دل کرتا ہے پھر" اسکے کندھوں پر دونوں بازو رکھتا مسکرا کر بولا۔

"چلیں۔۔۔ شوخ ہو جاتے ہیں" اسکے بازوؤں کو ہٹایا اور کمرے سے باہر کی طرف چل دیں۔ وہ ہنستا اسکے پیچھے چل دیا۔



وہ اپنے کمرے میں آئی بے اختیار دماغ دانین کی باتوں کی طرف چلا گیا اس کی باتیں سو فیصد ٹھیک تھیں۔ وہ مغرور

شہزادہ اسکے سینے پر حکمرانی کر رہا تھا۔ وہ جانے انجانے میں صرف اسے ہی سوچتی رہی تھی۔

وہ چاہے کنفیس کرے گی تھی کہ فلک عرش خانزادہ کو چاہتی ہے مگر وہ اب بھی نہیں مان رہی تھی۔ اسکے مطابق ایک وقتی ایٹرکشن تھی۔ شاید وہ دوبارہ اسے کبھی ملے ہی نا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

“فلک خیالوں سے باہر آ جاؤ” وہ خود سے کہتی وارڈروب کی طرف بڑھی ٹھک کر کے کچھ گرنے کی آواز آئی وہ بے اختیار کھڑکی طرف بڑھی اسے لگا شاید کچھ نیچے گرا ہے۔ نیچے جہان کا تو کوئی نہ تھا

“یہ آواز کچھ گرنے کی تھی۔۔۔ پر کہاں؟” وہ دوبارہ نیچے جھانکتی بولی۔ کچھ نظر نہ آیا۔ تو کندھے اچکتی پلٹی تو سامنے نقاب پوش کو کھڑے دیکھ کر بے اختیار چیخنی مگر سامنے کھڑے شخص نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز کو دبا دیا۔

وہ بری طرح سے پھر پھر رائی۔ مگر مقابل سکون سے کھڑا تیوروں سے اس کی حرکت ملاحظہ کر رہا تھا اور پہلی دفعہ اسے فلک المیر سلطان سب سے زیادہ بونگی لگی تھی۔ اسے لگا تھا کہ فائٹ کرے گی مگر یہاں تو الٹا حساب تھا۔ چیخنے کیلئے پھر پھر رہی تھی۔ اسے اسی فورس میں دیوار سے پن کیا تو وہ سہم کر چپ ہو گئی اور ساری مزاحمت بھی ترک کر دی۔

“آواز نہ آئے” بھاری آواز میں وارن کیا۔ وہ یک ٹک اس کی نقاب میں مقید آنکھیں دیکھنے لگی۔

“اگر ڈارک براؤن میں ڈارک اوشن کلر مکس کر دیا جائے تو جو کلر ہو وہ آئیز” دانیل کی بات اس کے کانوں میں گونجی۔ وہ اس کی آنکھوں میں وہی رنگ ڈھونڈھنے لگی۔ اسے ناو لزی فلمی دنیا پر یقین نہیں تھا مگر اس وقت اس کا دل کر رہا تھا کہ کاش وہ اس وقت اس نقاب کے پیچھے اس کے قریب ہو۔

“چیختی کیوں ہو تم بزدل لڑکیاں؟” وہی گھمبیر آواز وہ آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

اب وہ اس کی حیرت زدہ شکل دیکھ رہا تھا۔

“اب کیا؟” وہ دیوار پر ارد گرد ہاتھ رکھتا بیزاری سے بولا۔

“عرش؟” وہ ہلکی سی آواز میں بولی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اسکی بات پر مسکرایا۔ اور چہرہ اسکے قریب کیا۔

”سچ میں؟“ آنکھیں اسکی کالی آنکھوں میں گاڑ دیں۔ وہ بناپلک جھپکائے اسکے کلون کی خوشبو کو محسوس کرنے لگی۔

”میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتی“ وہ ایک دم سے اسکے گریباں کر پکڑتی بولی۔

داد دیتے انداز سے اسکے ہاتھوں کو پھر اسے دیکھا۔ جو کالے فراق میں کھلے گلاب کی مانند لگ رہی تھی

”تو کیا دیکھ رہی ہیں یہ آنکھیں؟“ اسکے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا۔ فلک کی کلون ک خوشبو لائٹ تھی مگر

اچھی تھی یعنی اسکی چوائس اچھی تھی

”عرش خانزادہ اس وقت میری آنکھوں کے سامنے ہے“ وہ بناناثر لیے بولی۔

”اور اگر کہوں کہ غلط اندازہ ہے۔۔۔ تو؟“ اسکی تھوڑی پرانگی رکھتے پوچھا۔

”میں فلک المیر ہوں۔۔۔ ایک سلطانزادی۔۔۔ جسے نظروں میں سالوں۔۔۔ اسکی آہٹ بھی جان جاتی ہوں“ وہ بھی

اسی انداز سے بولی۔

”تو فلک المیر سلطان۔۔۔ اہنی نظروں میں صرف عرش خانزادہ کو سائے ہوئے ہیں۔۔۔ مگر دل کی دھڑکن تو یہ

بھی بتا رہی ہے کہ دل پر بھی اسی کی حکمرانی ہے؟“ اسکے دل پر دو انگلیوں سے ٹیپ کرتے بولا۔

فلک نے آنکھیں سکیر کر دیکھا۔

”تم جاتی ہو تم کتنی خوبصورت ہو؟“ اسکے گال پر لکیر کھینچتے سرد آواز میں پوچھا

”نقاب ہٹاؤ“ فلک نے آنکھیں نہیں جھپکی تھیں۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”ہٹالیا تو پاگل ہو جاؤ گی“ اپنے کالے گلوڑ والے ہاتھوں سے گلے پر ہڑکی مگر زور نہیں دیا۔

”میں نے کہا نقاب ہٹاؤ“ وہ اسکی وحشرہ آنکھوں سے الجھن محسوس کر رہی تھی و نہیں جانتی تھی کہ کیوں اسچہرہ دیکھنا تھا۔ بس اسے عرش کو دیکھنا تھا۔

”سانسیں روک دوں گا پھر“ زرا زور دیا۔

”میرے شک کو یقین میں بدو کہ تمہی ہو۔۔۔ عرش“ وہ کالر کو زور سے جھٹکتے بولی۔

”عزق کر لیا ہے کیا؟“ دوسرے ہاتھ سے گال ہر دل بنایا۔

”نقاب ہٹاؤ۔۔۔ مجھے تمہیں دیکھنا ہے“ وہ الجھن محسوس کرتی تیزی سے نقاب ہٹانے لگی کہ راستے میں ہی اسکا ہاتھ روک لیا۔

”کسے چاہتی ہو؟“ سرد آواز میں پوچھا۔

”مجھے اپنی شکل دکھاؤ“ وہ دانت پیستے بولی۔

”کس س محبت کرتی ہو؟“ ابا قاعدہ گلے پر زور دیتے پوچھا گیا۔

”آہ۔۔۔۔۔ عرش سے“ وہ گلے پر دباؤ سے تڑپ کر بولی۔

”کتنی؟“ ساتھ ہی آواز جنونی سی ہو گئی۔

”بے حد“ وہ تڑپ برداشت کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے بولی۔

”کیا کر سکتی ہو اسکے لیے؟“ دوبارہ سے گرفت ڈھیلی کرتے پوچھا۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

"مجھے کچھ کرنا نہیں ہے۔۔۔ اسے حاصل کرنا ہے۔۔۔ باتوں میں پورا کرنا مجھے نہیں آتا" ایک پل کو بھی آنکھی نہیں ہٹائیں تھی۔

“اور اگر اس نے تم سے جان مانگ لی تو؟” کمر کے گرد ہاتھ رکھتے پوچھا۔

“پہلے مل تو جائے۔۔۔ پھر سانس لینے نہیں دوں گی۔۔۔ بلکہ اسکی سانسوں کو اپنا محتاج کر لوں گی” وہی ازل کا غرور اور خود پر ناز

“اور اگر تم اسکی محتاج ہو گی تو؟” کمر پر زور دیا۔

"میں تو ہوں" وہ سحر زدہ آواز میں کہتی فوراً اسے اسکا نقاب نیچے کر گئی۔

وہ اسے روکنا کسب بہت اچانک ہو اوہ نقاب بھی اتار گ اور وہ کچھ کرنا سا۔

وہ مدہوش اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔ جیسے پیاسے کو صحرا میں پانی ملا ہو۔ جیسے مرجھاتے پھول کو زندگی ملی ہو۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔ اتنا کہ دل بھر نہیں رہا تھا۔

وہ بھی اسک جرأت پر مسکراتا اسے دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا" دھیرے سے دوبارہ گلے ہر زور دیا۔

"تم سے عشق" اس کے کالر زپر گرفت سکتے کرتے کہا۔

شکنتا؟ "مسکرا کے کہا

"تمہیں مجھ سے نہیں ہوا؟" وہ اس کے سوال کو انور کرتی اپنا سوال کر گئی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

ش "مجھے کیوں ہوگا؟" وہ کندھے اچکے بولا۔

"کیونکہ میں فلک ہوں۔۔۔ ایری گیری نہیں۔۔۔ جو تمہیں مجھے محبت ناپو" وہ سخت آنکھیں اس پر گاڑتے بولی۔
"تم میری ہو؟" دوبارہ سوال کیا۔

"یقین نہیں آ رہا؟" اسکے سینے پر سر رکھتے کہا۔

"یقین دلاؤ" اسے بالوں سے پکڑ کر چہرہ اوپر کیا۔

"میرے بن جاؤنا عرش" اسکے گردن کے گرد باہیں کرتی بولی منت سی تھ اسی آواز میں

"لگتا ہے مجھے بہت مس کیا ہے ! " اسکے بازوؤں کو خود سے دور کرتے کہا

"بہییہ متنت" وہ بہت کولمبا کرتے بولی

"بس کچھ پل انتظار۔۔۔ پھر تم میری" اسکے گالوں سے بال کان کے پیچھے کرتے کہا۔

شپکا؟ ! "بے یقینی سے وعدہ چاہا۔

شتماری قسم "اسکے لبوں پر انگلی رکھتے کہا۔ وہ مسمرائز سی اسے دیکھنے لگی۔

وہ اس کے پیچھے سے کھڑکی سے دور چلا گیا کب بارش شروع ہی اس نہیں معلوم تھا اسی خوشبو میں جکڑی وہ ٹھہر سی گئی تھی۔

ہوش تو تب آئی جب ننھی ننھی بوندوں نے ٹھنڈا احساس دلایا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ ہڑبرا کر ہوش میں آئی۔ پورے کمرے کو دیکھا پھر تیزی سے کھڑکی طرف گئی۔ جہاں سامنے بلیک مرسیڈیز میں بلیک ہڈی میں وہ موجود تھا اسی کے انتظار میں۔

فلک نے دوبارہ اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھا

وہ جو سامنے دیکھ رہا تھا مسکراتا کھڑکی کی طرف اوپر چہرہ کر گیا۔ دو انگلیوں کو سر پر لاتے سلیوٹ لیا اور زن سے گاڑی آگے بڑھادی۔

بارش پوری آب و تاب سے برسانے لگی۔

♥ مجھے جستجوئے عشق ہے۔۔۔

♥ تیری قربتوں کا سوال ہے۔۔۔

♥ میں ہوں عشق سے نا آشنا۔۔۔

♥ میرے دوستوں کا خیال ہے۔۔۔

♥ میرا قلم ہے گواہ اس پر۔۔۔

♥ میری شاعری بھی دلیل ہے۔۔۔

♥ میری سانس ہے جو چل رہی۔۔۔

♥ تیری چاہتوں کا کمال ہے۔۔۔

♥ میری نگاہے تو دور ہے۔۔۔

Page 222 of 655

♥ دل و جاں بے پرو تو قریب ہے۔۔۔

♥ یہ فراق ہے نا وصال ہے۔۔۔

♥ تیری شفقتوں کا یہ حال ہے۔۔۔

♥ تجھے زندگی میں کیا ملا؟...

♥ صرف عشق ہی تو نہیں زندگی۔۔۔

♥ تو ناخوف کر اس بات کا۔۔۔

♥ تیرے دشمنوں کی یہ چال ہے۔۔۔

"ہاں جی کدھر سے آیا جا رہا ہے؟؟" مراق نے اسکی مست چال اور مسکان پر آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔

وہ جو ڈرائنگ کے سامنے سے سیٹی بجاتے انگلی میں کار کی کیز گھماتے فریش موڈ میں گزرنے لگا تھا اسکی آواز پر رکا اور

پلٹ کر گلاس ڈور کھولا وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھا اسکے جواب کا منتظر تھا۔

"تو گھر نہیں گیا؟ مجھے لگا کہ چلا گیا ہو گا" وہ اسے ساتھ بیٹھتا بولا اور نظریں ٹی وی پر لگا دیں۔

جب کافی دیر جواب نا آیا تو سر گھما کر یکھا اس جو اسے ہی کھوجتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا؟" عرش نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"کدھر تھا تو؟ اس دکھتے گال کے ساتھ؟ دکھتی کمر کے ساتھ؟؟" مراق نے پوچھا آواز بے تاثر تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میں۔۔۔۔۔ ادھر ہی تھا۔۔۔ میں نے کہاں جانا" وہ سرسری سا کہتا کندھے اچکا گیا۔

"میں کوئی تکلاگاؤں؟؟؟" میراں گلاس ڈور کے ساتھ سینے پر بازو بادھتے بولی نظریں اسکی بھی مراق کی طرح عرش کے چہرے پر تھیں۔

"بلکل" عرش کی بجائے مراق نے فوراً کہا۔ کیونکہ مراق تو کبھی مان ہی نہیں سکتا تھا کہ عرش خانزادہ رات کے 11 بجے کہیں جائے جب موسم سخت خراب ہو۔ کچھ تو گڑبڑ تھی جو چپ کر کے گیا تھا بنا اطلاع دیے۔

"کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ تکلاگانے تم نے؟۔۔ سوئی کیوں نہیں کل صبح تمہیں چھوڑنے بھی جانا ہے" عرش مصنوعی رعب سے میراں کو بولا۔

عرش کے گڑبڑانے وہ دونوں نوٹس کر گئے۔ میراں نے آئی بروز اچکائیں کہ اچھا۔۔۔۔۔

"تکلا ہی تو ہیں لگانے دے اسے۔۔۔ ہاں بولو میراں تمہیں کیا لگتا ہے کہاں ہوگ؟" مراق نے اسکی کمر پر دھب لگائے کہا اور ساتھ ہی میراں کو بولنے کا کہا۔ "بھیو۔۔۔ خود ہی بتا دو۔۔۔ میرے منہ سے سن کر عزت ضرور کرانی ہے آپ نے" میراں اسکے امنے والے صوفے پر بیٹھتی بولی۔ مراق کو سمجھ آ رہا تھا کہ عرش یقیناً کچھ چھپا رہا ہے۔

"تم دونوں مجھے بلکل بھی صحیح نہیں لگ ہے۔۔۔ اور تمہیں میں کہہ رہا ہوں چلو سونے اٹھتی نہیں ہو پھر" ہ میراں کا بازو پکڑتے اسے ٹھاتے بولا۔

"اوائے۔۔۔ چھوڑنے کی فکر نا کریں لے جاؤں گا اتنی باہے تو۔۔۔ پر تو پہلے یہ بتا کہ تو کہاں سے آ رہا ہے" مراق نے دوبارہ عرش سے کہا جو بھاگنے کے پر تول رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"مجھے تو چھوڑیں۔۔۔ بھاگنے لگی کیا میں" میراں نے اپنا بازو چھڑاتے کہا۔

"کیا پوچھنا ہے؟" عرش نے میراں کو دیکھ کر مراق پر نظریں گاڑی۔

"نام بتا" مراق بھی اسک مقابل آتا سینے پر بازو باندھتا بولا۔

میراں نے ایک نظر مراق کے چہرے کو دیکھا۔ مراق نے بھی میراں کو دیکھا۔ میراں سر جھکا کر مسراہٹ ضبط کرتی آرام سے مراق کے ساتھ اسی اندازے کھڑی ہو گئی۔

عرش نے دونوں کے تیور دیکھے کم سے کم و آرام سے پیچھا نہیں چھوڑنے والے تھے۔

"کس ک نام؟" عرش ن آئی برازا چکا کر پوچھا۔

"جس سے مل کر آئیں ہیں۔۔۔ اتنی بارش میں۔۔۔ اسی کا نام بھائی" میراں نے اسی پر زور دے کر کہا۔

"تجھے بھی اسی کا ناسننا؟" عرش نے مراق سے پوچھا۔

"ظاہری سی بات ہے۔۔۔ بچوں والے سوال نا کر تفصیل بتا" مراق نے ہلکے تیوروں سے کہا

"فلک۔۔۔ فلک سلطان" دو حرفی بات کہہ کر وہ سپاٹ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔

میراں کی حیرت سے آنکھیں کھل گئیں کہ سچ میں؟ وہ فلک سے ہی مل کر آیا ہے؟؟؟

مراق کو زیادہ جھٹکا نہیں لگا اسے شک تھا کہ کھچری کہیں فلک کے گرد ہی پک رہی 9 ہے مگر عرش اس سے مل آئے

اتنی بارش میں ! یہ ہضم نہیں ہو رہا تھا یقیناً کوئی گہری بات تھی۔ نا اسنے میراں کی طرح آنکھیں کھولیں نا کوئی

حیرت والا تاثر دیا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"آریو کڈنگ برادر؟؟؟" میراں کی آواز اونچی تھی۔

"لو وائس" عرش نے آنکھوں سے تنبیہ کیا۔

"کچھ اور جاننا ہے؟" عرش نے میراں سے پوچھا

"بھائی۔۔۔ مجھے یقین کیوں نہیں آرہا ہے۔۔۔ کیسے؟؟؟" میراں نے شوکڈ سے پوچھا۔

"چلو میری چندا۔۔۔ یونیڈریسٹ۔۔۔ صبح جانا ہے ناچلو" وہ اسکو بازوؤں کے حلقے میں لیتا سر پر بسہ دیتے بولا اور بہر کی

طرف رخ کیا۔ میراں ابھی بھی حیران سی اسکے ساتھ چلنے لگی۔

عرش نے دروازے پر رکرپلٹ کر دیکھا جہاں مراق سرد تاثرات لے کھڑا تھا۔

وہ مسکرایا اور آنکھ و نک کی اور باہر چلا گیا۔

مراق اسکی سائیکی سمجھ گیا تھا۔ عرش کو محبت بھی ہوئی تو کس سے ! فلک المیر سلطان سے؟؟؟

"یقیناً اس ٹیڑھی لڑکی کو سدھارنے کیلئے ہی خدا نے تمہیں بھیجا ہے عرش۔۔۔" مراق نے زیر لب کہا اور

مسکرا دیا۔

اب اسکا ارادہ اپنے گھر جانے کا تھا اسکی گاڑی پورچ میں کھڑی تھی۔

وہ زرا تفصیل سے عرش سے بات کرنے ک سوچ کر بار کی طرف بڑا۔ بارش مسلسل ہو رہی تھی مگر اسے گھر بھی

جانا تھا اسکی ماں یقیناً انتظار کر رہی ہوگی۔



عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

♥ معصوم محبت کا بس اتنا فسانہ ہے۔۔۔۔

♥ کاغز کی حویلی ہے بارش کا زمانہ ہے۔۔۔۔

♥ کیا شرط محبت ہے کیا شرط زمانہ ہے۔۔۔۔

♥ آواز بھی زخمی ہے اور گیت بھی گانا ہے۔۔۔۔

♥ اس پر اترنے کی امید بہت کم ہے۔۔۔

♥ کشتی بھی پرانی ہے اور طوفاں کو بھی آنا ہے۔۔۔

♥ سمجھے یا نا سمجھے وہ انداز محبت کا۔۔۔

♥ ایک شخص کو آنکھوں سے اک شعر سنانا ہے۔۔۔۔

♥ یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے۔۔۔۔

♥ ایک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے۔۔۔۔

وہ اس وقت جاب پر تھی۔ دودن سوئی نہیں تھی اور اسے اعصاب بری طرح تھکے ہوئے تھے۔ انکی محض دھمکیاں

نہیں تھیں وہ کر جاتی تھیں جو کہتی تھیں۔ اور اس میراں کی بھی فکر تھی اسکی دوست تھی۔

"آریو امس اشال؟؟" اسکے پاس نے آکر پوچھا یقیناً وہ پاس سے گزر رہے تھے اور اسے سر ڈانز پر سر رکھے دیکھا۔

"جی سر بس سر میں درد تھا" وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"آپ جانتی ہیں کہ فائل بھی ریڈی کرنی تھی اور دوسرا ایک کمپنی کے ہیڈ سے شام ون ہاور کی میٹنگ بھی ہے۔ اور آپ اس طرح ڈل ہیں" وہ اسکی حالت دیکھتے بولے چہرہ پیلا پھٹک ہوا تھا۔

"سر فائل ریڈی ہے اور آپ بتادیں کب میٹنگ ہے" وہ بامشکل خود کو کمپوز کرتے بولی۔

"آر یو شیور؟" وہ یقین کرنے کے لیے بولے۔

"جی سر" وہ سر ہلا کر بولی۔

"اوکے میں آپ کو پیغام دیتا ہوں وہ راستے میں ہیں" وہ کہتے ہی آفس کی طرف چلے گئے۔

"بد تمیز ناہوتو۔۔۔ یہی وقت رہ گیا۔ تھا ملاقاتوں کا اس بد تمیز کمپنی والے کو؟ خود تو گاڑیوں میں گھومتے ہیں اور وخت ہمیں ڈال دیا" وہ سخت بد مزاج ہوتی بولی۔ ساری فائلز پٹچ کر دراز میں رکھیں۔

"سر کہہ رہے ہیں کہ وہ آگئے ہیں آپ زرا جلدی سے آفس آجائیں" اسسٹنٹ نے آکر پیغام دیا۔

"آر ہی ہوں" وہ اپنی سرخ آنکھیں دباتی بولی۔

ریڈ کلر کی فائل لی اور آفس کی طرف بڑھی۔

"سر مے آئی کم ان؟" وہ ناک کرتی بولی۔

"شیور" اندر سے بارعب آواز گونجی۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

آواز پر اشمال کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہ آواز کم سے کم اسکے باس کی نہیں تھی۔ لیکن جو اس نے آواز سنی تھی وہ اس کے جسم سے خون نچوڑنے کے مترادف تھا۔ چہرہ جو پیلا پھٹک تھا اب سفید ہو چکا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ یہ آواز دوبارہ سنے گی۔

"ب۔۔۔۔۔ب۔۔۔۔۔بالاج۔۔۔۔۔بالاج چودھری۔۔۔۔۔یہاں؟" وہ سانس روکے ہوش اڑتی کیفیات میں زیر لب کہا۔



وہ بری طرح پھسی تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ اس نے زندگی میں عہد کیا تھا کہ وہ کبھی اس چودھری خاندان کے سامنے نہیں جائے گی جس نے اس کی زندگی خراب کر دی تھی۔ اسکا سر درد تو ہو رہا تھا مگر اس وقت اس کی حالت اسکے درد پر حاوی تھی۔ انگلیوں کی پوروں میں خوف سے درد بھر رہی تھی۔ آنکھیں جھپکی نہیں جارہی تھیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہوتی جارہی تھی۔ اس نے گلہ تر کرتے گردن گھما کر اطراف میں دیکھا۔ کچھ لوگ ہی تھے جو اب گھر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ وہ آفس جہاں سب چلے بھی جاتے تو اسے ٹینشن نا ہوتی رات کے 9 بجے تک وہ آرام سے آف کر لیتی تھی مگر ابھی رات کے 7 بجے ہی اسکا خوف سے وجود سن ہو رہا تھا۔

اتنے میں دوبارہ آفس کی بیل باہر رنگ ہوئی۔ اس رنگ نے اسے کانپنے پر مجبور کر دیا۔ اسسٹنٹ بھاگتے ہوئے اندر گئی۔ اور چند سیکنڈز میں باہر آئی۔

"میم۔۔۔ آپ کیوں اندر نہیں جارہی ہیں؟؟ سر بلارہے ہیں" اسسٹنٹ نے آکر اس سے ہو چھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

"م۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ب۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔پا۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔پانی۔۔۔۔۔پی۔لو۔۔۔لوں۔۔۔۔۔زرا" وہ ہکلاتے

جواب دیتی بولی اور فوراً اپنے ڈائز کے پاس پہنچی۔ بوتل اٹھائی اور ہونٹوں سے لگالی۔ آدھی بوتل آرام سے پی گئی۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ کیوں بالاج چودھری آیا ہے پر وہ اسکا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔

اس نے آدھی بوتل پی ہوئی ٹیبل پر رکھی۔ کسی مردانہ ہاتھ نے وہ بوتل اٹھائی۔ اشمالے سانس رک گئے۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ اسکی پشت پر کون ہے جس نے ابھی بوتل اٹھائی مگر اس وقت بالاج ہی دماغ میں گھوم رہا تھا اسے یہی لگا تھا کہ وہ باہر اٹھ کر آیا ہے۔ اسکی سانس خود بخود رک چکی تھی۔ آنکھیں خوف سے ساکت ہو گئی تھیں۔

"تم حسین تو ہو، اپنی رکھیل بنانے میں کوئی حرج بھی نہیں" گزرے وقت کی تلخ آواز نے اسکے کانوں سے دھویں نکال دی۔ اسنے زور سے آنکھیں بند کر لیں وہ نہیں چاہتی تھی کہ وقت پھر سے آئے۔

"چن مکھنا" کان میں سرگوشی کی گئی۔

اشمال نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ یہ آواز تو بالاج کی نہیں۔ بالاج چودھری نے تو کبھی ایسے نہیں بلایا۔ یہ
تو۔۔۔۔۔

"س۔۔ سورج" اس نے زیر لب نام لیا اور جلدی سے پلٹ کر خود کو یقین دلانا چاہا۔

وہی تھا اسکے سامنے اسی کا جھوٹا پانی پیتے ہوئے۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔ سورج نے پانی کی بوتل بند کر کے ٹیبل پر رکھی۔ اور اسے دیکھا جو ہوائیاں اڑے
چہرے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"چند۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ ٹھیک ہو؟" وہ اسلی حالت سے پریشان ہوتا بولا۔

"س۔۔۔ سو۔۔۔ سورج۔۔۔" اسکا دل خوب سارا رونے کو کیا اور اسنے خود کو روکنا وہ روتی بلکتی اسکے سینے آگئی۔
"جاناں۔۔۔ کیا ہو گیا ہے" وہ اسکے رونے سے پریشان ہو گیا اس کے گرد باہیں کی اور سر کو تھپکی دینے لگا یقیناً وہ خوفزدہ تھی کسی بات سے۔

"سورج۔۔۔ سیو۔۔۔ می" وہ زور سے اسکے گرد بازو کرتے روتی بولی۔ آواز وحشی سی ہو رہی تھی۔ کانپ رہا تھا اسکا وجود۔ اور وہ سورج سے بے حد ناراض تھا ہونے کے باوجود اسکی پناہوں میں خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی۔
"ہو کیا ہے۔۔۔ جانم سنو یا ر۔۔۔ تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا" وہ اسکا چہرہ زبردستی سامنے کرتا بولا۔ موڑے موڑے آنسو اسکے گال بھگور رہے تھے۔

اشمال نے دھیرے سے سر اٹھایا۔ مگر رونے میں زور آ رہا تھا۔

"میری جان۔۔۔ کیوں رو رہی ہو" اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ پریشانی سے بولا۔

روتے روتے اسے اچانک خیال آیا کہ سورج یہاں لیا کر رہا ہے اچھنبے سے اسے دیکھا۔ سورج نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم یہاں۔۔۔ کیا۔۔۔ کر رہے ہو" آنکھوں میں سرد پن آنا شروع ہو گیا۔ بھیگی پلکیں سرخ آنکھیں اب جواب لی منتظر تھیں۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میں اپنا مطلب بھی بتا دوں گا۔۔۔ مگر تم کیوں رو رہی ہو کیا بات ہوئی ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا بولا۔

"پہلی بات کا جواب دو۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔ اور اندر۔۔۔ اندر۔۔۔ با۔۔۔ بالاج چودھری ہے۔۔۔ یعنی۔۔۔ تم۔۔۔ تم۔۔۔ ان کے ساتھ آئے ہو" وہ ہزینتی لہجے میں اس سے دور ہوئی۔

"تم ٹھیک نہیں ہو۔۔۔ کچھ بھی بولی جا رہی ہو" وہ اس کی بات کا ناسردیکھ پارہا تھا نا پیر۔

"اندر بالاج چودھری ہے سورج۔۔۔۔ تم بھی ان کے ساتھ آئے ہو" وہ چہرے سے نمی صاف کرتے غصے میں بولی۔

"اندر کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ میں تھیا رہا۔۔۔ میں نے تمہیں اندر آنے کو کہا تھا۔۔۔ بھائی کہاں سے آگئے؟" وہ حیرت سے اس کی بات کو سنتے بولا۔

"بیوقوف سمجھا ہے کیا مجھے؟؟؟ پچی نظر آتی ہوں؟ جس نے سر ابچپن جہاں گزارا ہو وہ ہی نہیں پہچان پائے گی آوازیں؟ دماغ درست ہے تمہارا سورج؟؟؟" وہ اس پر غصے سے چڑھ دوری۔

سورج نے ارد گرد دیکھا جہاں ایک دو امپلاؤے تھے اور وہ بھی حیرت سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"ایوری تھنگ از اوکے۔۔۔ کیا بات ہے مس اشمال؟" اتنے میں اشمال نی اوپچی آواز پر باس بھی آگیا۔

"سر آئی ہیو ٹولیو۔۔۔ میں اس وقت اس کنڈیشن میں نہیں کہ کوئی میٹنگ اٹینڈ کروں" وہ سورج پر قہر برساتی نظروں سے کہتی بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

باس نے سورج کو دیکھا۔ سورج نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ جانے دیں۔

"اوکے۔۔۔ کل کریں گے اس پر بات" انہوں نے اجازت دیا۔

اشمال نے اپنا بیگ پکڑا سیل پکڑا اور باہر کی طرف تیزی سے بڑھی۔ "میں دیکھتا اسے" سورج باس سے کہتا اشمال کے پیچھے گیا۔

"وٹس یور پر ابلیم۔۔۔۔۔ تم جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟" اپنے پیچھے مسلسل اسکے قدموں کی تھاپ سن کر وہ چڑنے کے انداز میں پلٹ کر بولی۔

سورج نے اسکا بازو پکڑا اور پاس پارکنگ پر کھڑی گاڑی سے لگایا۔ اشمال نے اس کی گرفت پر آنکھیں زور سے بند کیں۔

"تمہیں چھوڑنے کیلئے نہیں چاہا۔۔۔۔۔ میں ہوں نا مجھ پر اعتبار تو کرو" وہ اسکے ماتھے سے ماتھا جوڑتا بے بسی سے بولا۔

"اس دن بھی تم ہی تھے" گہرا سانس بھرتے بھیگی پلکوں سے اسے دیکھتے کہا اور بازو چھڑوائے۔ سورج نے تڑپ کر اسکی بات کو سہا۔

"اس دن بھی صرف اور صرف تم پر اعتبار کیا۔۔۔ اور مجھے ملا کیا؟ ایک رکھیل کا نام" وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے بولی جو بس سورج کو دیکھتے امنڈتے آرہے تھے۔

سورج نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"تم۔۔۔ اہسے الفاظ۔۔۔ نا استعمال کرو۔۔۔ اپنے لیے" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر کے اشتعال کو کم کرتے بولا۔

"کیوں نا بولوں؟ جب دیا گیا تھا تب تو تم سے منہ نا توڑے گئے۔۔۔۔۔ ارے میں کسے کہہ رہی ہوں (مصنوعی

طنزیہ ہنسی)۔۔۔ اس سے؟ جس نے اپنے بھائی کی آفر کو تھے دل سے قبول کیا۔۔۔۔۔ لعنت ہے تم پر

اشمال۔۔۔۔۔ لعنت ہے" وہ خود پر ملامت کرتی سائیڈ سے گزرنے لگی۔

"میں تم سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔ کتا ہوں۔۔۔ اور کرتار ہوں گا۔۔۔۔۔ سمجھی تم" وہ دوبارہ اسے گاڑی سے پن کرتا

گر جا۔ اسکے اندر کا صبر جواب دے رہا تھا۔

"میں تمہاری محبت کا لیا کروں سورج؟؟؟؟؟ جب تمہیں عزت دینی نا آئی۔۔۔۔۔ بس کرو۔۔۔۔۔ میرے سامنے آ

کر نا اپنا وقت برباد کرنا میرا۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ طے ہے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ کبھی بھی نہیں

۔۔۔۔۔ اور اندر تم مجھ سے دوبارہ جھوٹ بول رہے تھے۔۔۔۔۔ ان کانوں نے جو ان ہوتے تک چودھری ہاؤس کے بچے

بچے سے لے کر بڑے بزرگوں تک کی آواز حفظ کی ہے۔۔۔۔۔ مغالتے مجھ سے نہیں ہونگے۔۔۔۔۔ جا کر اپنا پتہ

کرواؤ۔۔۔۔۔ مجھ سے دور رہو" اسکے ہاتھ جھٹکتی سائیڈ سے گزرتی چلی گئی۔

"آہ۔۔۔۔۔ سورج نے غصے سے گاڑی پر مکا مارا۔

اسکی ایک بزدلی نے کیا سے کیا کر دیا۔ اسلی محبت اس سے دور چلی گئی۔ جس سے ایک منٹ کی دوری برداشت نہیں

کر پار ہا تھا۔ وہ اسکے معاملے میں اتنا بے بس تھا کہ خود سے کچھ کر نہیں پار ہا تھا۔ کیوں؟؟؟؟؟

کاش وہ ہمت کر لیتا اس وقت۔۔۔۔۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

کاش وہ اپنے بھائی کے ڈر سے پیچھے ناہٹتا۔۔۔

کاش اپنے بھائی کے مکوح الفاظ پر اپنی محبت کی لاج رکھتا اور اپنے بھائی سے اسکی عزت کیلئے لڑتا۔۔۔۔
کاش وہ کچھ کرتا اسکے لیے۔۔۔۔

اسکی زندگی اسکی سانسیں فقط اسی سے تو جڑی تھیں۔

اب محبت کر کے ناقدری کر لی۔۔۔۔

محبت کی ناقدری کبھی راس نہیں اتی۔۔۔۔



"زارون" لاؤنج میں بالاج چودھری کی رہبر آواز گونجی۔

زارون جو چابی کو انگلی میں گھماتا گزر رہا تھا آواز پر رکا مگر پلٹا نہیں اسکا رخ اوپر اپنے کمرے کی طرف تھا اندر آتے وقت دھیان ہی نہیں دیا کہ لاؤنج میں اسکا باپ بیٹھا ہے

"زارون۔۔۔ تم سے مخاطب ہوں" اس کے ناپلٹنے پر وہ مزید کرخت لہجے میں بولا۔

زاران نے منہ کے زاویے بگاڑے۔ اور منہ بنانا پلٹا

"کہاں تھے کل سے؟ رات گھر کیوں نہیں آئے؟" ہاتھ میں پکڑا اخبار فولڈ کر کے سامنے ٹیبل پر رکھا اور نظریں اس پر گاڑیں۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ڈید۔۔۔ ارحم کے گھر رات پارٹی تھی" وہ نیند سے بھری آنکھوں سے بولا۔

بالاج چودھری اٹھ کر مقابل آیا۔ اور اپنی کھوجتی آنکھیں اس کے چہرے پر ٹکادیں۔

"واٹ ڈیڈ؟" زارون اپنے باپ کے اس انداز پوچھتا گیا۔

"تمہیں ہزار دفعہ منع کیا ہے کہ رات کی عیاشیاں میرے گھر میں صبح مت دکھایا کرو۔۔۔ تمہاری ماں نے دیکھ لیا تو

گھر سر پر اٹھالے گی۔ یہ کام کھلے کے ہوتے ہیں کیا؟" وہ ایک سیکنڈ میں جان گیا تھا کہ زارون کے قدم کیوں ڈگمگا

رہے ہیں۔ ظاہر ہے شراب کے نشے میں چور گھر آیا تھا۔

"کم آن ڈید۔۔۔ مجھے سونا ہے پھر بات کرتے ہیں" وہ بیزار ہوتا واپس پلٹا۔

"دائین کو تم نے تنگ کیا؟" بالاج نے دوبارہ پیچھے سے آواز دی۔

"اوہ۔۔۔ تو لگ گئی خبر آپکو !؟" وہ خبیث ہنسی سے ہنستے پلٹا۔

"تمہیں وہی لڑکی نظر آئی؟ اسلام آباد کی لڑکیاں مر گئیں ہیں کیا؟ یا تمہاری یونیورسٹی میں لڑکیوں کا کال پر گیا" وہ

اسکی کالر سے پکڑتا مصنوعی غصے سے بولا۔

"ڈیڈ۔۔۔ جو مزاح اس پھلجری میں ہے نا۔۔۔ اسلام آباد کے حسن میں نہیں ملتا" وہ آنکھ دباتا بولا۔

"کینے ہو تم۔۔۔ اپنی ماں سے بچ کر کیا کرو جو کرنا ہے۔۔۔ وہ الٹی کھوپڑی کی ہے تمہاری خوشیوں کو کھا

جائے گی" وہ اسکا کال چھوڑتا بولا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ویسے ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ کس خاندان کی ہے؟ خیر جس کی بھی ہو۔۔۔ اسکا حسن ہو شر با ہے ڈیڈ" وہ لڑکھڑاتے
قدموں سے سیڑھی پر چڑھا۔

"یاد رہے زارون۔۔۔۔۔ تم مجھے کچے کھلاڑی نا لگو۔۔۔ میرے خون ہو ہر قدم پر ثابت کرنا" وہ مغرور لہجے میں
گردن اکڑا کر بولے۔

"ڈونٹ وری ڈیڈ۔۔۔۔۔ میں زارون ہوں۔۔۔ زارون چودھری۔۔۔ آپکی پرچھائی" وہ اٹے قدم سیڑھیاں
چڑھتا ہنستے بولا۔ اور پلٹ کر لڑکھڑاتے انداز سے مشکل سے کمرے میں پہنچا۔
بالاج چودھری نے اسے فخریہ مسکان سے دیکھا۔ اور پلٹا تو سامنے ہی کچن کے دروازے پر زرین چودھری (زارون
کی ماں) افسردگی اداسی سے کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔
"بس کر دو بالاج۔۔۔۔۔ اپنا بیٹا نا گواں دینا" وہ دکھ سے بولیں۔

"بالاج چودھری نے جھکنا نہیں سیکھا۔۔۔ سمجھی" اس تک پہنچتے سرد لہجے میں کہا۔
"دائین۔۔۔۔۔ ! نساء کی بیٹی ہے نا ! " وہ پانی سے بھری آنکھوں سے بولیں۔

"بلکل میری جان" انکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے چرانے کیلئے مسکرا کر کہا۔
زرین نے تڑپ کر انکی مسکان دیکھی جو صرف انکو ازیت دینے کیلئے تھی۔

"وقت گزر رہا ہے اور کتنا گزر بھی گیا ہے بالاج۔۔۔ مگر آپ نہیں بدل رہے۔" وہ آنکھیں جھلا گئیں۔ انکی آج بھی
ہمت نہیں تھی کہ بالاج کے حکم کے بنا اس کے سامنے سے جاتی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"بالاج بدل گیا تو تاریخ رقم ہو گی جاناں۔۔۔ میرا بیٹا ہے۔۔۔ وہ کرے گاتاریخ رقم۔۔۔ مجھے جب جھکنا پسند نہیں تو؟ کیسے جھک جاؤں؟" ان کے ماتھے پر لب رکھتے آئی بروزاچکا کرپوچھا۔

"کسی۔۔۔ ایک کے ہو جائیں بالاج" وہ دکھ سے بولیں۔ دل میں کچھ تھا اس شخص کے اور اوپر سے کچھ وہ اتنے سال کیسے گزار گئیں وہ جانتی تھیں۔ ایک حسن پر ات عیش و عشرت کے طالب شخص سے کیا امید کی جاسکتی تھی۔

"تمہارا تو ہوں۔۔۔ پھر ادا سی کس لیے؟" اس کے جڑے پر انگلیاں گاڑیں۔

"س۔۔۔ بالاج۔۔۔" وہ درد سے بلبل گئیں۔ اتنی سخت پکڑ تھی اس شخص کی۔

"نساء میں جو ہے وہ۔۔۔ تم میں نہیں۔۔۔ مگر میری جان۔۔۔ جو تم میں ہے۔۔۔ وہ تو کسی میں بھی نہیں۔۔۔"

نساء میں بھی نہیں۔۔۔ "وہ ان کے لبوں پر دانت گاڑتے قہقہہ لگا اٹھا۔

زرین کا مارے شرمندگی سے چہرہ اسرخ ہو گیا۔ اس سے زیادہ تو ہین کیا ہو گی اس کے لیے؟

"میرے لیے کافی لاؤ" ان کی گال تھپتھپا کر کہا۔

زرین نے صرف سر ہلایا۔

"اور۔۔۔ ہاں۔۔۔ میرے معاملات سے۔۔۔ میرے بیٹے سے دور رہو" پلٹ کر ایک سرد نگاہ ڈالتے کہا اور پلٹ گیا۔

"میرا۔۔۔ بیٹا نہیں کیا وہ۔۔۔ جو اسے کچھ کہہ نہیں سکتی؟؟" وہ بامشکل آنسوؤں کو اندر کرتے بولی۔

بالاج رکا اور پلٹ مرا نہیں دیکھا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"سو تو نہیں ہے۔۔۔ جانتی تو ہو" دوبارہ سے چرانے کیلئے کہا اور پلٹ گیا۔

زرین ساکت اسکی سرد سخت شخص کی بات پر کھڑی رہ گئی۔ آنسو لڑی کی صورت میں چہرے پر بہہ گئے۔

"ناکہہ کر بھی بالاج۔۔۔۔۔ بہت کچھ باور کر دیتے یو۔۔۔" وہ دل میں سوچتی آنسو صاف کرتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔



نساء کمرے میں آئی تو عبیر کو مودنگ چمیر پر آنکھیں موندے پایا۔ کرسی آگے پیچھے خاموش کمرے میں سنسنی سی آواز پیدا کر رہی تھی۔

وہ کتنی دیر انہیں دیکھتی رہی۔ پھر گہرا سانس لیتی ان کے قریب آئی۔ کرسی ہلتی رک گئی وہ جان چکے تھے کہ کون پاس آیا ہے

"پلیز عبیر" وہ اٹھ کر جانے لگے تھے کہ نساء نے انکے گھٹنوں کے سامنے بیٹھتے روکا۔ وہ اٹھے تو نہیں مگر نساء کی طرف دیکھا بھی نہیں۔

"عبیر۔۔۔ تمہاری قسم۔۔۔ میں سچ میں نہیں جانتی تھی میرے سے اس بالاج۔۔۔۔۔"

"نام بھی مت لو اسکا" وہ غصے سے بولے۔ نساء نے سہم کر انہیں دیکھا جو لال انگارہ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"آپکی قسم۔۔۔ آپ کے علاوہ۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔ مخلص ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔ دل سے۔۔۔ صرف آپکی ہوں۔۔۔ یقین کیوں نہیں کرتے" وہ انکے ہاتھوں کو پکڑتی التجا و منت کرنے کے انداز سے بولیں۔
"کیوں کہ مجھے محبت میں شرکت داری برداشت نہیں ہوتی نساء" وہ ایک پل میں نساء کی بھگی آواز پر نرم ہوئے تھے۔

"آپ سے مجھے محبت ہے۔۔۔ میرا یقین کریں" وہ ان کے ہاتھوں پر سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔
"اور جو مجھے تم سے عشق ہے اسکا کیا"۔ اس کا رونا تو کبھی برداشت نہ ہوا تھا اور آج بھی وہ تڑپ گئے تھے۔ اس کے سر سے اپنا سر لگاتے محبت سے کہا۔

"قدر ہے۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔ مجھے میری جان کی قسم" وہ انکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتی یقین دلانے کے انداز میں بولی۔

"تم میرا نام ہی لے لو۔۔۔ جان کہنے کی کیا ضرورت" وہ ان کے آنسو صاف کرتے شرارت سے بولے۔
نساء انکی بات پر رو رہے ہوئے ہنس دی۔

"مجھے ناراض نہ ہوا کریں۔۔۔۔۔ خدارا جان نکل جاتی ہے۔۔۔ اور کسی دن آپکی یہی بے رخی میری جا۔۔۔
ششششش۔۔۔ خبردار۔۔۔۔۔ تم ہو تو کیری سانسیں ہیں۔۔۔ خبردار دور ہونے کا سوچا۔۔۔ تم مجھے نا بھی چاہتی
تب بھی تم میری ہی دسترس میں ہوتی۔۔۔ کسی کی اتنی مجال میرے عشق پر نظر رکھے" انکی بات کاٹ کر وہ انکے
چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بولے۔ محبت سے ماتھے پر بوسہ دیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میرے بہت سے گلے ہیں۔۔۔۔۔" وہ روٹھی روٹھی سی بیڈ پر جا بیٹھیں۔

وہ مسکراتے ان تک پہنچے اور اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیا۔

"مثلاً ! "سر کی سائیڈ پر بوسہ دیتے پیار سے ہو چھا۔

"اب وقت کم دیتے ہو" انکے سینے ہر سر رکھتے روٹھے سے انداز میں کہا۔

"اور" زور سے بازوؤں کو تنگ کیا۔

"مجھے پیار بھی کم کرنے لگے ہو۔۔۔۔۔" اب ویسے نہیں کرتے جیسے کرتے تھے "وہ دوبارہ انکی آنکھوں میں دیکھتی ناراض سی گلہ کر گئی۔

"میرا تو سب کچھ تم ہوں نساء۔۔۔۔۔ میری جنت ہو تم۔۔۔۔۔ تم نہیں تو کچھ نہیں۔۔۔ کیا ضروری ہوتا ہے کہ اپنی محبت چاہت کا ثبوت کسی عمل سے دیا جائے؟ محسوس نہیں ہوتا کیا؟" ایک شدت سے وہ بولے۔ نساء نے مسکرا کر انکے چہرے کو دیکھا جن کی محبت نے صرف گہرا ہونا سیکھا تھا کم ہونا نہیں۔ اتنے سالوں کے بعد بھی آج بھی ویسی ہی شدت تھی جیسے کبھی اسے حاصل کرنے کیلئے ہوا کرتی تھی۔

"میں آپکی۔۔۔ میرا سب کچھ آپکا۔۔۔ میری سانسیں۔۔۔ میرا وجود۔۔۔ میرا دل۔۔۔ سب پر تو آپکی حکومت ہے۔۔۔ پھر بھی روٹھ جاتے ہیں۔۔۔ کیوں گزرے وقت کے تلخ پنوں پر ناخن گاڑ کر خود کو بھی ازیت دیتے ہیں اور مجھے بھی" دوبارہ سے آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"نہیں۔۔۔ جنت۔۔۔ میں۔۔۔ میری بیٹی ہے داین۔۔۔ میں کوئی۔۔۔ کوئی تاریخ دہراتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ مجھے فکر ہے اسکی" وہ اپنے سینے میں چھپے ڈر اور فکر کو سامنے کرتے بولے۔

"مجھے اللہ پر بھروسہ ہے۔۔۔ جب اسکے سپرد سب کر دیا جائے تو وہ حفاظت کرنا جانتا ہے عبیر۔۔۔ ویسی ہی حفاظت۔۔۔ جیسے میری کی تھی۔۔۔ آپ کو بھیج کر"۔۔۔ نکے سینے سے سر لگاتے وہ گزرے پلوں کو یاد کرتی سختی سے آنکھیں میچ گئیں۔

"میں اس وقت کا اب تک شکر گزار ہوں۔۔۔ کہ میرے اللہ نے مجھے بھیجا تھا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ کیا ہو جاتا۔۔۔ میں تو مر جاتا جنت۔۔۔ اگر تمہیں۔۔۔ ایک انچ بھی تکلیف آئی ہوتی" وہ شدت سے اپنے گیرے میں لیتے بولے۔

"بس۔۔۔ اب پریشان نا ہو !... آپکی پریشانی سے داین مزید ٹینشن میں آجائے گی۔۔۔ اس کی تو یونی جانے کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے۔۔۔ بہت مشکل سے میں نے وجہی کور وکا ہے۔۔۔ وہ تو زارون کو مارنے تک جا رہا تھا" وہ پریشانی سے بولیں یہ یا تو نساء جانتی تھی یا پھر اس کا اللہ کہ کیسے وجہی کور وکا تھا وہ بھی داین کی قسم دے کر۔

"کچھ کرتا ہوں میں۔۔۔ ایسے سہی نہیں سب۔۔۔ تمہاری سورج سے بات ہوئی؟" وہ انکا چہرہ مقابل کرتے بولے۔

"نہیں۔۔۔ سورج۔۔۔ اور بالاج میں کافی سرد مہری چل رہی ہے وہ چودھری ہاؤس نہیں گیا ایک ہفتے سے" وہ افسردگی سے بولیں۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"اس سے کرو بات کہ زارون کو سمجھائے ورنہ میں سمجھاؤں گا۔۔۔" وہ انہیں وارن کرتے اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے اپنی بیٹی کے پاس۔

نساء نے پریشان نظر دروازے کو دیکھا
وہ تو پس گئیں تھیں ان سب میں۔

ایک غلطی نے کیا سے کیا کر دیا۔

انکی اپنی اولاد محفوظ نہیں تھی۔۔۔



"بھائی ! آپ نے اتنی بڑی بات چھپائی؟" وہ منہ بناتی بولی۔

عرش مے ایک نظر اسکے روٹھے چہرے کو دیکھا پھر سامنے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔

"بھائیسیبی !؟" وہ صدمے سے چیخی کہ اسکا بھائی اسے انور کر رہا تھا ! -

"چندا۔۔۔ جب وقتائے گاتب بات بھی کر لیں گے۔۔۔ اب مجھے گاڑی چلانے دو" وہ اسکی شکل دیکھ کر مشکل سے

اپنی ہنسی روکتے بولا۔

"زرا میری طرف دیکھیں۔۔۔ مجھے کیوں لگ رہا آپ کو میری شکل پر ہنسی آرہی ہے؟؟؟" وہ آنکھیں چھوٹی کرتی

بولی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش نے گردن موڑ کر آئی برواچکائے۔

"آپ ہنس رہے تھے نامائیں۔۔۔ مجھے پتہ ہے" وہ دوبارہ سے روٹھتی سینے پر ہاتھ باندھتی سامنے دیکھنے لگی۔

اب عرش کیلئے ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا اور قہقہہ گاڑی میں گونجا۔

"دیکھا اااا۔۔۔" وہ فوراً سے انگلی کرتی روہا نسی ہوئی۔

"ارے میری جان۔۔۔ تم نہیں ہنسا" وہ ہنستا اس اپنے ساتھ لگا گیا۔

"نو۔۔۔ آپ ہنسے تھے۔۔۔ مراق کی بھی میری غصے والی شکل دیکھ کر ہنسی نکل جاتی ہے۔۔۔ اسکا رنگ چڑھ رہا

ہے آپ پر۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر سر رکھے منہ پھلا کر بول رہی تھی۔

"آہہہہ۔۔۔ بھائی" ایک دم بریک لگانے سے وہ سامنے بورڈ پر ماتھا لگوا لیتی اگر عرش اسکو کنٹرول نہ کرتا۔

میراں نے سراٹھا کر عرش کو دیکھا تو اسکا چہرہ اسپاٹ تھا۔

گردن گھما کر سامنے دیکھا تو کوئی کار آگے کھڑی تھی یعنی کسی نے اوور ٹیک کر کے سامنے بریک لگائی تھی یہ پرواہ کیے بنا کہ نقصان ہو سکتا ہے۔

"بھائی۔۔۔ سائیڈ سے لیں۔۔۔ چھوڑیں" وہ ایک دم سے خوفزدہ ہو گئی تھی اسے لگا شاید کوئی ڈاکو یا کوئی کلر ہے۔

انکی فیملی یعنی عرش اور حماد جس فیملی سے تعلق رکھتے تھے کافی جانا مانا تھا پھر اسکا باپ بہت بڑا بزنس مین ت۔ کوئی بھی دشمن ہو سکتا تھا

"دیکھنے دو میرو۔۔۔ کوئی غلطی سے ایسے نہیں روکتا" وہ سیٹ بیلٹ کھولتا بولا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

میراں نے ڈر سے گلہ تر کیا اسکی دھڑکن بری طرح تیز ہو گئی تھی۔

اس پہلے کہ عرش نکلتا باہر سامنے کار کا دروازہ کھلا۔ بے اختیار عرش رک گیا تاکہ دیکھے کون ہے۔ میراں کی نظریں بھی کھلے دروازے پر ٹک گئیں تھیں۔

چند سیکنڈز بعد کوئی پورے کالے کپڑوں میں باہر نکلا۔ دیکھنے میں تو لڑکی ہی لگ رہی تھی۔ کوئی یونیفارم لپاس تھا۔ بلیک چست چمڑے کی پینٹ۔ لانگ بلیک بوٹس اور بلیک چمڑے کی ہی جیکٹ۔ سر پر بلیک رنگ کی ٹوپی تھی۔ کلائیوں پر بلیک کلر کے بینڈز لپیٹے ہوئے تھے۔ بلیک نیل پالش لگی ہوئی تھی۔ اس کی پشت سامنے تھی۔ چہرہ واضح نہیں تھا۔ جو بھی تھا شاید خود کو کسی فلم کا کردار سمجھ رہا تھا۔ اچھر مڑنے کیلئے ہمت جمع کر رہا تھا یا کوئی اور مقصد !۔ دونوں کی نظریں سامنے ہی تھیں۔ دفعتاً وہ مڑی اور اس کا چہرہ واضح ہوا۔

اسکی شکل دیکھنے پر میراں کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور عرش نے نا سمجھی سے اسے دیکھا کہ آخر کون ہے یہ لڑکی۔
"او۔۔۔ مائی۔۔۔ گاڈ۔۔۔ سڈ ! " وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

عرش نے گردن موڑ کر میراں کو دیکھا جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔
"تم جانتے ہو اسے؟" عرش نے نا سمجھی سے ہو چھا۔

میراں نے ہر اس اہو کر عرش کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑی سڈ کو۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ میراں کو ٹریس کرتے پہنچی تھی۔ کتنی شرمناک حرکت تھی یہ۔ اگر اس نے عرش کے سامنے کچھ بھی غلط بولا تو عرش تو سہہ نہیں سکے گا اسکی بہن تھی مزاق تھوڑی جو کوئی بھی گھٹئیہ الفاظ اسکی بہن کیلئے کہہ دے۔ وہ جانتی تھی کہ عرش اس کے معاملے میں بہت

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

حساس ہے وہ تو غلط نظر نا پڑنے دے یہ سامنے کھڑی لڑکی جو ہے اسکی فضول بکواس بالکل بھی نہیں سنے گا اور اگر عرش کو معلوم پڑا کہ یہ لڑکیوں کی دیوانی ہے اور انکا حسن ہی اسکا مین مقصد ہے تو عرش تو ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا اسکی عقل ٹھکانے لگانے میں۔

"تم جانتی ہو اسے؟" عرش نے اسکا بازو ہلکا سا ہلا کر پوچھا۔

"گاڑی واپس لیں" وہ بوکھلا کر ربولی۔ وہ کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی۔

"کیوں؟ کیوں ڈر رہی یو اس سے؟" عرش نے دوبارہ سنجیدگی سے کہا۔

"بھائی۔۔۔ یہ۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں جانتی اسے۔۔۔ بس چلیں واپس۔۔۔ مجھے۔۔۔ ڈر۔۔۔" وہ لبوں پر زبان

پھیرتے خود کو نارمل کر رہی تھی کہ اچانک اشمال کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا۔ یعنی وہ تو اپنے گھر تھی پیچھے اشمال کو

ان لڑکیوں نے ضرور تنگ کیا ہو گا اور وہ جانتی تھی کہ اشمال بہت ڈر پھوک ہے وہ انکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

یہ سوچ ہی جانلیو اتھیا سکیدوست کتنی مشکل سے رہی ہو گی اس مے کیوں خیال نہیں کیا کیسے سوچ لیا کہ وہ اسے کچھ

نہیں کہیں گی۔ سوچ سوچ کر اس کی سانس بھاری ہو رہی تھی۔

”چند آریو او کے!“ عرش نے پریشانی سے اسکے گال تھپتھپائے۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ شاید وہ ڈر گئی ہے کہ کچھ حادثہ نا

ہو جائے مگر اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اتناری ایکٹ کیوں کر رہی ہے۔

میراں کا ایک دم غصہ سے چہرہ لال ہو گیا سامنے سڈ پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈالے سپاٹ چہرے کے ساتھ عرش کو

ہی گھور رہی تھی۔ اور میراں کچھ اور سمجھ رہے تھی کہ شاید وہ اسکی وجہ سے عرش کو گھور رہی ہے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ غصے سے دروازہ کھول کر باہر آئی۔

عرش نے اسکا چہرہ لال دیکھا۔ اسے اسکی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں لگی۔ عرش کی آنکھیں تب کھلی جب وہ تیزی سے سامنے کھڑی لڑکی طرف بڑھی۔ عرش بھی تیزی سے باہر آیا۔

”تمہاری یہ ہمت کے تم اب میرا راستہ روکو گی؟؟“ وہ اس کے سامنے غصے سے بولی۔

سڈ کی نظریں صرف عرش پر ٹکیں تھیں جو اسکا جنون بن گیا تھا اسکا وحشی دل وحشی روح اسکی چاہت کی وحشت میں سرتاپاؤں ڈوبی تھی۔

ایک نظر صرف اس کی طرف دیکھا جو غصے سے لال بھجھو کا بنی تھی۔ دوبارہ سے لاپرواہی میں عرش پر نظریں ڈکا دیں۔

”اشمال کے ساتھ کیا کیا؟؟؟؟ وہ ٹھیک نہیں تھی یقیناً تمہاری چیلیوں نے اس کے ساتھ کچھ برا کیا ہوگا۔۔۔ میں انکا برا حشر کر دوں گی اگر میری دوست کو کچھ بھی ہوا“ وہ اسکو انگلی دکھاتی جتنی گرجدار آواز میں بول سکتی تھی بولی۔ اتنے میں عرش اس کے قریب آچکا تھا۔

”آریو کریزی۔۔۔ کیا ہو گیا ہے؟؟“ عرش نے اسکا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کرتے حیرت سے پوچھا۔

”بھائی۔۔۔ یہ بہت ہی گھٹیا لڑکی ہے۔۔۔ یقیناً اشمال۔۔۔ اشمال کے ساتھ کچھ۔۔۔ برا کیا ہے اس نے“ بولتے بولتے اسکی آواز رندھ گئی تھی۔

”کیا ہو گیا میرو۔۔۔“ وہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھتے فوراً سینے سے لگا گیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”یو۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔ راستہ کیوں روکا ہے؟“ عرش نے دانت پیس کر سڈ کو کہا اسے غصہ اس لیے تھا کہ اس نے اسکی بہن کو رلا دیا تھا وجہ وہ جانتا نہیں تھا مگر جان لے گا۔

”حاصل کرنے کے لیے“ سپاٹ آواز میں ایک جملہ کہا۔ بنا پلکیں جھپکائے وہ صرف عرش کو دیکھ رہی تھی۔

عرش نے غصے سے اسکی بے سری بات ک سمجھنے کی کوشش کی۔ یقیناً وہ پاگل تھی۔

”اپنی۔۔۔ زبان۔۔۔ سنبھالو۔۔۔ سڈ“ میراں ترخ کر بولی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسکے بھائی کے سامنے کوئی بھی غلیظ بات کہے کیونکہ وہ سڈ کی فطرت جانتی تھی وہ لحاظ نہیں کرتی تھی اور میراں کے پیچھے وہ ایک عرصے سے تھی مگر ہاتھ لگ نہیں رہی تھی اور یقیناً وہ اسکے بھائی کے سامنے بھی گھٹئیہ ارادوں کو پیش کرنے کی کوشش کرے گی۔

”سڈ؟؟؟؟۔۔۔ کون ہے یہ؟؟؟ اور کیا چاہیے تمہیں؟“ عرش نے نا سمجھی سے پہلے میراں سے پوچھا پھر سامنے کھڑی سڈ سے پوچھا۔ وہ صرف میراں کا خیال کر رہا تھا ورنہ وہ ایسو کو منہ کیادیکھتا بھی نہیں ایک انگلی کے اشارے پر ایسے منظر سے غائب ہوتے تھے مگر اسکی بہن کہیں ڈرنا جائے یا۔ سہم ناجائے وہ ضبط سے بات کر رہا تھا۔

”بتاؤں کیا چاہیے؟“ وہ ترش آنکھوں سے عرش کو دیکھتی بولی۔

میراں نے دانت پیسے وہ چاہتی تھی کہ وہ منہ بند ہی رکھے۔ کیونکہ اس کے لیے نا سہی مگر میراں کیلئے بہت ہی شرم کی بات ہوگی۔

”بولو۔۔۔ اور راستہ کیوں روکا۔۔۔“ عرش نے دوبارہ غصے پر قابو کیا اسے معاملہ اتماسیدھا نہیں لگ رہا تھا اسکی بہن غصے میں آرہی تھی اور ڈر بھی رہی تھی۔ کچھ تو گڑبڑ تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”تم بس ایک حرف سے کہا۔ عرش کو اسکی حالت پر شک سا گزرا کہ کہیں پاگل خانے سے تو نہیں آئی۔ مگر اسکا انداز اور اسکا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ ایک سینسیبل لڑکی ہے۔

میراں کو لگا تھا کہ اس مے عرش کو دیکھتے میراں کیلئے تم کہا ہے۔ اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس میں ہمت نہیں رہی تھی کہ وہ اپنے بھائی کی طرف دیکھے۔ غصے سے سڈ کو دیکھا تو اسکی آنکھوں پر ٹھٹھک گئی۔ اس میں میراں کیلئے تو کوئی تاثر نہیں تھا اسکی آنکھوں میں وہ عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ سڈ کی آنکھیں آج عجیب تھیں۔ ورنہ میراں سامنے ہو اور اسکی نظر کسی اور پر جائے ناممکن سی بات تھی۔

”مائینڈیور ورڈز۔۔۔۔۔ گاڑی ہٹاؤ۔۔۔۔۔ تمہیں ہٹانے میں عرش خانزادہ دیر نہیں لگائے گا“ وہ غصے سے وارن کرتا بولا۔

”مجھے تم چاہیے۔۔۔ ہر صورت۔۔۔ ہر قیمت۔۔۔ ہر طرح سے۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔ کچھ بھی کر کے۔۔۔ تمہیں حاصل کرنا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں“ وہ آتش نگاہیں عرش کے نقوش پر گاڑتی جنونی سی بولی۔ کیسا پاگل پن تھا کہ وہ آنکھیں جھپک نہیں رہی تھی۔

”بھائی۔۔۔ چلیں۔۔۔ یہ پاگل ہو گئی ہے“ میراں کو اسکی حالت ٹھیک نہیں لگی۔ یقیناً اسکے پیچھے سے کچھ گڑ بڑ ضرور ہوئی تھی تبھی اسکی حالت اتنی ہی عجیب تھی وہ جو جنون میراں کیلئے ہوتا تھا ایک دم سے وہ اسکے بھائی کیلئے ایسا جنون رکھنے لگی ہے ناممکن سی بات تھی یقیناً یہ اسکی چال ہو گی۔

عرش نے ناگوار نظر اس پر ڈالی اور میراں کے کندھوں پر بازو کرتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”عرش۔۔۔خانزادہ۔۔۔مکھے۔۔۔تم چاہیے پیچھے سے اسکی وحشرزدہ تیز آواز نے دونوں کے قدم روکے۔
عرش کا جڑا تن گیا۔ اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی میراں کے ہو سٹل کی یا کالج کی ہے۔ اور اب اسکے الفاظ بتا رہے تھے
کہ وہ بے باک لڑکی عرش پر عاشق ہوئی پڑی ہے۔ مگر یہ بات میراں کی عقل میں بالکل نہیں آرہی تھی اسے تو کوئی
نئی چال لگ رہی تھی۔

”عرش خانزادہ ہوں۔۔۔تمہاری پسند کا لالیپوپ نہیں۔۔۔میں تو کسی کے خیالوں کو میسرنا ہوں۔۔۔تنے کیسے
جرات کی۔۔۔اوقات میں رہو ”وہ پلٹتا جو آگے اپنی زبان سے نکال گیا تھا اس آگ نے سڈ کو جھلسا کے رکھ دیا۔ وہ
اسکے پیچھے پاگل تھی اسکی نیندیں صرف اس کی پیاس میں ادھوری تھیں اور وہ اسے اوقات یاد دلارہا تھا۔
”میں۔۔۔تمہیں بتا دوں گی۔۔۔سڈ جب کسی کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔۔۔تو حاصل کر کے رہتی ہے۔۔۔اور تم
۔۔۔میرے پاس خود آؤ گے۔۔۔میرے نام ہونے کیلئے ”وہ سرخ آنکھوں سے مٹھیاں بھینچیں بولی اور تیزی
سے مڑتی کار میں بیٹھی اور زن سے گاڑی بھگالے گی۔

”یہ پاگل ہو گئی ہے بھائی۔۔۔۔۔اسکی باتوں میں مت آئیں ”میراں کو اپنی آواز کہیں دو وور سے آتی ہوئی سنائی دی
اسکے لیے ناقابل یقین تھا کہ وہ لڑکی جو لڑکوں کی بجائے لڑکیوں پر فدا ہوتی ہے جو کچھ دن پہلے اس پر پاگل تھی
اچانک سے اسکے بھائی کیلئے پاگل ہو گئی؟ ہو ہی نہیں سکتا ! اور اگر ایسا ہے تو کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟
”یہ کون تھی۔۔۔تم سے کیا تعلق؟ اور اشمال کا کیا کہہ رہی تھی ”وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”بھائی۔۔۔ بس آپ مجھے بس سٹاپ پر بٹھا آئیں۔۔۔ مجھے اشمال کے پاس جانا ہے” وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتی خود کو پرسکون کرتے بولی۔

”ایمن۔۔۔ اسکا کیا تعلق ہے تم سے” عرش تو بات چھوڑنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔
”بھائی۔۔۔ چلیں۔۔۔ میرا۔۔۔ اس سے۔۔۔ کوئی۔۔۔ تعلق نہیں۔۔۔۔۔ چلیں ”وہ بہت ضبط سے ٹھہر ٹھہر کر بولی۔

عرش نے ایک نظر اسکے سنجیدہ چہرے پر ڈالی اور پھر کچھ سوچ کر گاڑی سٹارٹ کی۔
”آریو شیور۔۔۔۔۔ کہ تم اب بھی جانا چاہتی ہو؟” عرش نے گاڑی چلانے سے پہلے پوچھا۔
”بلکل۔۔۔۔۔ مجھے اشمال کے پاس پہنچنا ہے۔۔۔۔۔ چلیں ”وہ سر سیٹ کی ٹیک سے لگاتی بولی اور آنکھیں موند لیں۔

عرش نے کوئی اور بات ناکی وہ آخر اسی کی بہن تھی جب بات نہیں کرنی تو نہیں کرنی۔



”سلام چھوٹے سرکار ”خانسا ماں نے سورج چودھری کو اندر آتے دیکھا تو احتراماً سلام کیا۔

سورج نے سلام کا جواب صرف سر ہلا کر دیا۔

”سرکار۔۔۔۔۔ اتنے دن کہاں تھے؟ آپ نہیں تھے تو سب سونا لگ رہا تھا” ”وہ محبت سے بولا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

یہ سورج ہی تھا جس سے سب محبت سے بول لیتے تھے بات سن کر لیتے تھے کیونکہ سورج اپنے خاندان میں ایک ہی تھا سلجھا ہوا اور کچھ پڑھا لکھا بھی تھا۔

”بس۔۔۔ کام تھا کچھ۔۔۔ زارون کہاں ہے؟“ سورج نے ماتھا مسلتے پوچھے۔

”سرکار۔۔۔ وہ تو اپنے کمرے میں ہیں“ وہ ادباً سر جھلا کر بولا۔

”میرے لیے کھانا تیار کریں۔۔۔ میں اس کے کمرے میں جا رہا ہوں“ وہ حکم دیتا سیڑھیاں چڑھنے لگا چہرہ اسنجیدہ تھا۔ اور آنکھیں سرد۔

وہ سیڑھیاں چڑھ بھی رہا تھا اور تیور غصیلے ہوتے جا رہے تھے۔ بازو کمٹیوں سے فولڈ کیے۔ دروازے کو جھٹکے سے کھولا۔

سامنے ہی زارون کہیں جانے کیلئے پر فیوم لگا رہا تھا۔

کسی کے زور سے دروازہ کھولنے پر وہ تقریباً چیخنے لگا تھا کہ کس کی اتنی ہمت کہ وہ زارون چودھری کے کمرے میں ایسے آئے مگر سامنے سورج کو دیکھ کر اسکی ہوا ٹاٹ ہو گئی۔

سورج سے تو وہ بہت ڈرتا تھا۔ سورج کے سوا وہ کسی کے قابو میں نہیں آتا تھا۔ اب حلق ترکرتا وہ سورج کی طرف پلٹا۔ کیونکہ سورج ویسے تو اسکے کمرے میں نہیں آتا تھا مگر جب بھی آتا تھا کسی وجہ سے آتا تھا اور وجہ صرف اور صرف زارون چودھری کے کرتوت ہوتے تھے۔

”بچ۔۔۔ چاو۔۔۔ آپ“ وہ لبوں پر زبان پھیرتے بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”لیوں۔۔۔۔ میں تمہارے کمرے میں آنہیں سکتا؟ کس کی مجال جو سورج چودھری کو روکے؟“ وہ آئی برواچکاتا سپاٹ انداز سے بولا۔

دیکھنے میں دونوں بھائی لگتے تھے حالانکہ عمر میں بس 76 سال کا فرق تھا مگر رشتے میں وہ چاچو بھتیجا ہی لگتے تھے۔
”نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں۔۔۔ آئیے“ وہ دوبارہ گلہ تر کرتا نہیں بیڈ کی طرف اشارہ کرتا بولا۔
”پیر کو کہاں تھے؟“ سپاٹ انداز میں سوال کیا۔ سورج کی آنکھیں اتنی سرد تھیں جیسے زارون کے اندر اتر کر سانسیں کھینچ لیں گی۔

”ک۔۔۔ کالج چاچو“ وہ ہکلا کر بولا۔

”وہ تو میں جانتا ہوں۔۔۔ کہ آج کل زارون چودھری کے کی چکر کالج کے ہی لگ رہے ہیں اور وہ۔۔۔۔ بھی روز“ وہ اب اسکے سامنے کھڑا پیچھے ہاتھ باندھے ہوئے بول رہا تھا۔
زارون نے نا سمجھی سے دیکھا مگر کہا کچھ نہیں یقیناً کوئی خبر اسکے چاچو تک پہنچی تھی تبھی وہ اتنا سرد بول رہے تھے۔
”میں۔۔۔ سمجھا نہیں“ وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا بولا۔

”تم نے دانیل کو تنگ کیا؟“ ایک جملے میں وہ زارون کی سانسیں رکوا چکا تھا۔

زارون کی آنکھیں کھل گئیں یعنی خبر مل گئی! مگر یہ خبر دی کس نے؟

”نہیں۔۔۔ چاچو۔۔۔ کون دانیل؟“ وہ یکسر انجان بنا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”چٹاخ“ بندھے ہاتھ ایک دم کھلے تھے اور اٹھا کر کے تھپڑ زارون کا گال اور کان سن کر گیا تھا۔ تھپڑ کی گونج نیچے کچن میں کھڑے خانساں کو بھی سنائی دی جس نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں کیونکہ وہ ایک خاندانی ملازم تھا گھر کو بکھرتے دیکھ کر اسے بہت دکھ ہوتا تھا اور زارون چودھری کے کرتوت ہی سورج سے مار پر داتے تھے اور وہ جانتا تھا کہ سورج ہمیشہ حد سے تجاوز کرنے ہر بولتا تھا۔

سورج نے اسکا جھٹکے سے گریباں پکڑا۔ زارون نے خوف سے آنکھیں بند کیں۔

”بے غیرت۔۔۔۔۔ بے شرم۔۔۔۔۔ کسی لڑکی کا راستہ روکتے ہو۔۔۔۔۔ اسکی عزت کا تماشا بناتے ہو۔۔۔۔۔ تم ڈوب کے مریوں نہیں گئے۔۔۔۔۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کسی کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔ کسی کے نکاح میں ہے۔۔۔۔۔ کسی کی عزت ہے؟“ وہ اس پر غصے سے بولا۔

”نہیں۔۔۔۔۔ چچ۔۔۔۔۔ چاچو۔۔۔۔۔ ای۔۔۔۔۔ ایسی۔۔۔۔۔ بات۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ پسند

ہے۔۔۔۔۔ وہ ”وہ زبان لبوں پر پھیرتا خوف سے بولا۔ سورج کے ایک تھپڑ نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیے تھے۔

”میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔ تم نے دوبارہ اس لڑکی کو۔۔۔۔۔ یا کسی بھی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنا

تو تمہاری آنکھوں کے اتنے ٹکڑے کروں گا جتنی میری ہمت ہوئی۔۔۔۔۔ اور تم میں اتنی ہمت نہیں رہنے دوں گا

کہ تم ان ٹکڑوں کو گن سکو۔۔۔۔۔ بالاج چودھری کے بیٹے ہو۔۔۔۔۔ بھولومت۔۔۔۔۔ زرین بھائی کا خون بھی ہے تم

میں۔۔۔۔۔ اپنی ماں خون استعمال کرو۔۔۔۔۔ اپنے باپ کا نہیں۔۔۔۔۔ بے غیرت“ جھٹکے سے اسے بیڈ پر پھینکا۔ اور نفرت

بھری نظروں سے اسے دیکھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

زارون نے مفرت سے اس راستے کو دیکھا جہاں سے ابھی سورج گزر کر گیا تھا۔

”آپ نے میرے باپ کی گالی دی ہے مجھے۔۔۔۔۔ یہ برداشت نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔۔ آپ نے آج میری توہین کی ہے۔۔۔ اب دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔۔۔ یہ اکڑ۔۔۔ میں توڑوں گا۔۔۔ میرے ہاتھ کم سے کم آپ کے خون سے بھریں گے۔۔۔۔۔“ وہ نفرت سے انتقام سے دانت پیستے بولا۔ غصہ سوانیزے پر تھا۔ اسے خود پر بھی غصہ تھا جو اسکی سامنے ہی ڈر جاتا تھا لیکن اب وہ سوچ چکا تھا کہ وہ سورج کو اپنے راستے سوہٹا دے گا۔ جب تک سورج ہے تب وہ کوئی کام نہیں کر سکتا اب وہ سچ میں بالاج چودھری کا عکس بن کر دکھائے گا۔



”اؤئے ! ”کہاں ہو تم؟“ مراق نے میراں کو کال کی۔ کیونکہ وہ اسے گھر نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ تقریباً 9 بجے صبح گھر آیا تھا مگر ہر جگہ خاموشی تھی۔ عرش بھی نہیں نظر آ رہا تھا۔

”اٹھ گئے جناب۔۔۔۔۔ فرصت مل گی؟“ وہ جو کالج بس پر بیٹھنے لگی تھی اسکی کال پر مسکرا کر فون اٹھایا اور اسکی بات پر طنز بھی کیا ساتھ ساتھ وہ چھوٹے قدموں سے آگے بڑھ رہی تھی۔

”کیا مطلب؟ 915 ہی ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ تم کہاں ہو۔۔۔۔۔ نظر نہیں آرہی۔۔۔۔۔ مزاق نا کرو۔۔۔۔۔ بتاؤ کہا۔ ہو“ وہ بے تاب تھا اسے دیکھنے کو اور وہ تھی کہ چھپی بیٹھی تھی۔

”جہاں ہونا چاہیے“ وہ لبوں کو دانتوں میں چناتے بولی۔

”کہاں“ مراق کی آنکھوں کی سفید پتلیاں پریشانی سے ادھر ادھر رقص کرنے لگیں۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”بھائی پہنچتے ہوں گے۔۔ گھر ”سیٹ پر بیٹھتے ہنسی دباتے کہا۔

”تم۔۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔۔ کدھر ہو۔۔۔۔ دور ہو۔۔۔۔ کہیں جا رہی وہ؟“ وہ ایک سیکنڈ میں پریشان ہوا تھا لہ نجانے کہاں گی ہے اس سے ملے بنا۔

”میں بس میں ”آنکھیں اسکی حالت کو دیکھنے کی خواہش کر رہی تھیں مگر دور تھی۔

”بس !۔۔۔ مطلب۔۔۔ تم کالج جا رہی وہ؟؟؟؟ واٹ؟؟؟؟ مجھے۔۔۔۔ بتایا کیوں نہیں؟؟؟“ وہ تو چیخ ہی اٹھا اسے تو زرا بھی یاد نہیں تھا کہ میراں نے صبح کالج جانا تھا اگر اسے یاد ہوتا تو اس سے مل کر ہی اسے بھیجتا۔ کتنی تیز تھی چپ کر کے چلی گی۔

”تو اتنا دور ری ایکٹ کیوں کر رہے ہو تمہیں بتایا تھا تمہارے ہی کان خراب تھے ”وہ بیگ سے سنیکس کا پیکٹ کھتے بولی اور ساتھ ہی کھرچ کھرچ کر کے کھانے لگی۔

”میراں۔۔۔۔ مجھے کیوں نہیں ملی ”اسکی آواز میں افسردگی تھی۔

میراں کی شرارت بھری آنکھیں متفکر ہوئیں اور منہ کی طرف جاتا ہاتھ رک گیا۔

”کیا مطلب؟.... کچھ ہو کیا؟“ وہ قلمند سی بولی۔ دل کو دھڑکا سا لگ گیا کہ خیر ہو سب۔

”میں جا رہا ہوں آج شام کی فلائیٹ سے۔۔۔۔ ارجنٹ جانا پڑ رہا ہے۔۔۔۔ تم مجھے مل کر تو جاتی ”وہ افسردہ سا تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”اوف۔۔۔ مجھے لگا کچھ ہو گیا۔۔۔ تو کونسا میں نے نہیں آنا اب۔۔۔ اگلے مہینے تو آ ہی جانا میں نے یار ”وہ دوبارہ پر سکون ہوتی سنیکس کھانے لگی۔

”میں 1 سال کیلئے جارہا ہوں میرا۔۔۔ 1 سے زیادہ بھی لگ سکتے ہیں۔۔۔ بابا سا (حماد) کے ساتھ ”وہ سکی دوبارہ افسردہ سی آواز سپیکر پر ابھری۔

”تم مزاق کر رہے ہو۔۔۔ کیسے جاسکتے ہو۔۔۔ میں کیسے رہوں گی بدھو۔۔۔ ایک سال؟؟؟ کیوں؟؟؟ دماغ ٹھیک ہے ! ! ! بابا! کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا انکے پاس ورکرز کی کمی ہے تم ہی کیوں؟؟؟؟ تم نہیں جا رہے ”وہ تو ایک دم سے بوکھلا گئی۔ اسے لگا تھا جیسے سانسیں رکنے لگی ہیں وہ ایک سال ایک سال کیلئے جارہا تھا وہ کیسے رہے گی اتنی دور؟ اس سے۔

اور مراقاسکی فکر اسکے لیے جزباتی ہوتے سن کر فخر سے مسکرایا کہ آگ برابر ہی لگی ہے۔

”کیا کر سکتے ہیں میرا میں بابا سا کا کوئی حکم نہیں ٹال سکتا تم جانتی ہو ”وہ گہرا سانس لیتا بولا۔

”کیا مطلب ہے اس بات کا کہ حکم نہیں ٹال سکتا۔۔۔ کل کو وہ کسی لڑکی کے ساتھ شادی کا کہیں گے تو تم وہ بھی سر جھکا کر مان لو گے؟ ”وہ تو غصے سے پھر گئی۔

”ہاں۔۔۔ شائد ”وہ ہنسی ضبط کرتے بولا۔

”میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔۔۔ اگر خواب میں بھی ایسا ویسا سوچا۔۔۔ تم میرے ہو۔۔۔ جان سے مار دوں گی میں ”وہ ہزیناتی ہوتے بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”کسے؟ باباسا کو؟“ وہ نچلے لب کو دانتوں میں دباتے بولا۔

”تمہیں بد تمیز۔۔۔ دفعات ہو جاؤ تم۔۔۔ دل ہی نہیں تمہارے پاس۔۔۔ کیسے سمجھ سکو گے تم۔۔۔“ وہ اب جزباتی ہو گئی تھی آواز بھی رندھ گئی تھی۔

”ہاں میرے پاس دل نہیں ہے“ وہ میٹھے لہجے میں بولا۔

”دیکھا۔۔۔ نہیں ہے تمہارے پاس۔۔۔ اسی لیے تم مجھے سمجھ نہیں سکتے“ اسکی آنکھوں میں پانی آگیا تھا کیسے آرام سے کہ گیا۔ تھا کہ وہ باباسا کے کہنے ہر کسی سے بھی شادی کر لے گا۔

”میرے پاس دل اس لیے نہیں ہے کیونکہ۔۔۔۔۔ میرا دل تمہارے پاس ہے۔۔۔“ گھمگھیر آواز نے میراں کی سانسوں کو ساکت کر دیا اور دھڑکنوں نے تیز رفتا کر دیا۔ ”دل میرا لے کر۔۔۔ مجھسے ہی گلے !۔۔۔ یہ صحیح نہیں ہے۔۔۔۔۔ ظلم تو مجھ پر ہوا ہے۔۔۔ میرا دل زبردستی لے کر گئی ہو۔۔۔ اور اب پاس بھی آنے نہیں دیتی ہو۔۔۔۔۔ بہت گلے ہیں تم سے“ وہ گھمگھیر لہجے میں میٹھے میٹھے شکوے کر رہا تھا۔ اور وہ جانتا تھا ادھر اسکی حالت غیر ہو گئی ہو گی۔

”مراق۔۔۔۔۔ آر۔۔۔۔۔ یو۔۔۔۔۔ سیریس؟“ وہ دل پر ہاتھ رکھتی حیرانی سے بولی جیسے ابھی وہ انکار کر دے گا۔

”تمہارے ہونٹوں کی قسم۔۔۔۔۔ میں تمہارا ہی ہوں“ مٹھاس جوان الفاظ میں تھی شاید ہی میراں نے کبھی محسوس کی ہو گی۔

”کال مت کاٹنا“ وہ جا گیا تھا کہ وہ فون بند کرنے لگی ہے تبھی سرزنش کیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”جھوٹ بول رہے ہو“ آہستہ سے انکار کیا۔

”کیا کروں کہ یقین آجائے؟“ وہ ہنس کر بولا۔

”کچھ بھی۔۔۔ جس سے مجھے۔۔۔ یہ سب مزاق نالگے۔۔۔ مجھے ایسا نالگے کہ۔۔۔ آخر میں تم کہو گے کہ میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔ سچ“ وہ آنکھیں بند کر گئی دھڑکنیں اپنے مقام پر نہیں تھیں۔

”میں تمہیں کبھی صفائیاں نہیں دوں گا میرا۔۔۔۔۔ میرے عمل میرا کردار میری چاہت گواہ ہوں

گے۔۔۔ اور ان سے پہلے میرا رب گواہ ہو گا۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ یہ بندانا چیز۔۔۔ تم پہ مرتا ہے۔۔۔ پر مرنا نہیں چاہتا۔۔۔ جینا چاہتا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ مہرے ساتھ تم بھی جیو گی۔۔۔۔۔ کیونکہ تم میری ہی دیوانگی ہو۔۔۔۔۔ اور میری ہی رہو گی“ وہ محبت سے کہتا مسکرا کر کال کاٹ گیا۔

اور وہاں۔۔۔ میرا سن بیٹھی اسکے اعتراف پر خود کو بے جان محسوس کر رہی تھی۔ اسکے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ وہ اسے چاہ بھی سکتا ہے اقراس سے زیادہ جنونیت تھی اسکی آواز میں۔ وہ تو سوچوں پر بھی اسے ہی بسائے بیٹھا تھا اور زندگی میں صرف اسکا نام ہی تھا۔ وہ کیا کرے اس وقت اپنے رب کا شکر ادا کرے کہ اسکی محبت بھی اسے چاہتی ہے یا اس بات کا شکر ادا کرے کہ اس سے زیادہ چاہتی ہے؟۔۔۔



READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

میرا اپنے دھیان ہو سٹل میں داخل ہوئی دماغ پر تو صرف مراق اور اسکی باتیں گھوم رہی تھیں ابھی میرا کو یہ نہیں معلوم تھا کہ مراق کی کافی تیز سروس ہے جو اسکے بھائی اور باپ تک پہنچ چکی ہے۔ میرا مسکرا دی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی تاکہ اپنے کمرے میں جاسکے۔

آخری سیڑھی پر اسکے قدم رک گئے۔ سامنے ہی سڈ کا گروپ کھڑا تھا

میرا کا بالکل موڈ نہیں تھا کہ وہ ان سے بات کرے یقیناً ان کی باتیں صرف دماغ خراب کرتی تھیں۔ وہ سخت بد مزاج ہوئی تھی۔ وہ سائیڈ سے گزرنے لگی کہ فیڑیا اسکے راستے میں حائل ہوئی۔ سپاٹ چہرے سے وہ میرا کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"دیکھو فیڑی۔۔۔ میرا موڈ تم لوگوں سے بھٹکرنے کا بالکل نہیں ہے۔۔۔ ہٹو راستے سے" دانت پیستے فیڑی کے سپاٹ چہرے پر ڈالتے کہا۔

"اور تم نے جو ہماری نیندیں حرام کیں ہیں اتنے دنوں سے؟ اسکا حساب کون دے گا؟ تمہاری وہ چوڑی؟ جو ہمیں دیکھتے ہی خوف سے تھر تھر کانپتی ہے ! " فیڑی نے سینے پر ہاتھ باندھتے مزاق اڑایا اسکے گروپ کی لڑکیوں نے فیڑی کی بات پر قہقہہ لگایا۔

"ایک تو وہ حسین۔۔۔ اوپر سے ڈر پھوک۔۔۔ دل نکال لیتی ہے قسم سے" فیڑی کے پیچھے کھڑی اواز اسی لڑکی نے ڈرامائی انداز میں سینے پر ہاتھ رکھتے کہا پھر سے سب کا قہقہہ لگا جبکہ فیڑی تو میرا کا غصے سے لال ہوتا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اور تمہاری غصے میں ہوتی یہ لال گالیں۔۔۔ امم" فیزی نے خباثت سے لبوں کو دانتوں میں چبایا۔

"زبان سنبھال کر ررر۔۔۔ منہ توڑ دوں گی اگر کیرے لیے یا میری دوست کیلئے کوئی بکو اس زبان استعمال کی"

میراں نے جھٹکے سے فیزی کی کال پکڑتے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بھائی کی وجہ سے۔۔۔ ہمیں کتنا نقصان ہوا جانتی ہو؟؟؟" فیزی نے دانت پیس کر کہا۔ فیزی نے بھی

میراں کی شرٹ کالر سے پکڑنی چاہی مگر میراں نے زور سے بازو کا وار کر کے اس کے بازوؤں کو وہیں روک دیا۔

"میرے بھائی کا زکر ناہی کرو تو بہتر ہے۔۔۔ کم سے کم اس سے تم جیسیوں کا نقصان نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تم

لوگوں کو اول تو دیکھے گا نہیں دوسرا گردیکھے گا بھی تو پچھتانے کے قابل بھی نہیں چھوڑے گا" میراں نے بھی فیزی

کے مقابل آتے اڑے تیوروں سے جواب دیا

"تمہارے اس سوکا لڈ۔۔۔۔۔"

"زبان سنبھال کر۔۔۔ ورنہ گھتی سے کھینچ لوں گی۔۔۔ اور ساری زندگی بولنے کیلئے ترس جاؤ گی۔۔۔ وہ عرش

خانزادہ ہے۔۔۔ میراں خانزادہ کا بھائی۔۔۔ مزاق نہیں ہے" وہ اسے انگلی دکھاتی بولی

کچھ تو پاور تھی میراں کے لہجے میں کہ وہ سر پھری لڑکیاں سہم جاتی تھیں یا آگے سے بول نہیں پاتی تھیں۔

"سڈ تمہارے بھائی کی دیوانی ہوئی پڑی ہے۔۔۔ اور اس وجہ سے اس نے۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے دھتکارا۔۔۔۔۔"

یعنی فیزی کو !۔۔۔ اپنے بھائی کو سنبھالو۔۔۔ ورنہ ہم سے برا کوئی نہیں ہوگا" فیزی کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"تم سے برا ہے بھی کوئی نہیں۔۔۔ یہ بات میں۔۔۔ اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔ تم نا بھی بتاؤ گی تو بھی جانتی ہوں۔۔۔ اپنے فضول کے مشورے اور بکواس اپنے پاس رکھو۔۔۔ یہ نا ہو کہ میرے بھائی سے پہلے۔۔۔ میں تمہیں ایسا سبق سکھاؤں۔۔۔ کہ تمہاری نسلیں یاد رکھیں۔۔۔ اوہ میں بھلا کسے نسلوں کا کہہ رہی ہوں۔۔۔ تم جیسیوں کی نسلیں کہاں پیدا ہوتی ہیں" اسکی اچھی خاصی بے عزتی کرتی فیزی کا غصہ سوانیزے پر کر گئی تھی۔ اسکا لال چہرہ دیکھتے نفرت سے سر جھٹکا اور سائیڈ سے گزرتے آگے بڑھی۔

"تمہیں۔۔۔ اس کا حساب دینا پڑے گا میرا خانزادہ" فیزی کی دانت ہستے آواز گونجی۔
میراں کے قدم ر کے مگر پلٹی نہیں۔

"اپنی فکر کرو۔۔۔ قیامت سب کیلئے ہے فیزی۔۔۔ تمہارے لیے بھی ہو گی" وہ زرا سی گردن مورتی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

"یہ کچھ زیادہ کی بکواس کرنے لگ گئی ہے فیزی۔۔۔ کچھ سوچو اسکا" فیزی کے پیچھے کھڑی لڑکی نے حقارت سے میراں کے سراپے پر نظر ڈالتے کہا۔

"مجھے پتہ ہے کیا کرنا ہے اب" فیزی کی سنجیدہ آواز آئی۔ جبرہ بھی بچا ہوا تھا۔ یقیناً وہ خطرناک ارادے رکھتی تھی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥
"کیا چل رہا ہے مام؟" دانیل کمرے میں آتی مسکرا کر بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"نتھنگ بیٹا۔۔ بس تمہارے بابا کیلئے کپڑے نکال رہی تھی انکی پارٹی ہے شام میں تو بس اس لیے" وہ کبرڈ میں چہرہ دیے بولیں۔

کافی دیر خاموشی رہی۔ نساء نے گردن گھما کر دیکھا دانیں سر جھکائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔
"کیا ہوا دانی؟" وہ اسکے پاس آ کر بیٹھیں۔

"میں نے۔۔۔ آپ کو پریشان کر دیا ناما۔۔۔ میں شائد۔۔۔ زیادہ ہی ڈر گئی تھی اس سے" وہ ہاتھوں کی لکیروں پر انگلی پھیرتے بولی۔

نساء نے دھیرے سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے

"خود کو کیوں کسور وار ٹھہرا رہی ہو۔۔۔ یہ فطری عمل تھا میں تمہاری جگہ ہوتی تو یقیناً میں بھی ڈر جاتی۔ پر تم تو زیادہ ہی بہادر نکلی" وہ آخر میں شریر لہجے میں بولی تاکہ اسکی نزو سنس کم یو۔ دانی نے نا سمجھی سے دیکھا
"میں اگر اس وقت وہاں ہوتی تو وہیں بے ہوش ہو جاتی مگر تم تو بہت کمال نکلی۔۔ میری بیٹی تو گھر آ کر بیہوش ہوئی"
وہ آخر میں قہقہہ لگا گئیں۔

"ما۔۔۔۔۔۔" وہ اپنی ماں کی بات پر خود بھی ہنس دی

"اسی لیے مجھے آپکی بیٹ تھوڑی سی سمجھدار لگتی ہے" وجہی کی آواز کمرے میں گونجی۔ دونوں نے بیچ وقت کمرے کی طرف دیکھا۔

وہ مسکراتا چلتا ہوا انکے پاس آیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

دائین نے آئی بروز اچکائی۔ کہ اچھا جی تھوڑی سی؟؟

وجہی نے ویسے ہی آئی بروز اچکائیں کہ بالکل تھوڑی سی۔

"تم میری بیٹی کو بس تھوڑا سا سمجھدار سمجھتے ہو وجہی؟" نساء نے آنکھیں سکیر کر پوچھا۔

"آپ جیسی خاتون سامنے ہو تو چیلوں کو کون دیکھتا ہے" وہ دائین کا آنکھ و نک کرتے ہنستے بولا۔

"ہااا۔۔۔۔۔ میری مام کے ساتھ فلرٹنگ مسٹر وجاہت المیر؟" دائین نے لپنینناک چڑھا کر کہا۔ وجاہت کو اسکی یہ

ادا بہت پیاری لگی

"فلرٹ تو وہ نہیں۔۔۔۔۔ میری محبت بالکل ریکل ہے" وہ دائین کی ناک کھینچتے بولا۔

جب سے وہ ڈر کر بیہوش ہوئی تھی وجاہت اس کیلئے بہت حساس ہو گیا تھا آنکھیں چند گھنٹوں کیلئے اسلی بند ہوئی تھیں

اور وجہی کو لگا تھا کہ شاید اسکی خود کی سانسیں بند ہو گئیں ہیں۔ وہ اس کے لیے کتنی ضروری تھی اس تب معلوم ہوا تھا

۔ اب وہ سنجیدہ کم اور پیار سے زیادہ پیش آتا تھا۔

"میں تمہارے بابا کے کپڑے زرا باہر ملازمہ کو دے آؤں اور تم کھانا کھا لو جا کر" وہ دائین کو کہتی باہر کی طرف چلی

گئیں۔

دائین سر ہلا کر اٹھ کر جائے لگی کہ وجہی نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

وہ چونک کر رکی اور مڑ کر اسے دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔

وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی اور اس کے جھکے سر کو دیکھنے لگی۔ اس وقت اس کی حالت شاید وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"سب ٹھیک ہے؟" اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھتے کہا کیونکہ وہ ابھی تک اسکی کلائی پکڑے ہوئے تھا۔

"شاید" وہ اس کی طرف دیکھتا بولا۔

"ٹھیک کیوں نہیں لگ رہے آپ؟ کھانا کھایا؟" وہ اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے بولی۔

"ایک وعدہ چاہیے" اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے بولا۔

"وعدہ؟" وہ نا سمجھی سے بولی۔

"ہمممم۔۔۔ بالکل۔۔۔ کرو گی؟" وہ ایک آس سے بولا۔

"آپ۔۔۔ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں وعدہ کروں۔۔۔ آپکے نکاح میں ہوں۔۔۔ آپکی ہوں۔۔۔ آپ سوال

کیوں کر رہے ہیں ! ڈائریکٹ کہیے" اسے وجہی کافی الجھا لگا۔

"میری بن کر رہو گی؟۔ ہمیشہ؟" وہ عجیب سے لہجے میں بولا۔

"کیا ہو گیا ہے وجہی؟ آپکی ہی ہوں" وہ ہاتھوں پر دباؤ بڑھاتے بولی۔

"نہیں وعدہ دو۔۔۔ ہمیشہ کیلئے۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔ میری زندگی میں بھی۔۔۔ اور میرے ب۔۔۔

"اللہ ناکرے۔۔۔ میری عمر بھی آپکو لگ جائے۔۔۔ سانسیں جڑی ہیں۔۔۔ خبردار جو دوبارہ الٹی بات

کی۔۔۔ کیا سوچ رہیں الٹا سیدھ آج کل" وہ اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکال چکی تھی۔ پل میں آنکھوں کے کونے

بھگیے تھے۔ اور روٹھنے کے سے انداز میں چہرہ موڑ لیا تھا۔

وہ مسکرا دیا اسکی باتوں پر وہ جانتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے شاید نکاح کے بعد مگر اتنا شاید اسے نہیں معلوم تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سیریس ہوگی؟ اسی لیے تھوڑی سی۔ سمجھدار سمجھا تھا" وہ ساتھ ہی اس کی ناراضگی پر بولا۔ پراندر سے عجیب سی کیفیت تھی کہ کیا وہ اس سے روٹھ گئی ہے؟ ایسا ہے تو منائے گا کیسے؟؟؟؟؟

"یہ اگر۔۔۔ مزاق تھا۔۔۔ تو گھٹیا تھا۔۔۔ زندگی مزاق نہیں ہے۔۔۔ اور مرنا بھی" وہ سپاٹ لہجے سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی۔

"اوے ہوے۔۔۔ اتنا غصہ؟" وہ بیٹھے بیٹھے ہی بولا۔

وہ کی اور پلٹ کر تیوری بھری نظروں سے دیکھا۔

"کم سے کم۔۔۔ مجھے صرف آپ کے ساتھ جینا ہے۔۔۔ مرنے کیلئے محبت نہیں کی جاتی۔۔۔ اور بچپن سے صرف اس لیے نہیں چاہا کہ ایک دن۔۔۔ آپ مجھے آپ نے مرنے جینے کا وعدہ لیں" اسکی آنکھوں پانی نکل آیا تھا۔ مگر وہ ناراض تھی۔

"لسن دانی۔۔۔ میں تو بس" وہ تو حیران رہ گیا تھا اتنا جزباتی کون ہو سکتا ہے؟ اور اسے تو منانا بھی نہیں آتا تھا۔

"رہنے دین آپ تو" وہ سر جھٹکتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

اور پیچھے وجہی حیران تھا اسکے جزباتی ری ایکشن پر۔

READERS CHOICE

♥ عشق میں نگاہوں کو۔۔۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

♥ ملتی ہیں بارشیں۔۔۔۔

♥ پھر بھی کیوں کر رہا۔۔۔

♥ دل تیری ہی خواہشیں۔۔۔

♥ دل میری ناسنے۔۔۔۔

♥ دل کی میں ناسنوں۔۔۔۔

♥ دل میری ناسنے۔۔۔۔

♥ دل کا میں کیا کروں۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے کپڑوں کو گھور رہی تھی اسے سب پھیکے رنگ لگ رہے تھے۔ اسے اپنے بال بھی ضرورت سے زیادہ ہی بڑے لگ رہے تھے یعنی اسکے بال تو تھے ہی کمر تک۔ لیکن اسے آج یہ بھی زہر لگ رہے تھے۔ ہونٹوں پر لگی پنک لپسٹک بھی بری لگ رہی تھی۔ اسے سب برا لگ رہا تھا۔ صبح سے ہی دل بجھا بجھا سا۔ اور کمبخت دل زور زور سے شور ڈال رہا تھا کہ کم سے کم آج تو مل جائے وہ۔۔۔ کم سے کم۔ وہ اسے اپنے نام ہی کر دے۔ اللہ جانے کیوں وہ بے صبری تھی۔ اسکے دل کو دھڑکا لگا تھا کہ شاید کچھ ہو جائے ایسا جس سے کچھ غلط ہو جائے یا وہ۔۔۔ ملے ہی نا۔۔۔ نہیں۔۔۔ بھلا کیسے ممکن۔۔۔ جن سے سانسیں جڑ جائیں ان کے بنا جینے کا سوچ بھی کیسے لیا جائے۔

“فلک؟“ دانیل نے دروازے پر ناک کیا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

دائین کی موجودگی بھی زہر لگ رہی تھی۔ اس نے بیزار شکل سے دروازے کو گھورا۔ پھر برش پٹختی دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھولا۔

سامنے ہی دائین موبائیل میں کچھ دیکھ رہی تھی۔

”جی فرمائیں“ اس مزید تپ چڑھی تھی کہ وہ موبائیل میں سر دیے ہوئی ہے۔

دائین نے سر اٹھا کر اسکی بیزار آواز اور بیزار شکل ملاحظہ کی۔

”دینے تو تمہیں گڈ نیوز آئی تھی مگر لگتا ہے۔۔۔۔۔ کہ تم موڈ میں نہیں“ دائین نے موبائیل میں دوبارہ سر دیتے مسکرا کر کہا۔

”کام کی بات کرو ورنہ جاؤ۔۔۔ میرا سر بہت درد ہو رہا ہے“ وہ روکھے لہجے میں بولی۔

”اوہ۔۔۔ چلو تم ریسٹ کرو۔۔۔ میں انعم کو بتا دیتی ہوں کہ۔۔۔۔۔ تم آج کے فٹبال میچ میں شامل نہیں ہوگی“ وہ اک ادا سے کہتی پلٹی۔

”فٹبال میچ؟“ فلک نے بے یقینی سے پوچھا کیونکہ صبح تک اسے کوئی خبر نہیں تھی کہ کالج میں فٹبال میچ ہے اور اچانک؟

”ہاں تم ریسٹ کرو۔۔۔ میں بتا دیتی ہوں انعم کو کہ تم دی لیجنڈز کالج اور کون میری کالج کا فٹبال میچ دیکھنا چاہتی۔۔۔۔۔ یونہی۔۔۔۔۔ سر درد تمہارا“ وہ موبائل کو ہاتھ میں سپین کرتی فلک کے چہرے کو دیکھنے لگی جو حیرانی سے اسکی بات سن رہی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”ک۔۔۔ کیا۔۔۔ دی لیجنڈ۔۔۔ لیجنڈز کالج؟؟؟ یہی کہا تم نے کیا؟“ وہ ایک دم سے چمکتی آنکھوں سے بولی۔

”میں نے کوئن میری کالج کا بھی نام لیا ہے“ وہ سینے پر بازو باندھتی بولی۔

”یہ سب۔۔۔ اریج کروایا گیا ہے نا؟؟؟“ وہ داینین کا بازو پکڑتی بولی۔

”ام ہم۔۔۔۔۔ فٹبال میچ۔۔۔۔۔ کسی کے دیدار میں۔۔۔ فٹبال میچ“ وہ آنکھ و نک کرتی بولی اور ہنستی جانے کیلئے پلٹی۔

”پھر سر میں درد ہے نا تمہارے؟“ گردن گھما کر سوال کیا۔

”ارے۔۔۔ نہیں میں بالکل۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔ فلک کو پتہ لگے فٹبال میچ ہے۔۔۔ اور وہ گھر رہے۔۔۔ مزاق ہی ہے“ وہ ہنستی دروازہ بند کر گئی۔

داینین نے سر جھٹکا۔

”آہ“ وہ جیسے ہی پلٹی زور سے کسی چیز سے ٹکرائی اور یقیناً وہ گر جاتی اگر سامنے کھڑا شخص اسے سنبھال نالیتا۔

”آپ۔۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے“ وہ پہلے اسے کچھ کہنے لگی تھی پھر یاد آیا وہ تو ناراض ہے ساتھ ہی گرفت سے نکلنا چاہا۔

وجہی نے اسکا بازو پکڑا اور گھسیٹتے اپنے کمرے میں لے گیا اور ٹھک سے دروازہ بند کیا۔

داینین نے اپنے بازو کو دیکھا جو اسکی گرفت میں تھا۔ ایک تو ناراض تھی اوپر سے اس نے بازو پکڑ لیا۔ آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔

”ان آنسوؤں کی وجہ؟“ وہ اس کا بازو چھوڑتا سینے پر ہاتھ باندھتا بولا۔ انداز سنجیدہ تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

ایک پل کیلئے تو کڑ بڑا گئی ظاہر ہے وجاہت المیر سنجیدہ ہو تو مزاق اور ناراضگیاں کدی اور دن ڈال دینی چاہیے۔ ورا ب اسکی سنجیدگی پر وہ چہرہ موڑ گئی۔

وہ اسکاروٹھا سا انداز دیکھتا گھر اسانس بھر گیا اور چلتے اسکے مقابل آیا جو منہ دوسری طرف کیے آنسو پی رہی تھی۔
”دیکھو تمہاری غلطی تھی۔۔۔۔۔“

ابھی اتنا کہا تھا کہ دانیل نے کڑے تیوروں سے گھورا کہ میری تھی؟

”میرا مطلب۔۔۔۔۔ میری تھی مطلب نہیں تھی۔۔۔۔۔ اف۔۔۔ تم لڑکیاں اتنی ٹیڑھی کیوں ہوتی ہو“ وجاہت صاحب کو با بھار لگ رہا تھا سوری بولنا تو کیسے بول دے۔

دانیل نے دانت پیسے اور سائیڈ سے جانے لگی۔

”میری بات ختم نہیں ہوئی“ وہ اسکا بازو پکڑتا سامنے کرتا سختی سے بولا۔

دانیل نے اسکے لیجے کی کرخنگی کو محسوس کیا اور پھر خاموشی سے چہرہ دوسری طرف کر لیا
”لک ایٹ می“ اب یہ بھی گوارا نہیں تھا کہ وہ اسے دیکھے نا۔

مگر دانیل نہیں دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا اس کی شکل دیکھتے ہی اسکارو نا نکل جانا۔

”ڈیم۔۔۔۔۔ آرگ“ وہ اسے دیوار سے پن کرتا غرایا۔ دانیل نے سہم کر اسے دیکھا۔ جو اسے ہی لال آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”سب برداشت کروں گا۔۔ مگر تمہارا انور کرنا نہیں۔۔ جان لے لوں گا تمہاری بھی اور اپنی بھی۔۔۔“ وہا سکے دونوں اطراف ہاتھ رکھتا آہستہ مگر غصے سے بولا۔
دائیں نے پلکیں جھکا دیں۔ اور وجہی کو اور طیش آئی۔
”لک ایٹ می۔۔ ان مائی آیز۔۔ آئی وانٹ مائی مائی شیڈ وان یور کر سٹل آئز۔۔ لک ایٹ می ڈیمٹ“ وہ دیوار پر ہاتھ مارتا غصے سے بولا۔

”یو آر شاؤٹنگ ان می؟؟؟“ وہ زرا سی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھتی بولی۔ آواز منمنانے والی تھی۔
”نہیں تو“ وہ ساتھ ہی نرم پڑتا اسکے گال پر ہاتھ رکھتے بولا۔ اور اپنا ماتھا اسکے ماتھے سچ جوڑ دیا۔
”ہاؤ کڈ یو ڈوس وومی“ وہ مکہ بناتی اسکے سینے ہر مارتی بولی۔

”میں نے ایک عام سی لاجیکل بات کی تھی۔۔ اس میں اتنا جزباتی ہونے کی کیا بات تھی؟“ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

”یہ عام بات تھی؟؟؟؟ میں اگر کہوں کہ وجہی میں مرجاؤں تو میرے رہیے گا۔۔ کیسا فیل کریں گے آپ؟“ وہ اسکے کالر پکڑتی بولی۔

”تمہاری سانسوں میں جب تک میری سانسیں ضد کر کے نا اتریں گی۔۔ تب تک۔۔ تب تک۔۔ میں تمہیں مجھسے دوری کا سوچنے بھی نہیں دوں گا۔۔ تم ہو تو وجہی ہے۔۔ تم ناہو ایسا میں نے کبھی سوچا نہیں۔۔۔ اور تم نا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

ہونے کا سوچو۔۔ ایسا میں تمہیں سوچنے نہیں دوں گا" اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے جنونیت سے بول رہا تھا۔ اسکی گہری براؤن آنکھیں دانیں کی آنکھوں میں اتر رہی تھیں۔
"تو مجھ سے کیوں؟؟؟؟؟" آواز بھر آئی۔

“سوری” وہ سر سے سر جوڑتا آنکھیں موندتا بولا۔

“مجھ سے دور جانے کا نا سوچیے گا وجہی۔۔۔ میرے لیے یہ بات سوچنا بھی حرام ہے” اسکے سینے سے لگی رودی۔
“سوری کہا تو ہے.... اب ایکسپٹ بھی کر لو” اسکے گرد بازو حائل کرتے پیار سے کہا۔

“کیا۔۔ اب جانیں دیں” دانیں کو رونا بھول گیا تھا اور دماغ تیزی سے کام کرنے لگا تھا۔ وجہی کی لودیتی آنکھیں ریڈ سگنلز دے رہی تھیں۔

“پہلے تو تم یہ اپنے دماغ میں بٹھاؤ۔۔۔ کہ مجھے اگنور نہیں کرو گی بلکل بھی نہیں۔۔۔ ورنہ ایسی تباہی مچاؤں گا کہ دنیا دیکھے گی” اسکے جبرے کو نرم گرفت میں پکڑتے چہرہ مقابل کیا۔
وہ آنکھیں پٹر پٹر۔ دودفعہ جھپکا کر متفق ہوئی۔

“یونو۔۔۔ ہاؤ میچ آئی میڈ آن یو” اسکے ہونٹوں کو ٹریس کرتے پوچھا۔

“وجہی” وہ لبوں پر زبان پھیرتی بولی۔

“شششش۔۔۔۔ اوہہ۔۔۔ ڈیمٹ۔۔۔ آئی وانا لیٹ یو” اسکے گال سہلاتا وہ شدت سے بولا۔

دانیں کی شرم سے پلکیں لرز گئیں اور گال لال ہو گئے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”یہاں سے چلی جاؤ۔۔ ورنہ کھا جاؤں گا“ اسکے ہونٹوں کے پاس اپنا چہرہ لاتے سرگوشی سے کہا اور اسکی مہک کو گہرے سانس سے اندر کیا۔

”ہٹیں۔۔۔ گے۔۔ تو۔۔ جاؤں گی۔۔ نا“ وہ اسے جمادیکھ کر بولی۔

”سینسر کلر“ اس کے گال پر لب رکھتے اپنا ناک رگڑا۔

”وجہی۔۔۔ تم اندر ہو؟“ باہر سے عاصمہ سلطان کی آواز آئی۔ دونوں ہی ہوش میں آئے۔

وجاہت نے ایک نظر دروازے جو دیکھا پھر اپنے سامنے کھڑی لال ک دھاری ہوئی اپنی بیوی کو دیکھا۔

”کہہ دو کہ وجہی مصروف ہے“ اس کے گال پر لکیر کھینچتا شرارت سے بولا۔

دائین نے آنکھیں دکھائیں تو وہ مسکرا دیا اور پیار سے اسکے ہونٹوں پر شرارت کی۔

اسکی جھکی پلکوں سمیت اب سر بھی جھک گیا۔

”میں چیخ کر کے آتا ہوں“ وہ کھڑا کھڑا بولا۔

”اوکے۔۔۔ جلدی آو۔۔۔ تمہارے بابا بلارہے ہیں“ وہ کہتی چلی گئی۔

”تم اپنی ضمانت بنا کر لائی تھی ناکہ مجھ سے بچ سکو۔۔۔ مگر کب تک۔۔۔ کب تک؟“ وہ اس سے چند قدم کی دوری پر

کھڑا ہوتا اسکا جائز لیتا بولا۔
READERS CHOICE

وہ جلدی سے اس کی طرف بڑھی اور اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

”مجھے آپ سے بچنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اور آپ کو بہکانا۔۔۔ اتنا بھی مشکل کام نہیں۔۔۔ وجاہت المیر سلطان۔۔۔ تم تو گیسو“ اس کے کان میں سرگوشی کرتی پیار سے اسکی گردن پر لب رکھے اور چیتے کی تیزی سحر دروازہ کھول کر بھاگ گئی۔

اور وہ کتنی دیر اس کے سحر میں جکڑا کھڑا رہا۔ یعنی پہلی دفعہ خود سے کوئی جسارت کی تھی۔
”انٹر سٹنگ“ وہ زیر لب مسکرایا



”وہ اس وقت کوریڈور میں کھڑی سب ٹیمز کو دیکھ رہی تھی۔
اوپس“ اسکا بازو کسی نے کھینچ کر اندھیرے کمرے میں کیا۔
”کون؟“ وہ ہر بڑا کر بولی اسے شک تھا مگر یقین نہیں۔

کمرے میں اندھیرا تھا یقیناً گالچ کا سٹور روم تھا۔ اور کوئی بہت ہی مدہوش کر دینے والے کلون سے مقابل کھڑا تھا۔
اب آہستہ آہستہ خوشبو تیز ہو رہی تھی یعنی وہ قریب آ رہا تھا جو بھی تھا۔

وہ اندھیرے میں ہی نظریں ادھر ادھر گھما رہی تھی۔ آنکھیں بے چین تھی دل تڑپ رہا تھا اپنی جگہ نہیں تھا شاید وہ قریب ہو۔

READERS CHOICE

”کون۔۔۔۔“

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”ششششش“ وہ بولنے لگی تھی مگر مقابل نے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور تیز خوشبو کا گولہ سانسوں میں اترا۔ وہ جہاں تھی وہیں کی رہ گئی۔

”پاگل“ اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔

”تمہارے لیے“ وہ اسکے کالر پکڑتے بولی۔

”اتنی جرأت تم میں؟“ اپنی کالر زپر اسکے ہاتھ دیکھتے طنزیہ کہا۔

”کوئی۔۔۔ شک؟؟؟“ ایک جھٹکے سے اسے پاس کرتے اندھیرے میں بھی اسکا چہرہ دیکھنا چاہا۔

”نہیں نظر آؤں گا۔۔۔ میں تمہیں اس اندھیر نگری میں لایا ہوں۔۔۔ تم مجھے نہیں پاسکو گی“ اسکی گردن ہر انگلیوں سے ٹیپ کرتے سرگوشی کی۔

”میں ہر وہ چیز تباہ کردوں گی جو تمہیں مجھ سے دور کرے“ وہ اٹل لہجے میں بولی۔

”بنا تحقیق کیے۔۔۔ میری ہو جاؤ گی؟“ دوبارہ سے سرگوشی کی۔

”تمہاری ہی ہوں۔۔۔ فلک المیر کچے کردار کی نہیں۔۔۔ اگر دل میرا دھڑکا ہے تمہارے لیے۔۔۔ تو اثر تم پر بھی ہوا ہے“ وہ ابھی بھی اسکی کالر ز کو پکڑے بولی۔

”اور اگر میں۔۔۔ تمہیں سب سے چرا کر۔۔۔ قید کر لوں۔۔۔ تو؟“ وہ اسکے گلے پر دباؤ ڈالتا بولا۔ لہجہ پر اسرار تھا

”فلک سلطان کو۔۔۔ فلک خاندانہ بنانے کے بعد ایسی جرأت کرنا۔۔۔ میرے سامنے باتیں مت بناؤ“ وہ اسکے کالر جھٹکتی بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ داد دینے کے انداز پر آئیںبر و اچکا گیا مگر یہ منظر وہ اندھیرے کی وجہ سے دیکھنے سے محروم رہی۔
”لڑکیاں میرے آگے پیچھے مرتی ہیں۔۔۔۔۔ صرف ایک نظر کیلئے ”وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا بولا۔
”لڑکیوں اور فلک سلطان میں فرق رکھنا۔۔۔۔۔ ورنہ مجھے میرا مقام بنانا آتا ہے ”وہ دانتوں کو پیس کر بولی۔
”غصہ ہو؟“ وہ اب نرمی سے اسکے گال پر انگلی رکھتے بولا۔
”بہت“ وہ اسکا ہاتھ جھٹکتی بولی۔

”تمہارے لیے آیا یوں“ دوبارہ سے انگلی گال ہر رکھی۔
”احسان نہیں کیا“ وہ پھر سے ہاتھ جھٹک گئی۔

”اچھا۔۔۔۔۔ تو یہ احسان کسی اور پر کردوں؟“ اس کی تھوڑی پر انگلی رکھتے چہرہ اوپر کیا۔

فلک نے جھٹکے سے اسکی کالر پکڑیں۔ کمرے کے دروازے کے اوپر چھوٹا سارو شندان تھا جہاں سے کسی نے پردہ ہٹایا تھا اور سفید روشنی سیدھا فلک کے چہرے پر پڑی۔ اسکی دودھیار نگت نکھرتی واضح ہوئی جو آنکھوں میں قہر لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اس روشنی سے جیسے ہی سامنے کھڑے وجود کے چہرے پر روشنی پڑتے چہرہ واضح کر گی تو فلک مبہوت سی اسے دیکھنے لگی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ ایسے اس عرش کو سوچے کی یاد کیجھے گی۔ اسکی کالی آنکھیں چمکتے موتی کی مانند لگ رہی تھیں۔ اور وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ ایک سیکنڈ لگا تھا فلک کو پزل ہونے میں۔ عرش ہو اور فلک اسکی نظروں سے گھاٹل ناہو۔۔۔۔۔ نا ممکن بات تھی۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

”کیا ہوا؟“ اس کی تھوڑی سے ہڑی کر چہرہ اوپر کیا۔

”تم۔۔۔۔۔ نظریں ہٹاؤ“ وہ جھکی آنکھوں سے بولی۔ کالر زوہ چھوڑ چکی تھی۔

”کیوں؟“ وہ شرارت سے بولا۔

”بس نظریں ہٹاؤ“ وہ اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی بولی۔

”پھر کسے دیکھوں؟“ وہ مسکرا کر بولا۔

”خبردار کیرے علاوہ کسی اور کو دیکھا“ وہ ایک سیکنڈ میں لال آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتی بولی۔

”انتظار ہے میرا؟“ وہ اسرار سا مسکرایا

”میرے ہو جاؤ“ وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتی بولی۔۔

”ناہوا تو؟“ اسکی گردن پر دباؤ برہایا۔

”میرے سامنے فضول باتوں سے پرہیز کیا کرو“ وہ اسے تیکھے تیوروں سے گھورتی بولی۔

”تم میں ایسا ہے ہی کیا جو میں تمہارا ہو جاؤں؟“ وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا بولا۔

”اس تمسخرے کا جواب تمہاری زندگی میں آ کر دوں گی۔۔۔ فلک کچھ ادھار نہیں رکھتی۔۔۔ جب تمہارے امنے

تمہاری زندگی میں تمہاری بن کر آؤں گی نا! تب۔۔۔ مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔ تمہارا

بہکنہا ہی اس سوال کا جواب ہو گا“ وہ دروازے کی طرف الٹے قدم لیتی مغرور لہجے میں بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”عرش خانزادہ ہوں۔۔۔ خانزادوں کا خون ہے مجھ میں۔۔۔ بہکنے والوں میں سے ہوتا تو اب تک تم پر اپنی مہر لگا چکا ہوتا“ وہ بھی سنجیدہ نگاہیں اس پر گاڑتے بولا۔

”میں فلک ہوں عرش۔۔۔ پر تمہاری محرم نہیں۔۔۔ جب بنوں گی۔۔۔ تب اپنی بات ہر شرمندہ مت ہونا“ وہ تمسخرے سے مسکرا کر بولی۔

”چیلنج کر رہی ہو؟“ وہ آنکھیں اس کے لال بھرے بھرے ہونٹوں پر رکھتے بولا۔

”میرے ہونٹوں کی قسم؟“ وہ آنکھوں پر چوٹ کرتی بولی اور مسکراتی دروازہ کھولنے لگی۔

”مغرور ہو“ پیچھے سے اسکی آواز آئی۔

”صرف تمہارے لیے۔۔۔ ورنہ کسی کو میرا یہ غرور بھی نہیں میسر“ وہ گردن مورتی مسکرا کر بولی۔

”اور۔۔۔!“ وہ اسکی بات پر مسکرا کر بولا۔

”نکاح کرو گے؟“ وہ پلٹ کر بولی۔

عرش نے آئی برواچکے اسکی ہمت تھی۔ اس پر جتنا تھا غرور شاید اس کے لیے بنا تھا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے؟“ وہ چند قدم چل کر اس کے مقابل آیا۔

”مجھے شک نہیں ہوتا صرف یقین رکھتی ہوں۔۔۔ اور مجھے پورا یقین ہے تم مجھے عشق کرتے ہو اور نکاح تو پہلی

شرط ہے محبت کی۔۔۔ اور اگر تم نکاح کے خواہاں نہیں۔۔۔ تو سمجھ لینا۔۔۔ تم کردار کے کھوٹے ہو۔۔۔ مجھے تم

چاہیے تمہارے نکاح میں آکر۔۔۔ تم نہیں بھی اہناؤ گے۔۔۔ تو فلک ساری زندگی کسی کے نکاح میں نہیں جائے

بِسْمِ بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

گی۔۔۔ دل پاک ہوتا ہے۔۔ ایک ہی شخص سنا نا چاہیے۔۔ اور تم میرے دل میں سما گئے ہو۔۔۔۔ اور دوسرا کوئی اوپشن نہیں "وہ نفی میں سر ہلاتی دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔

اور پیچھے عرش کو حیران ساکت چھوڑ گئی۔ یہ سب بالکل غیر متوقع اور غیر معمولی تھا۔ وہ لڑکی اسکو پیل پل کی ضرورت لگ رہی تھی۔ مگر اب۔۔۔ اسے ایسے لگ رہا تھا سانسیں بن گئی ہے۔ اگر ناک حاصل کرے گا تو مر جائے گا۔ اور کم سے کم عرش خانزادہ کو اپنی زندگی سے منہ موڑنے کا کوئی شوق نہیں۔

میرا پہلا جنون

🔥 میرا پہلا جنون۔۔۔

عشق آخری ہے تو۔۔۔

🔥 میری زندگی بے توقو۔۔۔

🔥 غم مے پا خوشی مے تو۔۔۔

🔥 میری زندگی بے توفیق۔۔۔۔۔



READERS CHOICE

عاصمہ سلطان کمرے میں آئیں تو فلک شیشے کے سامنے بال بنا رہی تھی۔ وہ گھر اسانس بھرتی اندر آئیں اور دروازہ بند کرتی بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

فلک کابلوں میں چلتا ہاتھ رکاشیشے میں انکا عکس دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھیں۔

"بات کرنی ہے تم سے" وہ تحمل سے بولیں۔ آواز میں کوئی پک نہیں تھا ٹھوس لہجہ تھا۔

فلک نے نا سمجھی سے اثبات میں سر ہلایا۔ ابھی بھی پہلے والی کنڈیشن میں بیٹھی تھی۔

"تم جانتی ہونا مسٹر ابراہیم شاہ اور مسز شاہ کو؟" انہوں نے تمہید باندھی۔ یا شاید انہیں ضروری لگ رہا تھا۔

"جی۔۔۔ تو کیا ہوا؟" اس نے دوبارہ بالوں میں برش پھیرتے لاپرواہی سے پوچھا۔

"انکے بیٹے کا پریوزل آیا ہے۔۔۔ تمہارے لیے۔۔۔ زائم شاہ کا" وہ گلہ تر کرتی بولیں مگر انکی آواز سے کہیں بھی ایسا

نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اندر سے تھوڑی نروس ہیں۔ انہیں اپنی خود سر بیٹی کا علم جو تھا۔

"تو۔۔۔ آپ نے کیا کہا؟" وہی لاپرواہی۔

عاصمہ سلطان نے حیرت سے اسلاری ایکشن دیکھا۔ وہ تو سوچ رہی تھیں کہ ہر بار کی طرح ہنگامہ کرے گی۔ مگر یہ تو

بہت سکون میں بول رہی ہے۔ یقین سے بالاتر تھا۔

"ہمیں پسند ہے وہ لڑکا۔۔۔ تم بھی دیکھ لو اسے۔۔۔ ہم جلد ہاں کر دیں گے" وہ مزید گہرا سانس لیتی بولی اب بھی لہجہ

سرد تھا دو ٹوک لہجہ۔

"واٹ۔۔۔۔۔؟۔۔۔ آریو کڈنگ؟؟" وہ چیخنی پٹی۔

عاصمہ سلطان نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ انکی ہی وہی بیٹی ہے اب انہیں یقین ہو گیا تھا اسکی چیخ سے۔

"مجھے نہیں لگتا کہ اس طرح کی بات پر کوئی والدین مزاق کرتے ہیں" وہ ہلکے تیوروں سے بولیں۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"ماما۔۔۔ آپ مجھ سے۔۔۔ پوچھ۔۔۔ نہیں رہی ہیں۔۔۔ آپ مجھے حکم دے رہی ہیں" وہ انکے سامنے کھڑی غصہ ضبط کرتی ٹھہر ٹھہر کر بولی۔

"مجھے پورا۔۔۔ حق ہے تمہیں۔۔۔ حکم دینے کا۔۔۔ مجھے نا نہیں سننا۔۔۔ وقت لے سکتی ہو۔۔۔ کیونکہ ہم نے بھی ان سے وقت مانگا ہے۔۔۔ بہتر ہو گا۔۔۔ اس پر سوچو۔۔۔ اور جلف ہاں میں جواب دو" وہ اسکے مقابل کھڑی ہوتیں ٹھہر ٹھہر کے الفاظ ادا کر رہی تھیں۔ انکی بیٹی بچی نہیں تھی جسے سمجھنا پڑتا۔ مگر کہیں کہیں ایسا لگ رہا تھا کہ سمجھنا پڑ سکتا ہے۔

"ماما۔۔۔ مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔ آپ کیسے۔۔۔ کیسے؟؟؟ میری مرضی کے بنا۔۔۔ کیسے؟؟؟ مجھے جواب دیں" ضبط سے اسکے گال سرخ ہو رہے تھے۔ آنکھوں میں سرخیاں گھل رہی تھیں۔ سامنے ماں تھی ورنہ کوئی اور ہوتا تو دوسری بات نا کرنے دیتی۔

"میں تمہاری جوابدہ نہیں ہوں۔۔۔ فلک تم جواب دو گی۔۔۔ کہ انکار ہے۔۔۔ تو کیوں ہے ! سمجھی؟۔۔۔ نو مورڈ سکشن" وہ اپنی رعبدار آواز میں فیصلہ سناچکیں تھیں۔ انہیں پتہ تھا کہ اپنی اس مغرور لڑکی کو کیسے سیدھا کرنا ہے۔

"ماما۔۔۔ میں نہیں کروں گی" وہ پھولے تنفس سے بولی۔ اسکے تنفس غصہ ضبط کرنے کے چکروں میں پھول رہا تھا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ہم وجہی کی شادی پلین کر رہے ہیں۔۔۔ تمہارے بابا تمہارے چاچو، چاچی اور میرا یہی فیصلہ ہے کہ تمہیں بھی شادی کر لینی چاہیے۔۔۔ مجھے اپنی بات دوہرائی نا پڑے۔۔۔ سوچو۔۔۔ وقت لو۔۔۔ اور 2 دن میں جواب دو۔۔۔ از اٹ کلیر؟۔۔۔ ہو بھی جانا چاہیے !۔۔۔ مجھے نا نہیں سننا۔۔۔ مائنڈاٹ "وہ سرد تاثرات سے حکم سنار ہی تھیں۔ انکی آواز میں کہیں بھی ڈھیل نہیں تھی۔ وہ بنا نرم پڑے بول رہی تھیں۔ فلک کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی کہ وہ انکو جواب دے سکے۔

"جلدی سو جانا" وہ نرمی سے کہتی کمرے سے باہر چلی گئیں

فلک نے اضطرابی حالت میں بالوں کو ہاتھوں میں جکڑا۔ اسکا سر فوراً سے درد ہونے لگ گیا تھا۔ اسے اپنی ماں کے ارادے بالکل اٹل لگ رہے تھے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا سب کو میری شادی کی پڑ گئی۔

"اومائی گاڈ۔۔۔۔۔ عرش۔۔۔۔۔ ویر آر یواڈیٹ۔۔۔۔۔ آر رر رر رر غغغ۔۔۔۔۔" وہ ہز یاتی ہو کر چیخی۔ اسے تو یہ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ عرش کو کیسے بتائے۔ اسکی ماں تو کم از کم اسکا انکار نہیں سنے گی۔ اب اسے ہی کچھ کرنا تھا۔ "دائین سے کہتی ہوں۔۔۔ کچھ کرے وہ" وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتی پر سکون ہوتی اسکے کمرے کی طرف بڑھی۔



"اہم۔۔۔۔۔ کیا ہو رہا ہے؟" حماد خانزادہ کمرے میں آئے تو عرش کو کھڑکی کے پاس کھڑے باہر کی طرف دیکھتے پوچھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ چونک کر مڑا اور مسکرا دیا۔

”نتھنگ۔۔۔ بابا“ وہ مسکرا کر بولا۔

”نظارا تو اچھا ہے تمہارا“ وہ اس کے ساتھ کھڑے ہوتے کھڑی سے باہر جھانکتے بولے اس کی کھڑکی سے اسلا آباد کا شہر نظر آتا تھا کیونکہ حماد خانزادہ کا گھر کم اور محل زیادہ تھا۔

”بس میں بھی یہی نظارہ دیکھ رہا تھا“ وہ بھی سامنے دیکھتا بولا۔

ازشی پریٹ؟“ وہ سرگوشیانہ انداز میں سامنے دیکھتے بولے۔

عرش نے فوراً گردن گھما کر انہیں دیکھا یقیناً وہ مزاق کے موڈ میں تھے مگر چہرہ رشرارت نہیں تھی۔

”کون؟... کس کی بات کر رہے ہیں؟“ وہ نا سمجھی سے بولا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے؟؟ میں کس کہ بات کروں گا؟؟“ وہ گردن گھما کر اس کی طرف دیکھتے بولے۔

”مجھے کیا۔۔۔ معلوم“ وہ کندھے اچکاتا بولا اور سامنے نظر کر لی۔

”اچھا۔۔۔ پھر۔۔۔ اسکے پیرنٹس۔۔۔ کہیں بھی اس کی شادی کر دیں گے تو۔۔۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا نا؟؟؟“ وہ

ہلکے پھلکے انداز میں بولے کہ عرش نے دوبارہ چونک کر دیکھا۔

”کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟؟“ عرش نے حیرت سے پوچھا۔

حماد نے اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ دیں۔ عرش فوراً سے سٹپٹایا۔

”اُنکی ایکسرے کرتی آنکھیں۔۔۔ اف“ وہ محض سوچ سکا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

“وہی۔۔۔ جس کیلئے۔۔۔ فٹبال میچ آرگنائز۔۔۔ کروایا گیا تھا” وہ آئی برواچکے ٹھہر ٹھہر کر بولے۔

عرش کی پہلے آنکھیں کھلیں پھر اس مے گلہ تر کیا۔

“وہ۔۔۔ بابا۔۔۔ ایکچولی۔۔۔ و۔۔۔ آہ۔۔۔ سنیں تو” ابھی بول رہا تھا کہ حماد نے اسکی گردن اپنے بازو کے شکنجے میں لی۔

“کیا سنوں؟ کس نے بتانا تھا؟” وہ اس کی گردن کو دباتے بولے۔

“ب۔۔۔ بابا۔۔۔ سنیں۔۔۔ تو۔۔۔ سچ۔۔۔ میں بتانے وال۔۔۔ والا تھا” وہ گردن چھڑوانے کی کوششوں کے درمیان بول۔

“تمہیں نے رول بنایا تھا کہ نوویسکرس۔۔۔ اور تم کب بتانے والے تھے؟” وہ اور زور ڈالتے بولے۔

“سوری۔۔۔ یار۔۔۔ ریلی سوری۔۔۔ مجھے بس ٹائم نہیں ملا۔۔۔ سنو تو” وہ اپنی جان محسوس کرنے کے کئی طریقے سوچ رہا تھا مگر اسکے باپ کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔

“یہ بات مجھے ڈین سے پتہ لگی ہے۔۔۔ کہ تم۔۔۔ دی کوئین گنڈم کالج میں فٹبال میچ آرگنائز کروا چکے ہو۔۔۔ تمہیں مجھے بتانا تھا سب سے پہلے” وہ کسی طور معافی کے موڈ میں نہیں تھے۔ اسکا پیٹا کم دوست زیادہ تھا اور وہ دوست ہی تھے ہر بات شنیر کرنے والے ہر سیکرٹ کو شنیر کرنے والے اور اس وقت حماد ایک دوست کے روپ میں اسکی گردن دبوچے کھڑے تھے۔

“بابا۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ پھر۔۔۔ بتانا سب” وہ بازو پر ہاتھ مارتا بولا اب اسکا سانس رک رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

حماد نے جھٹکے سے اسے چھوڑا وہ لڑکھڑا گیا۔

”اوہ۔۔۔ ڈیڈ“ وہ لمبے لمبے سانس لیتے بولا۔

حماد نے گھوریوں سے نوازا۔

”بس ہو گیا۔۔۔ نہیں پتہ لگا“ وہ سر کھجاگے بولا۔

”نام؟“ وہ سینے پر ہاتھ باندھتے سرد مہری سے بولے

”آمممم۔۔۔ ف۔۔۔ فلک“ وہ زبان لبوں پر پھیرتا بولا۔

”ازشی پریٹی؟“ وہ آنکھیں سکیر کر اپنے بیٹے کے تاثرات جانچتے بولے۔

”یس۔۔۔۔ شی۔۔۔۔ از“ وہ مسکرا کر بولا جیسے سچ میں وہ اس کے سامنے ہے۔

”اووووو۔۔۔ کتنی بار ملے ہو؟“ اب وہ اس کی طرف قدم بڑھاتے بولے۔

”بابا۔۔۔ وہ۔۔۔ صرف۔۔۔ 3۔۔۔ 3 دفعہ“ وہ بھی ایک ایک قدم پیچھے لیتا بولا۔

”اور تم۔۔۔ نے مجھے۔۔۔ خبر تک نہیں ہونے دی۔۔۔ تم مجھے دوست کہتے ہو؟؟؟ یہ دوستی ہے تمہاری؟؟؟“ وہ اس کا

کالر پکڑتے دھاڑے۔

”میں۔۔۔ شائد۔۔۔ بیٹا بن کر سوچ رہا تھا“ وہ نرمی سے آنکھیں بند کرتے بولا۔

”اور۔۔۔ کبھی میں۔۔۔ نے تم سو۔۔۔ باپ بن کر۔۔۔ اپنی باتیں چھپائیں؟؟۔۔۔ دوست۔۔۔ بن کر۔۔۔ تمہیں سب

بتایا۔۔۔ ایسا ہے کہ نہیں؟“ وہ مزید گرے۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش نے پورے زور و شور سے سر ہلایا۔

"پھر تم۔۔۔ نے کیوں نہیں۔۔۔ بتایا۔۔۔" وہ ایک گھونسا اسکے پیٹ میں مارتے بولے۔

"اوہ۔۔۔۔۔ بڑی" وہ نیچے جھکتا بولا۔

حماد نے غصے والے تیوروں سے اسے دیکھا۔

"سوری؟" وہ سیدھا ہوتا کانوں کو ہاتھ لگاتے بولا۔

نسٹ شٹ اپ "انہیں ہمیشہ عرش پر غصہ آتا تھا جب وہ سوری کہتا تھا۔

"مائی کنگ" وہ انکے گلے لگتا مسکرا کر بولا حماد نے بھی مسکرا کر اسکے گرد بازو کیے۔

"اب یہ بتاؤ۔۔۔ وہ چاہیے؟ شادی کا سوچا ہے؟؟ یا ٹائم پاس؟" وہ اسکو مقابل کرتے بولے "آئی۔۔۔ وانٹ

ہر۔۔۔ ان مائی لائف بابا۔۔۔ گوہر تومی" وہ چمکتی آنکھوں سے بولا۔

حماد اسکی آنکھوں میں جنون دیکھ چکے تھے اسکی آنکھوں کا جنون انہیں کئی سال پیچھے لے گیا تھا جب وہ زیب کیلئے

اپنے باپ سے بات کی تھی ایسے ہی چمک تھی انکی آنکھوں میں ایسی ہی پالینے کا خمار تھا جو آج وہ عرش کی آنکھوں میں

دیکھ رہے تھے۔

حماد کے چہرے سے مسکراہٹ معدوم پڑ گئی۔ عرش کی بھی مسکراہٹ سکڑ گئی۔

"وہ۔۔۔ بھی بہت محبت کرتی ہے بابا۔۔۔ مجھ سے زیادہ شائد" وہ شائد اپنے باپ کے اندر اٹھنے والے شور کو سن چکا تھا

تبھی فوراً بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

حماد نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"ہم اکثر اندازے لگا لیتے ہیں عرش۔۔۔ اکثر۔۔۔ اور نقصان۔۔۔ سراسر ہمارا ہی ہوتا ہے" وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے۔

"آپ کا بیٹا یوں۔۔۔ حقیقت کو ماننے والا۔۔۔ مجھے آپ نے اندازے لگانا نہیں سکھایا۔۔۔ حقیقت کو سمجھنا سکھایا ہے۔۔۔ مجھے علم ہے" وہ انکے ہاتھ پکڑتے بولا۔

"اور۔۔۔ اگر ایسا ہوا کہ محض تمہارا خیال ہو۔۔۔ کہ۔۔۔ وہ بھی تمہیں چاہتی ہے تو؟" سوال عجیب تھا مگر عرش جواب دینا تھا۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔ وہ چاہتی ہے۔۔۔ میں نے کوئی زبردستی نہیں کی کہ مجھ سے محبت کرو" وہ فوراً سے بولا۔
"اور اگر اس نے۔۔۔ کسی بھی۔۔۔ وجہ سے۔۔۔ کسی بھی۔۔۔ انکار کر دیا تو؟" وہ اب اپنے بیٹے کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے بولے۔ شاید وہ اس کا خیال پر کھنا چاہ رہے تھے۔

"میں۔۔۔ اسکی۔۔۔ مرضی کے خلاف نہیں جاؤں گا بابا" وہ کہہ کر سائیڈ سے گزرتا دروازے کے قریب رکا۔
"بابا" وہ دروازے پر رک کر پلٹا۔

حماد نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"میں اسکی مرضی خلاف نہیں جاؤں گا بلکہ۔۔۔ اسکی مرضیاں اپنی بنالوں گا۔۔۔ دوری کی گنجائش نہیں۔۔۔ مجھے نا بہکنا آتا ہے۔۔۔ نا ہی سہمنا۔۔۔ جو میرا ہے۔۔۔ وہ میرا ہے۔۔۔ بس۔۔۔ اور میری ملکیت پر۔۔۔ کسی کی نظر

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

کیا۔۔۔ زرا اسی سوچ بھی گئی۔۔۔ تو عرش حماد خاندان کا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔ نسلیں تباہ کر دوں گا۔۔۔ یاد رکھیں
گیہ کوئی عرش بھی تھا "وہ سرد تاثرات سے جنونی کیفیت میں جو بول رہا تھا حماد بے یقینی سے سن رہے تھے۔ انکے
لیے بالکل نیا روپ تھا جو وہ عرش کو دیکھ رہے تھے۔

"کب جانا ہے؟" وہ اس کے مقابل آکر بولے۔

"میری ناماننا۔۔۔ کیونکہ میں آپ کو کہوں گا۔۔۔ کہ ابھی چلیے" وہ ہنستا بولا۔

حماد نے مسکرا کر اسے گلے لگایا۔

"مجھے منظور ہے میرے شیر۔۔۔ چلو ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ مجھے انکے گھر لے کر چلو" وہ مسکراتے بولے۔

"ریڈی۔۔۔ بابا۔۔۔ سچ میں؟" وہ خوشی سے بولا۔

"بلک۔۔۔۔۔ چلو" وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے پیار سے بولے اب وہ ایک شفیق باپ کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے جو
اپنے بچوں کی خوشیوں میں خوش ہو جاتے ہیں۔

عرش نے زور سے انہیں گلے لگایا۔ اس کا باپ سب سے عظیم تھا ہر بار کی طرح اب بھی اس کے دل نے تسلیم کیا۔

"ام۔۔۔ منگ مائین۔۔۔ لیڈی" وہ نظروں میں فلک کو رکھتے مسکرا کر بڑبڑایا۔

"پر مراق !۔۔۔ وہ کہاں ہے؟۔۔۔ آپ کے ساتھ جانا تھا نا اسے؟" وہ مراق کے بنا تو نہیں جاسکتا تھا۔

"وہ اپنے گھر ہے۔۔۔ ہم لوگ کل جا رہے ہیں۔ فلائٹ ڈیل ہو گئی تھی۔۔۔ اسی لیے ابھی کر لو جو کرنا ہے۔۔۔ ورنہ

ایک سال کا ویٹ کرنا" وہ شوخی سے بولے مگر آنکھیں اس شوخی کا ساتھ اب نہیں دیتی تھیں۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"میں اسے بلاتا ہوں" وہ مسکرا کر بولا اور کمرے سے چلا گیا۔

حماد نے مسکرا کر اسکی پشت دیکھی وہ تو بالکل حماد کی پر چھائی تھا۔

"پر چھائی؟"۔۔۔ نہیں عرش۔۔۔ اللہ تمہیں اس لڑکی کی وفادے۔۔۔ جسے تم پسند کرتے ہو۔۔۔ تم وفادار ہو۔۔۔

تمہیں وفاداری ہی ملنی چاہیے۔۔۔ میری طرح نہیں۔۔۔ جو آج بھی۔۔۔ اسکی ایک جھلک کیلیے۔۔۔ تڑپ رہا

ہے۔۔۔۔۔ نجانے کیوں۔۔۔ مگر دل کہتا ہے۔۔۔ وہ ادھر ہی ہے۔۔۔ اور میری ہی ہے" وہ غمگیں لہجے میں خود سے

کلام تھے۔ انکی آواز صرف وہی محسوس کر سکتے تھے کہ کتنا تڑپتے ہیں وہ اپنی زیب کیلیے جو کئی سالوں پہلے ان سے دور

جا چکی تھی۔ ایک آنسو ٹوٹ کر انکے گال پر گرا جسے وہ اپنی انگلی کے پور سے سمیٹ گئے۔

☆ جو پڑھی تھی اشکوں نے ٹوٹ کر۔۔۔

☆ کسی بے خدا کی نماز تھی۔۔۔

☆ وہ جو مرچکا ہے زرا زرا۔۔۔

☆ کسی شوخ قدموں کی دھول تھی۔۔۔

☆ میرا بھی دل بیقرار تھا۔۔۔

☆ زرا یاد کر۔۔۔

☆ میرے ہم نفس۔۔۔

☆ میرا دل تجھ پہ نثار تھا۔۔۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

✽ وہ زرا زرا سا جو پیار تھا۔۔۔

✽ تیرے شوخ قدموں کی دھول تھی۔۔

✽ میرا بھی دل بیقرار تھا۔۔۔

✽ زرا یاد کر۔۔۔



وہ اس وقت ایک کالے رنگ کے چھوٹے سے جھونپڑے میں تھی بلیک پینٹ پہنے بلیک ہی چست جیکٹ، ہاتھوں میں کالے گلوں جو آدھی انگلیوں والے تھے، کلائیوں میں بینڈز، بالوں کا جوڑا تھا اور شفاف گردن پر سانپ کا ٹیو بننا ہوا تھا۔ وہ سردساکت نظریں سامنے ہڈیوں کے ڈھانچے ہر ڈالے ہوئے تھی دماغ میں عرش کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ اسکا ایک ایک لفظ اسے رٹ گیا تھا اسنے کتنی دفعہ اسکے الفاظ دماغ میں دوہرائے تھے اسے یاد نہیں مگر وہ حفظ کر چکی تھی۔ اسکی آنکھوں میں انتقام، تپ جنون کی آگ دہک رہی تھی۔ سینے م 2 اسکی طہب کی پیاس زوروں پر تھی۔ اور دماغ اس وقت صرف اسے حاصل کرنے کے منصوبے بنا رہا تھا۔

”تم کیا چاہتی ہو؟“ ایک عورت کی آواز مے اس ٹھٹھرتی خاموشی کو توڑا۔

شرف۔۔۔ اپنا۔۔۔ بنانا۔۔۔ وہ اب آگ پر آنکھیں لگا چکی تھیں جس میں کئی ہڈیاں جل رہی تھیں۔

”وہ انکار کیوں کرتا ہے؟۔۔۔ کیا وہ۔۔۔ کسی کو چاہتا ہے؟“ وہ اسکے سامنے بیٹھتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

سڈ نے خطرناک تیوروں سے اسے دیکھا جس نے یہ سوال کیا تھا مگر وہ ڈری نہیں اسکی آنکھوں سے وہ ڈراتی تھی ڈرتی نہیں تھی۔

”مجھے آنکھیں نادکھا۔۔۔ جواب دے“ وہ ٹھوس لہجے میں بولی۔

”میں اسکے۔۔۔ دل۔۔۔ و۔۔۔ دماغ پر۔۔۔ کسی کا راج نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔

ضعف۔۔۔ میں۔۔۔ صرف۔۔۔ میں۔۔۔۔۔“ وہ جنونی سی اپنے سینے ہر انگلی مارتے بولی۔

”پہلے پتہ کر۔۔۔ وہ کسے چاہتا ہے۔۔۔ جس سے جنون ہو۔۔۔ اسے حاصل کرنے کیلئے۔۔۔ ہر رکاوٹ۔۔۔ مٹا دینی

چاہیے۔۔۔۔۔ سمجھ رہی ہے۔۔۔ مجھے اسکا۔۔۔ کچھ بھی لا کر دے۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔ باقی کا کام میرا ہے“ وہ اس کے

ہاتھ پر ہاتھ رکھتی اسی کی طرح جنون کی کیفیت میں بولی۔

سڈ نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور سر ہلایا اور اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی۔

”سن“ وہ پیچھے سے بولی۔ سڈ کے قدم رکے مگر پلٹی نہیں۔

”اپنی پیاس۔۔۔ کسی سے کچھ۔۔۔ دیر۔۔۔ کیلئے بجھالے۔۔۔ یہ ناہو۔۔۔ یہ تڑپ یہ جنون تجھے اسے حاصل کرنے کیلئے

۔۔۔ زندہ ناچھوڑے“ وہ عجیب آواز سے بول رہی تھی عجیب وحشیانہ لہجہ تھا۔

سڈ نے گردن موڑی مگر پلٹی نہیں۔

”اسکی چاہ کے سامنے۔۔۔ ہر زائقہ پھیکا ہے۔۔۔ حاصل تو کر کے رہوں گی۔۔۔۔۔ مزاق نہیں ہے اسے

سوچنا۔۔۔ یہ پیاس بھی۔۔۔ وہی بجھائے گا“ وہ سرد آواز میں بولی اور پردہ اٹھا کر باہر چلی گئی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

اس عورت نے تیکھی نظروں سے اسے جاتے دیکھا۔ اور پلٹ کر ایک مخصوص شیشہ اٹھایا۔

”عرش“ کچھ پڑھ کر اس شیشے پر پھوکا پھر عرش کا نام لیا۔

عرش کا چہرہ اس آئینے میں واضح ہو گیا اس نے آنکھ بھر کر اس خوبصورت لڑکے کو دیکھا۔ جس پر سڈ فدا تھی۔ وہ کچھ سوچتی سر ہلا گئی۔ اب اس کا فضول دماغ کچھ پلین بنا رہا تھا۔ سڈ اسکی خوبصورتی اسکی کیے اسے کرنا تھا سب کچھ جو وہ کر سکتی تھی اور جو نہیں ہو سکتا اسے بھی۔



”ڈو سمتھنگ داینین“ وہ داینین کے سامنے بیٹھی اس مسئلے کا حل چار پی تھی۔

داینین بھی خود پریشان ہو گئی تھی اسے کچھ بھی علم نہیں تھا کہ یہ سب کیا ہے اسے تو یہ بھی نہیں معلوم تھا وہ جہی اور اسکی شادی کا بھی پلین ہو رہا تھا۔

”مجھے۔۔۔ ماما سے بات تو کرنے دو۔۔۔“ وہ فلک کا ہاتھ پکڑتی بولی۔

”میں۔۔۔ عرش کی ہوں۔۔۔ دانی۔۔۔ صرف اسکی۔۔۔ دم کیوں گھٹتا ہے میرا جب میں خود کو کسی اور کیلئے سوچتی ہوں؟“ وہ آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے بولی۔ داینین اسکی حالت سمجھ رہی تھی۔

”ماما۔۔۔ کیوں۔۔۔ ضد کر رہی ہیں۔۔۔ وہ سمجھ کیوں نہیں رہیں؟؟؟۔۔۔ وہ خود کیوں نہیں جان رہی ہیں کہ میں۔۔۔ میں۔۔۔ کسی اور کی نہیں ہو سکتی“ اسکی آواز رندھ گئی تھی داینین کی آنکھوں میں بھی پانی آرہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”تمہیں۔۔ خوف ہے۔۔۔ کہ وہ۔۔۔ تمہارے لیے۔۔ کوئی۔۔ پرپوزل نہیں لائے گا؟“ دانی نے اس کے ہاتھوں

پر دباؤ برھاتے پوچھا

”وہ آئے گا۔۔ دانی۔۔ اسکی آنکھوں میں میرے پسندیدگی ہے۔۔۔ وہ جھوٹا نہیں ہے۔۔۔ کردار کا کھوٹا نہیں ہے۔۔۔ میرے نام کی چمک ہے اس کے نام میں۔۔۔ وہ جلد آئے یادیر۔۔۔ پرواہ نہیں۔۔۔ مگر میں کسی کی ہو نہیں سکتی۔۔۔ سوائے اس کے۔۔۔ وہ کیا سوچے گا؟ میں بیوفا ہوں؟ اسکا تو۔۔۔ محبت سے ایمان اٹھ جائے گا۔۔۔ دانی۔۔۔ وہ جیتے جی مر جائے گا۔۔۔ اور مجھے زندہ لاش بنادے گا۔۔۔ مجھے سانسیں ہوں گی مگر روح نہیں ہوگی“ آنسو ایک بعد ایک نگلی جا رہے تھے اسکی آنکھوں میں درد تھا اسے ڈر تھا اپنی ماں کو لے کر جو اپنا ٹل فیصلہ سنا گئی تھیں وہ تو اپنے والدین کے خلاف بھی نہیں جاسکتی تھی۔

”سنو۔۔۔ سنو و۔۔۔ فلکو۔۔۔ فلک۔۔۔ لسن۔۔۔ بات کریں عرش سے؟۔۔۔ کہ وہ آج یا کل اپنا پرپوزل لے آئے؟“ وہ اس کے آنسو صاف کرتی بولی۔

”میرے پاس۔۔۔ اسکا۔۔۔ نمبر نہیں“ وہ خود کو کمپوز کرتے بولی۔

”میرے۔۔۔ پاس ہے“ دانی نے سانس لیتے کہا۔

”تمہارے پاس؟؟؟ کیسے؟“ وہ حیرانی سے بولی۔

”اس نے خود دیا تھا“ وہ اسے دیکھتی بولی۔ فلک نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

”کب؟“ فلک نے حیرانی سے پوچھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”جب تم نے۔۔۔ ہوٹیل کے باہر۔۔۔ میراں کو تھپڑ مارا تھا۔۔۔ میں جانے لگی تھی تو عرش بھائی نے کہا تھا۔۔۔ کہ تمہارا کنفیویشن بھیجے۔۔۔ وہ شہور تھے کہ تم انہیں پسند کرتی ہو اور تم جلد ہی یہ بات تسلیم کرو گی۔۔۔ اس لیے نمبر دیا۔۔۔ اینڈ۔۔۔ یو کنفیوٹس اٹ۔۔۔ اپنے روم میں۔۔۔ ہمارے واپس آنے پر۔۔۔ تم نے مانا تھا کہ تم اس سے محبت کرتی ہو“ دانیل نے ساری بات گو شگوار کی۔

فلک کا حیرت سے منہ کھلا تھا اسکی دوست کزن پلس بھا بھی بڑی میسنی نگلی شک بھی ہونے نہیں دیا
”اور۔۔۔ تم نے اسے بتا دیا تھا؟“ وہ حیرت سے بولی۔

”نہیں۔۔۔ تم نے بتایا“ دانیل نے سائیڈ ٹیبل سے سل اٹھاتے کہا۔

”میں نے؟؟؟؟ کب؟؟؟ کیسے؟“ وہ تو اور حیران ہوئی کہ اس وقت میں نے تو کچھ نہیں کہا
دانیل نے مسکرا کر ایک آڈیو پلے کی جو فلک کی آواز تھی وہی باتیں جو دانیل کے پوچھنے پر اس نے ہاں کہا تھا۔
فلک نے حیرت سے اسے دیکھا۔

”بد تمیز۔۔۔ تم نے۔۔۔ اسے میری ریکارڈنگ بھیجی؟؟؟“ وہ دانیل پر طیش سے بولی۔

”بلکل۔۔۔۔۔ تبھی تو۔۔۔۔۔ فٹبال میچ۔۔۔۔۔ تک اریخ ہو گیا“ وہ ہنس کر بولی۔

فلک نے دانت پیسے۔
READERS CHOICE

”اچھا۔۔۔ یہ بتاؤ کال کروں؟؟؟“ دانیل نے سوال کیا۔

فلک نے دانت پیسے اسکے ہاتھ سے سل لیا۔ دانیل نے نا سمجھی سے دیکھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

“میرا بھی سل ہے ” وہ اپنے سل میں نمبر ایڈ کرتی بولی اور اسکے موبائل سے نمبر ڈلیٹ کر دیا۔

“ارے۔۔ ڈلیٹ کیوں کیا؟؟؟ ” دانیل حیرانی سے بولی۔

“میں کافی ہوں اسکے لیے۔۔ پورے بڑکا نمبر لینے کی اسے کوئی ضرورت نہیں ” وہ اسکے ہاتھ میں موبائل پٹختی بولی۔

“سیریلی؟؟؟ تم جیس ہو رہی ہو؟؟ یقین نہیں ہے کیا؟ ” وہ حیرت کے جھٹکوں کی ضد میں تھی۔

“چاچی سے بات کرو ” وہ تحمل سے بولی اور دروازے کی طرف بڑھی۔

پھر رکی اور پلٹ کر آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا دانیل نے کندھے اچکائے کہ اب کیا !

“بھائی؟؟؟ ” فلک نے نا سمجھی سے پوچھا کیونکہ اس نے دانیل کے منہ سے بھائی سنا تھا یعنی عرش بھائی۔

“ہاں۔۔۔ وہ بھائی کیسے ہیں۔۔۔ نمبر تو رکھنے دے نہیں رہی۔۔۔ نام لینے دو گی؟؟ ” وہ بھی ترخ کر بولی۔

فلک نے سر جھٹکا اور باہر چلی گئی۔ اور دانیل کو اب اپنی ماں کے پاس جانا تھا اس سب مسئلے کے حل کیلیے۔

✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱

“کیا حال ہے سورج؟ ” نساء نے کال پک کرتے کہا۔

“ٹھیک ہوں۔۔۔ اور نہیں بھی۔۔۔ نساء آپا۔۔۔ یار میں بہت ڈسٹرب ہوں ” وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔

“کیا ہو گیا؟۔۔۔ اشمال سے ملے تم؟؟؟ کہیں پتہ لگا وہ کہاں ہے؟ ” وہ فکر سے بولیں۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

2 "بار ملا ہوں۔۔۔ بتا نہیں سکا مصروفیت تھج کچھ۔۔۔ وہ بہت خائف ہے مجھ سے۔۔۔ بات نہیں کر رہی۔۔۔ ہر بار دور جاتی ہے۔۔۔ میرے سے دور۔۔۔ میری محبت کو کھوٹ سمجھتی ہے" وہ صوفے سے سر لگاتے آنکھیں بند کرتے بولا۔

”* تمہیں چاہتی بہت ہے وہ" وہ مسکرا کر بولیں۔

”پتہ ہے۔۔۔ ان پڑست بھی ہے۔۔۔ اور ڈر پھوک بھی" وہ ماتھے کو انگلیوں سے مسلتے بولا۔
"تو انتظار کس کا ہے؟۔۔۔ اسے اپنا بنالو۔۔۔ ساری ناراضگیاں۔۔۔ نکاح کے بعد۔۔۔ مٹا دینا" وہ مشورہ دیتی بولیں۔
سورج کی پٹ سے آنکھیں کھلیں۔

”کیا ایسا۔۔۔ ہو سکتا ہے؟؟؟ وہ مان جائے گی؟" وہ تجسس سے بولا۔

”وہ لڑکی جزباتی ہے۔۔۔ پیار سے نہیں سننے والی۔۔۔ اب تو بہادر ہو جاؤ۔۔۔ ابھی کسر باقی ہے کیا؟" وہ تھوڑا غصے سے بولی۔

”آپ بھی اب مجھے طعنے دیں گی؟" وہ آہستہ سے شرمندہ ہوتے بولا۔

”ڈوسمٹھنگ فور ہر۔۔۔ محبت کو حاصل کرتے ہیں۔۔۔ بزدلوں کی طرح بیٹھے نہیں رہتے۔۔۔ جسے چاہو اس کے لیے لڑتے ہیں۔۔۔ زمانے سے ڈرتے نہیں ہیں۔۔۔ اس جنگ کو جیتنا لازم ہے۔۔۔ اور اسے جیتو۔۔۔ مجھے یقین ہے وہ تمہاری محبت پگھل جائے گی جلد" وہ اسے حوصلہ دیتی بول رہی تھیں۔

”جی۔۔۔ میں سمجھ گیا" وہ پراسرار لہجے میں بولا اور کال کاٹ دی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اب اسے دب پلین کرنا تھا کہ کیسے سب سنبھالنا ہے وہ اب کم سے کم ایشال کو اب دور نہیں جانے دے سکتا تھا یہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔



گاڑی سلطان والا کے باہر رکی۔ حماد نے یقین کرنے کیلئے عرش کو دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

"آریو شیور۔۔۔ یہی گھر ہے؟" وہ تختے پر لکھے "سلطانز برادر" پڑھ کر بولے۔

"یس بابا۔۔۔ کیوں کیا ہوا؟" عرش نے نا سمجھی سے پوچھا اسے حماد کچھ پریشان لگے۔

"عرش۔۔۔ مجھے لگتا ہے ہم غلط گھر آئے ہیں۔۔۔ تم سوچو کہ اس لڑکی کا گھر کونسا ہے" وہ اس کی طرف دیکھ کر شش و پنج میں مبتلا بولے

"بابا۔۔۔ کوئی بات ہے کیا؟ یہی گھر ہے" وہ نا سمجھی سے بولا۔ کم سے کم اسے یہ بات سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس میں اتنا سوچنے والی کیا بات ہے۔

"جی بابا سا۔۔۔ یہی گھر ہے۔۔۔ چلیں" مراق نے پیچھے سے کہا تو حماد نے ایک نظر اسے دیکھ وہ بھی حماد کی آنکھوں

سے الجھن میں مبتلا ہو رہا تھا یقیناً وہ کسی بات پر پریشان تھے۔

"بابا چلیں اندر؟" عرش نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

حماد نے ایک نظر اسے دیکھا پھر سامنے کھڑی عالیشان منزل کو۔ اور سر ہلاتے گاڑی سے باہر نکلے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"جی سر کس سے ملنا ہے؟" گارڈ نے آگے ہو کر پوچھا وہ انکی گاڑی سے جان گیا تھا کہ کوئی بڑی فیملی سے ہیں۔

"المیر سلطان سے" عرش نے جواب دیا۔ حماد نے اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا۔

گارڈ نے سر ہلاتے فون پر بات کی پھر اندر جانے کو کہا۔

وہ تینوں چلتے اس وقت لاؤنج میں آگئے۔ جہاں فلحال کوئی نا تھا۔ وہ تینوں صوفے پر بیٹھ گئے۔

"اسلام علیکم" چند منٹس کے بعد کسی بھاری آواز نے سلام کیا وہ جو بھی تھا ان تینوں کی پشت کی طرف تھا۔

حماد نے اپنی آنکھیں بند کر لیں وہ چاہ کر بھی اس گھر میں نہیں آنا چاہتا تھا۔

حماد نے ضبط کیا اور کھڑے ہو گئے انکے دیکھا دیکھی مراق اور عرش بھی کھڑے ہو گئے۔ حماد نے ابھی تکر دن نہیں موڑ کر نہیں دیکھا تھا۔

وہ جو بھی تھا چلتا ہوا سامنے آیا۔ اور حماد کو دیکھ کر انکی آنکھیں ابل آئیں۔

"حم۔۔۔ حماد ! "عبیر سلطان نے حیرانی سے بولے انہیں یقین نہیں تھا زندگی کے اتنے سال گزر جانے کے بعد وہ اسے دیکھ سکیں گے۔

حماد نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔

"اوہ میرے یار۔۔۔ اتنے سالوں بعد ! ! ! "وہ حماد کو سینے سے لگاتے روتے ہوئے بولے۔ حماد نے سختی سے لب بھیج لیے۔

مراق اور عرش نے نا سمجھی سے دیکھا۔ انکی سمجھ میں ابھی کوئی بات نہیں آئی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"کدھر تھاتو۔۔ کہاں چلا گیا تھا؟؟؟؟؟ تجھے زرا یاد نا آئی ہماری؟؟؟ میری زرا پرواہ نہیں تھی؟؟؟ کتنا ڈھونڈا تجھے" وہ حماد کے بازو پکڑے بول رہے تھے یہ خوشی بہت بڑی تھی ان کے لیے۔

"نساء۔۔۔ بھابھی۔۔ دیکھیں۔۔ دیکھیں۔۔۔ حماد آیا۔۔۔ ہے۔۔ میرا یاد آیا ہے" وہ رو بھی رہے تھے اور چیخ چیخ کر بول رہے تھے کہ سارا سلطان ولاسنے کہ آج اس گھر میں انکا جگہری یاد آیا ہے۔ مراق اور عرش تو حیران تھے وہ کم سے کم یہ سب نہیں سوچ کر آئے تھے۔

حماد کی آنکھیں بھی پانی سے بھر گئیں۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ بھائی؟؟؟ بھائی۔۔۔۔۔ آئیں ہیں؟؟؟" نساء نے تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلتی رینگ سے جھانکتی بولی۔ حماد کی بے اختیار نظر اوپر گئی۔ جہاں انکی بہن ساکت ہو چکی تھی حیران سی اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔ اتنے سالوں بعد اسکا بھائی اسکے سامنے تھا؟؟؟

"پری" حماد اپنی بہن کو دیکھ کر تڑپ کر بولے۔

"بھائی" وہ روتی بلکتی بھاگتی نیچے کی طرف آئیں۔ سانس پھول چکا تھا مگر اس وقت صرف اپنے بھائی کی تڑپ تھی جو سینے میں لگی تھی۔

"میری بھائی" وہ روتی انکے سینے سے لگی۔ حماد نے زور سے نساء کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔ اور انکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"آپ کہاں تھے بھائی۔۔۔ کدھر چلے گئے تھے۔۔۔ اپنی پری کو۔۔۔ اپنی نساء کو اکیلے چھوڑ کر۔۔۔ کتنا ظلم کیا آپ نے۔۔۔ زرا ناسو چا آپکی بہن میسے جیسے گی آپ کے بنا؟؟؟" وہ سینے سے لگی شکوے کر رہی تھی۔ ہچکیوں سے رو رہی تھیں اور حماد اتنے سالوں کے بعد اپنی بہن کو سینے سے لگا رہے تھے انکی کیفیت قابل دید تھی۔ وہ ایک عرصے تک اپنی بہن سے نہیں ملے انکی حالت بہت تڑپا دینے والی تھی۔

"بولیں نابھائی۔۔۔ کہاں تھے۔۔۔ کدھر تھے۔۔۔ اپنی بہن کی یاد نا آئی۔۔۔ کہاں چلے گئے تھے" انکے رونے میں اور تیزی آگئی تھی۔

عرش گم صم ہو گیا تھا اسکے لیے یہ بہت بڑا انکشاف تھا اسکے بابا کی ایک بہن تھی۔ اسے اپنے بچپن میں ابھی تک کچھ یاد نہیں تھا کہ کوئی اسکی پھوپھو بھی تھی۔ مگر سامنے کھڑے عبیر سلطان کا چہرہ مانوس سا تھا مگر نہیں یاد تھا کہ کوئی یاد انک ساتھ بھی جڑی ہے کہ نہیں۔ مراق حیرانی سے سارا ماجرا دیکھ رہا تھا اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہوگا۔

"تو کہاں تھا یار۔۔۔ کتنی کالز کیں۔۔۔ کہاں کہاں ناڈھونڈا۔۔۔ یو ایس یو اے ای مالدیپ اور جہاں جہاں گمان تھا کہ تو ملے گا میں گیا۔۔۔ پر تو نا ملا تو کہاں تھا؟؟؟" عبیر سلطان غمگین آواز سے بولے۔ انکا بیسٹ فرینڈ تھا۔

"ادھر۔۔۔ ہی۔۔۔ تھا۔۔۔ میں۔۔۔ تو" حماد نے پیار سے نساء کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ انکا جسم اب بھی کانپ رہا تھا۔

"بس۔۔۔ میری پری۔۔۔ بس۔" وہ انکو دوبارہ سینے سے لگاتے چپ کراتے بولے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ا۔ا۔ا۔اب۔اب۔تو۔کہیں۔۔۔ن۔۔نہیں۔۔۔جائیں۔۔۔گے نا؟" وہ ہر اس حالت میں اد کو دیکھتے

بولی۔ بازو ایسے پکڑے تھے جیسے ابھی جانے لگا ہے کہیں

حماد نے مسکرا کر سینے سے لگا یا دل بھر نہیں رہا تھا انکا۔ بس دل کر رہا تھا اپنی بہن کو سینے سے لگا کر رکھیں۔

"ہم تجھے اب جانے بھی نہیں دیں گے" عبیر نے پیچھے سے حماد کو سینے سے لگاتے کہا۔

عرش اور مراق نے سنجیدگی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ اور سمجھ تو انکے کچھ نہیں آ رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" عاصمہ سلطان شور سمجھ کر باہر نکل کر بولی وہ شاید سو رہی تھیں۔

حماد نے سراٹھا کر سامنے دیکھا۔

عاصمہ سلطان جہاں تھی وہیں کی وہیں رہ گئیں۔ انکو یقین نہیں آ رہا تھا کہ سامنے کھڑا شخص حماد ہے۔ وہ حیران

پریشان سی دیکھ رہی تھیں۔

حماد مسکراتا انکے قریب گیا۔

"کیسی ہیں آپ بھابھی؟" وہ انکے ہاتھ پکڑتا بولا۔

عاصمہ سلطان کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔

"ح۔۔حماد۔۔" وہ شوکڈ انداز سے بولیں۔

"جی۔" وہ آنسو ضبط کرتے سر جھکا گئے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اتنے سالوں بعد؟؟؟؟ مجھے۔۔۔ لگا۔۔۔ تھا۔۔۔ ہم۔۔۔ کب۔۔۔ کبھی۔۔۔ تمہیں نہیں۔۔۔ مل سکیں گے۔۔۔ جو ہوا۔۔۔ اس۔۔۔ کے بعد تو۔۔۔ تم۔۔۔ ملو گے ہی نہیں" وہ روتی انکے ہاتھوں پر زور دیتی بولیں۔

"پرانی یادیں۔۔۔ ناچھیڑیں۔۔۔ میں۔۔۔ نے۔۔۔ نہیں۔۔۔ سوچا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ میں آسکوں گا۔۔۔ دوبارہ یہاں" وہ حد درجے کے ضبط سے بولے۔

"حماد" وہ روتی انکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ حماد کی آنکھوں سے بھی پانی نکل آیا وہ انکے لیے ماں کی جگہ تھیں ہمیشہ ماں کی طرح محبت دی تھی۔

"المیر۔۔۔ کو معلوم ہو گا۔۔۔ تو اڑ کر آجائیں گے" وہ روتی ہنستی بولیں۔
حماد مسکرا دیے۔

"یہ؟" عبیر کی نظر جب مراق اور عرش پر۔۔۔ پڑی تو نا سمجھی سے پوچھا۔
حماد نے گزند موڑ کر دیکھا پھر مسکراتے انکے قریب آئے۔

"آپ نہیں بتائیں گے۔۔۔ یہ۔۔۔ عرش۔۔۔ ہے؟؟؟؟" نساء عرش کو چہرے کو تکتے حیرانی سے بولیں۔
حماد نے سر ہلایا۔

"اوہ میرے خدا یا۔۔۔ تم اتنے بڑے ہو گئے۔۔۔ اپولی جا" وہ ہنستی روتی بے یقینی سے عرش کے گلے لگ گئیں۔
عرش ابھی بھی نا سمجھی سے سب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"میری ایک شہزادی بھی ہے۔۔۔ ابھی وہ ہو سٹل ہے۔۔۔" حماد نے مسکرا کر کہا۔

"سچ میں؟" نساء نے حیرت سے ہو چھا؟۔۔۔

"میں نے تمہاری شرارتیں مس کر دیں۔۔۔ تمہارا بچپن نہیں دیکھا۔۔۔ تمہیں جوان ہوتے نہی

دیکھا۔۔۔ میرے پرنس "وہ روتی اسکے چہرے کو ہاتھوں میں لیتے بولیں۔

بچپن کے نام پر عرش کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

"میرا بچپن آپ نا ہی دیکھنے کی خواہش کریں تو بہتر ہے۔۔۔ ورنہ اس وحشت کا اندازہ آپ لگا نہیں سکتی جو میرے

بچپن کی رونق کھا گی" وہ سپاٹ لہجے میں بولتے انکو ساکت کر گیا۔

نساء نے جھٹکے سے حماد کو دیکھا حماد نے آنکھیں بند کرتے سر جھکا دیا۔

"تم۔۔۔ کیا جانتے ہو؟؟" عبیر اب کی بار آگے بھرتے خوفزدہ لہجے میں بولے۔

"بابا۔۔۔ یہ کون ہیں سب؟" وہ حماد سے بولا۔ کم سے کم وہ جس کا ام کیلیے آئے تھے اسکا بھی سوال نہیں بنتا۔

"یہ نساء جنت ہے تمہاری پھوپھو۔۔۔ یہ عبیر سلطان ہے تمہارے پھوپھا۔۔۔ یہ عاصمہ بھابھی ہیں عبیر کی بھابھی اور

میرے لیے ماں کا مقام رکھتی ہیں" وہ ان تینوں کا تعارف کراتے بولے۔

عرش نے تینوں کو ایک نظر دیکھا جواب اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"اور یہ مراق ہے میرا دوسرا بیٹا میرا خون تو نہیں مگر عرش کی طرح ہی میرا بیٹا ہے۔۔۔" حماد مسکرا کر بولے۔

مراق نے مسکرا کر سلام کیا اب وہ عرش ہی طرح ہونک بنا نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ بابا سا کی فیملی ہوگی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"بیٹھو نا حماد۔۔۔" عبیر نے اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

حماد سر ہلا کر صوفے پر بیٹھ گئے۔ نساء اور عاصمہ کچن کی طرف بڑھیں انکی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔



انعم اور فلک اس وقت کیفے میں بیٹھے تھے۔ فلک کا چہرہ سپاٹ تھا مگر وہ پریشان تھی اور انعم اسے دیکھ دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔

"تم بات کیوں نہیں کر لیتی عرش سے" انعم نے اسکی پریشانی کم کرنے کیلئے حل بتایا۔
"بھائی" وہ انعم کو گھورتی بولی۔

"اللہ۔۔۔ جی۔۔۔ بھائی۔۔۔ عرش۔۔۔ اب صحیح ہے؟؟؟" وہ آنکھیں گھماتی بولی۔
"ہم" فلک نے صرف اتنا کہا اور سامنے دیکھنے لگ گئی۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ بات کر لو نا" انعم نے دوبارہ اپنی بات کی۔

"فون رسیو نہیں کر رہا ہے" وہ گہرا سانس لیتی بولی

"تم۔۔۔ اب کیا کرو گی؟" انعم کو فکر بھی تھی۔

"ماما۔۔۔ سے بات کرنی ہی پڑے گی" وہ جوس کا سپ لیتے بولی۔

"کیا کہو گی؟ کہ تمہیں ایک لڑکا پسند ہے جس کا نام عرش ہے اور وہ مجھے مری میں ملا تھا پہلی بار کالج میں دیکھا تھا اور

میں اسکے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی؟؟؟ ایسا کہو گی؟؟؟" انعم نے ٹیڑے میرے منہ بناتے کہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ہاں تو؟" فلک نے اسکی طنزیہ بات پر آئی برواچکے کہا۔

"جب عرش ہی پہل نہیں کرے گا۔۔۔ تو آنٹی یہ تو نہیں کہیں گی ناو بیٹی میں تمہیں خود چھوڑ آؤں" انعم نے دوبارہ طنز کیا۔

فلک نے اسے گھوری سے نوازا۔

"دماغ مت خراب کرو انعم۔۔۔ جو بھی ہے۔۔۔ مجھے بتانا تو ہے نا۔۔۔ وہ بات کرے نا کرے" سر جھٹکتی بولی۔

"اللہ سے دعا ہے کہ تمہارے لیے آسانیاں ہوں۔۔۔ ورنہ عرش صاب کا کوئی حساب تو نہیں لگ رہا آسانیوں والا" انعم نے منہ کا زاویہ بگاڑتے کہا۔

"تم۔۔۔ دفعات ہو جاؤ" وہ انعم کے کندھے پر بیگ مارتے غصے سے کیفے سے باہر چلی گئی۔ اور انعم ہنسے ی اسکے پیچھے بھاگی۔



"اسلام۔۔۔" دانیل جو اپنے دھیان اندر سلام کرنے لگی تھی لاؤنج میں مہمان کو دیکھ کر رک گئی۔ اور جب نظر عرش پر گئی تو قدم ساکت ہو گئے اور آنکھیں پوری کھل گئیں۔

"ان۔سیلو ایبل" وہ حیران ہوئی اسے نہیں یقین تھا کہ عرش اس طرح کبھی یا اتنی جلدی انکے بڑوں کے درمیان بیٹھا ہوگا۔

دانیل کو دیکھتے نساء کے رنگ اڑ گئے وہ جوڑے باہر لا رہی تھیں فوراً سے کچن میں چلی گئیں

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ایک نا ایک دن۔۔۔ یہ وقت آنا ہی ہے نساء" عاصمہ سلطان نے فکر مندی سے کہا اور نساء کے کدھے ہر ہاتھ رکھا۔

"دائین میری بیٹی ہے بھابھی" وہ بھاری آواز سے بولیں۔ آنسو ٹپ ٹپ بہہ نکلے۔
"تو کیا۔۔۔ کبھی سچ سامنے نہیں آنے دو گی؟؟؟" وہ دوبارہ بولیں۔
"مجھے نہیں۔۔ معلوم" وہ سر جھکا گئیں۔

"نساء" عبیر کیا آواز پر وہ فوراً سے پلٹی چہرے سے آنسو صاف کیے۔
عبیر سلطان چلتے ان تک آئے جو ڈبڈبائی آنکھوں سے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔
"ہم نے فیصلہ کیا تھا۔۔۔ وہ ہماری بیٹی ہے۔۔۔ وہ رہے گی۔۔۔ ہمت سے کام لینا ہے۔۔۔۔۔ دل نہیں ہارنا۔۔۔ آؤ باہر" عبیر نے حوصلہ دیا نساء نے نفی میں سر ہلایا۔ مگر عبیر نے انکو ہمت دیتے باہر کی طرف اشارہ کیا۔ عاصمہ سلطان نے بھی انہیں حوصلہ دیا کہ فیکھا جائے گا ابھی ہمت سے کام لو۔
"اسلام علیکم" دائین چلتی ان تک آئی

"وعلیکم اسلام۔۔۔ کیا یہ فلک ہے؟" حماد نے عرش سے ہو چھا۔

"نہیں۔۔۔ میں نہیں ہوں۔۔۔ وہ تو کالج کی ہے" وہ مسکرا کر بولی۔

حماد نے بہت گہرائی سے اسکی مسکان دیکھی۔ وہ کسی کے جیسے تھی لیکن کس کے؟ اسکی مسکان تک بہت ملتی جلتی تھی۔ اسکا چہرہ تک کسی کے چہرے سے مشابہت رکھتا تھا مگر۔۔۔۔۔ کس سے؟ اور یہ انکا دماغ واضح نہیں کر رہا تھا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عرش بھائی۔۔۔ فاسٹ سروس "وہ ہنستی سامنے صوفے پر بیٹھی۔ عرش بس ہلکا سا مسکرایا۔
اسکی مسکان بھی پیاری تھی۔ وہ نجانے کیوں اسکے چہرے کو دیکھنے لگی۔ عرش اسے غیر لگتا ہی نہیں تھا۔ بہت اپنا بہت
قریبی لگتا تھا مگر حقیقت اسے مختلف رکھتی تھی۔

"دائین۔۔۔ میری بیٹی" عبیر سلطان نے مسکرا کر کہا۔

"ماشاء اللہ۔۔۔ بہت پیاری بیٹی ہے تمہاری عبیر" حماد مسکرا کر بولے۔

"بھابھی۔۔۔ ہمارا جو نیر کہاں ہے؟" حماد عاصمہ سلطان کو آتے دیکھ کر بولے۔

"تمہارا جو نیر۔۔۔ اب سینیر ہو گیا ہے۔۔۔ اپنے ڈیڈ کے ساتھ بزنس چلاتا ہے" عاصمہ سلطان مسکرا کر بولی

"ہم نے بہت کچھ مس کر دینا" حماد نے نم آنکھوں سے عبیر کو دیکھتے کہا۔

"بلکل۔۔۔۔ فلک۔۔۔ بھابھی کی چھوٹی بیٹی ہے۔۔۔ وجاہت سے چھوٹی" عبیر مے دوبارہ مسکرا کر کہا۔

"اچھا۔۔۔ واہ" حماد مسکرا دیے۔

"بھابھی۔۔۔ بھائی المیر کب آئیں گے۔۔۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں اس گھر میں دوبارہ آؤں گا۔۔۔ میرے

بیٹے کو کوئی لڑکی پسند آئی بھی تو دیکھو کس گھر سے جہاں سے میرا ناطہ ٹوٹ گیا تھا" حماد کی آواز لڑکھڑاہی تھی۔

عرش نے جھٹکے سے سراٹھایا۔

"کیا مطلب۔۔۔ آپکا۔۔۔ بابا" عرش کو کچھ تو گر بڑکا احساس ہوا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"کچھ نہیں" حماد نے انکار کیا و کیونکہ جانتے تھے کہ عرش کو معلوم پڑا کہ یہ گھر کس بربادی کا زمرہ دار ہے تو وہ اپنی محبت کو چھوڑ دے گا مگر اس گھر سے ناطہ نہیں جوڑے گا اور کم از کم وہ اپنے بیٹے کی محبت کو نامکمل نہیں دیکھ سکتے تھے۔

"انکل۔۔۔۔۔ آپ کتنے بھائی ہیں" عرش کا لہجہ سپاٹ تھا۔

اسکی بات پر سب کو سانپ سونگھ گیا سوائے دانیل مراق کے۔ حماد نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں وہ کیسے بھول گئے کہ عرش بات کی طہ تک پہنچ جاتا ہے۔

"بتائیے انکل" وہ عبیر سلطان کو زور دیتے بولا۔

"ہم۔۔۔ تین بھائی ہیں" عبیر سلطان نے گلہ تر کرتے کہا۔ حقیقت چھپانے سے نہیں چھپتی۔

"المیر۔۔۔ عبیر۔۔۔ اور" عرش اب باقاعدہ انکے سامنے کھڑا ہو چکا تھا۔

عبیر سلطان نے زبان لبوں پر پھیری۔ عرش کی سرد آنکھیں ان ہر ٹکین تھیں۔

"عرش۔۔۔ بیٹ۔۔۔۔۔"

"شش۔۔۔ نام بتائیں" وہ انکی بات کاٹ کر بولا۔

"ظہیر" عبیر سلطان نے آخر کار بول دیا۔

"ظہیر۔۔۔۔۔ یعنی۔۔۔۔۔ بنی؟" عرش کا جبر اتن چکا تھا آنکھیں لہو جیسی ہو گئیں تھیں۔ عرش نے پلٹ کر اپنے

باپ کو دیکھا جو سر جھکائے ہوئے تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"بابا۔۔۔۔۔ چلیے" وہ ضبط کرتا دانت پیس کر بولا۔

"عرش۔۔۔۔۔" حماد کچھ کہنے لگے تھے کہ عرش نے ہاتھ سے روک دیا۔

"آپ سے بھر۔۔۔۔۔ کر۔۔۔۔۔ نا پہلے تھا کچھ۔۔۔۔۔ ناب ہے۔۔۔۔۔ اس ہر کی۔۔۔۔۔ دہلیز پار کرنے سے پہلے۔۔۔۔۔ آپ کو بتا دینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ کہ یہ۔۔۔۔۔ کس کا۔۔۔۔۔ گھر ہے" وہ سرخ آنکھوں سے بول رہا تھا وہ خود پر کنٹرول۔ کر رہا تھا۔ سب کو چپ لگ گئی تھی۔ وہ سمجھ سکتے تھے کہ کیا کیفیت ہو رہی تھی اس وقت عرش کی عرش تیزی سے باہر کی طرف بڑھا۔

"بھائی۔۔۔۔۔" دانیل کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔ عرش کے قدم رکے تھے مگر پلٹے نہیں وہ اسی تیزی سے آگے بڑھا۔

حماد اور مراق جلدی سے اسکے پیچھے ہوئے
عرش تیزی سے داخلی دروازے سے باہر نکلا۔

"یہ بنی ہے۔۔۔۔۔ اوہ کم اون۔۔۔۔۔ بنی بہت نائس ہے حماد۔۔۔۔۔ عرش بیٹا۔۔۔۔۔ بنی آپکے اچھے والے انکل ہیں
۔۔۔۔۔ ہم انکے ساتھ رہیں گے۔۔۔۔۔ مجھے بنی سے شادی کرنی ہے" کئی گزری یادوں کے منظر اسکی آنکھوں اور دماغ میں
چل پڑے۔ وہ جتنی جلدی کار کے پاس پہنچ سکتا تھا پہنچا۔



عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ اسے گھور رہی تھی جواب روتے ہچکیاں بھر رہی تھی حالت اسکی نازک تھی۔

"اتناسب ہوا۔۔۔ اور تم نے مجھے۔۔۔ بھنک بھی نہیں۔۔۔ پڑنے دی؟۔۔۔ سیر یسلی اشی؟؟" میراں حیرت و غصے سے کہا۔

"کی۔۔۔ کیسے۔۔۔ کہتی۔۔۔ می۔۔۔ میں ڈر گئی تھی۔۔۔ میرا دماغ۔۔۔ بند

۔۔۔ ہو۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ اور۔۔۔ اوپر۔۔۔ سے۔۔۔ اس۔۔۔ سورج۔۔۔ کے بچے۔۔۔ نے۔۔۔ سر۔۔۔ میں۔۔۔ دم
۔۔۔ کر۔۔۔ رکھا۔۔۔ تھا" وہ ہچکیوں میں ہی بول رہی تھی۔ لیکن آخر میں وہ رکی اور زور سے آنکھیں بند کیں کیونکہ وہ
بھولے سے سورج کا نام لے گی تھی اور میراں خانزادہ ایسی لڑکی نا تھی کہ کانوں سے کچھ سنے اقر بخش دے۔

"یہ۔۔۔ سورج کون ہے؟" میراں نے آنکھیں سکیر کر اشتیاق سے پوچھا۔

اشمال نے مزید زور سے آنکھیں کیونکہ اس مے تو سوچا تھا وہ یہ راز کبھی بھی سامنے نہیں لائے گی مگر ایسا کب تک
ہوتا۔

"بولو" میراں کے ماتھے پر تیور آگئے وہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی اسے گھور رہی تھی جو سامنے کرسی پر بیٹھی سر جھکائے
ہوئے تھی۔

"س۔۔۔ سورج۔۔۔ چودھری۔۔۔ میری امی جہاں کام کرتی تھیں۔۔۔ وہاں چودھری ہاؤس کے چھوٹے سرکار
تھے یعنی۔۔۔ بالاج چودھری کا چھوٹا بھائی" وہ بار بار گلہ تر کر رہی تھی اور میراں کے ری ایکشن سے بھی ڈر رہی تھی

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

میراں چلتی اس تک آئی۔ اور اسکے سامنے سینے پر ہاتھ باندھے۔

اشمال نے زرا زرا آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو اسکے بندھے بازو نظر آئے۔

"سورج۔۔۔ یقیناً یہ کوئی ایسی شخصیت ہے۔۔۔ جو تمہارے دل کے قریب ہے۔۔۔ صحیح !؟" وہ زرا سنجیدہ لہجے میں بولی۔ کیونکہ وہ جاگئی تھی کہ اگر اشمال نے اسکا زکر چھپایا ہے تو یقیناً اس کے پیچھے بات سنجیدہ ہے مزاق نہیں ہے۔

اشمال نے دوسری طرف منہ کیا صاف اشارہ تھا کہ وہ س بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی
"کیا۔۔۔ اسکا زکر۔۔۔ سچ میں۔۔۔ ضروری نہیں؟" میراں اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی اور نرمی سے اسکے ہاتھوں کو پکڑتے پوچھا۔

"اس۔۔۔ کا۔۔۔ ذکر۔۔۔ مجھے نہیں۔۔۔ کرنا۔۔۔ وہ لاکھ معافیاں مانگے۔۔۔ لاکھ منتیں کرے۔۔۔ اب۔۔۔ میں اسکی۔۔۔ کوئی بات نہیں سنو گی۔۔۔ ایک۔۔۔ بھی نہیں" وہ دوبارہ سے نم آنکھوں سے ہچکیاں بھرتے بولی۔
"اچھا۔۔۔ مطلب۔۔۔ تم محبت نہیں کرتی اس سے؟" میراں نے اسکا تاثرات جانے کیلئے نظریں لگاتے کہا۔
اشمال نے چونک کر میراں کو دیکھا۔

"او پلیز۔۔۔۔۔ پتہ لگ جاتا ہے۔۔۔ بتاؤ کہ محبت نہیں کرتی اس سے اب؟" میراں نے دوبارہ سوال کیا۔
"ن۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں" پہلے تو اشمال کی زبان ناہلی پھر نڑی پھیرتے ناکیا۔
"ادھر۔۔۔ مجھے۔۔۔ دیکھ کر بات کرو" میراں نے اس کی تھوڑی پکڑ کر کہا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"نہیں" اشمال نے اس کی طرف دیکھتے انکار کیا۔

"پھر۔۔۔۔۔ اسے چپے کہہ کسی بھی لڑکی سے شادی کرے۔۔۔۔۔ دغاں مارے تمہیں۔۔۔۔۔ تم بھی شادی کرو کسی سے۔۔۔۔۔ پر اہلم سولو۔۔۔۔۔ تم اپنے گھر خوش۔۔۔۔۔ وہ اپنی لائف میں خوش۔۔۔۔۔ اسے کوئی تم سے زیادہ پیار کرے والے خوش رکھنے والی مل جائے گی اور تمہیں اس سے زیادہ محبت کرنے والے پیار کرے ال مل جائے گا۔۔۔۔۔ صحیح کہانا؟؟" وہ اچھا خاصہ نمک مرچ کا ترکا لگاتے اسکا ضبط آزما رہی تھی۔ اسے صرف اگلوانا تھا جو اشمال کے اندر تھا وہ کیا چاہتی ہے وہ معلوم ہو گا تو سب مسئلے حل ہونگے۔

اشمال کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں لب لرز نے لگ گئے اور وہ ضبط کیے میراں کو دیکھ رہی تھی۔ اور میراں اسے ایسا تاثر دے رہی تھی کہ کیسا لگا میرا آئڈیا۔

جب محسوس ہوا کہ رو دے گی دل اس سے بغاوت کا سوچ بھی نہیں سکتا تو جھٹکے سے اسکے ہاتھوں کو پڑے کرتی اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھی۔

میراں نے سرد سانس سے اسکا پشت کو گھورا۔

پڑاٹھ کر واشروم میں گی جہاں اشمال واش بیسن پر سر جھکائے رو رہی تھی۔ اسکا ضبط ٹوٹ گیا تھا اسکا صبر جواب دے رہا تھا۔

میراں دیوار سے لگتے سینے ہر بازو باندھتے اسے یکھنے لگی۔ وہ اس انتظار میں تھی کہ وہ خود بولے ناکہ وہ اس سے بلوائے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میں اسکا قتل کر دوں گی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ اگر میرے علاوہ کسی کو دیکھا تو" وہ روتے روتے گردن موڑ کر بولی۔

میراں کے لبوں پر ہلکی سی مسکان آئی

"دیکھنا تو دور۔۔۔ سوچا بھی تو جان نکال دوں گی۔۔۔ اشمال ہوں میں۔۔۔۔۔ دل کی حکومت دی ہے اسے۔۔۔ کھیل نہیں کھیلا۔۔۔ جس میں ہار کے ڈر سے پیچھے ہٹ جاؤں" وہ رو بھی رہی تھی اور بولی بھی جارہی تھی اسکا "تم تو کہہ رہی تھی۔۔۔ کہ تمہیں اس سے محبت نہیں ہے؟" میراں نے مسکرا کر پوچھا وہ اسے تھوڑا ریلیکس کرنا چاہ رہی تھی الجھا رہی تھی سورج نامہ میں تاکہ وہ سڈ نام ورفیزی نام جیسی بلاؤں سے فحال کیلئے دور رہے ورنہ فیزی اور اسکی دوستوں نے بری طرح سے ڈرایا ہوا تھا اشمال کو۔

"تم پاگل ہو۔۔۔ تم کیسی بیسٹ فرینڈ ہو۔۔۔ جو میری غلط بات پر لڑ نہیں رہی" وہ روتے اس پر چیخی۔

میراں ہنستی اسکو اپنے گلے لگا گئی اشمال روتی اسکے گرد باہیں کر گئی

"میں۔۔۔۔۔ توجی۔۔۔ رہی ہوں۔۔۔ تو۔۔۔ صرف اسکے لیے۔۔۔ میرو۔۔۔ ناراض۔۔۔ ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔ مجھے معلو ہے۔۔۔۔۔ عشق کرتا ہے۔۔۔۔۔ مجھ سے وہ۔۔۔۔۔ مجھ سے زیادہ مجھے۔۔۔ چاہتا ہے۔۔۔۔۔ بے پناہ چاہتا ہے۔۔۔۔۔ پر بیغیرت بزدل نکلا اس وقت" وہ اسکی برائیاں اور صفائیاں ساتھ ساتھ کر رہی تھی۔ اور دل اسکا آف فورج کے ذکر پر ہی دھڑکنے لگ گیا تھا۔

"او۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ یہاں تو عشق کی داستان رقم ہونے کا پلین بنا پڑا ہے" وہ اسے چھیڑتی ہنستے بولی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"بکواس ناکرو" اشمال اسکے پیٹ میں مکامارتی ہنستے بولی۔

"پیارے ہیں؟" میراں نے رازداری سے پوچھا۔

"کون؟" اشمال نے چہرے پر پانی کے چھٹے مارتے پوچھا۔

"سیاں جی۔۔۔ اور کون بدھو" وہ اسے کوہنی مارتی بولی

اشمال نے گھوری سے نوازا۔

"بتا" میراں نے ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھا

"ایک تو وہ سورج۔۔۔ دوسرا وہ چودھری۔۔۔ تیسرا اسکی داڑھی اور تاؤدار مونچھیں۔۔۔ اس سے زیادہ مجھسے وہ

بیان نہیں ہوتا۔ وہ میری زبان کا نہیں۔۔۔ میرے احساسات میرے جذبات میرے دل میری روح کا حقدار ہے"

وہ شیشے میں اپنے عکس میں اسکا چہرہ سوچتی ایک ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔

"اوائے اوائے۔۔۔ ہوئے اوائے" میراں نے اسے کہنی ماری جس سے وہ ہنستی سر جھکا گئی۔

"مگر میں اسے معاف نہیں کروں گی" وہ ایک دم سے گزرا ہوا زمانہ یاد کرتے بولی۔

"لیکن اس بات کے پیچھے کیا کہانی ہے یہ تو بتاؤ !" میراں کی سمجھ سے بالاتر تھی ساری بات۔

"کبھی فرصت میں بتاؤں گی۔۔۔ ابھی تم باہر نکلو مجھے شاور لینا ہے" وہ اسے دھکا دیتی واش روم سے باہر نکالتے بولی اور

دروازہ بند کر دیا اور دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔

بہما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

زندگی سے نکال نہیں سکتی تھی۔

ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔



؟"دائین پریشان سی اپنی ماں سے سوال کر رہی تھی مگر وہ سیاٹ چہرے سے سر جھکائے ہوئے تھیں۔

ان سے جواب نہ پایا کہ وہ اپنے باپ کی طرف بڑھی جو انہی کی طرح سر جھکائے خاموش صوفے پر بیٹھے تھے۔

"بابا۔۔۔ آپ میرے سوالوں کا جواب دیں۔۔۔ یہ کیا تھا سب؟ اچانک سے کیسے سب یہ رشتے نکل آئے؟ آپ کے وہ دوست ہیں۔۔۔ ماما کے بھائی ہیں۔۔۔ کیا سب؟" وہ جھنجھلا کر بولی۔

کے وہ دوست ہیں۔۔۔ ماما کے بھائی ہیں۔۔۔ کیا سب؟" وہ جھنجھلا کر بولی۔

اس کے سوالوں پر عبیر سلطان نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔ وہ گزرے ہوئے وقت کو اپنی زبان سے بیان نہیں

کرنا چاہتے تھے۔

"بتائی جان۔۔۔ آپ ہی کچھ بول دیں" وہ اب ہار کر عاصمہ سلطان کے سامنے بیٹھی جو سپاٹ چہرے سے اسے ہی دیکھ

رہی تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"پوچھو۔ کیا جاننا ہے؟" وہ سنجیدہ آواز میں بولیں۔

"یہ سب کیا تھا۔۔۔ ان کا کیا تعلق ہے ہمارے گھر سے۔۔۔ کون ہیں ظہیر؟" وہ بے بسی سے بولی۔
"ظہیر۔۔۔ تمہارے باپ عبیر سے بڑے اور المیر سلطان سے چھوٹے بھائی ہیں" وہی سپاٹ انداز۔
دائین نے حیرت سے سنا۔

"تو کبھی انکا ذکر کیوں نہیں کیا۔۔۔ وہ کہاں ہیں۔۔۔ کدھر ہیں۔۔۔ یہاں ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے۔۔۔ ان کا تعلق عرش بھائی کی فیملی سے کیوں ہے۔۔۔ اور کیا ہے۔۔۔ سب کیسی کچھریسے؟" وہ الجھنزدہ لہجے میں سوال در سوال کر رہی تھی اسکا دماغ بس سوال پر سوال داغ رہا تھا۔
"دائین۔۔۔ کمرے میں جاؤ" وجہی کی سنجیدہ آواز گونجی۔

دائین نے جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو داغی دروازے پر کھڑا ہوا تھا۔ بازو کمنیوں تک فولڈ تھے وائٹ شرٹ پہنے ہوئے جس کا کالر کھلا تھا ٹائی ڈھیلی تھی ایک بازو پر کوٹ تھا دوسرا پینٹ کی پاکٹ ہر۔ نظریں اس پر نہیں تھیں وہ تو عبیر سلطان پر ٹکیں تھیں۔ وہ یقیناً ابھی آفس سے آیا تھا اور تھکا ہوا بھی تھا مگر سنجیدہ تھا۔
"دیکھو وجہی ابھی" وہ فٹافٹ اسکی بات کو انور کرتی اس کی طرف جانے لگی کہ اسکے ہاتھ کے اشارے نے قدام اور زبان دونوں روک دیے۔

"کمرے میں۔۔۔ جاؤ" ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔
وہ لب کاٹتی تیزی سے اپنے کمرے کی طرف گئی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ چلتا ہوا عبیر سلطان کے پاس آکر رکا۔

"حماد انکل آئے تھے؟" بے تاثر لہجہ تھا۔

عبیر نے اک نظر اسے دیکھا پھر نظریں اپنی بیوی ہر ٹکاتے سر ہلایا

"اور۔۔۔ عرش بھی؟" دوبارہ سے ہو چھا۔

"ہاں آیا تھا وہ۔۔۔ بہت خوبصورت ہو گیا ہے۔۔۔ تمہاری طرح جوان بلکل" عاصمہ سلطان نم آواز سے بولیں۔

وجہی نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔ کوٹ کو صوفے پر پھینکا اور عاصمہ سلطان کے پاس آکر بیٹھا انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

"حوصلہ رکھیں ماما۔۔۔ اللہ نے انہیں یہاں بھیجا ہے تو ضرور سب مسئلے ٹھیک کرنے کیلئے۔۔۔ وہ کس مقصد کے لیے آئے یا ملنے آئے صرف؟" وہ انکو دلا سے دیتا کچھ سوچ کر بولا۔

"وہ یقیناً کسی مقصد کیلئے آئے تھے۔۔۔ اور بھائی جانے تک نہیں تھے کہ عرش انہیں یہاں لے آئے گا۔۔۔ وہ تو عرش کے کہنے ہر آئے یہاں۔۔۔ کیونکہ وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں نہیں معلوم تھا عرش انہیں یہاں لے کر آئے گا" نساء نے اس بار جواب دیا۔

READERS CHOICE

"کیا۔۔۔ عرش۔۔۔ یہاں لے کر آیا؟" وجہی نے حیرت سے ہو چھا۔

"اسے تو کچھ یاد نہیں۔۔۔ ناہم نا کوئی رشتہ۔۔۔ بس ظہیر کا نام سنتے ہی گھر سے چلا گیا۔ یاد رہا تو صرف نفرت کا تلخ باب جو ظہیر اور زیب کی وجہ سے لکھا گیا۔۔۔ وہ تو سب محبتیں بھول گیا" عبیر سلطان نے دکھ سے کہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وجہی نے دکھ سے لب آپس میں پیوست کر لیے۔

"ہمت رکھیں سب بہتر ہو جائے گا۔۔۔ اور دانیل کو اس سب سے دور رکھیں۔۔۔ وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکے گی" وہ اپنی ماں کے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتا بولا۔

"میں اسے بالکل خبر نہیں ہونے دوں گی" نساء ہزیاتی انداز میں بولی۔

"چاچی جان ریلیکس۔۔۔۔ وہ آپکی بیٹی ہے آپکی ہے" وہ انہیں محبت سے بولا۔

عبیر نے آگے ہو کر انکا سر سینے سے لگایا تو وہ ریلیکس ہونے کی کوشش کرنے لگیں۔

"میری بچی کو ہر آفت سے بچاؤ گے ہر بری۔ آنچ سے ہر برے ماضی سے۔۔۔ یہ راز تم سے بہتر اس تک کوئی نہیں

پہنچا سکتا۔۔۔ ہم بھی نہیں۔۔۔ اسے بتانا بھی ضروری ہے وجہی۔۔۔ ورنہ وہ گھٹ گھٹ کر خود کو تباہ کر لے

گی۔۔ دانیل کو سنبھال لینا" عاصمہ سلطان فکر سے وجہی کو دیکھتے بول رہی تھیں۔

"آپ فکر نہ کریں" وہ انکا ہاتھ پیار سے چومتے بولا۔

"چاچو" وجہی نے کچھ دیر بعد عبیر کو مخاطب کیا۔

"کیا ہم انکے۔۔۔ کو نٹیکٹ نمبرز۔۔۔ نکلا سکتے ہیں؟" وہ تجسس سے بولا۔

"عرش کا سن کر اب سکون نہیں آ رہا ہو گا تمہیں" عبیر سلطان نے مسکرا کر کہا۔

"آپ جانتے ہیں۔۔۔ میں نے بہت ڈھونڈا انکی فیملی کو۔۔۔ مگر وہ کہیں ناملے۔۔۔۔۔ کاش میں گھر ہوتا۔۔۔ ان سے

ملتا۔۔۔ کوئی تو سراہا تھ لگتا" وہ افسردگی سے بولا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"سب ٹھیک ہو جائے گا" عبیر سلطان نے مسکرا کر کہا۔

وہ محض سر ہی ہاں میں ہلا سکا۔



وہ دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہوا اور سیدھا ہی نظر اس پر پڑی جو شاید شاور لی کے غرض سے واش روم جارہی تھی اور یقیناً وہ ناک پر رک گئی تھی اور رخ دروازے کیسائیڈ پر تھا۔
وجہی نے اسے دیکھا۔

دائیں نے بھی اسے دیکھا اور فقط دو سیکنڈ اسے دیکھا اور پھر ماتھے پر بل ڈالتی واش روم میں چلی گئی۔ جس طرح سے وجہی نے اسے کمرے میں بھیجا تھا اسکا بدلہ بھی اپنی جگہ۔ وجہی نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔ پھر سر جھٹکتا کمرے میں آگیا اور اسکے بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اب جو بھی تھا وہ بنا بات کیے نہیں جاسکتا تھا۔۔۔ یونو۔۔۔ گرلز پاور۔۔۔ سپیشلی بیوی پاور۔۔۔ جب بیویاں ناراض ہوں تو مشکل ہی ہوتا ہے کہ نوالہ حلق سے نیچے اتر جائے 😊۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا وجہی نے اس طرف دیکھا۔

"تم۔۔۔ شاور لینے گئی تھی۔۔۔ میرے خیال سے؟" وہ اسے انہیں کپڑوں میں دیکھتے بولا۔ وہ بازو سینے ہر باندھے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"اب جواب دو" اسکا ایسے خاموش ہونا بھی منظور نہ تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"کسی کام سے آئے آپ؟" وہ سپاٹ انداز سے بولی۔

"آہاں ! ! ! ! منہ کیوں بنایا ہوا ایسا ! " وہ مسکراتا اسکے مقابل آیا۔ اور اسے دیکھا جو ماتھے پر بل ڈال اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کمرے میں جاو۔۔۔ ایسے ہی کہا تھا نا" وہ وجہی کی نقل اتارتے بولی۔ وجہی کو اسکی شکل پر کافی ہنسی آئی مگر ضبط کر گیا۔

"ضروری تھا" وہ اسکے گال کو سہلا کر بولا۔

"مجھ سے سب کیوں چھپا رہے ہیں ! " وہ ایک سیکنڈ میں روہانسی ہوئی تھی

"چھپا نہیں رہے۔۔۔ بس ابھی بتانا نہیں چاہتے۔۔۔ کسی مناسب وقت پر سب گڑے مردیں اکھڑیں گے تمہارے سب سوالوں کے جواب ملیں گے" وہ گال سہلاتا نرمی سے کہہ رہا تھا۔

"مجھے الجھن میں ڈال رہے ہیں۔۔۔ یہ کیوں سب کو لگتا ہے کہ میں کوئی چھوٹی بچی ہوں؟" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتی بولی اور سائیڈ سے گزر کر بیڈ کے پاس آکر رک گئی۔

"آپ سب کو یہ لگتا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات جو یقیناً چھپی ہوئی ہے راز ہے وہ مجھے بتائیں گے تو کوئی نیا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا؟ بچہ سمجھ کر رکھا ہے؟ سچ میں؟ میں آپ کو اور ری ایکٹر لگتی ہوں؟ سب کیوں ایسے بیسیو کر رہے ہیں" وہ ہزیناتی چیختے بولی۔ وجہی نے اسے خاموشی سے دیکھا۔

"بولیں نا" وی اس کے چپ رہنے پر مزید چڑ گئی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تمہارے اسی چیخ چہارے کی وجہ سے کوئی تمہیں کچھ بتانا نہیں چاہتا" وہ منہ بناتا اس تک آیا۔ اور اسکی کلائی پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود اسکے ساتھ بیٹھا۔

"ایسے ری ایکٹ کر رہی ہوا بھی کوئی بات تم سے شنیر نہیں کی" وہ مصنوعی غصے سے کہا۔

"ظاہر ہے۔۔۔ میرے دماغ میں سو طرح کے سوال اٹھ رہے ہیں۔۔۔ خود سے ہی دماغ میں جواب بن رہے ہیں۔۔۔ پاسٹ کو لے کر میرا دماغ نجانے کیا سے کیا سوچ بیٹھا ہے۔۔۔ اور۔۔۔ آپ سب کا مجھے الگ رکھنا۔۔۔ مجھے پاگل کر رہا ہے وجہی" وہ عجیب الجھن میں تھی اسکا لہجہ کہیں سے بھی نارمل نہیں تھا شش و پنج میں مبتلا وہ اس سے جواب کی منتظر تھی جو آج شاید اسے بڑے تحمل سے سننے کی شاید مشق کر کے آیا تھا سکون سے اسکی ہر بات سن رہا تھا سمجھ رہا تھا۔

"لسن" وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے بولا۔

"سنن ہی تو رہی ہوں۔۔۔ بہری تھوڑی ہو گی ہوں" وہ بیزار لہجے میں بولی کیونکہ وجہی صاحب تمہیدیں باندھ رہے تھے۔

"بی مائن ونس۔۔۔۔۔ آئی ول ٹیل یو ایچ اینڈ ایوری تھنگ" وہ اسکے ہاتھوں پر زور دیتے بولا۔

"آپ کے نکاح میں ہوں۔۔۔ اور کیا چاہیے؟؟؟" وہ اس وقت وجہی کی کوئی عشق معشوقی کے قصت سننے کے موڈ میں نہیں تھی

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"تم جانتی ہو۔۔۔ ہماری شادی کی پلیننگز چل رہی ہیں۔۔۔ ڈیٹ بھی اسی ہفتے فائنل ہو جائے گی ڈیڈ کے واپس آنے پر۔۔۔ میری بن کر۔۔۔ ہمیشہ کیلئے۔۔۔ میرے کمرے میں آ جاؤ۔۔۔ پھر۔۔۔ جتنے سوال ہوں۔۔۔ اتنے کرنا۔۔۔ ہر سوال کا جواب دوں گا۔۔۔ کیونکہ مجھے تمہارے کمرے میں ساری رات بیٹھنے کی اجازت نہیں" وہ اسے پیار سے سمجھاتا آخر میں شرارت سے بولا

"آپ کا کیا مطلب ہے؟ میں اتنے سوال کرتی ہوں کہ رات گزر جاتی ہے، مممم؟" وہ پچھلی باتوں کو بھولتے آخری بات کو پکڑتے بولی۔

"اچھا میں نے جو اتنی پیاری بات کی وہ تو سنی نہیں۔۔۔ اس پر چڑھ دوڑی مجھ پر" وہ آنکھیں سکیر کر بولا۔
"اٹھیں جائیں اپنے کمرے میں" وہ اسکے ہاتھوں سے ہاتھوں کو نکالنے کی کوشش کرتے بولی مگر وہ تو چھوڑنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ "ٹوٹ جائیں گے" وہ ہاتھوں پر اسکی سخت گرفت پر نم آواز سے بولی۔
"میرے ہاتھوں میں تمہارے ہاتھ ہوں۔۔۔ اور ٹوٹ جائیں؟؟۔۔۔ تو پھر تف ہے وجہی کی مردانگی پر" وہ اسکو زرا اپنی طرف جھٹکا دیتے بولا۔

"مجھے سونا ہے وجہی" وہ بسورتے بولی۔

"یونو۔۔۔ ہاؤ میچ آئی میڈ آن یو" اس کو مزید خود کے قریب کرتا میٹھی آواز میں بولا۔
دائین نے ایک نظر اسے دیکھا پھر نظریں جھکا دیں اس سامنے بیٹھے شخص کو خوب علم تھا کیسے حواسوں پر سوار ہوتے ہیں۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سنو" اسکی تھوڑی سے چہرہ اوپر کیا۔ دانیل نے اسکی طرف دیکھا۔

"مجھ پر بھروسہ نہیں؟" بہت مان سے سوال کیا گیا۔

"اس سوال کا جواب تو آپ کے پاس ہی ہے" وہ ریلیکس سے انداز میں کہتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

وجہی نے سرشاری سے اسکے گرد باہیں پھیلائیں۔

"پھر۔۔۔؟" اسکے سر پر تھوڑی ٹکاتے پوچھا۔

"بس۔۔۔ عجیب سا۔۔۔ ڈرت۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔ مجھے آپ پر بھروسہ ہے" وہ آنکھیں بند کرتی بولی۔

"پھر ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ وجہی کے اندر سے اگر کوئی بات نکال سکتا ہے تو وہ صرف حق تمہیں ہے" وہ اسکے سر

پر بوسہ دیتے بولا۔

"کچھ ایسا تو نہیں ہے۔۔۔ جو بہت بھیانک ہے۔۔۔۔۔ جو بہت کربناک ہے؟۔۔۔۔۔ جسے سن کر میں

۔۔۔ شائد۔۔۔ چیخ ہی ناسکوں۔۔۔۔۔ کوئی ایسی داستان جو۔۔۔۔۔ مجھ سے بھی جڑی ہو؟۔۔۔۔۔ اور ایسی ازیت والی ہو کہ

میری آواز کو لے جائے۔۔۔ گلے کرنے کی حس ختم کر دے؟" وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھتے بول رہی تھی۔ یہ

اب تک کا ڈر تھا جو امنڈ امنڈ کر اسکے دماغ پر چھا رہا تھا۔

وجہی کے پاس اس کے جواب نا تھے مگر وہ کم سے کم۔ اسکی ان باتوں کو سچ بلکل نہیں ہوئے دے گیا۔ وہ اس کی

راجماری تھی اسکی دھڑکن کیسے وہ اسے تکلیف میں چھوڑ دے۔

"بولیں" وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھتے دوبارہ بولی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وجہی نے اسکی آنکھوں پر بوسہ دیا۔

"تمہارے وجہی کی قسم۔۔۔۔۔ ہر بلا ہر آفت ہر بری نظر سے تمہیں بچا کر اپنی ایسی آغوش دوں گا کہ تمہیں کبھی کوئی بھیانک خیال نا آئے گا نا اسکی تڑپ محسوس ہوگی" وہ جذبات سے لبریز محبت بھرے لہجے میں بول رہا تھا۔

"کیا۔۔۔۔۔ عرش بھائی۔۔۔۔۔ سے بھی آپ کا۔۔۔۔۔ کوئی تعلق ہے؟" وہ دوبارہ بولی

وجہی کی آنکھوں کے کونے نم ہو گئے مگر وہ مرد تھا اور ہمارے معاشرے میں معد کو رونے کی اجازت نہیں۔

"ہم۔۔۔۔۔ بس یہ جان لو۔۔۔۔۔ عرش میرے لیے اتنا ہی اہم اور ضروری ہے۔۔۔۔۔ جتنا کئی سالوں پہلے تھا۔۔۔۔۔

وہ بہترین دوست ہے دانیل۔۔۔۔۔ اور میری دعاؤں میں ایک دعا ہمیشہ رہی ہے کہ۔۔۔۔۔ عرش کو لوٹا دیں۔۔۔۔۔

اور شائد۔۔۔۔۔ اب میری۔۔۔۔۔ دعا۔۔۔۔۔ قبول ہوگی" آواز بھاری ہو رہی تھی۔ اسکی تڑپ اسکی آواز سے واضح تھی

"نومور ٹئیرز۔۔۔۔۔ جان دانیل" وہ اسے ہنسانے کی غرض سے اسکی آنکھوں پر بوسہ دیتی بولی۔

اور وہ سچ میں ہنس دیا۔

"میں آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ آپ میرے ساتھ۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے

بولی۔

READERS CHOICE

"ان شاء اللہ" وہ کہتے پیار سے اسکے لبوں پر بوسہ دے گیا۔

"واللہ" وہ اسکی اچانک حملے پر شرم سے بولی۔

"کبھی فرصت سے انہیں سراہوں گا۔۔۔۔۔ ابھی مجھے جانا ہے" وہ ہنستا اسکے گالوں پر لب رکھتا بولا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

وانین نے منہ بناتے اسے دیکھا

"یو آر لونگ بائٹ جانم" وہ اسکے پھولے گالوں پر دانت گاڑتا ہستے بولا۔

"وہ جھپٹ مٹیسی" وہ دانت پیس کر بولی جو ناچار ہاتھ اٹھانے دے رہا تھا۔

"اوکے۔۔ اوکے۔۔ ام گوئنگ۔۔۔" وہ ہاتھوں کو کھڑا کرتا بولا۔ اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"فریگرینس۔۔۔۔۔کول" وہ پیچھے سے مسکرا کر بولی

وہ مسکراتا بیٹھا۔ وہ اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی

"میرا ہر کلون تمہارے ہوش اڑا دیتا ہے جانم۔۔۔۔۔۔ جب کبھی میری خوشبو میں رچ گئی۔۔۔۔ تو کیا کرو

گی؟" وہ معنی خیزی سے کہتا اسے کانوں تک سرخ کر گیا تھا۔

وہ دل کی رفتار سنبھالتی چہرہ موڑ گئی۔

وہ لبوں کو دانتوں میں دباتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ تو پونڈوں کا چھتاہی لگتا ہے۔۔۔ زرا سا کچھ کہہ دو۔۔۔ پیچھے ہی پڑ جاتا ہے۔۔۔ بے شرم ناہو تو" وہ ابھی تک اس کے

کلون کی خوشبو اپنے کمرے میں محسوس کر رہی تھی اور اس کو شبو سے اپنے دل کی رفتار پر نیچے ہوتے ملاحظہ کر رہی تھی۔

♥ چل لے چلوں۔۔۔۔۔

♥ اس جہاں میں سائیاں۔۔۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

♥ جہاں تیرا میرا ساتھ ہو۔۔۔۔

♥ پھولوں کی برسات ہو۔۔۔۔

♥ خوشیوں کی سوغات ہو۔۔۔۔

♥ دلبری کا خمار ہو۔۔۔۔

♥ چل لے چلوں وہاں۔۔۔۔

♥ جہاں خواب بنے آتے ہوں۔۔۔۔

♥ جہاں محبت کے جگنو جگتے ہوں۔۔۔۔

♥ جہاں مسکان کی دیب جلتے ہوں۔۔۔۔

♥ جہاں عشق زادے رہتے ہوں۔۔۔۔

♥ اے میرے ہمسفر۔۔۔۔

♥ چل لے چلوں۔۔۔۔

♥ تیرے ہاتھ میں ہاتھ ڈالتے۔۔۔۔

♥ محبتوں کی دھن میں۔۔۔۔

♥ رقص کرتے، مدہوش ہوتے۔۔۔۔

♥ تیرے سنگ ہر پہر۔۔۔۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

♥ سہانا ہو جائے۔۔۔

♥ چل لے چلوں۔۔۔

♥ میرے ہمسفر۔۔۔۔

♥ بسما بھٹی ♥۔۔۔۔۔۔۔۔



"عرش۔۔۔ عرش۔۔۔ بات سنو۔۔۔ ورش۔۔۔ بات سنو" حماد سے پیچھے سے آوازیں دیتے اندر آئے جو تیزی سے لاونج سے گزر کر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ مگر اپنے باپ کی آخر آواز پر رک گیا مگر پلٹا نہیں تنفس بری طرح پھول گیا تھا

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ پاگل ہو گئے ہو کیا؟" وہ غصے سے اسکا بازو پکرتے اپنے سامنے کرتے بولے۔
"ہوا نہیں ہوں۔۔۔ لیکن ہوجاؤں گا۔۔۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔ کہ وہ کس کا گھر ہے" وہ دبت دبتے غصے سگ بولا اسکی اتنے غصے میں بھی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ اپنے باپ سے اونچی آواز نکالے۔ آنکھیں غصہ کنٹرول کرنے کی بنا پر سرخ ہو رہی تھیں۔

"کیوں بتاتا۔۔۔ گزر گیا وقت۔۔۔ ہو گیا جو ہونا تھا۔۔۔ بھول جاؤ" وہ بھی غصہ ضبط کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"کیسے بھول جاؤں؟؟؟؟؟ کیسے بابا؟؟؟۔۔۔ وہ وقت بھول جاؤں۔۔۔ جب آپ اور ماما مسکرایا کرتے تھے۔۔۔ وہیل بھول جاؤں۔۔۔ جب آپ کی وجہ سے میں مسکراتا تھا۔۔۔ وہیل بھول جاؤں۔۔۔ جب وہ بیغیرت ظہیر ہمارے گھر آیا تھا۔۔۔ وہیل بھول جاؤں۔۔۔ جب بچپن میں اپنی ماں کو دیکھ کر۔۔۔ مطلب سمجھا تھا کہ بہکنا کیا ہوتا ہے؟؟؟۔۔۔ وہیل بھول جاؤں۔۔۔ جب آپ نے۔۔۔ تڑپ تڑپ کر ماما کو۔۔۔ نا جانے کا کہا تھا۔۔۔ وہیل بھول جاؤں۔۔۔ جیسے آپ نے ہمیں پالا۔۔۔ وہیل بھول جاؤں۔۔۔ جب آپ ایک عام سی بانیک پر جایا کرتے۔۔۔ وہیل بھول جاؤں۔۔۔ جب آپ نے درد کی ٹھوکریں کھا کر۔۔۔ محنت کر کے۔۔۔ خود کو ایک قابل۔۔۔ امیر شخص بھول جاؤں۔۔۔ کیا بھولوں بابا۔۔۔ کیا بھولوں۔۔۔ ان سب باتوں میں ایسا۔۔۔ ایسا ہے کیا جو بھول جاؤں۔۔۔ کیا ایسا ہے جو بھول جاؤں؟؟؟" وہ چیخ اٹھا تھا اسکی آواز پورے خانزادہ ولا میں گونج رہی تھی اس منزل کے در و دیوار آج اس بچے کی آواز اونچی محسوس کر رہے تھے جو کبھی اونچی آواز میں نہیں چیخا تھا۔ اسکی آواز بھاری تھی۔ مگر اتنی ہی درد سے بھری ہوئی۔ اتنی ہی تکلیف دہ۔

حماد نے ضبط سے آنکھیں جھکا لیں۔ انکے پاس جواب نہیں تھا وہ سچا تھا۔ مراق خود خاموش کھڑا تھا اس کا دل اپنے دوست کی حالت دیکھ کر کٹ رہا تھا مگر وہ جانتا تھا یہ پل لوٹ کر آئیں گے کہانیاں کبھی آدھی ادھوری نہیں رہتی کبھی نا کبھی اسے مکمل کیا ہی جاتا ہے اور شاید اب وہ کہانی مکمل ہونے کا وقت شروع ہو چکا تھا۔

"بابا۔۔۔ کیسے بھول جاؤں۔۔۔ وہ وقت۔۔۔ جب جب۔۔۔ آپ ماما کیلئے تڑپے ہیں۔۔۔ میں بچہ نہیں ہوں۔۔۔ جو ان جزبات کو نا سمجھوں۔۔۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو سہارا دیا۔۔۔ دونوں کو عشق

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

تھا۔۔۔ فقط ایک ہی عورت سے۔۔۔۔۔ جو اپنی بیوی۔۔۔ میری ماں تھی۔۔۔ میں کیسے بھولوں بابا۔۔۔ وہ وقت جب۔۔۔ جب میں نے روتے۔۔۔ روتے انہیں روکا تھا۔۔۔ مگر مجھے۔۔۔ جھٹک گئیں۔۔۔ تھیں۔۔۔ کیسے بھولوں وہ وقت۔۔۔ جب میری میر واندھیرے۔۔۔ کی آدھی ہو گی تھی۔۔۔ جو اندھیرے میں گھٹ گھٹ کر رہنے لگی تھی۔۔۔ جسے۔۔۔ ہم دونوں نے۔۔۔ مراقبہ۔۔۔ نجانے کیسے۔۔۔ کیسے۔۔۔ اس درد سے نکالا۔۔۔ کیسے بھولیں بابا۔۔۔ کیسے بھول جاؤں؟؟؟؟۔۔۔ کیوں نہ۔۔۔ بھولوں؟؟؟؟ ہر گز نہیں بابا۔۔۔ میں نہیں بھولوں گا۔۔۔ کسی صورت نہیں بھولوں گا۔۔۔ نا بھولنے دوں گا۔۔۔ کبھی بھی نہیں "وہ چیختا بولا۔۔۔ آخر میں خود کو کنٹرول کرتے وہ جنون کی کیفیت میں بولا وہ اب ارادے پاک نہیں رکھ سکتا تھا ہر بار وہی کیون سہی جائیں "فلک۔۔۔ وہ اسی گھر کا حصہ ہے بیٹے۔۔۔ یا اس کا سوچ۔۔۔ کچھ غلط ناکرو "حماد خانزادہ نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا آج انکے بیٹے نے گزرا تلخ وقت یاد کرادیا تھا وہ جو تیزی سے اوپر جا رہا تھا ایک دم رک اسکا دماغ سیکنڈز میں چلنے لگا "وہ۔۔۔ عرش کی ہی۔۔۔ زینت بنے گی۔۔۔ اور کیسے؟۔۔۔ وہ خانزادہ سے لے کر سلطانز تک اپنی پرکھوں میں یاد رکھیں گے "وہ زرا اسی گردن مورتا تلخ سرد لہجے میں بولا اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ حماد خانزادہ نے غمگین ہو کر اس کے کمرے کو دیکھا۔ "بابا سا۔۔۔ ہمت کریں۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ عرش پر یقین رکھیں۔۔۔ اسکی تربیت آپ کی۔۔۔ وہ سنوار دے گا سب۔۔۔ یقین رکھیں "وہ انکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہمت دیتا بولا۔ حقیقت میں تو اسے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے اور حوصلہ دینے کیلئے اسکے پاس الفاظ بھی نہیں آ رہے تھے۔ اتنا مشکل کیوں ہوو جاتا ان لوگوں کو سنبھالنا جو ہمارے دل کے بے حد قریب ہوں۔



بلیک کلر کی کار چڑچڑ کرتی رکی۔ اس گاڑی کی دھول اتنی اڑی جتنی وہ زندگیوں میں اڑانے کا نہر جانتی تھی۔ ایک چھبستی نظر ساتھ سیٹ پر پڑے بیگ پر ڈالی۔ کانوں میں عرش خانزادہ کے توہین امیز جملے گردش کرنے وہ خون آنکھوں سے اس بیگ کو دیکھ رہی تھی جیسے بیگ نہ ہو وہ عرش خود ہو۔ جھپٹنے کے انداز میں وہ چھوٹا سا بیگ اٹھایا۔ اور سامنے شیشے سے کالی جھونپڑی دیکھی جو جھگی جیسی تھی اور اسکے پیچھے سے جنگلات شروع ہوتے تھے۔ یہ شہر کے کسی چھوٹے سے گاؤں کے جنگلات میں تھی۔

گاڑی کا دروازہ کھولا اور مضبوط اٹھاتی وہ دروازے کے پاس رکی۔ عجیب طرح کی سمیل اسکے نتھنوں سے ٹکرائی اسے لگا اسے ابکائی آجائے گی جلدی سے پسنگ بازو کو اپنے ناک پر رکھا۔

دروازہ جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی جھٹکے۔ سے ورس دروازہ خودی کھلا اور وہ ناک پر بازو جمائے جھک کر اندر داخل ہوئی۔

سامنے ہی وہ عورت کالے لمبے چولے میں بالوں کو کھولے لکڑیوں میں آگ لگائے کچھ پڑھ رہی تھی۔ جیسے ہی سڈ اسکے چند قدم کے فاصلے پر رکی تو اسکے لب سکڑ گئے۔

بِسْمِ بھٹی

عرش فلک

"اب اتنا بھی تمہارا قد لمبا نہیں کہ میری دہلیز گزارنے کے لیے جھک جاؤ" وہ بنا آنکھیں کھولے ٹھہر ٹھہر کر بولی۔

"تم سے بہتر تمہارے گھر کو کون جانے" سٹڈ نے سانس روکتے بازو ہٹایا اور وہ چھوٹا سا بیگ اسکی طرف پھینکا۔

اس عورت کی آنکھیں کھلیں اور پاس پڑے بیگ کو دیکھا پھر نظر اٹھا کر سڈ کو جو سانس روکے کھڑی تھی۔

"اتنی سمیل کیوں ہے یہاں؟" وہ دوبارہ سانس کیلئے بازو ناک پر رکھتی بولی

اس عورت نے کوئی جواب نہ دیا۔

بس اس بیگ کو پکڑ کر اپنے آنکھوں کے سامنے کیا۔ اس کے کب مسلسل ہل رہے تھے۔ کچھ پڑھ کر اس بیگ ہر

پھونکا۔ اور زپ کھولی۔

"یہ۔۔۔ سکارف ہے۔۔۔ کس کا ہے؟۔۔۔ اسکی بہن کا اٹھلائی ہو؟۔۔۔ اسکی منظورِ نظر کالاتی تو زیادہ اثر ہوتا" وہ

اس بیگ میں سے نکلے لال سکارف کو دیکھتے ہوئی۔

"اسکی کوئی۔۔۔ منظور۔۔۔ نظر۔۔۔ نہیں" سڈ غیض و غضب سے بولی۔

"آواز نیچی" اس عورت نے بھاری آواز سے سڈ کو کہا۔ سڈ ایک دم اتنی بھاری آواز پر سہم گئی۔

"میری دہلیز پر سانس بھی میری مرضی سے لیا جاتا ہے۔۔ تم میرے خاندان کی ہو۔۔ میرا خون یو۔۔۔۔ بھانجی ہو

میری۔۔۔ تبھی یہ آواز سلامت پے۔۔۔ ورنہ اگلی آواز نکال ناپاتی "وہ۔ سرخ آنکھوں سے اسے وارن کرتی بول

رہی تھی۔ سڈ نے چہرہ موڑ لیا اسے غصہ آیا تھا بہت۔

"اب سیدھی اور سچی بات کرو۔۔۔ بنا کسی تمہید کے "دوبارہ سے سکارف کو ہاتھ میں لیتے کہا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"یہ اسکی بہن۔۔۔ میراں خازادہ کاہے۔۔۔ یہ عام سکارف نہیں ہوگا تمہارے لیے۔۔۔ اس پر خون بھی ہے میراں کا۔۔۔ اور وہ گلے کا خون۔۔۔ یہ سکارف میں نے اسے پہلی دفعہ ملنے پر لیا تھا اسکے گلے پر ہلاکٹ لگایا تھا اور اسکے سکارف سے وہ خون صاف کیا تھا اوع اسے تنگ کرنے کیلئے یہ سکارف اپنے کین میں رکھ دیا تھا۔ مجھے یاد آیا تو لے آئی۔۔۔ اور میراں۔۔۔ عرش خازادہ کی جان بستی ہے اس میں۔۔۔ وہ میراں کیلئے کچھ بھی کرے گا" وہ اپنے ازلی انداز سے سرد نگاہوں سے بول رہی تھی اسکی آنکھوں میں زرار حم نا تھا۔

اس عورت نے بڑے تحمل سے بات سنی۔

"ہمممم۔۔۔ تم جاو۔۔۔ باقی کام میرا ہے" وہ سکارف پر اپنی سرخ آنکھیں گاڑتے بولی۔

"ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ مجھے عرش چاہیے۔۔۔ اور اسے حاصل کرنے کیلئے۔۔۔ تمہیں۔۔۔ ہو را۔۔۔ خاندان تباہ کرنا پڑا۔۔۔ تو۔۔۔ کر لینا۔۔۔ مگر۔۔۔ مجھے عرش چاہیے۔۔۔ اسے پہلے تڑپا دینا۔۔۔ اتنے ہی گہے وار سے جتنا اسکی الفاظ نے مجھے چھلانی کیا ہے۔۔۔ اسے بے بس کر دینا۔۔۔ مجبور کر دینا" وہ آنکھوں 3 میں قہر لیے بول رہی تھی اپنے ناخنوں کو اپنی ہتھیلی میں گاڑ دے ایسے جیسے عرش اسکے ہاتھوں میں ہے۔ اکی آنکھیں لال انگارہور ہی تھیں تنفس غصے سے پھول رہا تھا

"مجھے علم ہے سب۔۔۔ تم اب جاؤ گھر۔۔۔ مگر تم یہ یاد رکھو۔۔۔ میں تمہیں جب بھی بلاؤں۔۔۔ چپ چاپ آ جانا۔۔۔ چاہے رات کے 2 بجے ہی کیوں نا بلاؤں" وہ اسے وارن کرتے بولی۔

"ہمم۔۔۔ اوکے۔۔۔ کتنے پیسے لوگی؟" سڈ نے سر ہلاتے پوکٹس میں ہاتھوں کو ڈالتے ہو چھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"پہلے وار کا 1 لاکھ۔۔۔۔۔ میرا وار مذاق نہیں۔۔۔ اور کبھی چوکا بھی نہیں۔۔۔ جب ہوتا ہے تو اپنا کام کر کے ہی نکلتا ہے۔۔۔۔۔ کام کے حساب سے وار ہوں گے۔۔۔ 6543 یا جتنے بھی وار کرنے پڑے۔۔۔۔۔ ہر وار کا تم مجھے ایک لاکھ دوگی" وہ اسے اپنے رولز بتا رہی تھی۔

"اوکے۔۔۔ مگر کام ہونا چاہیے" سڈ سر ہلاتی باہر کی طرف بڑھی۔

"اپنے شمشان گھاٹ پر عطر کا چھڑکاؤ کرو۔۔۔۔۔ میں ایک انسان ہوں۔۔۔ مردوں کی بو میرا مزاج نہیں" وہ دروازے پر رکتے بولی۔

"میرے گھر میں دعوتیں نہیں ہوتیں انسانوں کیں" اس عورت نے گھوریوں سے اسے نوازا۔
سڈ سر جھٹکتی باہر چلی گئی۔ اور اسکی کار کی چکھ چکھ کی آواز اندر تک آئی۔

اس عورت نے سکارف اٹھا کر سامنے کیا

"میرا۔۔۔۔۔ عرش۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں تو نہیں دیکھا میرا۔۔۔۔۔ مگر تمہارا بھائی۔۔۔۔۔ غضب ہے" وہ مکروہنسی سے بولی اور پھر اونچے اونچے قہقہے لگانے لگی۔



"یہ زرا۔۔۔۔۔ سورج کا نمبر تو دینا" میرا اس کے بیڈ پر دھرم سے گرتے بولی۔
وہ جو کتاب پڑھ رہی تھی بری طرح ڈسٹرب ہوئی۔

"کس خوشی میں؟" میرا اسے تیکھے چٹونوں سے بولی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"اوے ہوے۔۔۔ جیلیسیاں۔۔۔ کڑی مجھسے جیکیس ہوری ہے۔۔۔ یہ برداشت نہیں کہ اسکے ہیر و کا کوئی نمبر بھی کیوں مانگے؟" وہ اسے چھیرنے کے انداز میں ہنستے بولی۔

اشمال کا اسکی بات پر منہ کھل گیا

"میں تو اس لیے کہ رہی تھی کہ تمہیں کونسا دور اڑا ہے۔۔۔ یہ صبح دوپہر شام والا عشق نہیں ہوا مجھے۔۔۔۔۔ میری بلا سے گھر کا ایڈریس بھی لے لو" ازماں نے ناک سے مکھی اڑائی۔ محبت میں ہمیشہ خود کو اونچا رکھنا چاہیے امپریشن اچھا ہڑتایے۔۔

"نہیں نہیں جاناں۔۔۔۔۔ نمبر ہی بس چاہیے۔۔۔ گھر کیلئے تم ہی کافی ہو" وہ لبوں کو دانتوں میں دبائے بولی۔

"چھی۔۔۔ کیا بول رہی ہو؟" اشمال اسکی بات سے سرخ ہوتی بولی اور چہرے کے سامنے کتاب کر لی

"میں نے کیا کہا؟ اور اس میں چھی والی کیا بات؟ یہ تمہارے ہی دماغ کا گندابھوسا ہے ہر وقت جو سورج سے شادی کے پلین بناتے رہتی یو نا اسی کی وجہ سے میری سیدھی باتوں پر تمہارا چھی نکلتا ہے" میراں ہنسی ضبط کرتے منہ بنا بنا کر بولی۔

"اووو۔۔۔ میں کو یہی شادی کی۔۔۔ پلہ خننگز نہیں کرتی۔۔۔ میں کیوں کروں بی؟" وہ تو میراں کی بات پر چیختے بولی۔

READERS CHOICE

"ہاں جی پتہ ہے۔۔۔ من میں سب کے لڈو پھوٹے ہیں" وہ اے آنکھیں چھوٹی کرتے بولی۔

"اچھا۔۔۔ تو تمہارے من میں بھی مراق کے لڈو پھوٹے یوں گے۔۔۔ ہنا ! " اشمال بھی اسکو آنکھ دباتے بولہ۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"بلکل۔۔۔ میں اس سے شادی کے خواب دیکھتی ہوں۔۔ اور ان شاء اللہ وہ مجھے ضرور بیاہ کے لے جائے گا" وہ

سرشار سی باہوں کو پھیلاتی بولی۔

"بلکل ان شاء اللہ" اشمال نے مسکرا کر کہا۔

"اشمال۔۔۔ تم ہو اندر؟" دروازے سے آواز ای تو وہ دونوں متوجہ یوئیں۔

میراں نے اتھ کر دروازہ کھولا تو سامنے مہرین تھی انکے سامنے والے روم کی لڑکی۔

"ہائے میراں۔۔۔ اشمال ہے؟" وہ مسکرا کر بولی۔

"ہاں ہے اندر۔۔۔ کیوں؟" میراں نے بھی مسکرا کر کہا۔

"وہ کالج کے ڈین بلارہے ہیں۔۔۔ اسکی فیس کا کوئی پر اہلم آرہا ہے" وہ اسے وجہ بتانے لگی۔

"اوہ۔۔۔ تم چلو وہ آتی یے" میراں نے اسے کہا۔ وہ اوکے کرتی چلی گی اور میراں اشمال کے پاس آئی۔

"میرے سارے ڈیوز کلیر ہیں میراں۔۔۔۔ پھر کیا مسئلہ انہیں" اشمال حیرانی سے بولی

"تم دیکھ آؤنا" میراں نے اسے جانے کو کہا۔

اشمال سر ہلاتی کمرے سے باہر چلی گی۔

جیسے ی اشمال باہر گی میراں نے تیی سے دروازہ لاک کیا اور اسکا فون پکڑ کر کو نٹیکٹ لسٹ نکالی۔

اور ایس کی لائن میں سورج کا نمبر ل گیا۔

اب میراں کو یہ نہیں معلوم تھا کہ آیا یہی سورج کا نمبر ہے کہ نہیں۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ شش و پنج میں مبتلا تھی۔

پھر سوچوں کو جھٹکتی کال ملائی۔ اب یہ کال پک کرنے والا ہی اب بتائے گا کہ وہ کون ہے۔
"ہیلو؟" آگے سے رعبدار آواز گونجی۔ یقیناً اس بیوقوف نے بھی نمبر سیو نہیں کیا تھا مگر میراں کو حیرت پور ہی تھی کہ اشمال کے ہاس نمبر ہے مگر اس کے ہاس کیوں نہیں۔

"ام۔۔۔ ہیلو۔۔۔ از سورج چودھری سپیکنگ؟" وہ اپنا شک دور کرنے کیلئے بولی۔

"جی۔۔۔ آپ کون؟" آگے سے پھر بولا گیا۔

میراں کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔



وہ ہونکوں کی طرح دانیں کی شکل دیکھ رہی تھی اور دانیں کے چہرے پر پریشانی الگ تھی
"ای۔۔۔ ایا کیسے ہو سکتا ہے؟۔۔۔ حماد انکل۔۔۔ چاچی کے بھائی۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا" فلک کے لیے ماننا بہت مشکل تھا۔

اسے بتایا تھا دانیں سب گفتگو اس کی سمجھ آئی تھی اس وقت۔ فلک تو حیران تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایسا کچھ ہو بھی سکتا ہے۔

"میں تم سے جھوٹ بولوں گی اب کیا؟؟؟" دانیں مے چڑ کر کہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"عرش۔۔ بہت غصے میں آگیا تھا کیا؟؟" فلک نے الجھ کر پوچھا کیونکہ اس ساری گفتگو میں اسے عرش کا غصہ ہونا اور چلے جانا اور سب کا خاموش ہو جانا بری طرح چبھ رہا تھا۔ خرابیسا کیا ہو گیا کہ عرش اتنا غصے میں آگیا۔ معاملہ اتنا بھی سیدھا نہیں تھا۔

"بہت۔۔۔ آنکھیں انکی سرخ ہو رہی تھیں"۔ دانیل نے سر اثبات میں ہلاتے کہا۔
"کیا۔۔۔ میں۔۔ اس سے بات کروں؟؟" فلک بھی پریشان ہو چکی تھی اسے تو اب سچ میں اپنا ریلیشن خطرے میں لگ رہا تھا۔

"پتہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ شائد۔۔ کر کے دیکھو" دانیل نے کدھے اچکائے۔
فلک کافی دیر الجھتی سوچتی رہی کہ کیا کرے کرے فون یا نا کرے۔ اسے تو اس کے سنجیدہ شکل اور سرخ آنکھوں سے ویسے ہی ڈر لگتا تھا کونسا اس نے عرش کو غصے میں نہیں دیکھا تھا۔
"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔ کرو تو سہی۔۔ پتہ چلے کچھ" دانیل نے اس کا بازو ہلایا۔
"تم کمرے میں جاؤ۔۔ میری بات ہوتی تو بتاؤں گی" فلک نے گہرا سانس لیتے کہا۔
دانیل سر ہلاتی کمرے سے چلی گی۔

فلک نے اپنا فون پکڑا اور نمبر ملایا۔ اس نے دانیل سے نمبر تو لے لیا تھا مگر کال نہیں کی تھی نجانے کیوں شرم جھجک اڑے آرہی تھی۔ اب بھی اسکی دھڑکن نجانے کیوں تیز ہوگی تھی۔ ہاتھ ٹھنڈے ہو گئے تھے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

لبوں پر زبان پھیرتے کان سے فون لگایا۔ رنگ جا رہی تھی۔ اس رنگ کے ساتھ ساتھ اسکا دل بھی بے طرح دھڑک رہا تھا۔ وہ مغرور سی لڑکی اس وقت انجانی کیفیت میں مبتلا تھی۔ اور اس کا سارا کریڈٹ عرش خانزادہ کا تھا۔ مسلسل رنگ جا رہی تھی مگر فون نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔

وہ بد دل سی ہو کر فون کٹ کر گئی۔ مایوس سی نظر مابوئل پر ڈالی۔ پھر سے گہرا سانس لیتی کال دوبارہ ملانے لگی پھر سے وہی کچھ کال جا رہی تھی مگر جواب نہیں آ رہا تھا۔ مسلسل بیل جا رہی تھی کال کوئی پک نہیں کر رہا تھا۔ فلک نے اس بار غصے سے کال کاٹی

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟" وہ موبائیل کو گھورتے بولی۔

"کیا پتہ۔۔۔ وہ سویا ہو اس وقت؟" اسکے دماغ نے کلودیا۔ فلک مے گھڑی کی طرف دیکھا وقت 8 کا تھا۔ "اتنی جلدی سونے والا نہیں وہ۔۔۔ مگر وہ سکتا ہے۔۔۔ دانیل نے جو کہا سچ ہو اور وہ شلڈ ڈپریس ہو ! " وہ خودی سے ہمکلام تھی۔

پھر سے فون ملانے کا سوچا اور کال ملائی۔

کال پھر سے مسلسل جا رہی تھی۔ فلک نے سختی سے لب کچلے ابھی وہ کال کٹ کرنے لگی تھی کہ کال پک کر لی گئی۔ فلک کا دل حلق میں آ گیا۔ آنکھیں ساکت ہو گئیں اس نے نہیں لگا تھا کال اٹھائے گا وہ مگر اس نے اٹھائی۔ دل طری طرح دھڑک رہا تھا۔

"ہی۔۔۔ ہیلو" آگے سے کوئی نہیں بولا تھا۔ اس نے خودی ہمت کر کے ہیلو کہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

آگے سے خاموشی تھی۔ فلک کو خوف بھی آرہا تھا اس نے کونسا لڑکوں سے باتیں کی تھیں کبھی فون پر جو اسے بات کرنا آتی مگر آگے سے بھی خاموشی تھی نجانے کس نے فوم اٹھالیا ہوگا اسکا۔

"ہیلو" اب وہ قدرے مناسب آواز میں بولی۔

"کام کی بات کرو" آگے سے رعبدار آواز گونجی۔

فلک نے اچنبھے سے فون کو دیکھا۔ اس نے کم سے کم یہ نہیں سوچا تھا کہ اتنا روکھا جواب ملے گا اسے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کس نے فون کیا اسے۔

"ڈیونو، ہو آئی ام ! " فلک نے دانت پیس کر کہا۔ وہ کسی کی اکڑ سہنے والی لڑکی کہاں تھی۔

"جب تمہیں علم یو جائے۔۔۔ تم کون یو۔۔۔ تو کام کی بات کر لینا" وہی رعبدار آواز سے جواب آیا اور کھٹاک سے فون بند کر دیا۔

فلک نے بے یقینی سے موبائل کو دیکھا اسے بالکل یقین نہیں آرہا تھا کہ اس وقت جو بھی اس طرف اسے تو عرش ہی لگا وہ ایسے بات کرے گا وہ جانتی تھی کہ وہ اسی سے محبت کرتا ہے بس اظہار نہیں کرتا۔ مگر یہ روکھا انداز لیے دیے والا لہجہ اسے ایک آنکھ نابھایا تھا۔ اب حیرانی سے غصہ قابض آرہا تھا۔

"تمہاری تو" اس نے دانت پیستے دوبارہ کال ملائی۔

آگے سے پھر کال نہیں اٹھائی گئی بلکہ کٹ کر دی گئی۔ فلک نے زور سے جبراً بھینچا وہ شخص اسکی توہین کر رہا تھا۔ دوبارہ کال ملائی وہ اپنی انا کی ایک ہی تھی کوئی اسے انور کرے تو جائے کہاں۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

3 سے 4 دفعہ دوبارہ کال کرنے پر کال کاٹ دی جاتی اور فلک کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا۔ پانچویں دفعہ دوبارہ کال کی اور اس بار کال نہیں کاٹی گی بلکہ پک کر لی گی۔

"تم ہوتے کون ہو مجھ سے ایسے بات کرنے والے؟؟؟ ہمت کیسے ہوئی میرا فون کاٹنے کی؟" وہ کال پک کرنے پر گرج اٹھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے جا کر اس کا منہ توڑ دے اتنی جرأت پر۔

"لگ گیا پتہ کون ہو تم؟" وہ اس کی گنگرج کو اگمور کرتا تختل سے مگر رعب سے بولا۔

فلک کا چہرہ توہین سے سرخ ہو گیا۔

"یو آر انسٹنگ می۔۔" وہ لفظوں کو دبا دبا کر بولی۔

"جس خاندان کی ہو۔۔۔۔ اس کیلئے ایسی ہی تعریف ہوتی ہے" آگے سے پھر وہی انداز۔

"وی۔۔۔ ویٹ۔۔۔ خاندان؟؟؟" میرے خاندان سے کیا مراد ہے عرش؟؟؟۔۔۔ بات مجھ سے ہو رہی

ہے۔۔۔ میرے خاندان کا کیا تذکرہ؟" وہ اس کے چبھتے لہجے کو سمجھ رہی تھی بچی نہیں تھی جو نا سمجھتی۔ اسے نہیں معلوم

تھا کیوں کہا اس نے ایسا مگر اس نے کہا بھی تو کیسے کہا۔ مزاق سمجھا ہے کسی خاندان پر انگلی اٹھانا اس نے۔

"یہی بات کر رہا ہوں۔۔۔ بات جب میری تھی۔۔۔ تو خاندان کیوں یاد درمیان میں۔۔۔ کر دینا مسئلہ" آگے

سے پھر وہی ٹھہرا ہوا لہجہ۔

"تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔ کیا مطلب ان سب باتوں کا۔۔۔ مجھ سے ملو۔۔۔ تاکہ میں جان سکوں اس سب صورت

حال کے پیچھے کیا ہے" وہ الجھتے غصے سے بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اب مہرے پاس اتنا فال تو وقت نہیں کہ تم سے ملاقاتیں کرتا پھروں۔۔۔ کتنی ہمت سے تم نے مجھے ملاقات کیلئے کہا ہے۔۔۔ شرم سے ڈوب مرو۔۔۔ پر شرم کہش سے آئے گی۔۔۔ جس جگہ سے تمہارا تعلق ہے۔۔۔ انکے اجداد کے خون میں بے شرمی ہے" اب اسکا لہجہ انتہائی کاٹدار تھا۔ توہین امیز تھا۔

فلک ششدر سی اسکے الفاظ سن کر سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اتنی سی بات میں بولتی بند کروادی تھی۔ * بے شرم * وہ اسے بے شرم کہہ رہا تھا۔ جب خود ملنے آیا تھا تب شرم میں کہاں گئیں تھی اس کی جو اسے اور اسکے اندر خون کو گالی دے رہا تھا۔

"اپنی زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔"

"تم اپنی باتوں کو سنبھال کر بات کرو۔۔۔ ایک بات کان کھول کر سنو" اس نے فلک کو بولنے نہیں دیا تھا اور اپنی آہستہ مگر گرجدار آواز سے جواب دیا۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی متوجہ ہوئی۔

"مجھے تم۔۔۔ سر سے پاؤں تک۔۔۔ پاک چاہیے۔۔۔ میں نا ایک اور حماد پیدا کروں گا جو تڑپے تمہارے

لیے۔۔۔ نا ہی ایک ظہیر کو جنم لینے دوں گا جس کی بے شرمی تمہاری فطرت میں آجائے۔۔۔ نا ہی میں تمہیں

زیب بننے دوں گا۔۔۔ جو وفا کرنا نا جانے۔۔۔ میں تمہیں۔۔۔ فلک بناؤں گا۔۔۔ عرش کی فلک۔۔۔ اپنے نام کی

موہر لگا کر۔۔۔ ایسی موہر جو تمہیں مرنے کے بعد بھی نا بخشے۔۔۔ میں تمہارے خاندان کو بتادوں گا۔۔۔ عرش

کون ہے۔۔۔ عرش خانزادہ کون ہے۔۔۔ اور اس کے لیے فلک کیا ہے۔۔۔ سمجھی۔۔۔ خدا حافظ" وہ ٹھہرے ہوئے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

لہجے میں کاٹدار آواز سے اسے بے حس و حرکت کر گیا تھا۔ وہ آنکھیں جامد کیے حیران سی بیٹھی تھی کان سے موبائل لگا تھا مگر دل جیسے رک رہا تھا۔

"ت۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔می۔۔۔۔۔یرے۔۔۔۔۔عرش۔۔۔۔۔ن۔۔۔۔۔نہیں" وہ پانی سے بھری آنکھوں سے بولی۔ مگر ایک بھی آنسو آنکھوں کی دہلیز سے پار نہیں ہونے دیا اسے رونے کا شوق نہیں تھا۔

"کون ظہیر۔۔۔۔۔کون زیب؟۔۔۔۔۔بے شرمی؟؟؟" وہ حیران و پریشان سی اسکی باتوں میں الجھی تھی۔ اسکا دل کٹ رہا تھا۔ اس نے کبھی اتنا خطرناک لہجہ نہیں سنا تھا عرش کا وہ تو اسکی دلفریب آنکھوں کی دیوانی تھی۔ سنجیدہ مگر محبت بھری آواز کی پروانی تھی۔ ایسے کیسے وہ اس سے بول گیا۔

"اس سب کے پیچھے جو بھی راز ہے۔۔۔۔۔میں ڈھونڈ کے رہوں گی۔ تمہیں ایسے جیتنے نہیں دوں گی میں۔۔۔۔۔میری ذات پر ایک نادکھنے والی بے شرمی کا تھپڑ مارا ہے تم نے۔۔۔۔۔تم جانتے ہی کیا ہو میرے بارے میں۔۔۔۔۔فلک کو غلط سمجھا ہے۔۔۔۔۔وہ لڑکی نہیں ہوں جو ڈر کر بات نہیں کرتی رو دیتی ہیں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔فلک سلطان ہوں۔۔۔۔۔فلک المیر سلطان۔۔۔۔۔تمہیں بتاؤں گی۔۔۔۔۔تمہارے ہی طریقے سے۔۔۔۔۔کہ فلک ہے کیا۔۔۔۔۔اور بے شرمی کہتے کسے ہیں" وہ سپاٹ نگاہوں سے خود سے کہ رہی تھی اندر طوفان اٹھ رہے تھے مگر باہر سے فلحال وہ خاموش تھی۔ اس نے تو کبھی کسی کی آنکھ برداشت نہیں کی تھی وہ اس انجانے شخص کی باتیں کیسے سہ جائے اور جب بات تربیت پت کر دے وہ ایسے تو فلک جانے نہیں دے سکتی



عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"جی آپ کون؟" سورج نے کسی نسوانی آواز پر پوچھا

"آپ ہمیں نہیں جانتے۔۔۔ اور واؤ۔۔۔ نمبر بھی سیو نہیں؟" وہ ایک ادا سے بولی۔

"سوری۔۔۔ بٹ میں نہیں جانتا۔۔۔ کام کی بات کریں آپ؟" سورج کو آواز سنی سنی لگ رہی تھی مگر وہ پہچان نہیں پارہا تھا۔

"آپ نا جانے میراں کو۔۔۔ پر یہ مت کہیے گا کہ اشمال ک بھی نہیں جانتے ! "میراں نے لبوں کو دباتے ہوئے کہا۔

سورج اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا یہ آواز اشمال کی نہیں تھی۔۔۔ اوہ۔۔۔ میراں ازدیئر "میراں۔۔۔ آپ؟" وہ ہلکی مسکان سے بولا۔

"جی۔۔۔ شکر ہے۔۔۔ کچھ بڑے لوگ نے ہمیں محنت کے بعد پہچان لیا" وہ مسکرا کر بولی۔

"ایسی بات نہیں۔۔۔ آواز مانوس سی تھی۔۔۔ پر یاد نہیں تھا کون" وہ سر جھٹکتے بولا۔

"میں تو کبھی ملی ہی نہیں پھر کیسے جانتے؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھتے تفتیشی انداز سے بولی۔

"اگر اشمال تک رسائی ہے میری تو کیا۔۔۔ اس جڑے لوگوں تک نہیں ہوگی؟" وہ مسکرا کر بولا۔

میراں زیر لب مسکرائی۔
READERS CHOICE

"اتنی رسائی ہے۔۔۔ تو آکر لے کیوں نہیں جاتے اسے؟" وہ ساتھ ہی سنجیدہ ہوتی بولی۔

سورج نے نا سمجھی سے سنا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"کیا مطلب؟" وہ الجھ گیا تھا۔

"اشمال سے شادی کریں گے؟" میراں نے مدے کی بات کی۔

سورج نے حے یقینی سے فون کو نظروں کے سامنے کیا پھر کان سے لگایا۔

"لیا مطلب اس سب باتوں کا؟" وہ الجھ کر بولا۔

"شادی کریں گے؟۔۔۔ یا صرف ٹائم پاس ہے وہ؟" میراں کی واز سنجیدہ تھی۔

"میں شادی کروں گا۔۔۔ ٹائم پاس نہیں ہے وہ۔۔۔ مگر اسکی رضا کے بنا نہیں" وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔

"سنیں۔۔۔ کل دوپہر 3 بجے۔۔۔ دی روز ہو ٹیل سے اسے اٹھالینا" وہ دروازے کی طرف دیکھتی جلدی سے بولی۔

"کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کسے۔۔۔ اشمال کو۔۔۔ کیوں سب۔۔۔ خیر؟" وہ سٹپٹا کر بولا اسے یہ لڑکی پاگل لگ رہی تھی۔

"اشمال نیڈ زیو سورج بھائی۔۔۔ وہ کبھی آپ سے نہیں کہے گی۔۔۔ نا آپ سے شادی کیلئے ہاں کرے گی۔ جو کرنا

ہے کل ہی کرنا ہے۔۔۔ اور کل اسے ہو ٹیل سے اٹھالینا۔۔۔ میں اسے لے اوں۔۔۔ اور نکاح پہلی فرصت میں کر

لینا۔۔۔ اس اریکویسٹ۔۔۔ اور کیسے کرنا سب۔۔۔ یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ کل ورنہ کبھی نہیں" وہ بار

بار دروازے کو دیکھ رہی تھی کہ کہیں اشمال آنا جائے اقر فون پر موجود بوندو سمجھ نہیں رہا تھا

سورج کافی الجھا ہوا تھا۔
READERS CHOICE

"او کے؟؟؟؟؟؟؟؟۔۔۔ اور یہ اشمال کا نمبر ہے" وہ اسکی گم آواز پر دوبارہ بولی۔

"کل نہیں۔۔۔ مطلب کبھی نہیں؟؟" وہ کچھ سوچتے دوبارہ بولا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"بلکل۔۔۔ کل نہیں۔۔۔ تو پھر ہمیشہ کیلئے اشمال کو بھول جائیں" وہ فوراً سے کہتی کال کاٹ گئی۔
کیونکہ دروازہ کھل چکا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔ رنگ اڑا ہوا کیوں تمہارا؟" اشمال اسکی اڑی رنگت دیکھتی بولی۔

"نتھنگ۔۔۔ سب ٹھیک تھا؟" میراں نے نفی میں سر ہلاتے بات بدلی۔

"یار ڈرامے ہیں لڑکیوں کے۔۔۔ ڈین نے تو بلایا ہی نہیں۔۔۔ ایویں ہی نیچے جانا پر اتنا" وہ من بناتی غصے سے بولی۔
اور میراں نے لبوں کو پیوست کر کے ہنسی ضبط کی۔

"تمہاری وجہ سے اب جھوٹ بھی بولنے پڑتے ہیں" وہ دل میں اشمال کو دیکھتی بول اور ہنستے رائیڈنگ ٹیبل ہر بیٹھ گی۔
"آؤ تمہیں ایک کلپ دکھاؤں" میراں نے لیپٹاپ آن کرتے اسے اواز دی جو اسکی آواز پر ساتھ کرسی کھینچتے بیٹھ گئی۔



وہ غصے سے اٹھی اور دھڑاپ کر کے دروازہ کھولا۔

"یہ کیا طریقہ ہے؟" عاصمہ سلطان نے اس آنے والی افتاد پر غصے سے کہا۔

"طریقہ تو آپ بتائیں گی مجھے" وہ حتی الامکان خود کو نارمل رکھتی انکے سامنے آئی۔

عاصمہ سلطان نے نا سمجھی سے اس کی بات کو سنا۔
READERS CHOICE

"میرے۔ سوالوں کے جواب آپ کے پاس ہیں؟" وہ سینے ہر بازو باندھتے سنجیدگی سے بولی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"کون سے سوال؟" عاصمہ سلطان کو تو یہ ہلی ہوئی لگ رہی تھی انکی اولاد بھی کبھی کبھی ہل جاتی ہے وہ تو خود مانتی بھی تھیں۔

"بتائیں۔۔۔ میرے سوالوں کے جواب ہیں آپ کے پاس؟۔۔۔ نہیں ہیں تو ابھی بتائیں میں۔۔۔ گھر کے کسی اور فرد سے پوچھوں" وہ دوبارہ اسی سنجیدگی سے بولی۔

"تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔۔ یہ تو بتادو کون سے سوال۔۔۔ اپنی ہی ماری جا رہی یو؟" وہ بھی اسے سنجیدگی سے جھڑکتے بولیں۔

"ماضی کے حوالے سے۔۔۔ ہمارے گھر کے متعلق۔۔۔ میرے سارے سوالوں کے جواب دیں گی؟" وہ اب آنکھیں ان پر ٹکاتے ضبط سے بولی کیونکہ اسکے کانوں میں عرش خانزادہ کا کاٹدار لہجہ اور باتیں گونج رہی تھیں اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسکے کان میں ابھی بھی وہی کٹیل باتیں وہیں زہر گھول رہا ہے۔

عاصمہ سلطان کا رنگ فق ہوا تھا وہ اس وقت سے تو ڈرتی تھیں جب انکے بچے انکے مقابل جواب طلب کریں گے اور ان کے پاس ماضی کے پنے کھولنے کی ناہمت تھی نا ہی حوصلہ کہ سب جواب دیتی۔

"ک۔۔۔ کیسا ماضی؟" وہ اپنا گلہ تر کرتے بولی۔ اب بھی امید کچ رہی تھیں کہ وہ انکا شک غلط ثابت کر دے۔

"مام۔۔۔ کیوں کچھ چھپایا جا رہا ہے ہم سے؟؟؟ بچے کیوں سمجھ رہیں سب ہمیں۔۔۔ بتا کیوں نہیں رہے کہ ماضی میں۔۔۔ ایسا۔۔۔ کیا ہو گیا ہے کہ۔۔۔ آپ لوگوں کی زبانوں کو قفل لگ جاتے ہیں؟" وہ چیخ اٹھی تھی اس نے اپنی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

ماں کے تاثرات کو دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک دم سے کنفیوز ہو گئی تھیں اور اسے بہت غصہ ا رہا تھا وہ تو غصے کی پہلے ہی تیز تھیا اور اب ضبط کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

"اپنی آواز نیچی رکھو فلک۔۔۔ ماں ہوں تمہاری۔۔ خبردار میرے سامنے آواز کو اونچا کیا۔۔ زبان نکال کر ہاتھ میں رکھ دوں گی؟" وہ اس کے چیخنے ہر گرجدار لہجے میں بولیں۔

فلک نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا جنہوں نے ہمیشہ لاڈ اٹھائے تھے اب اس سے کیسے بات کر رہی تھیں۔
"م۔۔ مام" وہ حیرانی سے انکا لہجہ سنتے بولی۔

"کیا مام؟۔۔۔ اور یہ کیا تم نے ماضی کا رولا اڈالا ہے؟ جانتے کیا ہو؟ زمین سے صحیح طرح نکلے نہیں ہو تم آج کل کے بچے اور ہم بڑوں پر چڑھ دوڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ تم سب چھوٹے ہو تو چھوٹے رہو۔۔۔ جب ہمیں معلوم ہے کہ کوئی ضرورت نہیں پچھلی باتوں کو دہرانے کا تو ہم تم لوگوں کو جواب بھی کیوں دیں؟۔۔۔ خبردار میرے سامنے اونچا دوبارہ بولا" وہ اس سے ڈبل گرجدار آواز سے چپ کرا گئیں انکی آنکھوں میں کہیں بھی نرمی کی رمتق نہیں تھی وہ غصے سے اسے گھورتی کمرے سے باہر چلی گئیں۔ اور فلک ششدر سی انکا لہجہ اور الفاظ سمجھنے اور سہنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ماما۔۔۔ کیسے بتاؤں۔۔۔ نہیں جی۔۔۔ سکتی۔۔۔ اس کے بنا۔۔۔ اور وہ۔۔۔ جینے نہیں دے گا" وہ آنکھوں میں امنڈنے والے آنسو کو انگلی کی پوروں پر چنتی بڑبڑانے کے انداز میں بولی۔ اس کے اندر کے طوفان جو وہ تو چاہ کر بھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

سامنے نہیں لاسکتی تھی مگر وہ اب یقین سے کہہ سکتی تھی کہ گزر اوقت اتنا بھی اچھا نہیں تھا کہ بتایا جائے مگر تاریخ تو اپنا آپ دکھا دیتی ہے چاہے جتنا بھی چھپالو۔ سب راز ایک دن فاش ہونے کیلئے رہتے ہیں۔



اس وقت میٹنگ روم میں امریکا کی ٹاپ 5 کمپنیوں کے ہیڈ بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ پاکستان کی 2 کمپنیوں کے ہیڈ موجود تھے۔ ایک مراق تھا جو حماد کی جگہ آیا تھا اور دوسرا بالاج چودھری۔

مراق اپنے موائسٹس کلیر کر رہا تھا باقی سب بھی اسکی دی گئی پریزینٹیشن سے متاثر تھے۔

ان 5 کمپنیوں میں سے 3 کمپنیوں نے پاکستان کی کمپنی سے ڈیل کرنی تھی اب کون رضامند تھا یہ ابھی نہیں معلوم تھا۔

بالاج چودھری اس غرور میں تھا کہ اسے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور پرا جیکٹس اسے ہی ملیں گے اور دوسرا وہ مراق کو بچہ سمجھ رہا تھا کہ اس کا بالاج سے کیا مقابلہ۔

اور اسکے مقابل مراق کو بالاج چودھری کی کوئی ٹینشن نہیں تھی یہ ان کی پہلی ملاقات تھی اور وہ اچھے سے جان گیا تھا کہ بالاج چودھری فطرتاً مغرور ہے۔

"مسٹر مراق۔۔ ہم آپ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ میں اپنی کمپنی کی ڈیل آپ سے کرنا چاہوں گا؟" ایک کمپنی کے ہیڈ نے امریکہ ایکسٹ میں مسکرا کر کہا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

بالاج چودھری نے چونک کر سامنے بیٹھے گورے کو دیکھا مگر بولا کچھ نہیں وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے موچھوں کو تاؤ دے رہا تھا

"شکریہ" مراق نے بھی مسکرا کر جواب دیا چلو ایک کمپنی نے تو ڈیل کی۔

"مسٹر مراق ہم سب آپ کے ساتھ ڈیل کرنا چاہتے ہیں مگر کیونکہ صرف تین کمپنیوں کا ایگریمنٹ کا کہا تھا تو تین ہی ڈیپارٹمنٹ کریں گی کیونکہ دو کمپنیاں تو جو اینٹ کام کر رہی ہیں اس لیے ہم تین کمپنیاں آپ سے ہاتھ ملانا چاہیں گی" ایک ہیڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں خوشی سے مراق کو کہا۔

بالاج چودھری بظاہر تو خاموش تھا مگر اندر غصے سے آگ بھڑک رہی تھی۔

"میرے خیال سے بالاج چودھری کی کمپنی اور تجربہ اور کوالٹی اس بچے سے تو کئی گنا زیادہ ہے" بالاج چودھری نے انکی طرف متوجہ ہوتے مراق کا مذاق اڑانا چاہا۔

مراق خاموش رہا کیونکہ اگر وہ وائلنٹ ہوتا تو اسے سائلنٹ کرنا خاصا مشکل ہو جانا تھا۔

"مسٹر بالاج بیشک آپ کی کمپنی اور آپ اچھے تجربہ کار ہیں لیکن مسٹر مراق کو ہم پروجیکٹ دینا چاہیں گے کیونکہ انکی

پریزنٹیشن زیادہ اچھی تھی" ایک ہیڈ نے مسکرا کر کہا وہ سب کے سب مراق کو جو ائن کرنا چاہتے تھے 4 ہیڈ تو اپنی کمپنیاں جو ائنٹ چلا رہے تھے تو 5 کی کل ملا کر 3 کمپنیاں بنتی تھی اور یہ بہت بڑا آرڈر تھا کروڑوں میں بات جانی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

بالاج نے غصے سے مٹھیاں بھیجنے لیں اسے تو کبھی مات نہیں ملی اور اس وقت غصے سے اسکا خون خول رہا تھا کہ ایک لڑکا اسے مات دے گیا؟ اس نے غصے سے میز کو ٹھوکر ماری اور کوٹ درست کرتا باہر کی طرف بڑھا پھر رکا اور مکروہ مسکراہٹ سے مراق کو دیکھا مراق کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"پاکستان میں ملیں گے اچھی جان پہچان کے ساتھ" وہ مراق پر ہنستا ردو میں بولا اور مونچھوں کو تاؤ دیتا روم سے باہر چلا گیا۔

"کیا کہا انہوں نے؟" ان میں سے ایک نے انگلش میں پوچھا ان کے لیے اردو کونسا آسان زبان تھی۔
"کچھ نہیں مبارکباد دے رہے تھے" مراق نے مسکرا کر کہا اب وہ کیا بتاتا کہ کیا کہا تھا اس نے۔

"سر۔۔ کیا کرنا ہے اب؟" بالاج چودھری کے ساتھ ساتھ چلتا اسکا اسسٹنٹ بولا۔
بالاج چودھری نے گاڑے کے ہاس قدم روکے اور مڑ کر اسے دیکھا جو بالاج کے حکم کے انتظار میں تھا۔
"مجھے۔۔ وہ پاکستان میں نظر نہیں آنا چاہیے" وہ کڑے تیوروں سے کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔
اسسٹنٹ نے سر کو خم دیا اور دروازہ بند کیا۔

اور وہ بالاج چودھری کی دھواں اڑاتی گاڑی کو دور جاتے دیکھتا رہ گیا۔ یہ بڑے لوگ کیسے گناہ کر دیتے ہیں اور کروا بھی۔



عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میرا کوئی فون کیوں نہیں اٹھا رہا؟؟؟" میراں جو کب سے گھر کے نمبر ڈائل کر رہی تھی کسی کا نمبر مل ہی نہیں رہا تھا حماد کال ملازم نے اٹھائی تھی اور بتایا تھا کہ وہ دوائی لے کر سو رہے ہیں سو اس نے دوبارہ فون اپنے بابا کو نہیں کیا مگر نامراق کالگ رہا تھا نا ہی عرش کا وہ تو بس بات کرنا چاہر ہی تھی مگر اب اس کی حالت غیر ہو رہی تھی من میں سو سو سے آرہے تھے۔

"حوصلہ رکھو۔۔۔ ہو سکتا ہیں بڑی ہوں۔۔۔ یونی بھی تو عرش بھائی جاتے ہی ہیں ہو سکتا ہیں بڑی ہوں" اشمال نے اسکے ساتھ بیٹھتے کہا۔

"عرش بھائی جتنے مرضی بڑی ہوں اشو۔۔۔ میری کال اگنور نہیں کرتے۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا کہ میراں عرش خا زادہ کو کال ملائے اور وہ اٹھائے نامراق سے ایسی نااہلی کی ید کی جاسکتی ہے وہ بڑی ہو تو فون دور رکھتا ہے مگر بھائی... میرا دل بیٹھا جا رہا ہے نجانے کیوں نہیں اٹھا رہے" وہ فکر مند سی بولی اسکے لیے فی بات تھی اور عجیب بھی کہ اسکا بھائی فون نہیں اٹھا رہا جو اسکی چھوٹی سی مس کال کو بھی اگنور نہیں کرتا تھا۔

"تم ایسے ہی سٹر لیس لے رہی ہو اور کچھ نہیں" اشمال نے اسکی فکر دور کرنی چاہی۔

تبھی اشمال کا فون رنگ ہوا۔ دونوں نے بیک وقت سکرین دیکھی جہاں سورج کا نام جگمگا رہا تھا۔

اب میراں کو تو علم تھا کہ بات کیا ہے اور اشمال کو تو کچھ خبر نہیں تھی کہ کل میراں نے کیا کام کیا ہے۔ میراں نے ایک سیکنڈ میں پلین بنایا اور جھپٹ کر موبائل اسکے ہاتھ سے لیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میراں۔۔ وہ سورج۔۔ کی کال ہے" اشمال بوکھلاتے بولی اس کے لیے نی بات تھی کیونکہ نمبر اشمال کے پاس تھا

سورج کے پاس نہیں

"تو۔۔" میراں ک فھے اچکتی کال آن کر گی۔ اشمال کامنہ کھل گیا اسکی تیزیاں دیکھ کر وہ خود ہوتی تو کبھی بھی فون نا اٹھاتی۔

"ہیلو ! "میراں نے آرام سے کہا۔

"وقت بتاؤ؟" آگے سے سورج نے فوراً آواز سے پہچان لیا تھا۔

"آپ بتائیں؟ کس سے بات کرنی ہے؟" وہ اشمال کو زرا بھی شک نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔ اشمال بھی ہما تنگوش

اسے ہی سن رہی تھی سورج کے نام پر پھر سے دھڑکنوں نے ادھم مچا دیا تھا۔

"ابھی 20 منٹس میں ہو ٹیل کے باہر نظر آؤ" آگے سے حکم سنایا گیا اور کال کٹ۔

میراں نے موبائل کو سامنے کیا۔

"کیا۔۔ ہوا۔۔ کیا۔۔" کہا؟" اشمال نے فوراً زے میراں سے ہو چھا۔

"اس نے کہارا نگ نمبر وہ کہیں اور کال ملا رہا تھا شاید نمبر غلط لکھنے سے کال غلط چلی گی" میراں نے لا پرواہ انداز سے

اشمال کو بتایا۔
READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"رانگ۔۔ نمبر؟" اشمال کا دل ایک دم بجھ سا گیا چاہے بات نہیں کرنی تھی مگر وہ چاہتی تھی کہ وہ ہمیشہ کی طرح اب بھی تڑپے اسے بات کرنے کیلئے اور وہ اسے ستائے کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتی حالانکہ وہ تو ڈھیٹر ساری باتیں کرنا چاہتی تھی۔

"صحیح۔۔۔ اسے رانگ لی لگنا چاہے۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہا سے کسی بھی قسم کی شہ ملے" اشمال نے خود کو نارمل کرتے کہا۔ میراں سے اسکا اداس چہرہ چھپا نہیں تھا۔

"اب تو۔۔ سارے نمبرز ہی درست یوں گے" میراں نے مسکرا کر کہا

"کیا مطلب؟" اشمال کے سر کے اوپر سے گزری تھی بات

"اچھا پاس میں ہی ہو ٹیل ہے 10 منٹس بھی نہیں لگنے بڑی بھوک لگی ہے چل چلیں" وہ اشمال کو کھینچتی اس کے جواب سے پہلے ہی کمرے اے باہر لے گی۔ اور وہ ارے ارے کرتی اسکے ساتھ کھینچتی چلی گی۔

تقریباً دس پندرہ منٹس میں ہی وہ پیدل چل کر ہو ٹیل کے باہر تھیں۔

میراں نا محسوس انداز سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"چل اب اندر لے تو آئی پے اب باہر بیٹھ کر کھانا ہے؟" اشمال نے اسے وہی کھڑے دیکھ کر مر کر کہا کیونکہ وہ کچھ سٹیپس سیڑھیوں کے چڑگی تھی۔

"ہاں" ابھی میراں نے اتنا ہی کہا کہ اسے سورج اشمال کے بالکل پیچھے نظر آیا جو اندر کا دروازہ کھول کر آیا تھا۔ میراں کی سانس سوکھ گی تھی یہ زندگی کا پہلا ہی واقعہ تھا کہ اسکے سامنے ایک لڑکی کیڈنیپ ہونے لگی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"چن مکھنا۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں" سورج کی گھمگھیر آواز اشمال کے کانوں میں گونجی اس نے جھٹکے سے سر موڑ کر دیکھا جو مسکرا کر اسے نے حد نزدیک کھڑا تھا۔

اشمال نے دوبارہ جھٹکے سے میراں کو دیکھا جو کانوں کو ہاتھ لگاتی سوری بول رہی تھی اور اپنے قدم پیچھے لے رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی سورج نے اسکے ناک پر رومال رکھا اور وہ چند سیکنڈز میں سورج کی باہوں میں جھول گئی۔



"بس کرو فلک۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔ جب تائی جان نے بتانے سے منع کر دیا یہ تو کیوں تم خود کو عزاب میں ڈال رہی ہو؟" دانیل غصے سے بولی

اور فلک نے جو گرز کے تسموں کی گرا لگائی اور سپاٹ چہرے سے دانیل کو دیکھا جو کڑے تیوروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"اتنا آسان نہیں۔۔۔ جتنا تم نے سمجھ لیا یہ" وہ سنجیدگی سے کمتیا لماری کی طرف بڑھی۔

"ایسا کیا کہہ دیا عرش بھائی نے جو تم۔۔۔ سیدھا ان کے گھر جا رہی ہو د فنائے ہوے مردوں کو اکھیرنے؟" وہ بالکل

بھی متفق نہیں تھی فلک کے فیصلے سے جو سیدھا عرش سے بات کرنے کیلئے اس کے گھر جا رہی تھی یا جہاں بھی وہ

ملے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟؟ کسی کو پتہ لگ گیا تو؟ کوئی نقصان ہو گیا تو؟ فلک ہوش کے ناخن لو" داینین اسے جیکٹ نکالتے دیکھ کر دانت میس کر بولی۔ اسکو غصہ بھی آ رہا تھا اور فکر بھی مگر فلک اس کی کسی بات کی طرف دھیان نہیں دے رہی تھی جس سے اور اسے غصہ چڑھ رہا تھا۔

"اب تم خاموش رہو۔۔۔ میں کم سے کم وہ لڑکی بالکل بھی نہیں جو خود پر کی گئی کوئی بھی بات سکون سے سہہ سکے۔" وہ سرد نگاہوں سے شیشے کے سامنے کھڑی اپنے عکس کو دیکھتے بولی دوبارہ سے عرش کے الفاظ اسکے کانوں میں گونجنے لگے تھے۔ اس نے ضبط سے آنکھیں بند کیں۔

"پلیز میری بات سمجھو۔۔۔ یہ سراسر بیوقوفی ہے، گھر میں مجھ سے کسی نے ہو چھ لیا تو۔۔۔ کیا کہوں گی؟ مہارے بھائی نے ہو چھ لیا تو کیا کہوں گی؟؟ تم وہاں کیسے جاؤ گی؟؟؟؟؟" داینین اس کے پیچھے کھڑی خوف سے بولی اسکی آنکھوں میں صاف خوف تھا۔ اسے تو بیوقوفی لگ رہی تھی ایسے منہ اٹھا کر ڈائریکٹ عرش کے گھر جانا۔

"سنجھال لینا۔۔۔ نہیں سنجھال سکی۔۔۔ تو مدعا مجھ پر ڈال دینا۔۔۔ جب یہ لوگ جنہیں تم گھر والے کہہ رہی ہو، وہ میری حالت سمجھنے سے قاصر ہیں تو۔۔۔ میں کیوں فکر کروں؟؟؟" وہ چہرے پر ماسک باندھتے کٹیل لہجے سے بولی۔ اسکی آواز میں لچک نہیں تھی وہ جو دماغ میں ٹھان لیتی تھی وہ کر کے رہتی تھی۔

داینین ششدر سی اسکی بات ہر اسے دیکھنے لگی۔

داینین کو یوں خاموش دیکھ کر وہ گہرا سانس لیتے اسکے سامنے آئی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تم تو سمجھو۔۔۔ جس نے کبھی کسی لڑکے کو دیکھا نہیں اب اگر اس کے دل میں کوئی ہے تو صرف عرش ہے۔۔۔ میرے میں اسے کھونے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔ اس سے پہلے کہ کوئی بھیانک واقعہ رونما ہو مجھے یہ مسئلہ سلجھانا ہے۔۔۔ مجھے یہ سب صحیح کرنا ہے۔۔۔ ورنہ میں اسے کھودوں گی۔۔۔ اور اگر کھود پانا۔۔۔ تو فلک کی شکل دیکھنے کیلئے یہ زمین ترس جائے گی" وہ آنکھوں میں امنڈنے والی نمی کو ہاتھ سے صاف کرتے تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئی۔

دائین ساکت تھی خاموش۔ اسے اسکی حالت سمجھ آرہی تھی لیکن اس کے پاس جواب نہیں تھا مگر پھر بھی فلک کیلئے ایسے جانا بہت خطرناک تھا۔

"ف۔۔۔ فلک؟" وہ ہوش میں آتی اسے کمرے میں نادیکھتی کمرے سے تیزی سے باہر کی طرف بھاگی جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے وجہی کو دیکھ کر بری طرح اس کے قدم رکے۔ وہ بوکھلاتی حواس باختہ خوف سے وجہی کو دیکھنے لگی۔

وہ تو فلک سے بات کرنے آیا تھا مگر سامنے دائین کی یہ حالت دیکھی اسے لگا شاید اسے دیکھ کر ڈر گئی ہے۔

"کیا بات ہے۔۔۔ ڈرتی بھی ہیں آپ؟" وجہی ہلکی مسکراہٹ سے بولا۔

دائین نے سوکھے لبوں پر زبان پھیری وہ جانتی تھی کہ وہ پوچھے گا فلک کے بارے میں اور وہ کیا جواب دے گی۔

"ج۔۔۔ جی۔۔۔ بس۔۔۔ وہ۔۔۔ میں" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا جواب کیا دے۔

"آریو اوکے دائین؟" وجہی اسکی زبان کی لڑکھڑاہٹ دیکھ کر تشویش سے ہو چھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ج۔ جی۔۔ بس وہ۔۔ مجھے زرا کام ہے" وہ فٹافٹ سائیڈ سے گزر کے جانے لگی۔

"ارے رکو" وجہی نے اسکی بازو پکڑی تو اسنے سہم کر اسے دیکھا

"رنگ کیوں اڑا ہوا ہے؟ کیا بات ہے؟۔۔ اور فلک کہاں ہے؟ اندر ہے؟" وہ کسی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے اندر جھانکتے بولا۔

"جی۔۔ وہ ابھی انعم کے ساتھ گئی ہے۔۔ انعم کے گھر میں۔۔۔ میلاد تھانا۔۔ تو بس وہیں گئی" دانیل نے نا محسوس انداز میں بازو چھڑاتے کہا۔

وجہی نے اسکی حرکت نوٹ کی تھی۔

"اچھا؟۔۔۔ کب گئی؟" وہ گھڑی پر وقت دیکھتے بولا جو دوپہر کے 3 بج رہی تھی۔

"جی ابھی آدھے گھنٹے پہلے۔۔ اچھا مجھے ریسرچ کرنی ہے" وہ جتنی جلدی سے اپنے کمرے میں جاسکتی تھی گئی۔ اس نے پہلی دفعہ وجہی سے جھوٹ بولا تھا اور اسکا خوف سے برا حال تھا۔

دانیل کا انداز بالکل مختلف تھا۔ وجہی کیلئے تو بالکل نئی اور عجیب بات تھی۔ کیونکہ اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ اس سے کترا رہی تھی حالانکہ وہ ہمیشہ اس کے پاس ہوتی شرارتیں کرتی اگر وہ روکتا تو رک جاتی اسکی شرارت بھری محبت بھری باتوں کو سن کر لال کندھاری ہو جاتی مگر بھاگتی ناجب تک وہ آزادی نادی تا اور آج وہ پاس آنے سے گریز کر رہی تھی۔ وجہی کو بہت شدت سے اسکا انداز چبھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ہو سکتا ہے۔۔۔ مجھے لگا ہو" وہ پھر بھی خود کو تسلی دیتا اپنے روم کی طرف بڑھا پھر رک کر پلٹ کر سامنے داینین کا کمرہ دیکھا جس کا دروازہ بند تھا جو کبھی بند نہیں ہوتا تھا وہ ابھی آفس سے لنچ کیلئے آیا تھا اور فلک سے کچھ ڈاکو منٹس سائن کروانے تھے مگر وہ خود الجھ گیا تھا اب اس کا ارادہ تھا کہ جب شام کو وہ گھر آئے گا تو بات کرے گا داینین سے۔



سورج نے احتیاط سے اسے بیڈ پر ڈالا۔ اس پر کچھ زیادہ ہی کلون فورم کا اثر ہو گیا تھا شاید جو بے ہوش کم اور مردہ زیادہ لگ رہی تھی مگر سورج جانتا تھا کہ وہ بیہوش ہی ہے۔

اسے لٹا کر کمفرٹر اس پر دیا۔ بے ساختہ نظر اسکے چہرے پر پڑا۔ موٹی کالی آنکھیں جو اب پردوں میں چھپی تھیں پنک سے گال گندمی سفید رنگ بھرے بھرے ہونٹ جن کا رنگ ایسا تھا جیسے لال گلاب پر ہلکی ہلکی مٹی لگادی جائے۔ اور ان سب پر بھاری دائیں آنکھ کے کونے میں تل۔

وہ دم بخود اسے دیکھ رہا تھا۔ ایک عرصے بعد اس نے یوں اٹھال کو بنار کے دیکھا تھا۔ اسے تو وہ تاریخ بھی یاد نہیں تھی جب آخری بار جی بھر کر اسے دیکھا تھا۔ وہ جتنی معصوم جتنی پیاری پہلے تھی اب اس سے بھی کئی زیادہ قاتل روپ دھاڑ چکی تھی اور دو آتشہ حسن ہو گیا تھا اس کا ان 32 سالوں میں وہ کتنی خوبصورت ہو گئی تھی۔

"کاش۔۔۔ کاش میں۔۔۔ تمہارا حسن بڑھتے ہوئے۔۔۔ تمہارے ہونٹوں کی گلابی بھرتے ہوئے دیکھتا۔۔۔ کاش میں تم سے کبھی دور ہوتا ہی نہ۔۔۔ تمہارے پاس رہتا۔۔۔ کاش میں۔۔۔ اس وقت ہمت کر لیتا" وہ اسکے گال کو سہلاتا ہمکلام تھا بات کرتے اسکی آنکھوں کے کونے بھیگ رہے تھے۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"اشمال۔۔۔ میری۔۔۔ یعنی سورج کی اشمال۔۔۔ تم دیکھنا۔۔۔ اب کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی تمہیں۔۔۔ جیت لوں گا تمہیں۔۔۔ اتنی محبت سے جیتوں گا۔۔۔ کہ میرے سے عشق محبت کے علاوہ تمہارے پاس۔۔۔ جاناں کوئی دوسرا اوپشن نہیں رہے گا۔۔۔ چن۔۔۔ کھنا۔۔۔ چن میریا۔۔۔ میری جند" وہ سرشار سا اسکے ماتھے سے سر جوڑے بول رہا تھا۔ مگر اس وقت وہ اسکی کوئی بات سننے سے قاصر تھی کیونکہ سورج چودھری جس نے پہلی دفعہ کسی کو کڈنیپ کرنا تھا رومال پر بہت سارا کلوروفورم لگادیا تھا یہ سوچ کر کہ شاید ایک ڈھکن سے نابے ہوش ہو۔ یعنی سورج چودھری اشمال سے ڈر رہا تھا۔

پھر اسے مسکرا کر دیکھتا کمرے سے باہر آیا۔

"عرش؟ تو یہاں؟" وہ جب لاؤنج میں آیا تو عرش کو صوفے پر سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر حیرانی سے بولا کیونکہ عرش کبھی بھی بنابلے اسکے فارم ہاؤس پر نہیں آتا تھا۔

عرش نے اسکی آواز پر سراٹھا کر اسے دیکھا

"تو ٹھیک ہے؟" وہ عرش کی سرخ آنکھیں دیکھتا قمندی سے بول اوہ اس کے پاس ابھی بیٹھا نہیں تھا۔

عرش اٹھا اور سیدھا اسکے گلے لگ گیا۔ سورج نے حیرانی و پریشانی سے اسکے گرد بازو کیے۔

"آریو اوکے؟ کچھ ہوا ہے کیا بتا؟؟؟" وہ اسکی سخت پکڑ پر تڑپ کر بولا۔

"بھائی۔۔۔ سنبھال لو مجھے۔۔۔ میرا دماغ۔۔۔ خراب ہو رہا ہے" وہ نم آواز سے بچوں کی طرح اسکے کندھے پر سر رکھے بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"عرش؟۔۔ کیا ہو گیا یار؟ تو میرا جگری بھائی ہے دوست ہے میرا۔۔ ایسے کیسے دل چھوڑ سکتا ہے؟" وہ اس کے کمر پر تھکی دیتے بولا

"بابا بھیک نہیں ہیں۔۔۔ وہ آج بھی۔۔۔ ان کیلئے تڑپتے ہیں۔۔ ان کے نام پر اداس ہو جاتے ہیں۔۔۔ میری ماں ہی کیوں؟ میری ماما نے ہی کیوں کیا؟" اب باقاعدہ رو پڑا تھا اس کے کدھے ہر سر رکھے سورج نے ضبط سے آنکھیں بند کرتے زور سے اس کے گرد بازو جمائے کیے۔
"اچھا یہاں بیٹھ" وہ اسے حوصلہ دیتا صوفے کی طرف لاتے بولا۔
عرش نڈھال سا صوفے پر بیٹھا

"جس خاندان سے مجھے۔۔۔ سب سے زیادہ۔۔ نفرت تھی۔۔ اسی خاندان سے اسکا تعلق کیوں ہے؟۔۔۔ وہ وہاں ہی کیوں آئی؟؟؟۔۔۔ وہ کسی اور خاندان کی بیٹی بن جاتی نا۔۔۔ کیوں؟" وہ سر کو زور سے جکڑتا جنونی کیفیت سے بولا۔

"کون؟ کس کی بات کر رہا ہے؟" سورج نے اسکی باتوں پر حیرانی سے پوچھا۔
"فلک۔۔۔ فلک المیر۔۔۔ سلطان۔۔۔ کیوں۔۔۔ بھائی بی۔۔۔ کیوں؟" وہ دانتوں کو کچکچاتا بولا سر بری طرح بھاری تھا ساری رات جاگا تھا ایک سیکنڈ میں بھی آنکھ نہیں بند ہوئی تھی۔ دماغ پر بدلے انتقام جنون سوار تھا۔
سورج نے چونک کر اسے دیکھا۔

بِسْمِ بَہُط

عرش فلک

"فلک؟۔۔۔۔۔ یہ کیسے؟" سورج زیرِ لب بڑبڑایا کیونکہ عرش نہیں جانتا تھا کہ سورج کا لنک سلطانز سے ہے اور

وہ اس وقت بتا کر عرش کو اپنے خلاف نہیں کر سکتا تھا اسکا جگری بھائی جیسا دوست تھا۔

"اچھا کچھ کرتے ہیں تم حوصلہ کرو" وہ عرش کی کمر پر تھکی دیتا بولا۔ اسے عرش پر کافی ترس آرہا تھا مگر ابھی اس کے

ہاتھ میں کچھ نہیں تھا وہ جان گیا تھا کہ اب تاریخ اپنا آپ منوا کے رہے گی اور اس ادھوری داستان کا اختتام بھی اب ہو

6

عرش کا سیل رنگ ہوا اور یہ سکیر ٹی الرٹ تھا۔ اسنے ناچاتے ہوئے بھی دیکھنا پڑا۔ جیسے ہی نو ٹیفیکیشن پر کلک کیا تو

سامنے وڈیو آن کی جسس میں کوئی بلیک کو سٹیوم یعنی بلیک جیکٹ براؤن یا ڈارک شیڈ میں پینٹ پہنے چہرے پر ماسک

لیے اسکے کمرے کی کھڑکی سے اور آیا تھا اور اسکی کھڑکی کی دیوار سے لگ کے بیٹھ کر شاید سانس لے رہا تھا۔

عرش نے آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا پھر اسے پہچانتے آنکھیں حیرت سے کھل گئیں مگر ساتھ ہی غصے سے آنکھوں

میں مزید سرخی دور آئی۔ موبائل پر پکڑ سخت ہو گئی۔ جھٹکے سے اٹھا۔

"کیا ہوا؟" سورج اس کے غصے والے تاثر دیکھ کر بولا۔

"دماغ ٹھکانے لگانے اور ٹانگوں کو سکون کروانے" وہ چلتے چلتے بوکا اور داخلی دروازے باہر نکل گیا۔

سورج اس دھوپ چھاؤں شخص کو بس دیکھتا رہ گیا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ کافی سخت طبیعت کا ہو گیا تھا اور

الجمہا ہوا بھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سورج اس کے پیچھے نہیں جاسکتا تھا کیونکہ ایک زما داری وہ کمرے میں کچھ دیر پہلے چھوڑ کر آیا تھا جو کسی بھی وقت جھاگ سکتی تھی۔



"اللہ۔۔ اشمال کی حفاظت کرنا۔۔ سب سنبھال لینا" میراں کمرے میں آتی دل سے بولی اس کے بغیر کمرہ ادھورا تو لگنا تھا مگر یہ ضروری تھا۔ 2 منٹس میں میراں نے مکمل طور پر گھر چلے جانا تھا مگر اشمال اسی ہوٹل میں کی سالوں سے رہ رہی تھی اور آگے جب تک اپنا گھر نہیں مل جاتا تھا وہ یہیں رہنے والی تھی اور وہ جانتی تھی کہ اشمال کا جینا اس سڈ اور اسکے گروپ نے حرام کر دینا تھا اسی لیے اس نے سورج کے حوالے کیا وہ جان گی تھی کہ وہ اسے ہر گرم سرد ہوا سے بچالے گا۔

وہ گہرا سانس لیتی واشر و فرم ہونے کیلئے بڑھی کہ زور سے دروازہ ناک ہوا۔ میراں نے ناگوار نظر دروازے پر ڈالی۔ جو دروازہ بجار ہا تھا شاید ہاتھ ہٹانا بھول گیا تھا۔

وہ سخت بد مزاج ہوتی دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھولا تو سامنے مہرین حواس باختہ کھڑی تھی۔

"کیا ہوا۔۔ تمہیں؟۔۔ ایسے دروازہ کیوں بجار ہی تھی؟ اور اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟" میراں اسکی اڑی رنگت اور

خوف سے بڑی کھلی آنکھوں کو دیکھتی بولی

"میر۔۔ میراں۔۔ وہ فیزی کا قتل ہو گیا ہے" وہ پھولی سانس سے بولی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"کیا۔۔۔ کس کا فیزی کا؟؟۔۔۔ تم مزاق کر رہی ہو؟" میراں چیخ کر بولی اس کیلئے یہ بہت بڑی بات تھالی اور ناقابل یقین ابھی پر سوچو تھ تو فیزی کے ساتھ بحث ہوئی تھی۔

"مزاق نہیں کر رہی۔۔۔ سچ میں۔۔۔ اور اسکا قتل۔۔۔ سڈ نے کیا ہے" وہ اور خوفزدہ سے بولی۔
میراں ششدر سی اسے دیکھنے لگی یہ بات شکڈ سے کم نا تھی۔

"نہیں۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ فیزی۔۔۔ کا قتل۔۔۔ سڈ نے؟ نہیں؟" میراں کو یقین نہیں آ رہا تھا۔
"ہاں آو۔۔۔ اسکی باڈی تھرڈ فلور پر پڑی ہے آو" وہ میراں کو بتاتی اسے کھینچتی بولی۔

میراں بھی اسکے ساتھ تیزی سے بڑھی۔ ایک ناقابل یقین خبر تھی جو اسے ملی تھی۔
وہ دونوں تیزی سے اوپر کی طرف بڑھیں تھرڈ فلور پر لڑکیوں کا رش لگا ہوا تھا۔ میراں تیزی ان کے درمیان سے نکلتی آگے بڑھی اور اسکے قدم ساکت ہو گئے اور آنکھیں مزید کھل گئیں۔
فیزی الٹی زمین پر تھی اور اس کے چاروں طرف خون ہی خون تھا۔
"یہ۔۔۔ کیسے؟" وہ حیرانی سے بولی۔

"میراں۔۔۔ سڈ نے اسکے ارپر گولی ماری۔۔۔ فورن کی ڈیٹھ ہوگی تھی" ایک لڑکی جو میراں کے پاس کھڑی تھیا سے دیکھتے بولی۔ میراں نے حیرت سے دیکھا۔

"پر کیوں؟۔۔۔ وہ اسکی بیسٹ فرینڈ تھی" میراں نے شکڈ لہجے میں کہا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"پتہ نہیں۔۔ لڑکیاں کہہ رہی ہیں کہ فیزی اسکے پیچھے غصے سے کسی بات ہر بول رہی تھی کہ سڈ نے ہلٹ کر ریوالور نکال کر سیدھا گولی ماردی اور دوبارہ ریوالور کو پینٹ میں رکھتے ہو سٹل سے چلی گی۔۔۔ یہ کوئی آدھے گھنٹے پہلے کی بات ہے" وہ مزید ہراساں ہوئے اسے بولی۔

میراں کے اندر خوف سرائیت کر گیا مسی باڈی کو اس طرح خون میں لت پت دیکھنا اس کے لیے ایک بیت بڑا حادثہ تھا اور پہلی دفعہ دیکھا تھا اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا اس مزید کھڑا نہیں ہوا گیا تو وہ واپس تیزی سے دوڑتی اپنے کمرے کی طرف آئی عجیب سا خوف اسکے اندر آ رہا تھا اسکے ہو سٹل میں قتل ہو گیا تھا اور یقیناً یہ بات سیف نہیں تھی وہ سڈ کا شکار بھی بن سکتی ہے کیونکہ وہ اکثر اسے ہی تو ٹارگٹ رکھتی ہے۔

اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور گھبرا کر واشروم کی ٹھنڈے ہانی کے کتنے چھٹے چہرے ہمارے۔ اتنا دل گھبرا رہا تھا کہ واش بء سن سے نکلنے والا تھنڈا پانی ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے کتنے گھونٹ پی گی۔ پھر تیزی سے باہرائی اور اپنا سیل نکالا۔ اسے اپنے بھائی یا باپ کو کال کرنی تھی۔

کانپتے ہاتھوں سے لسٹ نکالی سامنے ریسنٹ کال لوگ میں مراق کا نمبر تھا شاید اس کی طرف سے مس کال تھی جو میراں کو پتہ نہیں لگا تھا۔

اس نے ڈرتے گھبراتے جلدی سے مراق کو ہی کال ملا دیا۔

کال جارہی تھی مگر وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔

"کال اٹھاؤ" اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہو رہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

4 3 دفعہ کال ملا مگر اس نے نا اٹھائی۔ اسے خوف سے یہی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اور کسے کال کرے۔ دوبارہ سے مراق کو کال ملائی۔

اور اس بار کال اٹھالی گئی۔

"ہیلو" نیند سے ڈوبی آواز ابھری

"او تھینک گاڈ۔۔۔ مراق۔۔۔ مراق" وہ اس کی آواز سنتے ہی رو پڑی بری طرح گھبرا گئی تھی وہ۔
مراق کی جھٹ سے آنکھ کھلی۔

"میرو۔۔۔ کیا ہوا ہے؟" وہ تیزی سے خود سے کمفرٹ اتارتا بولا۔

"مجھے لے جاؤ۔۔۔ مج۔۔۔ مجھے۔۔۔ ل۔۔۔ لے جاؤ" وہ خوف سے بولی اسکی آواز میں صاف لکھڑا ہٹ تھی۔
"میں۔۔۔ آ۔۔۔ رہا۔۔۔ ہوں" وہ فون بند کرتا فٹاک سے اٹھا۔ اسکی میرو پریشان تھی وہ سکون کی نیند کیسے سو جائے۔



گاڑی خانزادہ ولا کے باہر رکی۔ دوپہر کے 4 بج رہے تھے اسے ایک گھنٹہ لگا تھا پہنچنے میں۔ اس نے گردن گھما کر گیٹ کو دیکھا جہاں بڑی سی تختی پر خانزادہ ولا لکھا ہوا تھا۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"شرم سے ڈوب مرو۔۔۔۔۔ ظہیر۔۔۔۔۔ زیب۔۔۔۔۔ عرش کی فلک" پھر سے عرش کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے مگر اب اس نے نا آنکھیں بند کیں نا ہی کانوں پر ہاتھ رکھے۔ بلکہ سپاٹ چہرے سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر آئی۔ چل کر گیٹ کے پاس آئی تو گارڈ کھڑا ہو گیا۔

"جی کس سے ملنا ہے؟" گارڈ ادھیڑ عمر کا شخص تھا۔

"اندر عرش ہیں؟" اس نے جواب دیا

"چھوٹے خان تو ایک گھنٹہ پہلے باہر گئے ہیں" گارڈ نے کہا۔

"اور اندر۔۔۔۔۔ حماد نکل تو ہوں گے !" فلک گیٹ کے اوپر سے نظر آتی اونچی منزل کو بغور دیکھ رہی تھی۔

"جی بڑے خاں صاحب اندر ہیں۔ مگر آپ ون؟" گارڈ نے جواب دیا

"میں۔۔۔۔۔ فلک المیر سلطان" فلک نے ایک نظر گارڈ کو دیکھتے کہا۔

"آہ۔۔۔۔۔ آپ سلطان۔۔۔۔۔ المیر بابا کی بیٹی ہیں؟" گارڈ حیرانی و خوشی سے بولا۔

فلک نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟ آپ جانتے ہیں؟" فلک نے حیرت سے پوچھا۔

"کیسے نہیں جانتے؟ ہماری تو زندگی ہی المیر بابا عمیر بابا کو دیکھتے گزرے ہی۔۔۔۔۔ اب نجانے کہاں چلے گئے ہیں

وہ۔۔۔۔۔ بی بی آپ اندر چلی جائیں" گارڈ سے خوشی سنجانے کی شکل ہو رہی تھی تبھی اسے فورن اندر جانے کو کہا۔

بہما بھٹی

عرش فلک

مگر وہ فلک کو مشکل میں ڈال گیا تھا فلک حیران تھی کہ یہاں کے گارڈ تک جانتے ہیں انہیں اور ایک یہ ہیں جن سے سب چھپایا جا رہا تھا۔ اسے تو اندر جانا تھا سو وہ گارڈ نے مسئلہ حل کر دیا۔ عرش نہیں ہے تو کیا ہوا اسکا کمرہ تو موجود ہے نا۔

وہ گہرا سانس لیتی گیٹ پار کر گئی۔

گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی سامنے منزل تک سڑک سی بنی تھی اور سڑک کے اطراف سبز ا تھا طرح طرح کے پھول لگائے گئے تھے۔ وہ متاثر تو ہوئی مگر یہ وقت عرش کے گھر کو سراہنے کا نہیں تھا۔ وہ اب منزل کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھ رہی تھی۔ وہ داخلی دروازے پر رکی۔

اتفاق سے دروازہ کھلا تو سامنے سے 5040 سال کی ملازمہ باہر آئیں اور اسے دیکھ کر رک گئی۔

"آپ کون۔۔ کس سے ملنا ہے؟" وہ فلک کی ڈریسنگ سے جان گی تھی کہ کسی اونچے خاندان کی ہے۔

"میں فلک المیر ہوں۔۔" وہ اس ملازمہ سے بھی بولی کہ شاید یہ بھی سلطانز کو جانتی ہوگی۔ اور ہوا بھی یہی اس ملازمہ کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔

"ک۔ لکھیا۔۔۔ المیر سلطان؟؟۔۔ بی بی مزاق کر رہی ہیں کیا؟" وہ ششدر سی ہوئی۔

فلک نے گہر اسانس لیا یعنی بس وہی ایک گھر کے بچے تھے جہیں حقیقت سے دور رکھا گیا تھا۔

"جی میں ہی ہوں۔۔ المیر سلطان کی بیٹی۔۔ نساء جنت کی جیٹھ کی بیٹی۔۔ عبر سلطان کی بھتیجی" وہ زرا کھول کر اپنا تعارف دینے لگی تاکہ وہ بناروک ٹوک کے اندر جانے دے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ارے بی بی۔۔ سو بسم اللہ۔۔ اندر جائیں۔۔ میں ابھی آئی۔۔ آپ اندر چلیے" وہ خوشی سے بولی آواز بھی نرم آلود تھی۔

وہ ملازمہ بھاگتی باہر کی طرف بڑھی شاید وہ باہر ہی جا رہی تھی مگر اب وہ خاص طور پر فلک کیلئے باہر سے کچھ سامان لینے جا رہی تھی کیونکہ خانساماں اس وقت گھر نہیں تھا۔

فلک نے اسے گیٹ پار کنزکٹک دیکھا۔ پھر چاروں اطراف شاطرانہ انداز میں نظریں گھمائیں۔ اپنی جیکٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور ایک فولڈ اوپن کیا۔ جہاں خازادہ ولا کی تمام انفارمیشن تھی اب اس گھر آنے کا رسک لیا تھا مزاق تھوڑی تھا کہ ایسے ہی آجاتی۔

نقشے میں عرش کا کمرہ دیکھا اور اس کمرے کی کھڑکی دیکھی۔ پھر سر اٹھا کر بائیں جانب دیکھا اس کا کمرہ نیچے ہی تھا مگر کھڑکی اونچی تھی۔ یعنی کھڑکی اونچائی اس کے کندھے جتنی تھی۔ یہ زندگی میں پہلا واقعہ تھا جو اسکے ساتھ ہونے جا رہا تھا کسی کے گھر میں جا کر کسی کمرے میں داخل ہونا وہ بھی کسی لڑکے کے کمرے میں۔

وہ موبائل بیگ میں رکھتی اس کھڑکی کی طرف بڑھی۔ کھڑکی کے پاس رک کر اسے بغور دیکھا۔ شیشے کے دروازے تھے جو باہر کو کھلتے تھے۔

فلک نے دونوں کندھیوں کو پکڑا اور کھینچا دروازے باہر کو کھل گئے اب اندر جانے کیلئے راست صاف تھا مگر کٹھن۔ اس نے گردن موڑ کر ایک دفعہ پھر چاروں طرف نظر گھمائی۔ اور ککسی کے ناہونے کا یقین کر کے گردن سیدھی کی۔ اب اسے بس یہ سوچنا تھا کہ اندر کیسے چڑھنا ہے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

کم سے کم 10 منٹس کی محنت میں وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ سانس بری طرح پھول چکا تھا۔ اندر داخل ہوتے کھڑکی کی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

سانس بھی پھول گیا تھا اور بازو پر خراشیں بھی آئیں تھیں پہلا تجربہ کسی کی کھڑکی پھیلا نگنے کا کافی برابر ہاں شاید اگلی بار اگر پھیلا نگنی پڑی تو بہت بہتر طریقے سے اندر داخل ہو گئی۔

سانس بحال کرتے ایک قسم برساتی نظر کھڑکی ہر ڈالی پھر ہمت کر کے اٹھی۔

کمرے کا بغور جائزہ لیا صاف ستھرا سکن اور ریڈوائٹ کلر کی کمبینیشن میں سب تھادیواریں بیڈ پر دے کشن صوفے چتر رائٹنگ ٹیبل تک اس کلر میں تھا۔

"ایسے کلر لڑکے کب استعمال کرتے ہیں؟ سب کچھ ہی سکن؟" وہ بد مزاج ہوئی سب دیکھ کر کیونکہ وہ ایک نظر اسے اپنا بھی سمجھ رہی تھی کیونکہ اس نے بھی تو جلد یاد پیرادھر ہی آنا تھا۔ اور وہ کمرے کے تھیم کے لحاظ سے شوخ مزاج تھی ریڈ ڈارک بلیو اور نچ ڈارک براؤن ایسے کلر اسے پسند تھے اور ایک یہ مسٹر بوندو سکن اپنے کمرے کو کروا کر بیٹھا تھا۔

وہ سر جھٹکتی رائٹنگ ٹیبل پر سیدھا آئی۔ اس کمرے کی ایک ایک چیز کو پھر کبھی ہاتھ لگا کر محسوس کر لے گی۔

رائٹنگ ٹیبل پر اسکی بکس پڑیں تھیں اس ٹیبل کے اوپر ایک لائبریری جیسی پینٹاگون شکل کی الماری تھی اور وہ بھی سکن تھی۔ اسام 2 بہت ساری کتابیں تھیں۔ ہر خانے میں طرح طرح کی کتابیں اور ان میں زیادہ تر میتھس پر تھیں

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اب وہ کیتھ کا کیڑا جو تھا۔ اس المار میں بس ایک چیز مختلف تھی اور وہ تھی سب سے اوپر خانے میں موجود شائینگ گرین رنگ کی ڈائری۔ اور فلک نے آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا۔

"شائد۔۔۔ اس میں کچھ ملے" اسے شیور نہیں تھا مگر دیکھنے میں کیا حرج۔

پاس پڑی کرسی کو کھینچا اور اوپر چڑھ گئی۔ کم سے کم اس تک ہاتھ تو پہنچ ہی گیا تھا۔

"اللہ جانے یہ لڑکا کیسے کتابیں پکڑتا ہوگا" وہ مشکل سے ڈائری کو پکڑتے بولی۔ اور نیچے اتری۔ نیچے اترنے کیلئے المار کی سائیڈ کو پکڑا تھا جہاں چھوٹا سا حصہ ابھرا تھا۔ اسکی انگلی اس پر آئی اور الماری کی سائیڈ سے ایک دم خلا پیدا ہوا فلک ڈر کر پیچھے پوی اللہ جانے کیا نکلے اس میں سے وہ گھبرا کر دیکھ رہی تھی۔ پھر اسکی آنکھیں ابل کر باہر آنے والی ہو گئیں جب اس خلا میں سے ایک لکڑی کی سیڑھی باہر آئی۔

"واٹ؟" وہ چیخ ہی ہڑی کیونکہ وہ کرسی کھینچ کر کھڑے ہو کر مشکل سے ڈائری تک پہنچی تھی۔ اور اب اسے سنت غصہ آ رہا تھا عجیب بند تھا۔

"تمہیں سمجھنا اتنا مشکل کیوں ہے عرش" وہ زچ ہوتی دانتوں کو کچکا کر بولی۔

"کیونکہ مجھے سمجھنے کیلئے سمجھ کا ہونا ضروری ہے" ایک گھمگھیر سخت آواز کانوں کے بالکل قریب سے آئی۔

فلک جہاں تھی وہیں کی وہیں رہ گئی۔ اور اسکی آواز سے خوف سے جسم میں چیونٹیاں رینگ گئیں۔



"آپ نے کچھ کیوں نہیں کیا ابھی تک؟" وہ اس عورت کے سامنے بیٹھی غصے سے بولی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اس عورت نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اپنے ماتھے کے بل۔۔ اور آنکھوں کی سختی کو ختم کرو۔۔ تم میرے سامنے بیٹھی ہو۔۔ بھولامت کرو" وہ کڑے تیوروں سے سخت آواز میں بولی۔

"میرے سوال کا جواب دیں" وہ مشکل سے خود کو کڑول کرتے بولی۔

"تم نے جو سکارف دیا تھا؟۔۔ کیا وہ سچ میں اسکا تھا؟؟؟؟" اس عورت نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں بالکل۔۔ ابکیا سٹیپ پیپر پر لکھ کر دوں؟" سڈ غصے سے چڑ کر بولی۔ اس کی آواز اونچی ہو گئی تھی۔

اس عورت نے قہر زدہ نظروں سے اسے دیکھا۔ ایک دم سڈ کے گلے پر پکڑ ہوئی اور وہ ہوا میں معلق ہو گئی۔

سڈ کیا نکھیں پوری کھل گئیں کیونکہ وہ کسے طاقت کے قبضے میں ہوا میں تھی۔

"اب اگر۔۔ اونچی آواز سے بات کی۔۔ تو سر کیسے تن سے جدا ہو گا۔۔ اس کا علم۔۔ اس کمرے کے کسی زرے کو

بھی نہیں ہو گا۔۔ فقط تمہارے بغیر سر کے جسم کے علاوہ" وہ عورت سپاٹ زہریلی آواز میں بولیا اور جھٹکے سے اسے

نیچے پھینکا۔ سڈ کا سانس بحال ہوا تو وہ بری طرح کھانسنے لگی۔

اس عورت نے اس سامنے بیٹھنے کی طرف اشارہ کیا۔ سڈ غصہ کنٹرول کرتی اسکے سامنے بیٹھی۔

"پہلی بات۔۔ وہ سکارف۔۔ اسکا نہیں۔۔ دوسری بات۔۔ اس پر لگا خون بھی اسکا نہیں" عورت نے گویا بمب

سڈ پر گرایا تھا وہ حیرانی سے اسکی بات سن رہی تھی ایسے کیسے ہو سکتا تھا اسکو تو یقین ہی نا آیا اس عورت کی بات پر۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"نہیں۔۔ وہ سکارف میراں کا ہی ہے۔۔ اس پر خون اسکے گلے پر کٹ لگنے سے۔ ایا تھا۔۔ مجھے پورا یقین ہے" سڈ نفی کرتے بولی۔

"وہ سکارف اسکا نہیں ہے وہ سکارف۔۔ اسکی کسی سہیلی کا ہے اور اس پر لگا خون۔۔ فیزی کا ہے" اس عورت نے دوسرا دھماکا کیا۔

سڈ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں م 2۔۔ نے تو فیزی کو مار دیا ہے۔۔ کیونکہ وہ میرے رستے میں آرہی تھی۔۔ مگر۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔" اسے کسی طور یقین نہیں آ رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تم نے مارا ہے فیزی کو؟۔۔ نہیں۔۔ تم نے نہیں مارا" اس عورت نے سامنے جلتی آگ کو دیکھ کر پراسرار انداز سے کہا۔

"پھر۔۔ کس نے مارا؟" سڈ کی سانس ہی اٹک گئی اس لی بات ہر۔

"میرے ساتھیوں۔۔ تم نے غلط مواد دیا تھا۔۔ ہاتھ تمہارا تو تھا پراقت ہماری تھی تم کسی کو گولی نہیں مار سکتی۔۔ تمہیں تو پستل پکڑنی بھی نہیں آتی" اس عورت نے آگ پر نظریں گارتے کہا۔

سڈ کے اندر ایک دم سے خوف امنڈ آیا۔

"مطلب۔۔ م۔۔ میرے۔۔ اند۔۔ اندر۔۔ کوئی تھا؟" وہ خوف سے بولی۔

اس عورت نے زرا سی نظر اس پر ڈالی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"کوئی تمہارے اندر نہیں تھا۔۔۔ تم کسی قبصے میں تھی۔۔۔ کیونکہ اس سکارف پر۔۔۔ خوشبو تمہاری تھی" اس عورت نے جواب دیا۔

سڈ کے اندر عجیب طرح کی کیریاں سی چلنے لگ گئی تھیں۔

"میں نے تمہیں۔۔۔ اس عرش کیلئے کچھ کرنے کو کہا تھا۔۔۔ میرے ساتھ ہی تم کری جا رہی ہو" وہ حتی الامکان غصہ پیتے بولی۔

"تم مجھے درست چیزیں لا کر دو۔۔۔ سمجھی۔۔۔ اور جاؤ تب آنا۔۔۔ جب تمہارے پاس کچھ سولڈ مضبوط ہو" اس عورت نے خوفناک نظروں سے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ باہر کا دروازہ جھٹکے سے کھلا یعنی اب تم جاسکتی ہو۔ سڈ کھولتے خون سے تیزی سے باہر کا رخ کیا۔



"دفعات ہو جاؤ سب کے سب۔۔۔ نکلے ہو تم سب۔۔۔" بالاج چودھری اپنے سامنے کھڑے بلڈوزر کو چیخ کر بولا جو سر جھکائے زخمی حالت میں کھڑے تھے۔

"سرکار۔۔۔ ہم نہیں جانتے۔۔۔ کیسے بچ گیا وہ" ایک نے ہمت کر کے کہا۔

"جی سرکار۔۔۔ ہم نے خود اسکی کار میں 2 بمب لگائے تھے تاکہ بچنے کے آثار نہ رہیں" دوسرے نے بھی کہا۔

"کیسے بچ گیا پھر؟۔۔۔ وہ وہ پاکستان بھی آگیا۔۔۔ نکلے ہو تم سب۔۔۔ میری نظروں سے دور چلے جاؤ" بالاج چودھری غصے سے دھاڑا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ چاروں پھرتی سے بیٹھک سے باہر چلے گئے۔

بالاج نے نفرت سے میز کو ٹھوکر ماری۔

"ڈیڈ۔۔۔ اپنے بھروسہ کر کے دیکھیں" زارون اندر آتا اسکے مقابل کھڑا ہوتا بولا۔

بالاج چودھری نے اسے دیکھا جو سینہ چوڑا کیے اکڑ کر کھڑا تھا۔

"یہ نچوں کا کھیل نہیں زارون۔۔۔ تم ابھی ماہر نہیں ان سب میں" بالاج چودھری نے صاف انکار کیا۔

"آپ کہتے ہیں۔۔۔ کہ آپ کا بیٹا ہوں۔۔۔ آپ کی پرچھائی۔۔۔ تو کیا آپ؟ بھی کم ماہر تھے؟ نا اہل؟" زارون سپاٹ انداز سے بولا۔

بالاج چودھری نے اسے دیکھا۔

"میں بچپن سے ہتھیاروں میں پلہ بھرا ہوں" بالاج چودھری دبے دبے غصے سے بولے۔

"اور میں۔۔۔ آپ کے زیر سایہ" وہ مکروح مسکراہٹ سے بولا۔

بالاج چودھری ہنس دیا۔

"ہوشیاری سے۔۔۔ وہ مراقبہ ہے۔۔۔ وہ دکھنے لڑکا ہے۔۔۔ مگر وہ سکڑ جانتا ہے۔۔۔ وہ کیسے بچ گیا۔۔۔ نہیں

معلوم۔۔۔ مگر ہوشیاری سے کام تمام کرو اسکا سمجھے" وہ صوفے پر بیٹھتا زارون کو وارن کرتے بولا۔

"ڈونٹ وری ڈیڈ۔۔۔ اسے تڑپاڑپا کے ماروں گا۔۔۔ بس صبر رکھیے گا آپ" زارون سنجیدگی سے کہتا بیٹھک سے

باہر چلا گیا۔



وہ حلق تر کرتی جھٹکے سے پلٹی۔ وہ اس کے بالکل سامنے سپاٹ چہرے سے سنجیدہ آنکھیں اس پر گاڑے کھڑا تھا۔ آنکھوں میں سرخیاں تھیں جو فلک سمجھ رہی تھی کہ شاید غصے کی وجہ سے آئیں ہیں یہ نہیں جانتی تھی کہ کس ضبط کے نشان ہیں یہ۔

"ت۔۔۔ تم۔۔۔ یہاں کیا۔۔۔ کر رہے ہو؟" وہ خود کو کمپوز کرتی رعب والے انداز سے بولی۔
عرش نے آئی برواچکایا۔

"یہ سوال مجھے کرنا چاہیے۔۔۔ کہ تمہیں۔۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ تمپرزور دیتا سپاٹ لہجے میں بولا۔
فلک نے گلہ تر کیا ظاہر ہے ہڑ بڑا ہٹ میں غلط بات کی تھی۔

"ہاں۔۔۔ وہی۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔ ایسے کون۔۔۔ چوروں کی طرح پیچھے سے آتا ہے؟" وہ دوبارہ تھوڑا تیز لہجے میں بولی۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ میں کوئی تم سے ڈرتی ورتی نہیں مگر اندر سے اسے ہر بار کی طرح ہل گی تھی۔
"یہ بھی میرا سوال تھا۔۔۔ کہ تم ایسے چوروں کی طرح پیچھے کھڑکی سے کیوں آئی؟ سیدھی طرح آنے سے ٹانگوں کو کیا تکلیف ہوتی تھی؟" وہ زرا تیوروں سے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا

فلک نے گہرا سانس لیتے گلہ دوبارہ تر کیا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"میں۔۔ آگے سے آؤں۔۔ پیچھے سے آؤں۔۔۔ تمہیں اس سے کیا غرض؟" وہ زرا سے قدم دور ہوتی ڈرتے بولی۔

"یہ گھر تمہارا؟" عرش کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

فلک نے اسکے سوال پر آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا پھر ہاتھ سینے پر باندھے۔

"ہاں۔۔ ہے !۔۔۔ تو ! " وہ اب اپنی ٹون میں آرہی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ سامنے کھڑا بند کسی بھی وقت صاف صاف بے عزتی کر دے گا۔

"اچھا۔۔۔۔۔ اتنا مان تمہیں اپنی بات پر؟" عرش نے داد میں آئی برواچکا کر کہا۔

"مجھے مان نہیں ہوتے۔۔۔ مجھے یقین ہوتے ہیں۔۔۔ بتایا تھا میں نے۔۔۔ شاید حافظہ کمزور ہو گا تمہارا" وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولتی اسے تپ چڑھاگی تھی۔

"حافظہ ! ایسا کیا ہے تم میں جو تمہاری باتوں کو یاد رکھا جائے؟" وہ سخت آواز سے بولا۔

"ہے تو بہت کچھ مجھ میں" وہ چلتی اسکے سامنے رکی 1 قدم کے فاصلے پر۔

عرش نے سخت تیوروں سے اسے دیکھا جو اسکے سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔

"ہے تو مجھ میں بہت کچھ۔۔۔ میری ایک ادا پر سو سو بار مٹ مرو گے۔۔ مگر کیا ہے نا (عرش کے گال پر انگلی رکھی)

میں دکھا نہیں سکتی کیونکہ مجھے تمہارے بابا کا خیال ہے کہ وہ پھر اپنے پاگل بیٹے کو کیسے سنبھالیں گے؟" اس نے سکون

سے اک ادا سے کہا آنکھوں میں اور لبوں پر پر اسرار سی مسکراہٹ تھی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عرش مے اسے گھورتے دیکھا پھر جھٹکے سے اسکا بازو پکڑا جس سے وہ بوکھلا کر خود سنبھالتی اک ہاتھ اسکے دل کے مقام پر رکھ گی۔

"ہاں۔۔۔ یہ سچ ہے۔۔۔ پاگل بنالیتی ہو تم۔۔۔ پاگل کیا ہوا تم نے مجھے۔۔۔ مگر تمہاری سوچ سے بھی زیادہ پاگل ہوں میں۔۔۔۔۔ پانے پر آیا تو ہر رکاوٹ کو آگ لگا دوں۔۔۔ اور اگر چھوڑنے پر آؤں۔۔۔۔۔ تو یادوں میں بھی گماں نا ہو۔۔۔۔۔ کیوں آئی ہو یہاں" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا گرایا تھا پھر آخر میں غصے سے پوچھا۔

"اتنے۔۔۔ پاس۔۔۔ سے پوچھو۔۔۔ گے۔۔۔ تو۔۔۔ کون۔۔۔ صحیح۔۔۔ جواب۔۔۔ دے گا" وہ اسکی باتوں کو ہضم کرتی معصوم شکل سے بولی۔ کیونکہ اسکے ہاتھ جو ڈائری لگی تھی اسکی سلامتی کیلئے میٹھے پیارے انداز میں سب مینڈل کرنا تھا۔

"میں نے پوچھا۔۔۔۔۔ کیسے ہمت کی میرے کمرے میں آنے کی؟" وہ اس وقت اسکی کسی بونگی کے موڈ میں نہیں تھا تبھی دوبارہ سخت آواز سے بولا۔

"اپنے سوالوں کے جواب لینے" وہ بھی اب زرا سخت تیوروں سے بولی۔

عرش کے ماتھے سے سلوٹیں ایک سیکنڈ میں ہٹیں۔

"کیسے سوال؟" اسکا بازو ابھی بھی ہاتھ میں تھا۔

"وہ سوال جس وجہ سے تم نے اتنی سختی سے میرا بازو پکڑا ہے جیسے میں کسی طاقت سے تمہارے سامنے سے بھاگ جاؤں گی ! " وہ اپنے بازو پر اسکی کبھی انگلیوں کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عرش نے ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسے

"سیدھی طرح بات کرو" عرش نے سرخ آنکھیں اسکے چہرے ہر گاڑت کہا۔

"عرش۔۔۔ تم سے محبت کی سزا دے رہے ہو یا؟۔۔۔ عشق کرنے کی؟ یا۔۔۔ تمہیں سوچنے کی۔۔۔ یا پہلی دفعہ کسی

لڑکے کو پسند کرنے کی؟۔۔۔ کس بات کی سزا دے رہے ہو۔۔۔ مجھ سے۔۔۔ ایسے بات کر کے۔۔۔ ایسی بیگانی

آنکھوں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟" وہ پل میں روہانسی ہوئی تھی اسکی انگلیاں اسکے بازو میں کبھی تھیں اور اسکی تکلیف اسکے سر دروپیے سے زیادہ تو نہیں تھی مگر اس روپے کو محسوس ضرور کر رہی تھیں۔

عرش اس کی نم آواز پر ضبط سے آنکھیں بند کر گیا اور دھیرے سے بازو چھوڑا اور بالوں میں ہاتھ پھیڑتا رخ موڑ گیا۔

"جواب دو۔۔۔ کسی ایک سوال کا تو دو جواب۔۔۔ میں تم سے۔۔۔ تمہاری ایک بات پر سو سو سوال کر دیتی

ہوں۔۔۔ ارے یا ایک کا تو جواب دو۔۔۔ کم سے کم یہی کہہ دو فلک مجھ سے سوال نا کرو" آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا مگر وہ فوراً ضبط کر گئی۔ اسکی پشت کو گھورتے اسکے جواب کی منتظر تھی۔

مگر نا وہ پلٹانا ہی جواب آیا۔

"عرش۔۔۔ جواب دو۔۔۔ یا یہ سمجھوں۔۔۔ کہ تمہارے لیے میری فیملنگز اہم نہیں۔۔۔ خدا قسم۔۔۔ تمہیں

پلٹ کر دیکھا بھی تو اسی وقت سو ٹکڑے کر دینا میرے وجود کے" وہ سپاٹ آواز میں دھاڑی۔ یہ لڑکا اسکے لیے جتنا

ضروری تھا اتنا برا امتحان لے رہا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عرش مسلسل بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود پر کنٹرول کر رہا تھا۔ اسکی باتیں وہ پی رہا تھا۔ ہاں اس کے اندر برداشت کا مادہ زیادہ تھا۔

"اوکے۔۔ اب پلٹ کر تمہیں نہیں دیکھوں گی۔۔۔ آگیا ہے مام۔۔ بابا کو کوئی شاہوں کا لڑکا پسند۔۔۔ بارات کا کھانا ضرور کھانے آنا۔۔ سنا ہے اب تو تمہارے گھر سے رشتہ داری بھی نکل آئی ہماری" وہ ایک سیکنڈ میں فیصلہ کرنے والی لڑکی ایک سیکنڈ میں اسکے جنون کو ہوا دے گی تھی اسے معلوم تھا کہ اس مشکل ترین انسان سے کیسے سچ اگلو نہ ہے۔ وہ اپنے نام اور کردار کی ایک تھی

عرش جو مسلسل خود کو اذیت کے رہانے پر رکھتے برداشت کر رہا تھا اسکی بات پر کرنٹ کھا کر رخ مورا اور سرخ آتش نظروں سے اسے ایسے گھورا جیسے کچا چبا جائے گا۔

کھا جانے والی نظروں سے ویسے ہی اسکے دونوں بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ لڑکھڑاتی اسکے سینے سے لگتے لگتے بچی۔ اسے ڈر نہیں لگا اسے معلوم تھا عرش ایسے ضرور کرے گا اب وہ اسکی حس کو جاننے لگ گی تھی۔

"کیا کہا ہے دوبارہ کہنا" وہ دانتوں کو پیستا بولا اسکے دانتوں کی چڑچڑاہٹ صاف سنائی دیا۔

فلک نے بے بسی سے اسے دیکھا اور اپنا سرا اسکے سینے میں رکھ دیا۔ عرش کا غصہ سوانیزے پر تھا مگر اسنے فلک کے سر کو جھٹکا نہیں مگر اسکے سر کو گھورا ضرور۔

"عرش۔۔۔۔ تم میرے۔۔۔ نہیں ہو سکتے کیا؟۔۔۔ کوئی چانس نہیں ہے کیا؟" وہ اسکے سینے ہر سر رکھے ہلکی آواز میں بولیمگر عرش نے اسے سنا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میرے سوال کا جواب دو۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کیا بکواس کی تھی؟ کون ہے وہ نام بتاؤ۔۔۔ اسکی نسلوں کو تو یاد کرواؤں کہ عرش کے ملکیت پر نظر رکھنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے" وہ اسکے بازو پر گرفت سخت کیے گرایا تھا مگر اب بھی اسکا سراپنے سینے سے نہیں اٹھایا تھا۔ وہ اسکی فلک تھی اسکی سانسوں کی ضرورت۔

"مجھے سنیر کرو۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا ہے پاسٹ میں۔۔۔ مجھے مزید امتحان میں مت ڈالو" وہ سراٹھاتی اسے دیکھتے بولی۔ منت نہیں تھی اسکی آواز میں مگر بے بسی تھی

"کیا سننا چاہتی ہو؟۔۔۔ ہم۔۔۔ یہ۔۔۔ کہ میں۔۔۔ جس خاندان سے۔۔۔ سخت نفرت کرتا ہوں۔۔۔ اس خاندان کی۔ بیٹی ہو تم۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھا صاف اذیت دینے کے انداز میں بولا
فلک نے حیرت و بے یقینی سے دیکھا۔
پھر جھٹکے سے اسکی کالرز پکڑیں۔

"فلک سے محبت کرنے کا حق اگر کسی کو فلک المیر نے دیا ہے تو وہ عرش خانزادہ ہے۔۔۔ اور عرش پر۔۔۔ لازم ہے کہ وہ اس سے بے پناہ پیار کرے۔۔۔ اور اسکے ساتھ گزرے کسی بھی برے حادثے کے زیر اثر محبت میں کمی کی تو۔۔۔
عرش کی بنیادیں فلک المیر ہلا کر رکھ دے گی" وہ اسکے چہرے پر دانتوں کو کچکچاتے بولی

"میرے رحم و کرم پر کھڑی ہو تم" وہ متاثر تو ہوا تھا اسکی بات سے مگر اپنا رعب بھی ضروری تھا۔

"جھوٹ۔۔۔ تمہارے رحم و کرم پر ہوتی تو کب کا تم چھوڑ چکے ہوتے۔۔۔ فلک کی بنیاد اپنی ہے۔۔۔ اور فلک کے پاس آنے کی اگر کسی نے ہمت کی ہے تو وہ 3 شخص ہیں۔۔۔ ایک اسکا باپ۔۔۔ ایک بھائی۔۔۔ اور ایک وہ جس سے وہ

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

بے پناہ محبت کرتی ہے۔۔۔ یعنی تم۔۔۔ میں تمہارے رحم و کرم پر نہیں کھڑی۔۔۔ تم میری محبت کے حصار میں کھڑے ہو "اسکی آواز میں زرا بھی لچک نہیں تھی وہ سپاٹ سنجیدہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔
"اب کی بات کرو ! "وہ اسکی کمر کے گرد بازو کرتا جھٹکے سے سینے سے لگتا بولا یعنی اب بتاؤ کون کس کے حصار میں کھڑا ہے۔

"میری آنکھوں میں کہیں خوف نظر آ رہا تمہیں؟ محبت میں اگر محبوب سے ڈر لگے نا۔۔۔ تو لعنت ہو ایسے محبوب اور ایسی نام نہاد محبت پر۔۔۔ کتنا قریب چاہتے ہو؟" وہ اپنے اٹل انداز میں کہتی زرا قریب ہوئی کہ میں بھی دیکھو تم کس کو ہرانے کا سوچ رہے ہو۔

عرش کا غصہ اسکی آزیت سکون میں بدل رہی تھیں وہ جسے چاہتا تھا وہ اسے اس سے بھی زیادہ ٹوٹ کر چاہتی تھی۔ اسکی باتوں سے ماتھے کی سلوٹیں اور آنکھوں کی سنجیدگی کم ہوئی۔

عرش اسے دیکھی گیا وہ لڑکی اسے ہر بار بے حد محبت کرنے پر مجبور کر دیتی تھی۔ اسکے چہرے کو مسلسل دیکھ رہا تھا۔ پھر محبت سے اسے سینے سے لگا دیا۔ فلک بھی اسکو نارمل ہوتے دیکھا کر آنکھیں موند گئی۔

"اتنی آگ لگا رکھی ہے سینے میں ! بتاؤ گے نہیں تو بجھاؤں گی کیسے؟" وہ اسکے سینے سے لگی محبت سے بولی۔

عرش نے اسکے چہرے کو سامنے کیا۔

"میری ہو؟" ایک یقین سے پوچھا۔

"شک نا کیا کرو" وہ مسکرا کر بولی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میرے ہر عمل میں ساتھ ہو؟" وہ اس سے دوبارہ بولا۔

"اگر اس عمل میں۔۔۔ تم میرے لکھے جاؤ۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

"میں تمہارا ہی ہوں" وہ زرا سا مسکرا کر بولا۔ اور ڈمپل صاحب ہلکا سا اپنا درشن کروا گئے۔

"اور اسے بھرپور دیکھنے کا حق مجھے دو گے" وہ اسکے ڈمپل پر انگلی رکھتے بولی عرش کی مسکراہٹ گہری ہو گی اور ڈمپل جی بھی مکمل طور پر باہر آ گئے۔ فلک نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"سب کچھ بتاؤ۔۔۔ ساری باتیں۔۔۔۔۔ سارے راز۔۔۔ میرے گھر والے تمہارے گھر والے نا ہوں۔۔۔ بس

۔۔۔ سلطانز۔۔۔ اور خاندان ہوں۔" وہ اس سے زرا فاصلہ قائم کرتی بولی

عرش نے بغور اسکا جائزہ لیا۔

"یہ جو شرٹ میں چھپانے کی محنت کر رہی ہو اس میں سب ہے" وہ اسکی جیکٹ کے نیچے شرٹ کی طرف اشارہ کرتے بولا جہاں فلک نے پلٹنے سے پہلے بڑی مہارت سے ڈائری رکھی تھی۔
فلک کی آنکھیں ابل آئیں۔

"کچھ تو راز رہنے دیا کرو۔۔۔ ایکسرے ہیں یا آنکھیں ہیں تمہاری؟" وہ اسے آنکھیں سکیر کر دیکھتے بولی۔

"پاس آؤ گی تو سب راز راز تھوڑی رہیں گے" وہ ہلکی سی مسکان سے بولا۔

"اوکے۔۔۔ میرا یہاں کھڑا رہنا اب بیکار ہے۔۔۔ سی یو۔۔۔ جلد لے جاؤ مجھے گھر سے بیاہ کر۔۔۔ زیادہ دیر نا کروانا" وہ کھڑکی کی طرف اٹے قدم لیتی بولی۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

"دروازے سے کیا ہے؟" عرش نے اسے دوبارہ کھڑکی سے جاتے پوچھا

"سیدھے راستے میرے لیے نہیں بنے۔۔۔ ورنہ سیدھی طرح تمہاری ناہو جاتی ! " وہ مسکرا کر بولی اور کھڑکی کی طرف رخ کیا پھر پلٹ کر اسے دیکھا۔

"کھڑکی چھوٹی کرواؤ۔۔۔ ورنہ یہ ناہواگلی بار میں ہتھوڑی لے آؤں " وہ ماتھے پر زرا تیرا لاکر بولی۔ عرش نے طنزیہ مسکرا کر آئی برواچکائیں۔

وہ نفی میں سر ہلاتی آنکھ ونگ کرتی کھڑکی سے باہر کود گئی۔

عرش نہیں گیا تھا اسے جاتے ہوئے دیکھنے۔ اسکے جاتے ہی چہرہ سپاٹ ہوا تھا

"بابا۔۔۔ میں نے آپ سے کہا تھا۔۔۔ فلک تو عرش کی ہی ہے۔۔۔ لیکن میں اسے حاصل اب ایسے کروں گا کہ سلطان زیاد رکھیں گے۔۔۔" وہ سرد تاثرات سے خود سے بولا اور کمرے سے باہر چلا گیا اسے علم تھا کہ اب اسے کیا پلین بنانا ہے



وہ جتنی تیزی سے گاڑی چلا سکتا تھا اتنی تیزی سے چلائی۔ اسے بس یہ فکر تھی کہ وہاں میراں ٹھیک نہیں ہے اور اسے اپنی میراں کو محفوظ کرنا ہے۔ اندھا دندھ گاڑی بھگاتا 2 گھنٹے کا سفر وہ 35 منٹس میں طے کر چکا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

چڑچڑ کرتے گاڑی ہو سٹل کے باہر روکی۔ وہاں پولیس وینز کھڑی تھیں۔ لوگوں کا جمگھٹا تھا۔ زیادہ تعداد لڑکیوں کی تھی اور ان کے ساتھ انکے والدین تھے جو اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے انہیں لینے آئے تھے یہ چھوٹا سا خ نہیں تھا گرلز ہو سٹل میں کسی لڑکی کا کسی لڑکی کو شوٹ کرنا۔ ہر لڑکی ڈر گی تھی بہت سونے تو گھر فون کھڑکا دیے تھے کہ وہ انہیں یہاں سے لے جائیں۔ ہو سٹل کی انتظامیہ الگ پریشان تھی۔ پولیس ان سے بھی پوچھ گچھ کر رہی تھی۔

وہ گاڑی کو لاک کرتا تیزی سے اندر بڑھا۔ وہ دوسری بار اسکے ہو سٹل آیا تھا پہلی بار تب آیا تھا جب اسکا ڈمیشن کروایا تھا 3 سال پہلے اسکے بعد عرش ہی ایجاب بھی ایاب جب وہ ادھر آیا تھا تو ہو سٹل کی لک کافی بدل گئی تھی یعنی اسکا فرنٹ دوبارہ سے کنسٹرکٹ ہو چکا تھا۔ وہ بھاگتے ہوئے داخلی دروازے سے اندر بڑھا مگر اسکے قدم رک گئے کیونکہ آگے 4 راستے تھے یعنی سیڑھیاں 4 طرف نکلتی تھیں۔ اور اسے بس روم نمبر پتہ تھا فلور تو معلوم نہیں تھا۔ ہر جگہ افراتفری تھی کیونکہ قتل ہوئے 1 گھنٹہ بھی پورا نہیں ہوا تھا۔ وہ لب بھینچے اضطراب سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ پھر اسنے پاس کھڑی لڑکیوں کے گروپ کی طرف دیکھا شاید ان کو معلوم ہو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

* سنیں۔۔۔ یہ میرا خا زادہ کاروم کس طرف ہے؟ "اس نے تیزی سے ہو چھابیک وقت ان 76 لڑکیوں نے اسے دیکھا۔

"جی۔۔۔ میرا۔۔۔ ہاں جی وہ آپ اس فرسٹ سیڑھیوں سے اوپر چلے جائیں پھر کسی سے بھی پوچھ لیجیے کاروم کا آپ کو بتادیں گے" ان میں سے ایک لڑکی جس کا رنگ اس صورت حال سے اڑا ہوا تھا فوراً بولی جیسے کہہ رہی ہو کہ لے جاؤ اسے بھی فٹافٹ یہاں سے اس وقت خوف اور ڈر ہر لڑکی ہر بندے میں سرایت کر گیا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

مراق نے شکریہ ادا کیا اور 33 سٹیپ وہ پھیلا نکلتا گیا۔ جیسے ہی اوپر کوریڈور میں پہنچا تو وہاں بھی لڑکیوں کی گہما گہمی تھی۔ پھر اس نے ایک لڑکی کو روکا اور میراں کے روم کا پوچھا کیونکہ اس وقت اسکا دماغ اتنا حاضر نہیں تھا کہ خودی سب کرے بس اسے میراں کی فکر تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ کیا ہوا ہے۔ بس اسے یہ پتہ تھا کہ میراں ٹھیک نہیں۔ وہ بتائے گئے روم کی طرف تیزی سے بڑھا اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

*میرو۔۔ اوپن داڈور "اس نے آواز دی تاکہ پہچان سکے۔

میراں جو ٹینشن پریشانی سے بیڈ پر چڑھ کر بیٹھی تھی مراق کی آواز پر چونک کر دروازے کو دیکھا۔ اسکا چہرہ بھیگا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اٹھی اور دروازہ کھولا۔

مراق تو اسکی اڑی رنگت بھیگا چہرہ گھبرائی صورت دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

"میراں" وہ حیرانی سے اندر داخل ہوا۔

"یہاں سے لے جاؤ۔۔ مجھے لے جاؤ۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے" وہ خوف سے اسکے بازو کو مضبوطی سے پکڑتے باہر کی طرف کھینچنے لگی۔

"میری جان سنو تو" مراق نے اسکے ہچکولے کھاتے وجود کو سنبھالتے سینے سے لگایا وہ بری طرح کانپتی اسکے سینے سے لگی رو دی۔ وہ بہت بری طرح سے ڈری ہوئی تھی ناجانے کیسا ڈر اسے اپنے اندر محسوس ہو رہا تھا وحشت سی پورے ہو سٹل میں پھیلی ہوئی تھی ویسا ہی ہر اس اسکے اندر تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ اسے سنبھالتا باہر لے کر آیا وہ سہمتی تیزی سے چلنے لگی۔ مراق تو اسکی حالت دیکھتا پریشان ہو گیا تھا اسکا خود کا دماغ خراب ہو رہا تھا کہاں اس نے میراں کو ایسے جھکتے سہمتے دیکھا تھا بات یقیناً بڑی تھی ورنہ وہ کبھی بھی ایسے ناکرتی۔ وہ اسے لے کر باہر آیا اور گاڑی کی طرف برہا اور اسکے اشارہ کرنے سے پہلے ہی وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھی اس سے پہلے کہ وہ اندر بیٹھتی کسی ہاتھ نے زور سے دروازہ اسکے منہ پر بند کیا وہ کراچھل کر پیچھے ہوئی۔ مراق جو دوسری طرف بیٹھ گیا تھا یہ منظر دیکھتے فوراً باہر آیا۔

میراں خوف سے پلٹی سامنے ہی فیزی کی دوستیں کھڑی تھیں آنکھوں میں غصہ وحشت لیے۔ میراں جو کبھی ان سے ڈرتی نا تھی اب ان کے سامنے سہمے کھڑی تھی اسکا دماغ اس وقت ان سے الجھنے کے حق میں نہیں تھا۔ مراق اسکے پاس آیا اب اسے کیا معلوم کہ ہو سٹل میں کیا ہوتا رہا ہے اور میراں کا کیا مسئلہ ہے ان کے ساتھ وہ تو سمجھ رہا تھا شاید کوئی دوست ہے اسکی۔

"تمہاری وجہ سے۔۔۔ مارا ہے اسے سڈ نے" سامنے کھڑی غیض وغضب آنکھوں میں لیے دانت پیستے بولی۔ مراق چونکا ہوا کہ کیا مطلب اس بات کا۔

"ابھی۔۔۔ میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی۔۔۔ سمجھی۔۔۔ دور ہٹو" حتی الامکان خود کو مضبوط ثابت کرتی بولی۔ اور نا محسوس انداز سے مراق کا بازو پکڑ لیا۔

"دیکھیں گرلز۔۔۔ وی نیڈ ٹو لیو۔۔۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے" مراق اپنے تئیں اچھے سے بولا کہ شاید وہ اسکی سن لے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"تم زبان بند رکھو" وہ مراق کو انگلی کرتی بولی

مراق کے ماتھے پر شکنیں ابھریں۔ میراں کا جڑا بھینچ گیا

"بھگاؤ۔۔۔ جتنا بھگانا ہے اسے۔۔۔ سڈ تمہیں۔۔۔ ہر کو نے کھد رے سے ڈھونڈ لے گی۔۔۔ اور اس کے

بعد۔۔۔ ہم تمہارے ساتھ وہ کریں گے۔۔۔ جو آج تک ہوا نہیں" وہ میراں پر غلیظ نظریں گاڑتی مڑ گئی۔

"یہ کیا تھا۔۔۔ کچھ بتاؤ گی مجھے" مراق دبے دبے غصے سے بولا۔ میراں نے آنکھوں کو زور سے بند کیا اور اسے دیکھا جو اسکے جواب کا منتظر تھا۔

"گھر۔۔۔ چلیں؟" وہ اسکے بازو پر دباؤ بڑھاتے بولی۔

مراق نے سر ہلایا اور اپنی طرف کا دروازہ کھولا۔

وہ اسی بات سے زیادہ ڈر رہی تھی کہ اس معاملے میں اسکا ذکر نہ ہو۔ مگر ہوا۔۔۔ اسکا ذکر ہوا۔

وہ گہرا سانس لیتی اندر بیٹھ گئی اور گاڑی ہو سٹل کی حدود سے باہر نکلتی گئی۔



وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے مگر دونوں کے نظریے مختلف تھے۔

سورج کسی تاثر کے بغیر اسے دیکھ رہا تھا اور وہ اسے خون آشام نظروں سے گھور رہی تھی۔

"تمہیں شرم نہیں آئی ایسی حرکت کرتے ہوئے؟" وہ جب برداشت مزید ناکر سکی تو دانتوں کو پیس کر کہا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

آدھے گھنٹے پہلے اسے ہوش آیا تھا اور سورج اب اندر کمرے میں آیا تھا ساری روداد آنکھوں کے سامنے گھومی تو اشمال کا میٹر شارٹ ہو چکا تھا وہ اب آگ برسانے کے در پر تھی۔

"شرم کیسی؟۔۔ نکاح کرنا ہے تم سے سنت نبویؐ ہے یہ" وہ فرصت سے جواب دیتا ٹانگ پر ٹانگ چڑھا گیا۔
اشمال نے ضبط سے اسکی بات ہضم کی جو سنت کو درمیان لا رہا تھا

"ایسے۔۔ ایسے چوری چھپے نکاح کرو گے تم؟؟؟۔۔ وہی کی وہی بزد۔۔۔"

"ارے بس کرو۔۔۔ تم لڑکیوں کو بس موقع چاہیے ہوتا ہے طنز کے تیر برسانے کا۔۔ ہوگی غلطی اب سدھار رہا ہوں۔۔ خبردار جواب پرانی بات کی تو" وہ ترخ کر بولا حد اسکی بھی ختم ہوگی تھی وہ انجان تو نہیں تھی اسکی چاہت سے پھر بھی اسے پرانی باتوں کے گھاؤ سے تکلیف دے جاتی تھی۔

"ہاں تو۔۔۔ خود بھی تو دیکھو۔۔ کوئی ہے میرا تمہارا اپنا بولو۔۔ کڈنیپ کیا ہے تم نے مجھے۔۔ اور اب نکاح کیلئے بول رہے ہو۔۔ ایسے ہی کر لوں تم سے نکاح۔۔ نا تمہاری طرف سے کوئی نامیری طرف سے کوئی۔۔ میری طرف سے شاید کوئی ہو بھی نہ۔۔ ایسے ہوتے ہیں تم امیر زادوں کے غریبوں جیسے نکاح؟؟؟"

وہ اپنی طرف سے اسے غصہ دلارہی تھی تاکہ وہ غصے میں آئے اور واپس چھوڑ آئے مگر آگے بھی سورج تھا اتنی آسانی سے تو اب جانے نہیں دے سکتا تھا۔

سورج کے ماتھے پر بل پڑے۔ پاکٹ سے موبائل نکالا اور اچھال کر اشمال کی طرف پھینکا۔ اشمال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"کسے بلانا ہے۔۔۔ سب کے سب نمبرز شامل ہیں میرے موبائل میں" وہ سپاٹ لہجے میں بولا

۔ اشمال نے اسے دیکھا جو سپاٹ تاثرات سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میراں۔۔۔ کو؟۔۔۔ آپا کو نساء آپا کو۔۔۔ سلطان فیملی کو؟ چودھری فیملی کو؟ میرے دوستوں کو؟۔۔۔ میرے

خاندان کو؟۔۔۔ سب کے سب نمبرز ہیں جسے کال کرنی ہے کرو۔۔۔ ایک فون کال پر۔۔۔ بلکہ ایک مس کال پر نا اس

جگہ پہنچے تو تم میرا نام بدل دینا" وہ سنجیدہ تاثرات سے بولا۔ اسکی برداشت بھی اب ختم ہو رہی تھی وہ جتنا پیار سے پیش

آتا تھا سامنے بیٹھی اسکی محبوبہ اتنا ہی سرچڑھتی تھی۔

اشمال کی بولتی بند ہو گئی تھی اس نے لا جواب کر دیا تھا اسے اسے اب الفاظ نہیں مل رہے تھے جس سے وہ سورج کو

کچھ کہہ سکتی۔

سورج اسکی خاموشی پر گہرا سانس لیتا اٹھ کر اسکے سامنے بیٹھا۔

اشمال نے رخ دوسری طرف کر لیا وہ سخت ناراض تھی۔

"ایک رسم ہوئی تھی آپا کے ہاتھوں تمہیں میرے نام کرنے کی۔۔۔ اسی رسم کو مکمل کرنا چاہتا ہوں تم سے نکاح کر

کے۔۔۔ میری بن جاؤ۔۔۔ یہ التجا نہیں ہے" وہ اسکے بے تاثر چہرے کو نوٹ کرتا آخر میں وارن کرنے والے انداز

سے بولا اشمال نے چونک کر اسے دیکھا۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تمہیں بتا رہا ہوں۔۔۔ اب میں کوئی مزاحمت نہ دیکھوں۔۔۔ سمجھی۔۔۔ ابھی بیوٹیشن آئے گی تیار کرنے۔۔۔ بالکل چپ چاپ اچھے لوگوں کی طرح تیار ہونا۔۔۔ ورنہ میں تمہیں خود تیار کروں گا تمہیں۔۔۔ پھر شکایت نہ کرنا۔۔۔۔۔" ٹھنڈے ٹھار لہجے میں اسے کہتے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیوں کر رہے ہو؟" اشمال نے بے بسی سے کہا۔

"اپنے دل سے پوچھو جو میری آہٹ بھی جان لے تو پاگلوں کی طرح دھڑکتا ہے" اس کے دل کے مقام پر انگلی سے ٹیپ کرتے کہا۔

اشمال نے چہرہ دوسری طرف کر لیا وہ سچ کہہ رہا تھا۔

سورج نے ہلکی مسکان سے اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

اشمال نے اس دروازے کو دیکھا جہاں سے ابھی گیا تھا۔

"میں کیا کروں اللہ مجھے نہیں بھولتا وہ وقت میرا دل اس وقت کو یاد کرتا پتھر کا ہو جاتا ہے مجھے راستہ دکھا۔۔۔۔۔ اگر

اس کے نکاح میں آنا صحیح ہے ت۔۔۔۔۔ تو مجھے مطمئن کر دے" وہ سر بیڈ کے کراؤن سے لگاتی آنکھیں موند گئی۔

♥ دل لگایا ہے دوبارہ ہاں دوبارہ کیا کریں ♥

♥♥♥♥♥♥♥♥

READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وجہی کھانا کھا چکا تھا اب اسکا ارادہ واپس آفس جانا تھا۔ وہ تیزی سے مے نکلا اور سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تو لاؤنج میں انعام کو دیکھ کر ٹھٹھکا کیونکہ دانیل کے مطابق وہ انعام کے گھر میلاد پر گئی تھی۔ وہ لاؤنج ک طرف ہو گیا۔

انعام اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھی۔
"اسلام علیکم بھائی" وہ مسرا کر بولی۔

"وسلام انعام بچے۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔ خیریت؟" وجہی نے نرمی سے پوچھا اسے عجیب ہی لگا اسکا یہاں ہونا اگر فلک اس کے گھر گئی تھی تو۔

"بھائی وہ فلک کا ہی ویٹ کر رہ تھی مجھے کچھ بکس خریدنی تھی وہ کال ریسیو نہیں کر رہی تھی تو سوچا گھر ہی چلی جاؤں۔" وہ اپنے آنے کی وجہ بتاتی اب اسکے جواب کی منتظر تھی وجہی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

پھر اسکے داغ میں دانیل کا گھبراؤنا وہ بھاگنا مطلب دال میں کچھ تو کالا تھا۔

"وہ گھر پر نہیں ہے بچے۔۔۔ مام کے ساتھ گئی ہوئی ہے باہر" وہ گلا کھنکارتا بات کو سبھالتے بواوہ چاہتا تھا کہ ابس یہ یہاں سے جائے اور وہ دانیل کی خبر لے۔

انعام کا چہرہ سمجھ سا گیا ظاہر ہے وہ اتنی دور سے سفر کرنے اسکے گھر آئی بھی اور وہ موجود نہیں تھی۔

"اوکے بھائی۔۔۔ پھر میں چلتی ہوں۔۔۔ اللہ حافظ" وہ ہلکا سا مسکرا کر کہتی باہر کی طرف چلی گئی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وجہی کا جبرہ سختی سے بھیجا جا چکا تھا دانیل نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔

وہ لٹے قدم لیتا تیزی سے دانیل کے کمرے کی طرف بڑھا۔

"اوپن دا ڈور دانیل" اس نے دروازے پر ناکہا آواز سرد تھی

دانیل جو اندر فلک کو مسلسل کال کر رہی تھی مگر وہ اٹھا نہیں رہی تھی۔ وہ سکون سے بیٹھی کب تھی سانس اس کا خشک ہو چکا تھا اسکی خیریت کی دعائیں کر کر کے۔ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی اور ہو اس تو اصل میں تب صحیح معنوں میں خراب ہوئے جب دروازے پر وجہی کی آواز سنائی دی۔ خوف سے اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو چکا تھا۔ اسکی زبا حلق سے لگ چکی تھی۔

دوسری دفعہ پھر ناک ہو اب و کھولنا ہی پڑنا تھا۔

وہ۔ ت کرتی دروازے تک گی۔ کانپتے ہاتھوں سے ہینڈل گھمایا وہ جانتی تھی کہ وجہی اس سے سچ نکلوالے گا اور عرش کے بارے میں سن کر نجانے کیاری ایکشن دے۔

جیسے ہی دروازہ کھولا وہ سنجیدہ صورت لیے کھڑا تھا۔

اسکی سپاٹ زکل دیکھ کر دانیل کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ دیکھ بھی اسے ہی رہا تھا کھو جتی آنکھوں سے جیسے کھ جائے گا ابھی

"فلک کہاں ہے؟" وہ سوال کم اور جان زیادہ نکا گیا تھا۔

دانیل کو اپنے جسم میں چیونٹیاں رہنمائی محسوس ہوئیں اور اسے لگ رہا تھا جلد یہ چیونٹیاں اسے کاٹ ڈالیں گی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"۔۔۔ وہ۔۔۔ ب۔۔۔ بتای تو تھا" گلہ تر کرتی بولی۔

"صرف سچ" دو حرفی بات میں اسکا خون سکیر گیا۔

اس کے سفید چہرہ کو دیکھتا اندر آگیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا نظریں دانیں پر تھیں اور کاسکے جواب کے منتظر۔

دانیں زور سے آنکھیں بند کیں اور دھیرے دھیرے دروازہ بند کیا اقرپٹ کر اسے دیکھا جو اس پر ہی سرد آنکھیں گاڑے ہوئے تھا۔

"و۔۔۔ وہ۔۔۔ و۔۔۔ دراصل۔۔۔ وجہی۔۔۔ وہ" اس میں ہمت ہی پیدا نہیں ہو رہی تھی کہ بتائے فلک اسے مشکل میں ڈال گئی تھی۔

"بولو۔۔۔ دانیں" اسے اب غصہ بھی آرہا تھا اسکی وہ وہ کی رٹ سے۔

دانیں اسکی اخت آواز پر اپنی جگہ بری طرح اچھل گئی۔

"وہ کسی کام سے گئی ہے" دانیں نے دوبارہ گلہ تر کرتے کہا۔ اندر سے توفل کانپنی پڑی تھی۔

"کیسا کام؟" دوبارہ سے سوال کیا۔

"آپ اسے خود پوچھ لینا۔۔۔ میرا سانس مت اکھیریں۔۔۔ مہربانی" وہ سخت خفزدہ ہوتی سے سامنے ہاتھ جوڑ گئی۔

READERS CHOICE

وجہی نے دانتوں ک پیسا۔

"مجھے بتا رہی ہو کہ نہیں" وہ زرا اونچی آواز سے بول۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"جائیں اپنے کمرے میں۔۔۔ پاگل کی ہا ہے آپ دونوں بہن بھائیوں نے۔۔ نہیں بتا کر گی کہاں جا رہی ہے بس اتنا کہا کہ جلد آجائے گی۔۔۔" وہ اسکی تیز نظروں سے چڑھ رہی تھی اسکا اندر تلخ ہو رہا تھا وہ کیوں فلک کی حرکتوں کو سہی جائے۔ ایک کچھ کرتا ہے اور درمیان میں دانیں پس جاتی ہے۔

"دانیں" وجہی نے اسکے ناہر زورے کر کہا آنکھوں میں صاف وارنگ تھی۔

"براہ کر۔۔ ابھی جائے۔۔ فلک آئے گی تو دونوں پوچھ لیں گے" وہ دروازہ کھولتی تھک ہار کر بلی ب یہ جانے اور فلک۔ اب و مزید خود کو اسکی فکر میں ہلکان نہیں کرے گی۔

وجہی نے غصے سے اسے دیکھا

"تمہیں میں بعد میں دیکھوں گا" موبل پر ہنے الی مسلسل مسڈ کا لڑپر وہ اسے آنکھیں دکھاتا کمرے سے تن فن کرتا چلا گیا۔

دانیں نے ٹھا کر کے دروازہ بند کیا ان بہن بھائیوں نے وخت ڈالا ہوا تھا اسے بھی۔

"اللہ فلک شیر کی کچھاڑ میں ہاتھ ڈالنے کی ہے اسکی حفاظت فرمانا" وہ پھر سے فلک ک سوچتی دعا کرتے بولی۔

یہ تو جب فلک آئے گی تب اس سے پوچھے گی اچھے سے اس بد تمیزی کہ وجہ۔



وہ کبھی سرخ جوڑے کو دیکھتی تو کبھی سامنے کھڑی اس مؤدب قسم کی بیٹیشن کو جو دیکھنے میں بالکل بھی کوئی

پروفیشنل نہیں لگ رہی تھی سر پر چادر اوڑھے ہاتھ باندھے ادب سے کھڑی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اسے سخت غصہ آ رہا تھا وہ لڑکا اپنی کر رہا تھا کم سے کم بیٹیشن تو کوئی سواد کی ہوا سے تو دیکھ کر ہی شک ہو رہا تھا کہ یہ اسکا چہرہ اور حلیہ بگاڑ سکتی ہے مگر سنوار نہیں۔

"میم جی۔۔۔ صاحب نے دھاگھنٹہ دیا ہے۔۔۔ اور مجھے ایسے کھڑے 10 منٹ گزر چکے ہیں۔ آپ شیشے کے سامنے آجائیں تاکہ میں تیار کر دوں" وہ ہمت کرتی بولی سر ابھی بھی جھکا تھا یقیناً وہ اسکی حویلی یا اسکے گاؤں کی خاتون تھی۔

"تمہیں دیکھنے سے ہی لگ رہا ہے میک اپ کرنا نہیں آتا تمہیں" اشال نے ناک چڑھا کر کہا۔

اس نے زرا سی گردن اٹھا کر سامنے پیاری سی حسینہ کو دیکھا

"میم جی۔۔۔ صاحب جی کیلئے بیٹیشنوں کی کمی نہیں۔۔۔ مگر یہ میرے بخت رنگے کہ انہوں نے مجھے منتخب کیا کہ انکی منظور نظر کو تیار کروں۔۔۔ آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔ میں سورج بابا کی دولہن کو اپنی پوری جان سے تیار کروں گی" اسکے ایک ایک حرف میں خوشی تھی جیسے کوئی اپنی خوش قسمتی پر رشک کرتا ہو۔

"مجھے جان نہیں چاہیے۔۔۔ تمہارے ہاتھوں کی مہارت چاہیے۔۔۔۔۔ سورج کو تو بعد میں دیکھوں گی" وہ منہ بناتی زرا رعب سے شیشے کے سامنے بیٹھی۔

وہ خود کو تیار تو نہیں کر پائی تھی اس نکاح کیلئے لیکن اس سورج چودھری نے اسکے لیے واپسی کا اوپشن نہیں چھوڑا تھا وہ جانتی تھی اسے معاشرے میں رہنے کیلئے کسی مضبوط سہارے کی ضرورت ہے وہ اتنی بہادر نہیں ہے کہ لڑ سکے مگر پھر بھی وہ بری طرح ناراض تھی سورج سے اور اب تو اور غصہ اور رونا آ رہا تھا کہ وہ زرا سختی سے پیش آ رہا تھا۔ اور نکاح بھی غصے سے کروا رہا تھا یہ نہیں کہ منٹیں کر لے پیار سے منالے نہیں حکم سنایا جا رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ شیزے کے سامنے بیٹھی تو بیٹیشن نے اپنے دونوں بیگ کھولے جو سورج نے اسکی ضرورت کی ہر چیز لا کر دی تھی ہر چیز ایک سے بڑھ کر ایک تھی اب اسکی محبت اسکے لیے اجنبی جارہی ہے وہ اسکے لیے خاص چیزیں ہی لائے گانا نا کہ ناقص۔

20 منٹس میں اس عورت نے اپنے ہاتھوں کا جادو جتنی تیزی سے دکھانا تھا دکھایا اور اشمال کو ایک من چاہی دو لہن کاروپ دینے میں کامیاب ٹھہری۔

اسکے ماتھے کاٹکا اسکے کانوں کے گولڈن جھمکے گلے کا ہار ہاتھوں کے زیور سب سورج کے نام سے چمک رہے تھے۔ اور جو مہارت اس نے اشمال کو سجانے میں کیا تھا اسکی بات الگ تھی۔ اسکے بھرے بھرے اناری رنگ کے ہونٹوں کو خوبصورت لپسٹک کی چادر میں چھپا کر حسن پرستارے بکھیرے تھے گالوں کی گالیاں اور آنکھوں کے نشیلے پن نے اشمال کو سچ میں سورج کیلئے سجنے کا حق دیا تھا۔ اسکے بالوں کا نگیس سا جوڑا کر کے لال دوپٹے کو جو نکاح کے جوڑے کا تھا بہت خوبصورتی سے سیٹ کیا تھا۔

وہ مبہوت سی خود کو تک رہی تھی۔ اسنے پہلی دفعہ خود کو ایسے دیکھا تھا۔ اتنا تیار ہوئے اسے میک سے الجھن ہوتی تھی مگر آج اسکا خود کو دیکھنے سے بھی من نہیں بھر رہا تھا ایک کیا سے کیا کر دیتا ہے اسے میک اپ کی طاقت کا آج انداز

READERS CHOICE

ہوا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ماشاء اللہ میم جی۔۔۔ مجھے نہیں لگا تھا کہ سورج بابا ایسی پری کو اپنی دنیا کی زینت بنائیں گے۔۔۔ ابھی تک اماں سائیں انکے پیچھے ہیں مگر مجال ہے جو سورج بابا نے حویلی کی کسی لڑکی کیلئے ہاں کی ہو یاد دیکھنا بھی گنوارہ کیا ہو" وہ تو اپنے تئیں سورج کی اور اسکی تعریف کر رہی تھی مگر یہ بھول گئی کہ آخری بات کا شاید ابھی وقت نہیں تھا۔

اشمال جو زرا ای مسکان سے اسکی بات سن رہی تھی آخری بات پر مسکان سمٹی اور چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟۔۔۔ حویلی کی لڑکی؟" اشمال کا دل بری طرح سے دھڑکا کہ کہیں اسکی منگنی یا رشتہ ناہوا ہو یا کچھ بھی ایسا جو تکلیف دہ ہو۔

"میم جی۔۔۔ میں نے سنا تھا کہ ایک دفعہ سورج بابا کو کوئی لڑکی پسند آگئی تھی اور وہ بھی ملازمہ کی بیٹی سے۔ جب سورج بابا کی پسند کا علم حویلی میں ہوا تو اماں سائیں یعنی سورج بابا کی دادی نے صاف منع کیا کہ وہ کسی ملازمہ کی بیٹی نہیں لائیں گی" وہ بڑے تجسس سے بول رہی تھی ویسے ہی جیسے کوئی سنی سنائی کہانی کو مزیدار بناتا ہے

"پھر۔۔۔ کیا ہوا؟" اشمال کا سانس بند ہو رہا تھا یہ ایک نیا انکشاف تھا جو کھل رہا تھا وہ لڑکی خود ہی تو تھی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ گاؤں کو یا کس کس کو اسکی بے عزتی کے بارے میں پتہ ہے جو بالاج چودھری نے اسکی ذات کی تھی۔

"پھر میم جی، بابا نے کہا کہ وہ اسی سے کریں گے اماں سائیں بھی ضدی تھیں کہ میں کیوں کمیںوں کی بیٹی بیاہوں میں تو اپنی ذات کی لاؤں گی۔ اس وجہ سے انہوں نے اس لڑکی کو مارنے یا راستے سے ہٹوانے کا سوچا۔"

اس بات ہر اشمال کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں کیونکہ اسے نہیں معلوم تھا کہ سورج نے اپنے گھرا سکے لیے بات کی ہے اور اسکی دادی اشمال کو مارنے کے منصوبے بنا رہی تھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"پھر سورج بابا کو صاف دھمکی دی کہ اگر تم نے اس لڑکی کو ناچھوڑا تو اسکی جان لے لی جائے گی۔ سورج بابا شاید کچر زیادہ ہی پسند کرتے تھے انہیں اسی وجہ سے وہ ڈر گئے اور اس لڑکی کو ذلیل کر کے حویلی سے نکال دیا۔۔۔ سننے میں یہ بھی ہے کہ وہ بہت سوہنی تھی سورج بابا نے اس لڑکی سے اچی محبت کی اور اسکی جان بچانے کی خاطر اسے حویلی سے نکوا دیا اور وہ لڑکی سمجھتی رہی کہ سورج بابا نے دھوکہ دیا ہے بزدل ہیں وہ۔۔۔ وہ لڑکی چلی گئی مگر سورج بابا ٹوٹ کر رہ گئے حویلی سے دور ہو گئے اماں سائیں کے انتقال پر بھی نہیں گئے مسکرا کر بھول گئے تھے۔ یہ سب باتیں وہی جانتے ہیں جنہوں نے آنکھوں سے سورج بابا کو ٹوٹتے دیکھا۔ مگر ہم اب ان کے لیے بہت خوش ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا سوچا" وہ عر لورت اپنے دھن میں سب کہہ رہی تھی

اور اشمال جہاں بیٹھی تھی وہیں کی وہیں رہ گئی اسکی آنکھیں پانی سے بھر گئیں تھیں وہ اتنے سال یہی سمجھتی رہی کہ سورج نے اتنا برا کیا اسکے ساتھ اسے محبت کے راستے پر چلا کر راستے میں چھوڑ دیا اس دل پھٹنے کے در پر تھا اسکے سورج نے اسکی جان کی خاطر وہ سب کیا وہ اسی حویلی کی پلی بھری تھی وہ جانتی تھی کہ حویلی کے اصول کتنے کٹھن تھے اور اماں سائیں بھی۔ اسے یہ بھی علم تھا کہ سورج کے علاوہ سب حویلی والے عیش و عشرت کے خواہاں محفلوں کے دلدادہ تھے حویلی میں ان سب کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا اور کبھی کبھی کوئی خوبصورت ملازمہ ہو تو وہ بھی اپنی جان کی خاطر ان محفلوں کی رونق کی وجہ بن جاتی تھیں اسے تو اب سمجھ آیا کہ سورج نے اسے اپنے بھائی کے سامنے رکھیل کہہ کر حویلی سے دور بھیجا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حویلی والے ایک کمی کی بیٹی کو بہو نہیں بنائیں گے اٹا اسکی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

نزلیل کیلئے اس سے مجرے اور محفلیں سجائیں گے اور سورج کو کیسے گنوار تھا کہ اسکی محبت کی یوں بے حرمتی ہو اسی لیے وہ خود برا بن گیا مگر اس نے اشمال کو حویلی سے بہشتتت دور بھیج کر اسکی عزت اور جان کو بچایا ہے۔

اسکا جسم کانپ رہا تھا وہ سورج کو کتنی تکلیف دیتی رہی تھی سورج کی بس یہ غلطی تھی کہ اس وقت وہ اتنی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ وہ اشمال کو بچا سکے تو اس نے اشمال کیلئے کوئی جنگ نہیں لڑی وہ کمزور تھا اور اس نے کتنا غلط سمجھا اسے بار بار اسے طعنہ ملامت کی اسے تکلیف دی اور ہر بار وہ اس سے بے لوث محبت کرتا جزبات سے چورا سکی نار و ضگیاں سہتا اسکے طعنوں کو دل دے قبول کرتا مگر چھوڑا کبھی نہیں۔

آنسو لڑھک کر اسکی گال ہر پھسلا وہ سامنے کھڑی عورت کے سامنے رو کر مسئلہ نہیں بنانا چاہتی تھی البتہ دماغ میں تھوڑے برس رہے تھے نکاح سے پہلے سای بات کھل گئی تھی اور اب وہ خود کو گنہگار سمجھ رہی تھی۔

"میم جہ۔۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟" وہ عورت تھوڑی پریشانی سے بولی۔ اشمال نے مسکرا کر سر ہلایا تو وہ زرا مطمئن ہوئی۔

تبھی دروازہ ناک ہوا اور سورج سفید کرتے شلوار میں چاکلیٹ براؤن چادر کاندھوں پر رکھے اندر آیا۔ اشمال کی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ اس طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے وہ خود کو مجرم سمجھ رہی تھی۔

سورج نے مسکرا کر اسکے حسن کو دیکھا جو پور پورا اسکے لیے سجائی گئی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"چادر اوڑھا کر باہر لاؤ اسے" وہ اس عورت کو حکم دیتا ایک نظر اسکے جھکے سر کو دیکھتا بولا اور باہر چلا گیا اسے کافی عجیب لگا اشمال کا چپ رہنا اسے تو لگا تھا وہ پھر سے چیخے گی یا ٹرے گی مگر خاموشی تھی وہ یہی سوچ کر سر جھٹک دیا کہ بعد میں دیکھ لوں گا اسے۔

اس عورت نے خوبصورت سفید چادر کو کھولا اس پوری سفید چادر کے درمیان میں بڑا سا لکھا تھا * سورج کی منظور نظر * یہ انکی روایت تھی کہ کوئی بھی چودھری جب نکاح کرتا تو اس طرح کی سفید چادر پر دو لہے کا نام لکھ کر شگن کے طور پر نکاح کے وقت دقلمن کے سر پر دی جاتی اور سورج نے بھی اس روایت کو قائم کیا تا کہ سارے حویلی والے سب چودھری ان لے لے سورج نے نکاح کیا ہے۔

وہ اس سفید چادر کے گھونگھٹ میں باہر لای گئی۔ وہ کسی پیٹ کی طرح چل رہی تھی اسکا اندر کافی انتشار کا شکار تھا۔ ڈرائینگ روم میں مولوی اور سورج کے چند دوست اور نساء اور عبیر موجود تھے سورج نے انہیں بلایا تھا۔ نکاح شروع ہوا اور ج کو لگ رہا تھا کہ کہیں کچھ الٹا سیدھا نا کر دے یا انکار ہی نا کر دے مگر اسکا خاموشی سے تین دفعہ قبول ہے قبول ہے قبول ہے کہ دینا سو رک کو حیران کر گیا تھا خوشی افرس زاری اہنی جگہ تھی مگر اسے اشمال کا یوں خاموش رہنا چھ رہا تھا خیر وہ خاموش رہا بھی اسکے لیے یہ چھوٹی بات نہیں تھی کہ اسکے محبت اسکے نکاح میں چکی تھی اعجاز و قبول کے مرحلے کے وقت اسکے جسم میں سنسنی خیز قسم کی سونیاں سے چھبی تھیں اسے اپنے نام کرتے ہوئے دل ایسے قرار حاصل کر رہا تھا جیسے صحرا میں کسی پیاسے کو پتی دھوپ میں پانی ملے اور وہ جب گھٹ گھٹ کر کے پیے تو

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

جو سرور جو سکون جو ٹھنڈک آس وقت محسوس ہوتی ہے ویسا ہی سکون ویسی ہی ٹھنڈک وہ محسوس کر رہا تھا اسے اپنے نکاح میں لیتے ہوئے آج سورج نے اہنی رب کی رضا سے اسے اپنے نام کر لیا تھا تا عمر کیلئے تاقیامت کیلئے۔

♥ میرے روبرو۔۔۔

♥ میرا صنم۔۔ میرا جنوں۔۔۔

♥ میری زندگی۔۔۔ میرا سکون۔۔

♥ میری کہکشاہ۔۔ میرا نور۔۔

♥ میری چاہ۔۔ میرا سرور۔۔۔

♥ میری دل لگی۔۔۔ میرا فسوں۔۔۔

♥ تو میرا عشق۔۔۔

♥ میں تیرا منکوح۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

گاڑی پورچ میں رکی تو آواز ہر دانی تیزی سے کمرے سنکلتی باہر کی طرف بھاگی اس فلک نے تو اس کے سانس سکھایے ہوئے تھے۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"کہاں رہ گئی تھی۔۔۔ فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گیا کوئی۔۔۔ نقصان تو نہیں پہنچا۔۔۔ تم میرا فون کیوں پک نہیں کر رہی تھی۔۔۔ وجہی تمہارا پوچھ رہے تھے۔۔۔ میرے پاس جواب نہیں تھا۔۔۔ تم کہاں رہ گئی تھی" وہ اسے سامنے دیکھتی سوال پر سوال کرتی گئی۔ اسکا سانس پھول چکا تھا۔ جسم ٹھنڈا ہوا پڑا تھا۔

فلک سینے ہر بازو باندھے فرصت سے اسکی سانسوں کا اتار چڑھاؤ۔ اسکی سفید رنگت۔۔۔ ہوائیاں اڑا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ مطلب وہ سیدھا سادہ مزاق اڑا رہی تھی سکون سے اسکی بے ترتیب حالت دیکھ کع۔

"کچھ برا نہیں ہوا۔۔۔ میں نے اور عرش نے ساتھ میں کھانا کھایا۔۔۔ چائے بھی پی اور وہ مجھے گھر بھی چھوڑنے اڑا تھا یہ تو میں تھی جس نے روک دیا" وہ ہنسی ضبط کرتی بول رہی تھی اور دانی کی شکل دیکھنے لائق تھی کہ وہ روکسی ہنگامے کا سوچ رہی تھی اور عرش نے اسے اتنا ایزی ماحول دیا وہ جتنا سکون سے بتا رہی تھی یقین کرنا فطری عمل تھا۔

"تم۔۔۔ جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔ وہ۔۔۔ ایسا کر ہی نہیں سکتے بڑے دھیان سے اس دن میں نے ان کا غصہ دیکھا تھا وہ تمہیں۔۔۔ کیسے؟" دانی حیرت سے بولی اور اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی اسکی ہوائیاں اڑے چہرے کو دیکھ کر فلک قہقہہ لگ گیا۔ دانی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"سب ٹھیک یہ دانی۔۔۔ وہ مجھے محبت کرتا ہے وہ کم سے کم مجھے سب کی طرح ٹریٹ نہیں کر سکتا اور اس نے مجھے کبھی نا چھوڑنے کا احساس دلایا ہے یقین دلایا ہے۔۔۔ سب ٹھیک ہو گا اور اب میں تو گڑھے مردے اکھیر کر رہوں گی" وہ دانی کو حوصلہ دیتی مسکرا کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

دانی کو سکون کا سانس لیا کہ عرش نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا مگر جو بھی بات یہ وہ زرا تفصیل سے پوچھے گی کیونکہ ابھی اسکے پیٹ میں چوہے دور رہے تھے سو وہ کچن کی طرف بڑھی اقا سے ایک الگ سے نئی ٹینشن لگ گئی تھی۔ اور وہ تھی وجاہت المیر سلطان کا غصے والا بگڑا موڈ۔



اس وقت وہ شاور لے رہی تھی اور اسکی کوشش بھی اور نیت بھی یہی تھی کہ وہ فٹ نہا کر اس ڈائری کو پڑھے جانے آخر ایسا کیا ہے اس میں جو ماضی کی تلخی بن گیا ایسا کیا ہو گیا گزرے زمانے میں کہ اس کے بڑے اس سے چھپاتے پھر رہے یا پھر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم واویلا مچائیں گے کسی قسم کا؟۔ شاور لیتے ہوئے بھی اسکا دماغ سو سو طرح کے سوال بن رہا تھا اور اب سچ کیا ہے یہ تو اسے اس ڈائری سے معلوم پڑنا تھا۔

جلدی سے شاور لیا اور باہر آئی بالوں کو تولیے سے ہلکا ہلکا سا سکھایا ضرور تھا مگر اب بھی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ وہ تیزی سے شیشے کے سامنے آئی۔ کلیپر دراز سے لیا اور ڈھیلا سا بالوں پر لگا دیا تاکہ یہ آگے آکر ڈسٹر ب ناکرے پھر ڈائری کو ٹیبل سے اٹھایا جہاں اس نے شاور لینے سے پہلے رکھا تھا۔ دروازہ وہ لاک کر چکی تھی اب بس دھیان سارا ڈائری پر تھا۔ اصل مقصد ڈائری کے پتوں سے ماضی کو کھنگالنا نہیں تھا اصل مقصد تو عرش کیلئے محنت کرنی تھی جو اسکی زندگی کیلئے لازم و ملزوم ہو گیا تھا کبھی جو اسکی بڑھتی عمر سے کوئی پوچھے کہ ہاں بتاؤ کیا کیا تم نے ایک لڑکی ہو

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

کر عرش کیلئے؟ تو وہ اپنی جوانی کے قصے سنائے کہ عرش کو حاصل کرنے کیلئے اس نے بھی بہت محنت کی ہے اسکا نشہ اسے جوانی میں بھی تھا اور اب بزرگیت میں بھی وہ اسکی عاشق ہے۔

کمفرٹر میں گھستے ڈائری کو سامنے رکھا۔ پہلے اسکے کور کو دیکھا جہاں ہلکی ہلکی مٹی موجود تھی یعنی اس ڈائری کو کوئی ہاتھ نہیں لگاتا تھا اب جب اس کے ہاتھ آئی تو اسکے جیکٹ میں چھپنے ہاتھ لگنے سے کافی مقدار میں مٹی صاف ہو چکی تھی مگر ابھی بھی موجود تھی۔

اس مے ڈائری کا کور کھولا اور پہلے ہی صفحے پر لکھی تحریر پر وہ کافی شاکڈ ہوئی۔ کیونکہ وہاں لکھا تھا۔

Its Nissa E Jannat 's Property..In short..Nissa's story..the love of someone...the jaan of Zaib...The jigar o Abeer.....The Ronak of Hammad Bhai*

یہ سطر اسکے لیے کافی حیران کن تھی وہ تو سمجھ رہی تھی کہ یہ شاید عرش کی ڈائری ہو مگر یہ تو اسکی چاچی کی نکلی اسے اور تجسس ہوا کہ دیکھوں کہ کیا ہے آگے۔

اسنے صفحہ پلٹا جہاں نساء کی مسکراتی 2120 سال کی تصویر تھی وہ کافی ینگ اور خوبصورت تصویر تھی جہاں وہ مسکرا رہی تھی اور اسکی تھوڑی میں پڑنے والا گڑھا اسکے چہرے ہر رونق بکھیرے ہوئے تھا۔
"مجھے نہیں معلوم تھا چاچی اتنی پیاری ہوگی" وہ اس تصویر پر ہاتھ پھیرتے مسکرا کر بولی۔ پھر صفحہ پلٹا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سنو ڈائری۔۔ میری دوست بن جاؤ میں ڈائری لکھنے کا شوق نہیں رکھتی لیکن میرے دل نے شدید خواہش کی ہے کہ میں اپنی اس حسین خوشیوں کو قلم سے پرودوں۔۔۔ چلو آؤ۔۔۔ تمہیں لے چلو میری دنیا میں" اگلے صفحے پر یہ چند لائنیں لکھی تھیں۔ فلک نے پڑھ کر صفحہ پلٹا۔



”ماشاء اللہ بھائی۔۔ یہ تو بہت پیاری ہے“ وہ اس وقت چند گھنٹوں کی گڑیا کو یعنی حماد کی بیٹی کو دیکھتے بولی جو حماد کی گود میں تھی۔

”میری گڑیا“ حماد نے نم آنکھوں سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

”ہٹو زرا مجھے بھی دیکھنے دو کب سے کھڑی ہو موٹو“ عبیر جو ابھی کمرے میں آیا تھا نساء کا بازو پکڑ کر کھیل کر سائڈ پر کرتے بولا اور حماد کی گود میں اس پری کو دیکھنے لگا۔

”ہااا۔۔۔ کیا کہا۔۔۔ موٹو؟؟؟۔۔۔ تم خود ہو گے موٹے۔۔۔ سائڈ۔۔۔ بلڈوزر“ ”وہ اسکے بازو پر چٹکی کاٹتی منہ

پھلاتے بولی عبیر کا اور حماد کا زبردست قہقہہ اسکی شکل دیکھ کر لگا۔ اسکے پھولے گال اور منہ پھلانے سے پھول گئے۔

”ادھر آو تم نام نہیں رکھنا اس کا کیا؟“ حماد نے اسکے سخت تیوروں کو ٹھیک کرنے کیلئے دوسرا بازو کھولا۔ نساء مسکراتی

اسکے بازو کے ہالے میں آگے عبیر نے نام محسوس انداز میں اسکی مسکراہٹ کو دل میں اتارا وہی جانتا تھا بس کہ اسلی

مسکراہٹ کتنی جان لیوا تھی۔

”اس کا نااام۔۔۔“ نساء سوچتی بول رہی تھی کہ عبیر بول پڑا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

”میرال رکھیں گے اس کا نام“

”نو۔۔۔ میں پھوپھو ہو ! میں رکھوں گی۔۔۔ میراث رکھیں گے“ وہ عبیر کو ناک چڑھاتی بولی۔

”ایک سیکنڈ۔۔۔ ہولڈ اون گائز“ ایک شوخ آواز نے ان دونوں کو لڑنے سے ہلکے چپ کر دیا۔

اسکی آواز تو نساء لاکھوں میں پہچان جاتی تھی وہ اور کوئی نہیں بس خاموشی سے اسکے دل پر راج کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔ بالاج چودھری۔۔۔ نساء کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا تھا۔

اسکے چہرے کی پنک پنک سے گالیاں کسی کی نظروں میں نہیں آسکیں کیونکہ کسی کو معلوم ہی نہیں تھا کہ نساء بھی کسی کو پسند کر سکتی ہے کم سے کم عبیر نے یہ بالکل نہیں سوچا تھا۔

عبیر اقرحما دے بیک وقت پلٹ کر پیچھے دیکھا جو دروازہ سے داخل ہوتا ان کی طرف آ رہا تھا۔

نساء نے پلٹ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی البتہ خاموش ہو گئی تھی اور پلکیں ایسے ہی ایویں ہی حیا سے بھاری ہو رہی تھیں۔

”اسکے نام پر بعد میں الجھ جانا پہلے مجھے تو دیکھنے دیا جائے“ ”وہ عبیر کی طرف سے امنے آتاجماد کے کندھے ہر ہاتھ رکھتا

اس پیاری سی بچی پر جھکا اور دھیرے سے مسکرایا۔ اس کی مسکان نے نساء کو مبہوت کر دیا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

کہ وہ اتنا پیارا لگتا ہے مسکراتے ہوئے۔

”ماشاء اللہ۔۔۔ بھابھی یہ گئی ہے“ بالاج آنکھوں کو شرارتی کرتاجماد سے بولا۔

”بلکل“ حماد مسکرا کر بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عبیر اور بالاج کا قہقہہ لگ گیا۔

”تجھ سے بڑھ کر آج تک ہم نے رن مرید نہیں دیکھا“ عبیر نے ہنستے کہا
انکے قہقہوں سے ہی نساء ہوش میں آئی تھی اب وہ زراحماد سے دو قدم دور کھڑی تھی۔
”جس سے محبت کی جائے اسکا اسیر ناہو تو مزاح نہیں آتا“ وہ دوبارہ سے اپنی بیٹی کے ماتھے پر پیار کرتا بولا۔
”اوہ بس کر۔۔۔ بیوی کے عاشق“ بالاج نے اسے فوراً منع کیا۔

”سر میڈم کو ہوش آگیا ہے“ دفعتاً نرس نے آکر کہا۔
حماد دل کھول کر مسکرایا

اور جلدی سے اس روم کی طرف بڑھا جہاں وہ اور اسکا بیٹا تھا۔
”نام تو رکھ لے“ عبیر نے اسے پیچھے سے آواز دی۔

”وہی رکھے گی“ حماد جاتا جاتا بولا۔ اسکے قدم اقرآواز بتا رہی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو صحیح سلامت دیکھنے کیلئے بے تاب تھا
۔

اسکی تقلید میں سب اس روم کی طرف بڑھے۔

حماد دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو سامنے ہی اپنی متاعِ جان کو دیکھا جو 3 سالہ عرش کی باتوں کو سنتی سر اثبات میں ہلا
رہی تھی اور وہ عرش اسکے پاس بیڈ پر چڑھ کر بیٹھا اپنی ماں کے چہرے کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں لیے نجانے
کونسی پریم کتھا کہہ رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

حماد چلتا اسکے قریب آیا زیب نے تھکی تھکی آنکھیں حماد کی طرف کیں۔ دونوں کی آنکھوں میں بیک وقت نمی آئی۔ حماد نے دھیرے سے زیب کے بالوں پر بوسہ دیا۔ عرش فوراً سے نیچے اترا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب اسکے بابا اسکی پیاری سی پری کو اسکی ماما کے پاس لٹائیں گے اور وہ دیکھے گا اسے جی بڑھ کر۔

حماد نے اپنی بیٹی کو زیب کے حوالے کیا زیب نے نم آنکھوں سے اپنی گول مٹول سفید و سرخ بیٹی کو اپنے لرزتے ہاتھوں میں لیا اسکی پیدائش پر اسے یاد تھا کہ ڈاکٹر زکھہ رہے تھے کہ یا بچہ یا ماں اور حماد دھاڑوں سے روتا اپنی بیوی کو چن گیا تھا اور وہ بے یوش ہونے سے پہلے دل سے دعا کر گئی تھی کہ اسکا بچہ سلامت رہے اس نے 9 ماں جتنی محنت سے پالا ہے وہ رائگاں نا جائے۔ مگر اللہ نے کرم کیا تھا ماں اور بچے دونوں کو زندہ رکھ کر۔

”تمہارے جیسی ہے“ حماد اپنی پری کو دیکھتا پیار سے بولا۔

”رنگ تو آپ پر گیا ہے پٹھانوں والا خانوں والا سرخ سرخ سفید“ وہ میٹھی ہنسی سے اپنی بچی کا ماتھا چومتی بولی۔

”ہاں تو تم خاں زادہ کی خانم۔۔۔ ہمارے بچے ہم ہر ہی جائے گے اس کے نقش تم پر ہیں“ وہ زیب کے گرد سہارا دیتا بٹھاتے بولا زیب مسکرا دی۔

”مبارک! “ تبھی نساء چہکتی اندر داخل ہوئی۔ اور بھاگتے زیب سے لپٹ گئی لیکن یہ دھیان رکھا کہ بچی کو نا لگے۔ زیب اسکی خوشی سمجھ سکتی تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

حماد نے اچانکہ نوٹ کیا کہ اسکا بیٹا کہاں ہے ادھر ادھر دیکھا نہیں نظر آیا جیسے ہی نظر اپنے دائیں جانب کی تو وہ 3 سال کا عرش پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ پھنسائے خاموشی سے اپنے باپ کو تک رہا تھا کہ کب میری باری آئے گی حماد نے بازو اٹھا کر عرش ہلکی سی مسکان سے اپنے بابا کی طرف بڑھا۔ حماد نے اسے گود میں اٹھالیا۔

”لک یور لٹل فیوری“ حماد نے عرش کے کان میں کہا۔ عرش نے جی بھر کر اپنی پیاری سی سفید بہن کو دیکھا۔

بالاج اور عبیر بھی آچکے تھے۔

”شی ازپرٹی بابا“ وہ اسی انداز سے اپنے باپ کے کان میں بولا۔ حماد نے مسکرا کر اسے سینے سے لگالیا۔

”نام بتاؤ کیا رکھنا ہے؟“ نساء زیب کا بازو ہلاتے ہوئے۔

”قلمم۔۔۔۔۔ میرا۔۔۔ مجھے یہ نام بہت پسند ہے“ زیب نے بنا کسی دیر کے فٹاک سے کہا

بیک وقت عبیر اور نساء نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں کا قہقہہ لگا اس قہقہے میں خوشی بھی تھی قہقہہ اس لیے کہ نامیرال نااہی میراث اور خوشی اس لیے تھی کہ دونوں کے ناموں کے شروع سے میر ضرور چنا گیا تھا۔

”سائیکوز“ بالاج نے دونوں کو ایسے ہنستے دیکھ کر کہا۔ اسے کم سے کم نساء تو بالکل پسند نہیں تھی یہ کہنا زیادہ بہتر تھا کہ وہ بالاج چودھری تھا اونچے مزاج کا مالک وہ اس سیدھی سادھی لڑکی کو دیکھے گا جس کے بال بھی باب کٹ ہوں !۔ اسے تو فیشنل ایبل لڑکیاں پسند تھیں۔

”او کے آج سے اس کا نام میرا“ حماد نے فوراً سے تائید کی۔

”او کے یار میں چلتا ہوں۔ مجھے بابا سائیں کے ساتھ ڈیڑے پر بھی جانا ہے“ بالاج حماد کے گلے لگتا ہوا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

”گھر چلتا کھانا کھاتا ہمارے ساتھ آدھے گھنٹے میں ڈسچارج کر دیا جائے گا“ عبیر نے اسے روکا
”نہیں یار پھر کبھی صحیح“ بالاج اسے بھی گلے لگتے بولا۔

نساء کا دل کیا کے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک دے کہ ابھی تو آئے ہو اور جا بھی رہے ہو کیسے ستم کرتے ہو تم مگر وہ نہیں کر
سکتی تھی اس میں ہمت ہی نہیں تھی وہ دبوسی لڑکی تھی اتنی اوپن مائنڈڈ نہیں تھی۔

بالاج ملتا ویسی ہی شہانا چال چلتا کمرے سے باہر چلا گیا وہ مغرور مونچھوں کو تاؤ دینا نہیں بھولتا تھا۔
”بھائی آپ یہاں رکے کافی بھاگ لیا۔۔۔“ نساء نے سر جھٹکتے حماد سے کہا۔

”اور تم“ عبیر کی طرف انگلی کی اس نے بھی کمر پر ہاتھ ٹکائے کہ اب کیا فرمانے لگی ہیں آپ۔ ف
”چلو کچھ کھانے کا اریج کرے اور ڈاکٹر سے ڈسچارج پیپر ز بنواؤ“ وہ عبیر کو حکم حیسادیتی بولی

”ایک تو تم شوخی۔۔۔ مادی یار زرا عزت نہیں کرتی میری تیرے گھر میں واحد یہ میری بے عزتی کرتی کوئی سٹینڈ
لے“ وہ حماد کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بڑے دکھ سے بولا۔

”چلو چلو ہوا آنے دو“ نساء نے فوراً ترخ کر ہنس کر کہا حماد بھی ہنس دیا وہ ان دونوں کی نوک جھونک سے واقف تھا۔
”ایک دن آئے گا تم ہی آپ آپ کہو گی اور عزت سے مخاطب کرو گی۔۔۔ وعدہ ہے عبیر سلطان کا تم سے“ وہ اس کے

پیچھے آتا ایک عزم سے بولا عبیر کا مطلب تو اسے اپنی شریک حیات بنانے کا تھا مگر نساء کیا سمجھے اسنے تو بالاج کے
خواب سجائے اسے عبیر کے جملوں کی گہرائی کہاں معلوم ہونی تھی۔ وہ دونوں توں توں میں میں کرتے روم سے نکل
گئے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

حماد ہنس دیا۔

"تمہیں کیا صحیح لگتا ہے ایسے نساء کا ہنس کر عبیر سے بات کرنا؟" زیب نے زرا سنجیدگی سے پوچھا۔ نساء تو اسکی بیسٹ فرینڈ تھی مگر نجانے کیا اسکے اندر کیڑا تھا کہ وہ اسکے قہقہے کبھی کبھار بالکل پسند نہیں کرتی تھی کچھ وجہ یہ بھی تھا کہ وہ عبیر کی آنکھوں میں پسندیدگی دیکھ چکی تھی اب اسے یہ بھی فکر تھی کہ کہیں عبیر سے نساء بھی محبت نا کرنے بیٹھ جائے۔ وہ عجیب زہنیت کی تھی بہت کم خوشی میں خوش ہونے والی جیسے ابھی ایک بھابھی کی طرح سوال کیا تھا دوست بن کر سوچتی تو اسکا دل دونوں کے ملاپ پر دعا کرتا۔

"نا ٹینشن لیا کرو۔۔۔ ایک واحد عبیر ہے جس پر آنکھ بند کر کے بھروسہ ہے مجھے اور تمہیں کب سے نساء کی فکر ہو گی 4 سال سے ساتھ ہوا اسکی فطرت سے واقف ہی ہو کہ وہ کتنی پاک دل کی مالک ہے ایک کلی کی مانند۔۔۔ تم بس مجھے سوچا کرو" وہ اسکے سنجیدگی کو کسی خاطر میں لائے بنا بولا اور آخر میں شرارت سے اسکا چہرہ اوپر کیا۔

"بابا۔۔۔ کین آئی گو فرام ہیر اور ناٹ؟" تبھی عرش نے کہا جو حماد کی گود میں تھا وہ اتنا خاموش طبیعت کا مالک تھا کہ اکثر گماں ہوتا کہ موجود ہی نہیں مگر وہ ایک سنجیدہ مگر ہوشیار ذہین بچہ تھا۔ حماد کا قہقہہ لگا اور زیب نے حماد کو شرم سے آنکھیں دکھائی۔

"نو نیڈ میرے لاڈلے میرے پاس رہو" حماد نے اسکے گال پر بوسہ دیتے کہا۔

عرش نے بھی مسکرا کر اپنے بابا کے گال پر بوسہ دیا اور بے بی کمفرٹ میں سوئی اس معصوم سی اپنی پیاری کلی کو دیکھا۔



عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

آدھے گھنٹے بعد زیب کو ڈسچارج کر دیا گیا ڈاکٹر زکا کہنا تھا کہ وہ ایک دن مزید یہاں رہ کر دیکھ بھال کریں مگر حماد کا یہی کہنا تھا کہ گھر میں انکی بی جان انتظار کر رہی ہیں اور وہ گھر پر بھی اچھے سے رکھ سکتے ہیں اور حماد کے انسٹ پر ہی ڈسچارج کیا گیا۔

اس سارے وقت میں عبیر ساتھ ساتھ رہا۔ سلطان فیملی کا تعلق بچپن سے ہی تھا حماد اور عبیر تو بچپن کے ہی دوست تھے اور اب تو فیملی دوست بن چکے تھے ایک دوسرے کے گھر آنا جانا تھا۔ سلطان فیملی میں تین ہی بھائی تھے المیر سلطان جو سب سے بڑے تھے جن کی شادی ہو چکی تھی اور ان کا ایک بیٹا و جاہت المیر بھی تھا جو 6 سال کا تھا و جاہت کیلئے عرش بہت اہم تھا۔ اسے وہ پٹھانوں کا گڈا بہت پسند تھا محض 2 سال ہی عرش سے بڑا تھا مگر دونوں میں بہت بہترین قسم کی بونڈنگ تھی بہترین دوست تھے۔ اس کے بعد ظہیر جو بزنس سٹڈیز کیلئے باہر امریکہ گیا ہوا تھا۔ اور سب سے چھوٹا عبیر سلطان جو حماد کا ہم عمر تھا اسی کا ساتھی۔ ان کے والدین اس دنیا میں اب موجود نہیں تھے۔ سارا گھر المیر سلطان کے کندھوں پر تھا۔ وہ چھوٹا سا بزنس کرتے تھے انکا کوئی بہت بڑا بزنس نہیں تھا مگر کپڑے کا بزنس تھا جو آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ عبیر کی حال میں ہی ام بی اے مکمل ہوا تھا اسکا ارادہ بھی بزنس کی طرف تھا۔ حماد کی شادی تو اس کی یونیورسٹی کے زمانے میں ہی ہو گئی تھی جب حماد کے بابا کو کینسر تھا اور آخری خواہش یہی تھی کہ انکے دوست کی بیٹی کو وہ اپنی بہو بنالیں زیب کسی امیر خاندان سے نہیں تھی مگر اسکے طور اطوار ان جیسے تھے گھر کی واحد لاڈلی بیٹی تھی مناسب گھر انہ تھا اکلوتی اولاد ہونے کے ناطے جتنی ہمت توفیق ہوتی اس کے والدین نے زیب کو

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

بہترین دینا چاہا مگر وہ اونچا سوچنے والی لڑکی تھی اسے بینک بیلنس پسند تھا مگر اپنے باپ کی خواہش کو دیکھتے اور حماد کی پرسنلٹی سے متاثر ہوتے ہاں کی تھی اسے یہ دکھ تھا کہ حماد لینڈ لارڈ نہیں ہے مگر حماد کیا چ 4 مہی گور نمٹ جاب تھی اچھا خاصہ کمالیتا تھا زیب کی فیملی کیلئے یہ بہترین رشتہ تھا اور اس طرح ان کی شادی ہو گئی حماد کیلئے باپ کی پسند کی نسبت اسکی محبت کی شادی زیادہ تھی اس نے اپنے کالج میں اسے دیکھا تھا اسکی خوبصورتی کا دیوانہ تو حماد بھی ہو گیا تھا اور جب اسے معلوم ہوا کہ وہ اسکے بابا کی دوست کی بیٹی ہے تو اسے ایک امید نظر آئی اور شاید اس کے دل کی دعا اللہ نے سن بھی لی زیب اسے بنا کسی محنت کے مل گئی۔ حماد کیلئے زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہی زیب تھی جسے وہ پاگلوں کی طرح چاہتا تھا۔ یونیورسٹی میں تھے جب اسکے بابا کے پاس وقت تھوڑا تھا ان کا خیال کرتے ہوئے نکاح سادگی سے ہوا اور اس بات کا زیب کو بہت دکھ ہوا وہ تو اپنے تمام ایونٹس دھوم دھام سے کرنے کے ارمان سجائی بیٹھی تھی مگر اس طرح سادگی سے نکاح ہونا اسکے سارے ارمانوں ہر پانی پھیر گیا۔ دل تو کیا کہ ابھی حماد کو انکار کر دے مگر جب اسکی وارفتہ ہوتی نگاہوں کو دیکھتی تو خود بخود وہ حماد کی طرف کبھی چلی جاتی۔ جیسے تیسے کر کے اس نے بہت مشکل سے دل کو سمجھایا کہ کوئی بات نہیں تمہیں ایک بہترین شوہر ملا ہے یہ رسم و رواج بعد میں بھی منائے جاسکتے ہیں۔ انکے نکاح کے ایک ہفتے بعد ہی حماد کے بابا کا انتقال ہو گیا جس کا بی جان نے بہت اثر لیا۔ حماد کے لیے بھی دکھ کم نہ تھا مگر اسے سنبھلنا تھا بیوی ماں کیلئے۔ شادی کے ڈیڑھ سال بعد اللہ نے حماد اور زیب کو بیٹے کی نعمت سے نوازا۔ عرش کی پیدائش تک حماد کی جتنی قوت تھی اس سے بڑھ کر محبت زیب کو دی اسکی چھوٹی سی چھوٹی خواہش کو بھی پورا کیا اور اسکی ایسی خواہشات جو اسکے بس میں نہ ہوتیں اسے پورا کرنے کیلئے اپنی ڈیوٹی ڈبل کر دیتا۔ اسے اکثر لوگ کہتے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

تھے کہ اتنی محبتیں بیوی کیلئے تھوڑی ہوتی ہیں اور کوئی کہتا کہ حماد تو پٹھانوں کا خون لگتا ہی نہیں ہے جس طرح اپنی بیوی کا دم بھرتا ہے بہت سے ساتھ بھی تھے بہت سے خلاف بھی تھے۔ زیب اور نساء کی عمروں میں 3 سال کا وقفہ تھا۔ مگر وہ دونوں اچھی دوستیں تھیں کیونکہ دونوں کے والد دوست تھے تو انکا آنا جانا بھی تھا ایک دوسرے کے گھر وہ الگ بات تھی کہ حماد کم ہی دن میں گھر ہوتا اور وہ کسی کے گھر بھی نہیں جاتا تھا جو علم رکھتا کہ زیب کس کی بیٹی ہے۔ عبیر بالاج اور حماد کا ساتھ کالج سے تھانینوں ہی بہت وفادار تھے ایک دوسرے کے مگر زیادہ حماد اور عبیر کی بنتی تھی کیونکہ انکا گھر جیسا معاملہ تھا بالاج زرا رکھ رکھاؤ والی فطرت کا مالک تھا کیونکہ وہ اکیلا بیٹا تھا چودھری خاندان کا ان کے جب بھی اولاد ہوتی تو بیٹی ہوتی لیکن جب بالاج کی پیدائش ہوئی تھی تو پورے گاؤں میں بڑا میلہ اور جشن ہوئے تھے اور اکلوتا وارث ہونے کی بنا پر کافی مغرور تھا۔ مگر دوستی میں کھڑا تھا اسکے لیے حماد اور عبیر بہت اہم تھے اگر اسے نفرت تھی تو وہ دھوکے جھوٹ اور الزام سے تھی وہ سیکنڈز میں فیصلہ کرنے والوں میں سے تھا کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے نہیں سوچتا تھا یہ اس کی خامی بھی تھی اور کبھی کبھی خوبی کا رنگ بھی لے جاتی تھی۔ اسکے تقریباً 109 سال بعد بالاج کا بھائی بھی پیدا ہوا اسکے لیے بھی ایسے ہی جشن کیا گیا جیسے بالاج کیلئے کیا گیا تھا کیونکہ پورے چودھری خاندان میں واحد اسفند چودھری ہی تھا جس کی اولاد میں دو بیٹے ہوئے تھے اور پورے خاندان میں رشک کی نگاہ سے اسے دیکھا جاتا تھا بالاج تو باپ کی فطرت پر تھا عیاش پسند اپنی سننے والا مگر سورج بالاج سے بالکل الٹ تھا شوخ مزاج مگر حساس دل کا ماں کا تھا چھوٹی سی بھی خراش کو محسوس کرنے والا دوسروں کے غموں کو محسوس کرنے والا رحمیل شفیق۔ اور اسکی دوستی اپنے گھر کی ملازمہ سیمہ آئی کی سب سے چھوٹی بیٹی اشمال سے تھی اسے بہت پسند تھی وہ پھولے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

گالوں والی سفد گڑ یا اشمال کو بھی واحد سورج ہی پورے گھرانے میں پسند تھا وہ اپنے گھر رہتی تھی مگر روز سکول سے واپس آ کر اپنی ماں کے پاس چودھری ہاؤس آ جاتی تھی تاکہ اپنی ماں کے ساتھ گھر جاسکے۔ اور اس دور اپنے میں سورج اس سے دور ہو جائے ناممکن اسکے آگے پیچھے اسکے ساتھ باتیں کرنا اسے بہت پسند تھا۔ وہ جب مسکراتی تھی تو سورج کو لگتا تھا جیسے اس نے آج سے پہلے کسی بچی کو اتنا پیارا ہنستے نہیں دیکھا وہ اسے دیکھ کر اپنے سکول اور کلاس میں موجود لڑکیوں سے ملاتا تھا مگر ہر بار اسے اشمال ہی سب سے حسین اور پیاری دوست لگتی۔ اشمال کیلئے بھی سورج بہت معنی رکھتا تھا اسے احساس کمتری رہتی کہ وہ ایک ملازمہ ک بیٹی ہے اور وہ اچھی نہیں اور اسکا مستقبل بالکل اچھا نہیں ہو گا اور وہ پڑھائی میں بھی بس مناسب تھی اور سورج واحد لڑکا تھا جس سے اسکی دوستی تھی۔ وہ بچپن میں ہی چھوٹی سے چھوٹی بات پر غور کرنے پر مجبور ہو گی تھی کی کہ اسکا باپ سر پر نہیں تھا اسے کسی خواہش کے مکمل ہونے پر کی دن انتظار کرنا پڑتا تھا و اتنی سمجھدار ضرور تھی اور خود دار بھی کہ اگر ماں نہیں دے سکتی تو خاموش رہو کسی اور سے نا کہو کہ یہ ضرورت پوری کر دو صبر کر لو لب سی لو مگر کسی کے سامنے خواہش نارکھنا۔ وہ سورج سے بھی نہیں کہتی تھی اس کیلئے بڑے ہی شرم کی بات تھی کہ وہ سورج سے کہے اس گھر کے چھوٹے مالک جہاں اسکی ماں ملازمت کرتی تھی ۔ سورج خود بھی کچھ لاتا وہ بہت منتوں کے بعد لیتی یا پھر لیتی نا۔ اور سورج بھی ضد کا پکا تھا اسکے معاملے میں جو وہ چیز اسکے لیے لاتا اسے ہی دے کر چھوڑتا۔

خیر محبت بہت تھی ان سب میں اب 2 سال بعد اللہ نے دوبارہ زیب کو بیٹی جیسی پری دی تھی۔ عرش اب 4 سال کا تھا سورج 8 سال کا تھا جبکہ اشمال 4 سال کی تھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اللہ نے پھر سے سب کو ایک جگہ اکٹھا ہونے کا موقع دیا تھا ایک چھوٹا سا جشن رکھا گیا تھا میراں کے لیے جس میں چودھری فیملی سلطان فیملی اور خاندانہ فیملی بس انوائٹڈ تھے۔ اور سب لوگ جمع تھے انکے گھر کے صحن میں۔

”تم نے تیار نہیں ہونا؟“ عبیر جو کچن میں پانی پینے جا رہا تھا نساء کو سیڑھیوں سے اترتے دیکھتے شرارت بولا۔

نساء نے ماتھے پر بل ڈالے کیونکہ وہ تیار ہو کر آئی تھی میک اپ کے نام ہر پنک لپسٹک تھی اور آنکھوں میں کاجل اور سادے پارٹی ڈریس میں موجود تھی اس کے لیے یہ بھی بہت ہیوی تھا۔ اور عبیر کیلئے وہ حسین سے حسین تر تھی۔

”میں بالکل صحیح ہوں سمجھے۔۔۔ آنکھیں ٹھیک کرواؤ۔۔۔ اور غور سے دیکھو میں تیار بھی ہوں اور بے حد پیاری بھی“ وہ اسکے مقابل آتی ناک چڑھا کر بولی۔

عبیر نے سر سے پاؤں تک اسے دیکھا اس وہ لال گلاب لگ رہی تھی اور اسکی دھڑکنیں بہک رہی تھیں اس سے پہلے کہ وہ سچ میں کوئی ایسی شرارت کر ڈالتا جو اسکا دل کہتا اسنے رخ موڑا اور خود کو کنٹرول کرنے کیلئے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور کچن کے اندر چلا گیا۔ پیچھے ہونقوں کی طرح نساء ان سے جاتے دیکھا اسے تو یہی لگا کہ وہ سیدھی سیدھی بے عزتی کر کے گیا ہے اسکا جائزہ نالے کر وہ بھی پیچھے سے منہ چڑھاتی باہر کی طرف بڑھی۔

”تمہارا کچھ کرنا پڑے گا خانم“ عبیر نے اسکے سراپے کو آنکھوں میں لاتے پیار سے کہا اور خود ہی ہنس دیا اور باہر کی طرف بڑھا۔

نساء جیسے ہی باہر آئی سورج بھاگتا اس سے لپٹ گیا۔ بالاج جو حماد کے ساتھ کھڑا تھا ناگواریت سے سورج کو دیکھا کیونکہ اسے نساء بالکل پسند نہیں تھی بونگی سی چپکوتا پ۔ حماد نے تو مسکرا کر ہی سورج اور اپنی بہن کو دیکھا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”یونو آئی مسڈیو آپا“ سورج نے زور سے نساء ک گرد باہیں کرتے کہا۔ نساء کھلکھل کر اسکے گرد بھی باہیں پھیلا دیں۔
عبیر بھی مسکراتا ان کے پیچھے آیا۔
”ہے چیمپین !“ سورج کے بالوں کو چھیڑتا بولا۔

”ہے بڑی“ سورج عبیر کو ہائی فائو کرتا چہک کر بولا عبیر نے بھی ایسے ہی ہائی فائو دیا۔ عبیر کے ساتھ سورج کو دیکھ کر بالاج بھی مسکرا دیا۔ ہاں اسے سورج اور عبیر کا ساتھ پسند تھا وہ دوست تھا اسکا مگر نساء بالکل نہیں اور وہ اسکی نظروں کو ناجانے ایسا بھی نہیں تھا اس لیے اسے زیادہ نفرت ہوتی تھی جب وہ س ک سامنے آتا تو عجیب۔ ہیر و سنوں کی طرح شرما جانا خود میں سمٹنا حیا سے پلکیں جھکانا اٹھانا اسے سخت چڑھتی ایسی لڑکیوں سے اور نساء بی بی جان کر اسکے سامنے یہ ڈرامے کرتی تھی اسے تو یہی لگتا تھا وہ اچار ڈالے اسکی خوبصورتی کا۔

اور بالاج جلد ہی چلا گیا کیونکہ اسے ایسے فنکشنز پسند نہیں تھے مگر وہ حماد کیلئے ہی آیا تھا تاکہ اسکی خوشی میں رہے۔
اسکے جاتے ہی نساء بجھ سی گئی۔ عبیر اتنا بے فکر تھا اسکے معاملے میں کہ سوچا ہی نہیں کہ وہ کسی اور پر بھی فدا ہوگی۔
یہ چھوٹا سا فنکشن بھی تمام ہوا اور دونوں فیملیز بھی گھر کو چلی گئی۔

حماد جب کمرے میں آیا تو زیب میراں کو سلا رہی تھی مگر اسکی آنکھیں کسی نقطے پر تھی جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔
”کیا سوچا جا رہا ہے جناب ہم تو یہاں ہیں“ حماد شرارت سے کہتا اپنی سائیڈ پر لیٹ کر اسکی طرف کروٹ لی زیب اسکی مداخلت س چوٹکی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”ہاں۔۔ میں سوچ رہی تھی وہ۔۔ المیر بھائی کی وائف جو ہیں عاصمہ بھابھی۔۔ کتنا اچھا ڈریس تھا ان کا اور انکا نیکیس یقیناً سونے کا تھا بڑے لوگ ہیں ایسے زیورات تو عام ہیں ان کیلئے ”وہ دوبارہ سے کسی نقطے پر نظر جمائے اپنی سوچ کو زبان پر لائی۔

”مجھے نہیں معلوم۔۔ تم سے نظریں ہٹیں تو کچھ سمجھ آئے ”وہ اسکا ہاتھ پکڑتا لبوں سے لگاتے بولا۔

”سو جائیں حماد۔۔ میری کوئی بات نہیں سنتے آپ ”وہ ہاتھ کھینچتی کروٹ لے گی۔

حماد نے ہنستے درمیان سے میراں کو اٹھایا اور جھولے میں ڈال دیا اور پھر اپنی جگہ واپس آیا اور زیب کے کمر کے گرد باہیں کر کے اپنے پاس کیا وہ منہ پھلائے آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔

”تمہاری ہی سنتے ہیں ہم تو۔۔ خان کی خانم ”وہ اسکے سر پر بوسہ دیتا خماری س بولا اور آنکھیں بند کر لیں۔

زیب ہلکا سا مسکرائی کیونکہ اسے معلوم تھا وہ ایسے ہی مناتا تھا۔ مگر فوراً ہی اسکا دھیان دوبارہ عاصمہ سلطان کے کپڑوں اور جیولری پر چلا گیا تھا۔ اسے رشک آ رہا تھا کہ المیر سلطان نے اسے کتنا سجا یا تھا۔



حال :

وہ ابھی پڑھ رہی تھی کہ دروازے پر ناک ہوئی فلک نے صفحے کا کونہ فولڈ کر دیا کہ بعد میں آسانی سے پڑھے گی۔ دروازے کی طرف بڑھی کھولا تو سامنے ہی اسکی ماں مسکراتی کھڑی تھی۔

”کیا ہوا؟“ فلک نے نا سمجھی سے پوچھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

”مبارک ہو۔۔۔ اگلے مہینے کی 7 تاریخ کو تمہارے بھائی کی شادی فکس کر دی ہے“ عاصمہ سلطان نے محبت سے اپنی بیٹی کے منہ میں گلاب جامن ڈال۔ فلک نے مسکرا کر بائٹ لی اور اپنی ماں کے گلے لگی

”آپ کو بھی مبارک“ وہ مسکرا کر بولی اسکی مسکان اسکا ساتھ تو نہیں دے رہی تھی کیونکہ ابھی جو اسے علم ہوا تھا ماضی کا جتنا بھی حصہ وہ اسکے اعصاب پر بری طرح اثر انداز ہوا تھا اپنے کمرنگ چاچو اور چاچی کی زندگی کو جانا تھا یعنی اسکی چاچی کسی اور میں انٹر سٹڈ تھی کیسے فیس کیا ہو گا چاچو نے جو شروع سے ہی پسند کرتے تھے نساء کو اور ایسا کیا ہوا کہ جسے نساء پسند کرتی تھی اس سے شادی نہیں ہوئی بلکہ اسکے عبیر چاچو سے ہو گئی۔ پھر وجاہت کا اور عرش کالنگ۔ ابھی اس نے کچھ بھی نہیں جانا تھا بہت سے راز اس ڈائری میں دفن تھے جو اسے نکالنے تھے۔ جس طرح عاصمہ سلطان اسے مٹھائی کھلانے آئی تھی وہ واویلا بھی مچا دیتی کہ مجھے اس وقت پاس کیوں نہیں بٹھایا جب دن فائنل ہو رہے تھے مگر چونکہ دماغ سٹیبل نہیں تھا تو فٹافٹ ماں کی خوشی میں خوش ہو گئی تاکہ عاصمہ سلطان جائیں اور وہ دوبارہ ڈائری پڑھ سکے۔

”تمہاری شادی کی بات تم سے کی تھی دو دن گزر گئے جواب دو فلک۔۔۔ وہ لوگ ہمارے جواب کے منتظر ہیں ہمیں انہیں جواب دینا ہے“ عاصمہ سلطان نے اسکا نارمل مزاج دیکھ کر فوراً اپنی بات کی۔

فلک کا چہرہ بھی سنجیدہ ہو گیا

”مام۔۔۔ مجھے کسی میں انٹر سٹڈ ہے“ فلک نے بنا کسی لپٹی بات کے صاف کہا جو بات بعد میں سوٹسن کر کے کھلنی تھی بہتر ہے وہ کھول دے تاکہ اسکے والدین جان لے کہ فلک انکار کیوں کر رہی ہے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عاصمہ سلطان نے حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھا یہ بہت نرالا انکشاف تھا کہ فلک کسی کو چاہتی ہے کیونکہ فلک ایسے کاموں میں انٹرسٹ نہیں رکھتی تھی یہ وہ جانتی تھی اپنی اولاد کا ماں سے بڑھکر کسے علم ہو گا۔
”کون ہے وہ؟ عاصمہ سلطان نے حیرت سے ہو چھا۔

”کچھ وقت دیں ماما۔۔۔ سب بتاؤں گی۔۔۔ بس یقین رکھیں۔۔۔ آپ کی بیٹی کسی ایرے غیرے کو پسند نہیں کرے گی اسکا انتخاب بہترین ہے ماما” وہ عرش کا سوچتے ہی مسکرا کر اپنی ماں کو سمجھاتے بولی۔
اسکے لہجے کی سچائی پر عاصمہ سلطان تھوڑا سکون میں تو آئیں مگر انہیں اپنے شوہر کو بھی جواب دینا تھا۔
”تمہارے بابا جواب مانگے گے مجھ سے فلک” انہوں نے فکر مندی سے کہا۔
”کہہ دیجیئے گا جو میں نے کہا” فلک نے سکون سے کہا۔
”شرم کرو لڑکی میں یہ کہوں کہ فلک نے کہا ہے کہ وہ کسی کو پسند کرتی ہے اور جلد ملوائے گی یا بتا دے گی۔۔۔ شرم حیا ہے کہ نہیں؟” عاصمہ سلطان اسکے جواب پر تلملا گئی کتنی نڈر اولاد تھی انکی اور انکے کارناموں میں پستی صرف وہی تھیں۔

”ماما۔۔۔۔۔ آپ سنبھال لینا۔۔۔ مگر یہ ٹینشن نالینا کہ فلک کسی ایسا ویسا پسند کر کے آپ کے سامنے رکھے گی۔۔۔ یہ فلک کا وعدہ ہے سلطانز کا ناک اونچا رہے گا“ فلک ایک عظم سے بولی۔
عاصمہ سلطان سر ہلاتی مسکرا کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

فلک نے گہرا سانس لیا اور دروازہ بند کرتے بیڈ کی طرف آئی۔ اس کا دل بھی کر رہا تھا کہ آگے پڑھے مگر وقت جو 11 بج رہا تھا اس نے کل پر بات ڈال دی۔ شاید اسے نیند آجائے بے تحاشا سوالوں کے ساتھ مگر اسے فلحال سونا تھا وہ اپنی ماں کو عرش کا نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ بقول دانیل کے عرش جب یہاں آیا تھا تو وہ کافی ناراضگی سے یہاں سے گیا تھا۔ اب وہ اچانک نام لے دے عرش کا تو نہیں جانتی تھی کہ کیاری ایکشن ہو سب کا اسے اس گتھی کو سلجھانے کیلئے پرانی گتھیاں سلجھانی تھیں۔



”آپ؟“ دانیل ڈر کر اچھلی کیونکہ جیسے ہی وہ کپ میں چائے ڈال کر پلٹی تو وجاہت کو اپنے پیچھے سینے ہر ہاتھ باندھے کھڑے پایا وہ ڈر ہی تو لگی تھی نا جانے کب کا کھڑا تھا اور وہ اسکی آمد کا جان ہی ناسکی

”اے۔۔۔ ایسے۔۔۔ ک۔۔۔ کیوں گھور۔۔۔ رہے؟“ وہ وجاہت کی سخت سرد آنکھوں کو دیکھتی خوف سے بولی اسے اپنی حرکت یاد آگئی جو دو پہر میں کی تھی جھوٹ بھی بولا اور بد تمیزی سے ک۔۔۔ رے سے بھی نکالا اور اب وہ اسے سرد تاثرات سے گھور رہا تھا یہ دانیل کیلئے بہت خطرناک بات تھی۔

”روم میں آؤ“ اسے سرد حکم دیتا ایک سیکنڈ بھی رکے بنا کچن سے باہر چلا گیا۔

دانیل کا دل خوف سے بری طرح دھک دھک کر رہا تھا۔ اسنے پانی کا گلاس لیا اور فوراً پی لیا۔

”چائے بنا لیتی ہوں انکے لیے بھی کیا پتہ معافی مل جائے“ وہ ڈرتی ایک حربہ سوچتے بولی اور فٹافٹ ایک کپ چائے تیار کی اپنا اور وجہی کا کپ لے کر وہ لرزتے جسم سے اسکے کمرے کی طرف بڑھی دروازہ ناک کرنے ہی لگی تھی کہ

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وجہی نے دروازہ کھولا اور واپس رائٹنگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ دانیل نے حیرت سے دیکھا کہ اسے کیسے معلوم میں آگئی خیر سر جھٹکتی کانپتے ہاتھوں سے اندر گی۔ اور چائے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔ ایک کپ اٹھایا اور وجہی کی طرف مرل قدموں سے بڑھی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا مگر منانا بھی تھا اسے علم ہو گیا تھا کہ شادی فکس ہو گئی ہے اب ایسے روٹھنے تو نہیں دے سکتی تھی نا۔

ٹیبل پر چائے رکھی وجہی نے کوئی رسپانس نادیا۔ دانیل کا دل اور بجھ گیا وہ مسلسل لیپٹاپ پر کیزد بارہا تھا اسے مکمل انکوری کیے۔

وہ اسکی کمر کے پیچھے کھڑی ہو گئی اب اس سے منایا بھی نہیں جا رہا تھا کہ سے منائے اسکا موڈ سخت اوف تھا۔ دھیرے سے ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا وجہی کی زرا سی انگلیاں تھکی مگر فوراً دوبارہ سے کیزدبانے لگ گئیں۔ "سوری" اسکی گردن کے گرد پیچھے سے باہیں کرتے پیار سے کہا۔ اب وجہی کی انگلیاں ساکت ہوئی تھیں۔ اس نے گردن اوپر کو کر کے دانیل کو تیوریوں سے دیکھا

"سوری نا" وہ جھک رہا تھا پر بوسہ دے کر بولی وجہی کو اپنے اندر ایک سکون سا اثر محسوس ہوا۔

"بیٹھو" اسے ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کو کہا

دانی گہرا سانس لیتی اپنی چائے اٹھاتی اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ وجہی کی نظریں اس پر تھیں۔ اور وہ مجرموں کی طرح سر جھکائے کپ میں چائے کو گھور رہی تھی

"سچ بتائیں گی آپ؟ کیا کچھ پکاری ہیں آپ دونوں؟" وہ آپ پر زور دیتا طنز کرتے بولا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سچ میں وجہی۔۔ میں نہیں جانتی مجھ سے اس بار فلک نے کچھ شیر نہیں کیا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے میں ڈر گی تھی اور اس ڈر میں آپ سے جھوٹ بول دیا۔۔ بس یہ بات ہے اور کچھ نہیں" وہ فوراً سے روہانسی ہوتی بولی وہ فلحال کسی بھی صورت گھر کے کسی بھی فرد پر عرش کا زکر نہیں کھول اکتی تھی اسے چھپانا تھا جب تک فلک نا کہے۔ وجہی نے آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا۔

"مجھے معلوم تھا یقین نہیں کریں گے ایسے ہی آپ کو منانے کا سوچ لیا" وہ اسے نا یقین کرتے دیکھ کر منہ بناتے بولی اور اٹھ کر جانے لگی کہ وجہی نے ہاتھ پکڑا اور سامنے دوبارہ بٹھایا۔

"ایسے.. اس کی آواز نمی سے بندھ ہو گی جتنی سختی سے وجہی نے اسکی کلائی پکڑی تھی۔ آنکھوں میں پانی ابھر آیا تھا وہ اس شخص سے اسی سختی کی امید نہیں کرتی تھی اور ویسے بھی وہ حساس تھی وجہی کے معاملے میں سب کی ڈانٹ سن سکتی تھی مگر وجہی کی ایک سخت آنکھ بھی بس سے باہر تھی کجا یہ کہ وہ سخت ہاتھوں سے اسکی کلائی پکرتا جس نے آج تک محبت سے پکڑا ہو۔

وجہی فوراً سے پگھلا تھا اسکی آنکھوں میں پانی دیکھ کر اسے اپنے سخت رویے کا احساس بھی ہوا اسے یقین کرنا پڑا جو داینین نے کہا کیونکہ اسے لگتا تھا کہ اگر وہ جھوٹ بولتی تو اسکی زبان لڑکھراتی یا اسکی نظریں بتا دیتی مگر ابھی وہ سراپا سچ تھی اور اسکی سختی سے خود کو نقصان پہنچا رہی تھی رو کر۔

"سوری" وہ نرمی سے اسکی کلائی سہلاتا بولا۔ داینین نے خفاسی نظر سے اسے دیکھا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"تم اتنے ڈرامے ناکیا کرو صاف کہہ دیتی کہ تمہیں علم نہیں ایسے ہی مجھ سے جھوٹ بولا" وہ اسکی خفا آنکھوں کو دیکھتا پیار سے بولا

"آپ ہیں ہی ایسے کہ بندے کی جان نکل جائے" اسکی زبان سے بے ساختہ نکلا تھا
"کیا مطلب تم ڈرتی ہو مجھ سے محبت نہیں کرتی؟" وہ آنکھیں سکیرتا بولا

"نہیں۔۔۔ نہیں اللہ کی پناہ بہت محبت ہے۔۔۔ مگر ڈرا بھی دیتے ہیں آپ" وہ تو اس کی محبت کی منطق کو اس بات سے جوڑنے پر فٹاک سے بولی کہ کہیں غلط ہی نا سمجھ لے۔

"جھوٹ بولو گی تو معافی تو نہیں ملنے لگی مجھ سے" وہ اسکی ناک دبا تا زرار و عب سے بولا اور چائے کا کپ اٹھا کر سپ لیا۔

دائین نے ہاتھ سے اپنا ناک ملا جو کافی زور سے دبایا تھا۔

"اب۔۔۔ تو ناراض نہیں؟" وہ بھی چائے کا سپ لیتی بولی۔

"تم نے کیا کیا مجھے منانے کیلئے جو مان جاؤں؟" وہ ساتھ ہی اسے تنگ کرنے کیلئے کرسی سے ٹیک لگاتا بولا۔

"سوری کہا تو ہے؟" دائین حیرت سے بولی جو اسکی سوری کو گن نہیں رہا تھا

"سوری تو اکثر دشمن بھی کہہ دیتے ہیں جنہیں نفرت ہو وہ بھی کہہ دیتے ہیں جو محبت کرتے ہیں وہ تو کچھ نیا کچھ ہٹ

کر کریں منانے کیلئے پتہ لگے کسی محبت کرنے والے نے منایا ہے" وہ اسکے چہرے کے بگڑتے زاویوں سے محظوظ ہوتا بولا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"جیسا۔۔۔ کہ۔۔۔ کیا کروں؟" وہ فوراً سے بولی اسکی شرارت بھری آنکھوں کو جان ہی نہیں پائی

"جیسے چائے شیر کر لو" وہ چائے کا سپ لیتا بولا۔

"میں۔۔۔ اپنی چائے۔۔۔ آپ سے۔۔۔ شیر کروں۔۔۔ ایسے مان جائیں گے؟" وہ بے یقینی سے بولی کہ اتنا آسان

طریقہ پہلے ہی بتا دیتا تو ڈائریکٹ چائے شیر کر دیتی

"ہاں۔۔۔" اسنے کندھے اچکائے

دائین نے فٹ مسکرا کر اپنا کپ اسکے سامنے کیا۔

وجہی نے ایک نظر کپ کو دیکھا پھر ایک نظر اسے اور نفی میں سر ہلایا

"کیا؟" دائین کی مسکان فوراً سمٹی۔

اسنے اپنا کپ سائیڈ پر رکھا اور اسکی کپ کو اسکی طرف کیا۔

"سپ لو" اسے حکم دیا

"اچھا" ہالچھ کر اسے دیکھتی نا سمجھی سے چائے کا گھونٹ لے گی۔

"کیسی ہے چائے؟" اس نے سوال کیا۔

"اچھی ہے۔ ٹیسٹ اچھا ہے" دائین نے دوسری دفعہ خودی گھونٹ بھرتے کہا۔

وجہی مسکرایا اور اسکی کلائی کھینچ کر اپنی طرف کیا وہ جھٹکے سے اسکے چہرے کے ایک انچ کے فاصلے پر کی اسکی چائے

مشکل سے بچی تھی اسنے دہل کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں شرارت واضح تھی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"چائے۔۔ ٹیسٹ سے بھی شنیر کی جاسکتی ہے" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بہکا دینے والے انداز میں بولا۔

دائین کی پوری آنکھیں کھل گئیں اس سے پہلے کہ وہ دور ہوتی وہ اسکی سانسوں پر اپنی سانسوں کے جال بچھا چکا تھا۔ وہ اسکی گرفت میں بری طرح سے مچلی۔ اس نے دھیرے سے اسکے بالوں میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے چائے کا کپ اسکے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھا وہ تو بے جان سی اسکے رحم و کرم پر تھی۔

دل کی تشنگی جو دوپہر سے وہ بھڑکا چکی تھی اس سے دور ہو کر نامحسوس انداز میں بازو چھڑوا کر اب اسے سکون ملا تھا اسکی چاہت کو اسے محسوس کر کے۔

پیار سے نرم لمس سے اس سے دور ہوا جو بری طرح سانسوں کی الجھنوں پر نڈھال اسکے کندھے پر سر رکھتے گہرے سانس لینے لگی۔ وجہی نے مسکرا کر اسکے گرد بازو کیے

"جان وجہی۔۔۔ مجھ سے بھاگنا کرو میرے قریب رہا کرو" وہ اسکے بالوں کو اسکے کانوں کے پیچھے اڑتا بولا

"ش۔۔ شرم کی۔۔ کیا کریں وج۔۔ وجہی" وہ گہرے سانس میں بس یہی کہہ سکی۔ اسکی آواز اسے دوبارہ بہکا رہی تھی وہ شاید تھی اتنی جانیوایا پھر وجہی کیلئے بن جاتی تھی اسے نہیں معلوم تھا۔

"آپ کے معاملے میں؟۔۔۔ شرم؟۔۔۔ بیوی ہو۔ پھر بھی شرم؟" وہ ہلکی سی ہنسی سے بولا

"توبہ ہے" وہ اسکی گرفت سے خود نکالتی دروازے کی طرف بڑھی۔

"شادی مبارک دائین وجاہت" وہ کرسی پر مزے سے بیٹھا پیچھے سے بولا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

وہ دھڑکتے دل سے رکی اسے اچانک یاد آیا کہ کچھ دیر پہلے ہی ان کی شادی کی تاریخ مقرر ہوئی تھیں وہ سرخ اناری ہوتی پلٹی

"پھر تو آپ کو میرے پاس نہیں آنا چاہیے" وہ شرارت سے بولی۔

"اچھا۔۔۔ تم ٹھہر وزرا" وہ اسکی بات ہر فوراً سے اٹھا مگر وہ ہنستی کمرے سے باہر گئی۔

"آپ کو بھی مبارک دینین وجاہت کے وجہی" وہ دروازہ سے سر اندر کرتی مسکرا کر بولی۔ وجاہت نے پیار سے اسے

دیکھا۔ وہ اسے دیکھ کر ایسے ہی بہک جاتا تھا اور سراسر کسور دینین کا ہی کہتا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس ہر کوئی مہر

ثابت کرے وہ نظریں جھکاتی شرم سے فوراً اپنے کمرے کی طرف بھاگی پیچھے وہ پورے دل سے مسکرا دیا اسکے دل کی

رانی جلدی اسکے کمرے کی رانی بھی ہوگی



♥ آتجہ کو میں آنکھوں کا کاجل بنالوں۔۔۔

♥ اوہ بے خبر۔۔۔

READERS CHOICE

♥ اوہ بے قدر۔۔۔۔

♥ بے تابیاں۔۔۔۔۔

♥ بے چینیاں۔۔۔۔۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

♥ ہیں جواں۔۔۔

وہ مہکتے گلاب کی طرح اپنے کمرے کے دروازے سے لگی سانس روکے کھڑی تھی کیونکہ آج اسکے دل کے سلطان نے بنا آنکھوں کو جھپکائے دیکھا تھا۔ اسے لگا تھا کہ آج وہ یونی میں جائے تھوڑے الگ رنگ سے اس لیے معمول سے ہٹ کر آج بالوں کو ہائی ٹیل میں باندھا، بلیک سکرٹ کے ساتھ وائٹ جینز اور بلیک سنیکرز پہنے جیکٹ کو پہننے کی بجائے اپنی کمر کے ارد گرد اسے باندھا تھا آنکھوں کو کاجل اور بلیک شیڈز سے سجایا تھا چہرے پر بھی ہلکا ہلکا میک اپ تھا جس میں واضح اسکی کیرٹ (گاجری رنگ) کی لپسٹک تھی۔

اتنی محنت صرف اور صرف بالاج چودھری کیلئے کی گئی تھی۔ وہ سمجھتی تھی کہ میں نے یعنی نساء جنت نے جب کسی لڑکے کو پسند نہیں کیا تو جب وہ کسی لڑکے کو پسند کرے گی تو ڈیفینس نیٹلی وہ لڑکا بھی لازمی کرے گا چاہے وہ بالاج چودھری ہی کیوں نا ہو۔ اسے لگتا تھا بالاج اس سے بات شاید شرم سے نہیں کرتا۔ کبھی کبھی اسکا دل کہتا کہ عقل سے کام لو بالاج کی پرسنلٹی ایسی لگتی ہے کہ وہ تم سے شرمائے وہ تو لڑکیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا شخص ہے مگر ہر بار۔۔۔ ہر بار نساء اپنی سوچوں کو جھٹک دیتی اور اس اندھے یقین پر یقین سا کر لیتی کہ بالاج بھی کہیں نا کہیں اسکی محبت میں گرفتار ہو گا اس کی رائے جانے بنا وہ دل ہی دل میں اس سے گہری محبت کرتی جا رہی تھی اس اب تو کوشش بھی یہ ہونے لگی تھی کہ وہ اس کے رنگ میں رنگ جائے اتنا رنگ جائے کہ لوگ اسے نساء نہیں بالاج کی نساء کہہ کر پکاڑے۔ عجیب دل لگی تھی اس شخص سے جو اسے دیکھتا بھی نہیں تھا یا جو اس کے پاس زیادہ دیر رکنے کا بھی خواہاں نہیں تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اور آج جب وہ یونی گی تو اس کی کلاس سو سوال کیے جسے وہ کبھی مسکرا کر جھٹک دیتی کبھی ویسے ہی کہہ دیتی کہ "دل نے کہا تو ہو گی تیار" مگر اندر کی بات سب سے چھپائی۔

اسے علم تھا بالاج چودھری کی کب اور کہاں کہاں کلاسز ہوتی ہیں وہ اس سے دو سال سینئر تھا۔

اور 11 بجے جب وہ عبیر کے ساتھ کلاس سے باہر نکلا تو وہ ایسے ہی دور کھڑی ہو گی کہ اب تو اسکی نظر اس پر پڑے گی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ بالاج چودھری اسکی نی لک دیکھ کر کیساری ایکٹ کرے گا یہ جانے بنا کہ اس کا کتنا بڑا نقصان ہو سکتا تھا وہ یہ سوچ ہی نہیں رہی تھی کہ وہ اسکے بھائی کا دوست ہے ہاں اس نے یہ ضرور سوچا تھا کہ بالاج چونکہ حماد کا دوست ہے تو مسئلے والی بات ہی نہیں ان کے رشتے میں مسئلہ ہو گا نہیں۔ مگر کیا اتنا ہی آسان ہوتا ہے سب؟ ہاں ان کے لیے ہوتا ہے جو گرنے کا مزہ نہیں جانتے لیکن جب گرتے ہیں تو ایسا سنبھلتے ہیں کہ اپنے راستے کا ہر پتھر ہٹا دیں۔ مگر نساء جنت بھائی کی لاڈلی اس کی ایک خواہش پر سب کچھ پیش کر دینے والا اسکی محبت میں نساء نے یہی جانا کہ ہاں وہ جسے چاہتی ہے وہ بھی اسے ایسے ہی پاگلوں کی طرح عشق کرے گا مگر۔۔۔۔۔

افسوس۔۔۔۔۔

یہ فسانے۔۔۔ اور یہ حقیقتیں۔۔۔۔۔

جب بالاج اور عبیر کی نظر اس پر پڑی تھی تو دونوں کی نظریں ہی ٹھٹھک کر رہ گئیں۔ عبیر تو اسکے اس روپ کو دیکھ کر دھنگ رہ گیا تھا اس کا دل اسکے بس سے باہر ہو رہا تھا وہ جسے پسند کرتا تھا اس کو اتنے الگ روپ میں دیکھ کر اسکی آنکھیں جھپکنا بھول گئیں تھیں وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

جبکہ بالاج کیلئے حیرت سے بڑھک کچھ نہیں تھا کہ حماد کی بہن ایک دم سے اتنی موڈرن ہو گئی۔ وہ لحاظ کرنے والوں میں سے نہیں تھا مگر وہ اس لڑکی کا کر جاتا تھا کیونکہ یہ اسکے دوست کی بہن تھی اور آج اسکے سامنے ہتھیاروں کے ساتھ آئی تھی فقط ایک بالاج کی نظر کیلئے؟ اسکے اندر کی بات سمجھتے وہ مغرور انداز سے مسکرایا کہ یہ دبولڑکی بھی اسکی جھلک اسکی نظر کی محتاج ہے۔ وہ بنا آنکھ جھپکائے مغرور مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی یہ ادا تھی یا خامی وہ جب بھی کسی لڑکی کو دیکھتا ایسے ہی بنا آنکھ جھپکائے کے سامنے لڑکی بے ہوش ہونے کے در پر آجائے خدا نے حسین بھی تو بنادیا تھا بالاج چودھری کو کچھ اثر و رسوخ والا وہ پہلے ہی تھا اسکی مغروریت کو بیوقوف لڑکیاں اس کی خوبصورتی سمجھتی تھیں اور انہیں بیوقوفوں میں ایک نساء جنت تھی جو پاک عزت والی محبت کی نظریں جان نہیں ہار ہی تھی جو شعلہ بن کر عبیر سلطان کی آنکھوں میں دکھتی تھی مگر اسے اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے دیوانگی دیکھنی تھی جس کیلئے لڑکیاں ٹیشو پیپر سے بڑھ کر نا تھی وہ تو حماد کا لحاظ کرتے اسکی بہن کو لڑکی ہی سمجھ رہا تھا جب لڑکی خود بچنا نہیں چاہتی تو وہ کیوں اس پر ناسمجھ بنا کر نصیحت کرے اور اسے خود سے دور رکھے وہ تو اپنی ملازم بھی خوبصورت رکھنے والوں میں سے تھا تو اگر ایک حسین لڑکی اس کیلئے سچ سنور رہی ہے تو اسے کیا تکلیف اس نے تو فورس نہیں کیا کہ مجھے دیکھو۔ وہ دیکھ تو اپنی مغرور نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اسکی ہنسی میں ایک طنز بھی تھا اس لڑکی پر جو آج سے پہلے کسی کے لیے نہیں بدلی۔

اور نساء تو سر سے پاؤں تک اسکی نظر سے سرخ ہو چکی تھی اسکے لیے خوشی سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا کہ بالاج چودھری حس پر پوری یونی مرتی ہے وہ اسے بنا آنکھ جھپکائے دیکھ رہا ہے اسے اپنے جسم میں تپش سی محسوس ہونے لگی تھی وہ

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

بے خبر تھی اسی کے ساتھ کھڑے عبیر سلطان کو جو اسے نہارنے میں اتنا مصروف تھا کہ وہ یہ دیکھ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ پور پور کس کیلئے سرخ ہو رہی تھی۔

یہ خوش فہمیاں لے ڈوبتی ہیں خاص طور پر محبت کی خوش فہمیاں۔۔۔۔۔ جو اس وقت عبیر سلطان نساء سے لگائے بیٹھا تھا اور نساء بالاج سے۔۔۔۔۔

اس کیلئے اسکی نظروں کی تاب لانا مشکل ہو رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ خود کہیں جا کر خود کو چھپالیتی بالاج استہزائیہ ہنستا دوسری طرف چلا گیا اور نساء کی حالت ایسے تھی جیسے کسی نے اسکی چوری پکڑ لی ہو اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ساری یونی جان گئی ہے کہ نساء کو بالاج سے محبت ہے اور نساء سے بھی بالاج کو آج سے یہ ہو گیا تھا۔ اس نے اب بھی عبیر کو نہیں دیکھا۔ وہ گرمی محسوس کرنے لگی تھی اسکے ماتھے پر شبنم کے موتی کی طرح پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے وہ بہک رہی تھی فقط اک نظر سے۔

عبیر جب ہوش میں آیا تو اسے بیک وقت غصہ بھی آیا کیونکہ اگر وہ ٹھٹھک کر رک کر اسے دیکھنے پر مجبور ہو سکتا ہے تو یونی کے کتنے ہی لڑکے اس پر فدا و انہ انداز میں نگاہیں دوڑاتے ہوں گے وہ جبراً بھینچتا لمبے لمبے ڈانگ بھرتا اس تک پہنچا۔ وہ جو جانے ہی لگی تھی عبیر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر رک کی اس نے ابھی ہی دیکھا تھا اسے۔

"کیا کر رہی یو یہاں؟ یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے؟" وہ اس کے سر پر دبے دبے غصے سے بولا۔

وہ نساء جسے ابھی کچھ دیر پہلے اونچائی کے پر لگتے محسوس ہوئے تھے ایک تیز نظر اس پر ڈالی عبیر نے اچنبھے سے اسکے تیز تیور دیکھے جو پہلی بار اسکی بات پر ایسے تیوروں سے دیکھ رہی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔ باپ نہیں ہو میرے۔۔۔ بھائی میرا موجود ہے" اس نے تیز آواز سے کہا۔
"یہ تم بول کیسے رہی ہو؟" عبیر نے اسکا بازو پکڑ کر زرا دبایا۔
نساء فوراً اسکی گرفت سے نارمل ہوئی۔

"مجھے جانا ہے عبیر۔۔۔ تم سے لڑنے کا ارادہ نہیں۔۔۔ اب تم سے پوچھ کر تو مجھے اپنی زندگی نہیں گزارنی" وہ اپنا بازو
چھڑواتی بولی اور پارکنگ کی طرف تیز قدموں سے گئی۔ اسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ بالاج کا دوبارہ سامنا نہیں کر پائے
گی جتنی اسے شرم آرہی تھی اور اسکی نگاہوں کو سوچ کر ہی گرمی لگ رہی تھی وہ بس گھر جانا چاہتی تھی۔
عبیر کو وہ بے حد بدلی لگی وہ معصومیت جو وہ روز اسکے چہرے پر دیکھتا تھا آج نہیں تھی وہ لڑائی جو وہ اس سے ہر بات پر
کرتی تھی آج ویسا نہیں تھا بلکہ اسکے لہجے میں اکتاہٹ تھی جیسے کسی سے چڑھ رہا ہو اور پیچھا چھڑانا چاہ رہا ہو اسے فکر لگ
گئی تھی یہ بات بہت فکر والی تھی اور اسے کیوں فکر ہو رہی تھی نہیں معلوم مگر دل کہہ رہا تھا کہ عبیر کچھ ٹھیک نہیں
کچھ کرو اسے اپنا بنانے کیلئے

✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱

وہ جیسے ہی کمرے میں آئی تھی اسکی نظروں کو اب بھی خود پر محسوس کر رہی تھی۔

سامنے ہی ساؤنڈ سسٹم موجود تھا۔ وہ مسکراتی اس تک گی اور ریموٹ سے اون کا بٹن دبایا وہ سونگ پلے ہو گیا جو اس
نے لاسٹ ٹائم لگایا تھا۔

♥ او بے خبر او بے قدر۔۔۔۔۔

Page 433 of 655

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

♥ بے تابوں کو نابڑھا۔۔۔

♥ آدیکھ لے ہے پیار کا۔۔۔۔

♥ کیسا نشہ مجھ پہ چڑھا۔۔۔

♥ او بے خبر او بے قدر۔۔۔

♥ بےتابیاں بے چینیاں ہیں جواں۔۔۔

♥ میری نظر ڈھونڈے تجھے تو کہاں۔۔۔

♥ ہاں تجھ کو میں آنکھوں کا جلا بنالوں۔۔۔

♥ اے بے خبر او بے قدر۔۔۔۔

♥ بےتابیاں بے چینیاں ہیں جواں۔۔۔

♥ چاہوں گی میں یونہی تجھے بے پناہ۔۔۔۔

♥ ہاں تجھکو خوشی سالہوں پی سجالوں۔۔۔

وہ سونگ کے ساتھ ساتھ کیل ڈانس کی طرح کمرے میں جھومنے لگی پیار کا نیا نیا خمار اس پر چڑھ رہا تھا۔ وہ بالاج کو تصور کر کے اس گانے کی دھن پر کیل ڈانس کے سٹیپس لے رہی تھی مدہوش سی۔

گانا چل رہا تھا وہ جھومتے جھومتے شیشے کے سامنے آئی اپنے سراپے کو ستائش سے دیکھا جیسے بہت قیمتی چیز کو دیکھ رہی

ہو۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

ایک جھٹکے سے بالوں کو پونی سے آزاد کیا۔

سارے بال آبشار کی طرح لہرا کر اس کی پشت پر گرے۔

اس نے اپنے بالوں کو آگے کیا اور اسے محسوس ہوا کہ وہ اس روپ میں زیادہ قاتل لگ رہی ہے۔ وہ سوچ چکی تھی کل وہ اس روپ میں اسے فنا کر دے گی تب بالاج اسکا ہوگا صرف۔ صرف اسکا۔

اسے اچانک اسکا وہ روپ زہن میں لہرایا جب وہ اپنے دوست سے بات کر رہا تھا ساتھ ہی سنجیدگی سے اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا اسے بالاج کو دیکھ کر ہی تو مونچھوں کو پسند کیا تھا کتنا رعب تھا انکا بالاج کے سفید چہرے پر۔ اسکی لمبی بہکا دینے والی آنکھیں کیسے ناکسی لڑکی کو پاگل کرے۔

وہ اسے سوچتی چہرے کو ہاتھوں میں چھپا گی۔

یہ تو معصوم تھی جس نے دل سے محبت کی تھی بالاج سے اس وقت سے جب محبت کا لفظ کا مطلب بھی نہیں پتا تھا وہ توانجان تھی گرم سرد ہواؤں سے وہ جو اپنے باپ کی حیات میں انکی لاڈلی تھی انکے بعد اپنے بھائی کی لاڈلی تھی نہیں جانتی تھی کہ دنیا اتنی خوبصورت نہیں ہوتی جتنی ہم سوچ لیتے ہیں۔

یہ بات سچ ہے جو لوگ دل کے پیارے یوتے ہیں انکی محبتوں انکی قدروں کو اللہ کسی ایسے کو نہیں سونپتا جو قدرنا کر سکیں اور یہی بات نساء کی تھی وہ جس کیلئے بنی تھی اس قدر دان کو مل ہی جانی تھی اسکی تقدیر لکھی گئی تھی۔ وہ کیسے اسے بے مول کر دے جو اپنے دل کو بچپن سے پاک رکھے ہوئے تھی مگر اگر کوئی اسکے دل میں آیا بھی تھا تو اس سے تا عمر نبھانے کا سوچ کر ہی اس نے اپنے دل میں اسے داخل کیا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

اب ہر محبت پروان چڑھ جائے ایسا تو نہیں ہوتا نا۔۔۔

🔥 جیسے آسماں ہے زمیں سے جدا۔۔۔

🔥 جیسے آگ ہے پانی سے خفا۔۔۔

🔥 ویسے ہم۔۔۔ ویسے تم۔۔۔۔۔ الگ۔۔۔۔۔ ہیں

🔥 جیسے آنکھ سے ہے آنسو بھی جدا۔۔۔

🔥 صحراؤں سے بارش ہے خفا۔۔۔

🔥 ویسے تم۔۔۔۔

🔥 ویسے ہم۔۔۔۔

🔥 الگ ہیں۔۔۔۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

"کیا کر رہے ہو؟" سورج نے عرش کے پاس بیٹھ کر پوچھا

وجہی سورج اور عرش ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے۔ ابھی بریک تھی اور سورج کو دور سے عرش اکیلا بیچ پر بیٹھا

نظر آیا اسے اپنا یہ سفید بھالو بہت پسند تھا سورج تو اسے اہنا چھوٹا بھائی کہتا تھا۔

عرش نے مسکرا کر دیکھا۔

"ام فیلنگ جیس سورج بھائی" عرش سامنے وجہی کو فٹبال کھیلتے دیکھ کر بولا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سورج نے اسکی نظروں کے تعجب میں دیکھا تو وجہی کو دیکھا سورج نے نا سمجھی سے عرش کو واہس دیکھا کہ سچ میں وجہی؟

"وجہی سے نہیں بھائی یار" عرش اسکی نظروں کو سمجھ کر بولا

"پھر؟" سورج نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"اپنی پری سے۔۔۔ میرے" وہ ناک سکڑ کر بولا۔

سورج کی آنکھیں کھل گئیں۔

"ایسا کیوں؟" سورج نے اشتیاق سے ہو چھا۔

"وہ ماما سے چپکی رہتی ہے۔۔۔ ماما کے سامنے روتی ہے بہت۔۔۔ ماما سے دیکھتی بہت ہیں اسے ڈھیڑ ساری وہ بھی

دیتی ہیں" وہ بچہ جو کسی سے کچھ کہتا نہیں تھا وہ سورج سے ہر بات شیر کرتا تھا۔ سورج نے بڑی مشکل سے اہنی ہنسی

دبائی۔ سورج خود بچہ تھا اور بچہ ہونے کے ناطے وہ ہنسی اس لیے چھپا رہا تھا کہ کہیں اسکا سفید بھالو برانا مان جائے۔

"وہ کیا دیتی ہیں؟" سورج نے اسکے وہ پر زور دے کر پوچھا۔

عرش نے سرخ چہرے سے سورج کو دیکھا کہ سمجھ جاؤ خودی۔

"کیا؟" سورج کو سچ میں اسکے گالوں کی سرخیوں سے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کسز" وہ ہلکی آواز میں کہتا چہرہ موڑ گیا اسے شرم آرہی تھی اور اس بات ہر سورج ہنس دیا۔

"تو وہ گڑیا ہے نا کسز تو بنتی ہے نا" وہ عرش کو گردا ہنے بازو کرتا سمجھداروں کی طرح بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میرے سامنے نادیا کریں۔۔۔ میں اہنی ماما کو شیر نہیں کر پاتا بھائی" وہ سر جھکاتا بولا سورج کو اب اتنی بھی سمجھ نہیں تھی کہ اسکی مسٹری سمجھتا۔ وہ نا سمجھی سے ہنس دیا۔

عرش نے اک نظر سورج کو دیکھا پھر پوکٹس میں ہاتھ ڈالتا وہی کی طرف بڑھا جو اسے بلارہا تھا۔
سورج نے سر جھٹکا اور اسکے پیچھے چل دیا۔



بالاج جیسے ہی گھر آیا اسے ڈرائنگ روم سے لڑکیوں کے قہقہوں کی آوازیں آئیں وہ رکاسکے گھروں میں تو کبھی لڑکیوں کے قہقہے نہیں گونجے پھر یہ۔

وہ دیکھنے کیلئے جیسے ہی اس طرف بڑھا اندر سے کوی لڑکی بھاگتی ہوئی نکلی اور ان دونوں کا بری طرح تصادم ہوا۔
بالاج نے پورے بازوؤں کے گھیرے میں اسے کے لیا۔ وہ لڑکی بری طرح گرنے کے ڈر سے اسکے گرد سختی سے پکڑ کر گئی۔

اس لڑکی بال بہت لمبے تھے جسے اس نے جوڑے میں باندھا تھا مگر جب وہ اس طرح بالاج سے ٹکڑای تو اسکے بال لہرا کر کھلے اور بالاج نے اپنی آنکھوں سے پہلی بار دیکھا تھا کہ کسی لڑکی کے لمبے بال اسکے گرد لپٹنے کے انداز میں ایک سائیڈ سے دوسری طرف آئیں۔ وہ مبہوت ہی رہ گیا اس طرح کی ٹریجیڈی پر۔ کتنا فلمی سین تھا مگر اصل تھا۔
وہ اسے مضبوطی سے تھامے کھڑا تھا۔ وہ ابھی اسکے اس بالوں والے سین میں گرفتار تھا کہ ایک اور سقنہ پر سہاگا ہوا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

اسکے بال دوبارہ سلکی ہونے کی وجہ سے پھسل کر اسکے اطراف میں آبشار کی طرح لٹک گئے۔ اسکے بال جن کا رنگ قدرتی ڈارک براؤن تھا، سے نگاہیں ہوتی اسکے چہرے پر رکیں جو ہر اسماں سی اسے سختی سے تھامے کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں انگوری رنگ کی تھیں جس کے درمیان میں سرخ دھاریں تھیں۔ بالاج کو لگا اس نے پہلی دفعہ کوئی لڑکی دیکھی ہے اسے یقین ہو گیا کہ ہاں اللہ کسی کو فرصت سے بھی بناتا ہے۔ اس نے یہ تحریر ہڑھی یا سنی تھی اور آج یقین بھی ہو گیا وہ پہلی نظر کا گھائل ہوا تھا شکار ہو گیا تھا اسکے لمبے بالوں سے لے کر نگاہوں کے وار سے۔

جب اسے یقین ہوا کہ وہ ٹھیک ہے تو اس نے گہرا سانس لیتے بالاج جو ہلایا کہ چھوڑ دو اب تو۔ بالاج ہوش میں آیا اور زندگی میں پہلی بار پزل بھی ہوا۔

"سوری۔۔۔ مجھے ایسے آنا نہیں چاہیے تھا" وہ لڑکی نظر میں جھکاتی کہتی بولی۔

"زرین تم۔۔۔ یہیں ہو۔۔۔ جاؤ بھائی باہر کھڑے ہیں" تبھی اندر سے بالاج کی ماں آکر بولی۔ وہ سر ہلاتی فوراً باہر کی طرف گئی۔

بالاج نے اسے تب دیکھا جب تک وہ چلی ناگئی۔

"یہ زرین ہے تمہارے تایا کی بیٹی" انہوں نے کہا اور واپس اندر چلی گئیں۔

بالاج نے کوئی تبصرہ کیا۔

وہ پھر کبھی فرصت سے تبصرہ کرے گا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

مگر وہ جان گیا تھا کہ وہ اسکے دل کو بری طرح ہلا گئی۔ ہے اور جلد یادیر بالاج چودھری کو اسکی ازد ضرورت پڑنے والی ہے۔

🔥 نگاہوں میں دیکھو جو ہر بس گیا۔۔۔۔۔

🔥 وہ ہے تم سے ملتا ہو باہو۔۔۔۔۔

🔥 آنکھیں تھی یا باتیں تھی وجہ۔۔۔۔۔

🔥 ہوئے تم جو دل کی آرزو۔۔۔



وہ جو بالوں کو کھولے دو آتشہ حسن لیے اسے پوری یونی میں ڈھونڈ رہی تھی مگر اسے کہیں نہیں مل رہا تھا۔ اسے الجھن بھی ہو رہی تھی اپنے بالوں سے کیونکہ اسنے بہت کم بال کھولے تھے وہ تو اکثر بالوں کو ایسے پن کر کے رکھتی تھی جیسے باب کٹ کر وائیں ہوں مگر ایک صرف بالاج چودھری کیلئے وہ کیسے کیسے کام کر رہی تھی جو اس سے ہو بھی نہیں رہے تھے وہ تو ویسے بھی بھولی ہوئی تھی کہ وہ کس کی بہن ہے۔

"مجھے ڈھونڈا جا رہا ہے کیا؟" وہ جو کوریڈور میں کھڑی سامنے کلاس کو دیکھ رہی تھی جہاں سے سٹوڈنٹس نکل رہے تھے کہ شاید یہاں ہو۔ مگر پیچھے سے آنے والی آواز نے اسکے جسم کے ساتھ ساتھ روح تک ساکت کر دیے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

پہلی دفعہ۔ پہلی دفعہ۔۔۔ بالاج چودھری نے اسے مخاطب کیا۔۔۔ اور اتنی میٹھی آواز سے وہ حیا سے چور سو رخ اناری ہو گئی۔ زور سے آنکھیں میچ لیں۔ دل پوری رفتار سے بھاگنا شروع ہو چکا تھا اور اس کی دھمک اسے اپنے سینے سے کانوں تاک محسوس ہو رہی تھی۔ دل کی دھڑکنیں اتنی بری طرح ارتعاش پیدا کر رہی تھیں کہ اسے اپنے ہاتھ کی نبض کو مضبوطی سے پکڑنا پڑا کہ اسے لگ رہا تھا اسکے ہاتھ کی نبض پھٹ جائے گی اور دھڑکنیں باہر آ کر ادھم مچا دیں گی اور زور زور سے کہیں گی کہ بالاج چودھری کی آواز سے نساء جنت مہکتی ہے وہ سانس روکے وہیں کی وہیں تھی۔

وہ کافی بیزاریت سے اسکا جام ہونادیکھ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا وہ آج بھی پٹاخہ بن کر صرف اس کیلئے آئی ہے۔ اسے برا آف الیے لگا کیونکہ اس کیلئے حماد بہت اہم تھا اور اسکی بہن پر کوئی غلیظ نظریں ڈالے اسکے لیے بھی اتنی تکلیف دہ بات ہے جتنی حماد کیلئے اور وہ بیوقوف اس طرح چست ڈرینگ اس کیلئے کر کے کتنے لڑکوں کے ایمان خراب کر رہی تھی یہ صرف بالاج جانتا تھا کیونکہ وہ خود مرد تھا اور وہ جانتا تھا جا طرح کا پیس حماد کی بہن ہے کسی بھی لڑکا نظروں سے ہی بہت کچھ کر دے اور اسے غصہ بھی آ رہا تھا کہ ایسے ہی پیچھے پڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔

مگر پھر اسکے دماغی شیطان زندہ ہوا کہ جب اسے خود اپنی فکر نہیں تو وہ کیوں کسی کی بہن بیٹی کی عزت کرے اگر اسے اپنی عزت کی پرواہ ہوتی تو آج اس طرح نابنی ہوتی۔

وہ بیزار سانس ہوا کے سپرد کرتا اسکے پیچھے دو قدم کے فاصلے پر رکا۔ اب اسکے چہرے ہر شاطر مسکان تھی۔ اسے بھول گیا تھا کہ سامنے حماد کی بہن ہے اسے یاد تھا بس کہ سامنے ایک بیوقوف لڑکی کھڑی ہے جو اسے امپریس کرنے کیلئے ہر حد توڑنے کی صلاحیت حاصل کر رہی ہے۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"ریلیزیور بریتھس ڈارلنگ" اسکے کان کے پاس زرا سا جھکتے گھمبیر آواز سے کہا۔

وہ جو مشکل سے سانس روکے کھڑی تھی اسکی اتنے پاس سے بہکا دینے والی آواز پر کرنٹ کھا کر پلٹ گئی۔ اب اسکا چہرا بالاج کے سامنے تھا۔

بالاج نے بڑے محظوظ ہو کر اسکا اناری حیا سے لبریز روپ دیکھا۔ اس کے دماغ میں ایک ہی بات آرہی تھی کہ دیکھتے ہیں ہر نی کب تک زندہ رہتی ہے اور جب تک ہے تب مزے لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ آخر وہ چودھریوں کا سپوت تھا عیش عیاشی اسکے پرکھوں سے آرہی تھی وہ کیوں پیچھے ہٹتا قرخو بصورتی تو اسکی ویسے ہی کمزوری تھالی اور اس وقت اسکے حسن کو دیکھ کر بالاج نے ایک ہل کیلئے داد میں آبرو اچکائے۔

نساء خود میں سمٹی۔ بے ساختی ہاتھ کو ہاتھ میں لے کر مسلنے لگ گئی۔ پیاری سی مسکان اسکے لبوں پر آکر ٹھہر ہی گئی۔ وہ کتنی پاگل تھی اسکے لیے کاش وہ سمجھ پاتا۔
"حسین ہو" اسکے سراپے کو دیکھ کر کہا۔

نساء مسکرا کر سر جھکا گی اسے یہ تعریف اسکے منہ سے بے حد حسین لگ رہی تھی۔

"تمہاری یہ نیولک کافی بہترین ہے" وہ اس کے گرد آہستہ قدموں چکر لگاتا اپنے ازلی فداوانہ انداز سے بولا۔

"شک۔۔۔ شکریہ" اس نے خوشی سے بال کانوں کے پیچھے اڑے۔

"تمہارے بھائی کو معلوم ہے۔۔۔ تم یہاں (کانوں کے پاس زرا جھکا)۔۔۔ میرے لیے سچ کر آئی ہو (کانوں میں

آہستہ سے کہا)" وہ ایک چالاک لڑکا تھا جانتا تھا لڑکیوں کیسے بیوقوف بنائی جاتی ہیں۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

نساء کا چہرہ زرا سمجیدہ ہوا اقراسنے جیسے ہی اس سے بات کئے کیلئے گردن موڑی تو وہ جیسے سانس دل روک گئی۔ کیونکہ ان دونوں کے چہروں میں صرف ۱۲ انچ کا فاصلہ تھا۔ وہ اس اپنی عاشق نگاہوں سے بنا پلکیں جھپکائے دیکھنے لگا۔ نساء کو لگا کہ اب اگر نظریں نا پھیریں تو دل حلق سے باہر آ جائے گا اس کی نگاہیں اسے نجانے کیوں محبت والی لگ رہی تھیں اتنی فنا ہق رہی تھی اسکی تڑپ میں کہ فرق کر ہی نہیں پار ہی تھی کہ محبت اور بوس میں آنکھیں کیسے تاثرات دیتی ہیں۔

اس نے ہنستے اسکی حالت پر اسکے چہرے پر پھونک ماری اور دو قدم دور ہوا۔ نساء نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔

"جواب نہیں دیا جانم؟" وہ دوبارہ سے اسکے ارد گرد چکر لگانے لگا "کس بات کا؟" اس اپنی شرٹ کا کونہ مڑورتے ہو چھا۔

"یہی کہ تمہارے بھائی کو معلوم ہے کہ نسء جنت۔۔۔ کس کی متقاضی ہے؟" وہ اب اسکے سامنے رکتا آواز میں خمار لا کر بولا۔ اس کیلئے مشکل نہیں تھا ایسے فلرٹ کرنا۔

"انہیں۔۔۔ معلوم۔۔۔ ہو جائے گا۔۔۔ وہ انکار نہیں کریں گے" وہ چہرہ اسکی طرف اٹھاتی بولی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"کس بارے میں؟۔۔ انکار نہیں کریں گے آپ کے بھائی بیوٹی؟" وہ اسکی بات پر مشکل سے ہنسی روکتا بولا۔ صاف مزاق اڑایا تھا مگر اس نے محسوس نہیں کیا وہ کونسا اس سے باتیں کرتی تھی جو اس کے لہجے مزاج سے واقف ہوتی وہ تو شکل دیکھ کر ہی مر مٹی تھی۔

"ہما۔۔ ہمارے بارے میں" انے سر جھکا کر شرمائی مسکان سے کہا
بالاج نے نا سمجھی سے اسکی فلاسفی سنی جو سمجھ رہی تھی کہ بالاج چودھری اسے ہاند کرتا ہے اور شادی بھی کرے گا۔ اسکا فلک شگاف قہقہہ لگا۔

نساء نے زرا سی ماکان سے نا سمجھی سے اسے دیکھا اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیوں ہنس رہا ہے
"یو آر کیوٹ" وہ ہنستے بولا اور اسکی نا سمجھی والی شکل دیکھ کر دوبارہ سے قہقہہ لگا گیا۔
نساء اپنی تعریف ہر جھینپ گئی۔

"اچھا ایک بات بتاؤ" وہ خود کو کنٹرول کرتا اس سے بولا۔ نساء نے اسے دیکھا
"تم۔۔ مجھے۔۔ پسند کرتی ہو؟" وہ ایسا ہی بے باک تھا لڑکیوں کو اپنے جال میں پھمسانے کیلئے اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی۔

نساء کے سوال پر شرم سے سر جھکا گی اسے ہاتھ تھنڈے ہو گئے۔ اس کے لبوں پر مسکان نے بسیرا کیا۔
"نسا کہہ دو ورنہ کہا نہیں جائے گا" اس کے اندر سے آواز اٹھی۔ اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔ اس نے سر جھکا کر سر ہاں میں ہلایا۔

بِسْمِ بھٹی

عرش فلک

"ووووووو۔۔۔۔۔ ہو دم سے ہو ٹنگ شروع ہو گئی۔ نساء نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا جہاں آدھی سے زیادہ یونی کی گرلز بوائز کھڑے تھے۔ جن میں سب ملے جلے تاثر کے تھے۔ کوئی حسد سے دیکھ رہے تھے کہ بالاج چودھری اس حسین لڑکی سے بات کر رہا ہے کوئی رشک سے دیکھ رہا تھا تو کوئی انڈوینچر کے طور پر تھے۔

نساء ایک دم بوکھلا گئی اس نے پلٹ کر بالاج کو دیکھا جو پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے سائڈ مسکراہٹ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اسکے پلٹنے پر اس نے آئی بروز کو اچکایا۔

نساء سمجھی کہ شاید وہ اسکی محبت کو قبول کر چکا ہے وہ شرم سے سرخ پڑتی خود میں سمٹی۔

"اوے لک۔۔ بالاج ہینڈ سَم کی گر لفرینڈ " ایک لڑکے نے سیٹی بجا کر کہا۔ ایک دم تالیاں بجیں۔۔

"بالاج کی پسند تو کمال ہے" کچھ لڑکوں نے اسکا جائزہ لیتے کہا اور پھر سے شور اٹھا۔

نساء کا وہاں رکنا مشکل ہو رہا تھا اسے بالاج کی نگاہیں پاگل کر رہی تھیں وہ تیزی سے کوریڈور سے بھاگنے کے انداز میں گئی۔

بالاج چودھری نے قہقہہ لگایا ایک بیوقوف اسکے پیچھے پڑ رہی تھی۔ وہ اسے بھاگتے دیکھ رہا تھا تبھی اسکے بالوں کی لمبائی پر نظر پڑتے اسے کل والا واقعہ یاد آگیا وہ حسینہ بری طرح اس کے اعصاب پر سوار ہو گئی تھی وہ لاکھ جھٹک رہا تھا مگر اسے جنون سا ہو رہا تھا اس کا اب بھی دل بری طرح اسکے چہرے کے تصور پر پاگل ہو گیا تھا۔

بالاج نے خود کو کنٹرول کرنے کیلئے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اور سب سمجھ رہے تھے کہ بالاج بولا انہیں یعنی سچ میں وہ اس لڑکی کو اپنی گریفرینڈ بنا چکا ہے۔

اتفاق یہ تھا کہ حماد زیب کی طبیعت ناسازی کی وجہ سے نہیں آیا تھا اور عبیر کی کلاس تھی وہ دوسرے بلاک میں تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ یونی کے دوارے بلاک میں کیا ہو رہا ہے۔

جہاں سے نظروں کا تصادم ہوتا ہے وہاں سے کی جذبات ابھرتے ہیں۔ کی نظروں میں حیا ابھر آتی ہے کسی نظر میں حیا ختم ہو جاتی ہے۔ کسی نظر میں صرف طلب کا نشہ ہوتا ہے اور کسی نظر میں نفرت ابھر آتی ہے۔ غرض یہ کہنا درست ہے کہ آنکھیں محبت عشق نفرت اور ان کے علاوہ زندگی کی ہر صنف میں اہم ہیں ان کے بننا شاید محبت کا تصور مشکل لگے ہاں۔۔۔ ناممکن نہیں۔ کیونکہ ایک عشق حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے کیا تھا ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کیونکہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں تھا کبھی مگر ان کے عشق نے ایسا مقام دیا ہے حضور کے عاشقوں کے صفِ اول میں ان کا نام آتا ہے۔ اور ایک محبت ایک عشق حضرت اویس کرنی (علیہ السلام) کا ہے جنہوں نے صرف میرے نبی کے بارے میں صرف ان کے بارے میں سن کر ہی عشق کیا تھا ان کا عشق اتنا کھڑا تھا کہ جب ہمارے نبی کے دانت مبارک شہید کیے گئے تو اویس کرنی کو علم ہوا تو انہوں نے اپنے تمام دانت مبارک شہید کر دیے کہ نجانے میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کس دانت کی تکلیف برداشت کی ہو کہ انکو گوارہ نہیں تھا کہ محبوب کو تکلیف آئے اور عاشق سلامت رہے ! یہ کیسی محبت ہے یہ کیسا عشق ہے؟

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

ہاں یہ عشق دنیا میں نہیں۔ کیونکہ ہوس کی مطلق اقسام میں سے ایک قسم یہ ہے کی دنیا محرم سمجھتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ یہ دنیا اور ان کے فلسفے۔ کاش یہ صرف محبت کے م کو کھوج لیں تو میرا رب گواہ ہے کہ نامحرم اس نجائز جزبات سے بچنے کی ضرور کوشش کریں گے۔



"یار تو گھر آنا بھائی ظہیر آرہے ہیں ساتھ نساء اور میرے شہزادے شہزادی کو ضرور لانا" عبیر فون پر حماد سے کہہ رہا تھا۔

"او کے ضرور بہت اچھی خبر دی تو نے آئیں گے" حماد نے خوشی سے کہا
تھوڑی بہت باتوں کے بعد اس نے فون بند کیا۔ اور زیب کو بتائے کیلئے کمرے میں آیا جو لیپٹاپ پر کچھ دیکھ رہی تھی۔

"زیب شام کو ہم نے سلطانز کی طرف جانا ہے بھائی ظہیر آرہے ہیں" وہ ازل کے تحمل مزاج سے بولا۔
"حمادیہ ڈریس دیکھو زرا" زیب اسے ہاتھ سے اہنی طرف بلاتی بولی۔
وہ اسکے انور کرنے کو سہتا اسکی سننے کیلئے اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا۔

"یہ خرید کے دو گے؟" وہ ایسے پوچھ رہی تھی جیسے جاننا چاہ رہی ہو کہ حماد کی کتنی اوقات ہے۔
"بہت ایکسپینسو ہے یہ تو 3 لاکھ کا؟ تم مے کیا کرنا تمنا مہنگا ڈریس تم ایک بار پہن کر مشکل سے 2 بار پہنتی ہو" وہ تیس
پیارے اپنی رائے دے رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

زیب کے زاویے بدل گئے۔

"میری خواہشیں آپ کیلئے اہم نہیں؟" وہ مصنوعی بھاری آواز سے بولی۔

"ارے۔۔ جان۔۔ تم سب سے پہلے" ہر بار کی طرح اسکی آواز پر پگھلتا اسکے گرد بازو حائل کر گیا۔

"میرے اتنے خواب۔۔۔۔۔"

ابھی اسکے الفاظ منہ میں تھے کہ وہ دل سے مجبور ہو کر اسکے الفاظ پیار سے پینے لگا وہ اسکے حصار میں بے بس سی ہو کر رہ گئی وہ سمجھتی تھی کہ وہ ایسے ہی اسکی ساری خواہشات دفن دیتا ہے اپنے لمس سے اسکے خواب دبا دیتا ہے مگر یہ اسکی زہنیت تھی۔ وہ تو اس سے محبت بہت کرتا تھا جس کا اندازہ وہ کبھی الفاظ سے نہیں بیان کر سکتا تھا اور وہ پیسے کی دیوانی اونچائی کا سوچنے والی اسکی وفا اسکی محبت کو بہت کم سمجھتی تھی۔

ہاں غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہیں۔

اور اکثر غلطیوں کا انجام برا ہوتا ہے جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا اور آخر میں صرف کچھتاوارہ جاتا۔
جیسے ابھی زیب اپنے ہاس قیمتی ہیرے کو نہیں پہچان رہی تھی یا شاید اسے پہچاننے میں دلچسپی نہیں تھی۔



READERS CHOICE : حال

وہ ڈائری بند کر چکی تھی اسکے اندر عجیب خاموشی تھی۔ وہ پڑھ رہی تھی اپنی جان سے پیاری چاچی کی داستان۔ اسکے دل پر بھاری بھوج تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ایسا ماضی بھی ہو سکتا ہے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ بہت اداس سی ہو گئی تھی اسکا من نہیں تھا وہ آگے پڑھے وہ اپنی چاچی کی بربادی نہیں دیکھ سکے گی اپنے چاچو کو ماضی میں ٹوٹے نہیں دیکھ سکے گی۔

وہ دل برداشتہ ہو گی اور چہرے پر تکیہ رکھ لیا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ حمادیوں اپنے بیٹے کے ساتھ لوٹے گا" المیر سلطان عرش کو شاہانہ انداز میں صوفے پر بیٹھے دیکھ کر بولے۔

"غلطیاں انسان سے ہو جاتی ہیں، اور میری یہی غلطی کہ میرے دل دماغ اور قدم قدرتی طور پر یہاں سے جڑے، بس اسی لیے آپ کے سامنے ہوں ابھی" عرش کا لہجہ بالکل تمیز دار نہیں تھا یہ المیر سلطان کو صاف کھٹکا انہیں ناگوار گزرا اسکا ایسا ترش لہجہ وہ ناواقف تھوڑی تھے ماضی سے ایک اچھا خاصہ ہاتھ ماضی کے پنوں میں انہی کا تھا اور اتنے سالوں بعد بھی وہ اپنے دل سے حماد کیلئے نفرت نامٹا سکے۔

"تم کس لیے آئے ہو" المیر سلطان نے صاف پوچھا

"آپ کی بیٹی سے شادی کرنی ہے" عرش نے سنجیدگی سے ایسے بات کی جیس پانچ روپے کا سقہ مانگ لیا ہے اور المیر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا کہ اسکی اتنی جرات کہ میری بیٹی کو لاوارثوں کی طرح مانگے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہو میری بیٹی کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہوئے" وہ ایک دم گرج اٹھے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"کیا ہو گیا ایسے چلا کیوں رہے ہیں؟ بیٹی ہی مانگی ہے کوئی جائیداد تھوڑی مانگی ہے" وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتا زرا مزاقیہ موڈ میں کہا۔

"ابھی کے ابھی نکلو میرے گھر سے" المیر سلطان کھڑے ہوتے گرجدار آواز میں بولے۔
گھر میں اس وقت صرف المیر سلطان تھے جو آج ہی فورن کنٹری سے واپس آئے تھے۔ وجہی اور عبیر گھر نہیں تھے اور خواتین شاپنگ پر گس تھی۔

اور فلک کالج سے آکر روم میں تھی۔

"اتنا بھڑک کیوں رہے ہیں۔۔۔۔۔" عرش انکے ٹیمپر پر مزاق اڑاتے بولا۔

"اپنے حر* باپ پر گئے یو" المیر سلطان نفرت سے بولے۔

"آیے آئیے۔۔۔۔۔" باپ پر نہیں جانا "عرش ایک جھٹکے سے انکا گریبان پکڑتے دھاڑا

"عرش" فلک کی چنگارتی ہوئی آواز لاؤنج میں گونجی۔

دونوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا جہاں فلک حیرانی سے اور غصے سے عرش کو دیکھ رہی تھی کیونکہ

عرش کے ہاتھ اسکے باپ کے گریبان ہر تھے اور کوئی بیٹی یہ منظر نہیں دیکھ سکتی۔

عرش کے تیور نہیں بدلے تھے اسکے باپ پر بات کرنے والا جائے تو جائے کہاں۔

فلک تیزی سے اسکی طرف آئی اور پوری جان سے اسکے ہاتھ اپنے باپ کے گریبان سے نکالے

"چٹاخ" ایک گرجدار تھپہر عرش کے چہرے پر پڑا اور خاموش جگہ پر ہوا بھی ساکن ہو گئی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی



وہ خون آشام نگاہوں سے اس کا دوسری طرف مڑے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ بس اسے تھپڑ مارنا اتنا بھی آسان نہیں تھا جتنا دیکھنے والوں اور سننے والوں نے سمجھ لیا ہو گا یا اسکے باپ نے جتنی آسانی سے دیکھا ہو گا۔ وہ عیش تھا عرش حماد خانزادہ جس کی محبت میں وہ مبتلا تھی۔ اس کے ساتھ کی دعائیں مانگنے والی کیسے اس کے چہرے پر تھپڑ مار سکتی تھی کاش وہ۔۔۔ کاش وہ ایسی حرکت نہ کرتا۔ اسے تھپڑ نہیں مارا تھا اس نے اپنی محبت کے اندھے اعتماد پر تھپڑ مارا تھا اس اعتماد پر جو وہ عرش پر کرتی تھی اور آج جب اسے اپنے باپ کے گریبان تک دیکھا تو اسے ایسے لگا جیسے فلک کے گناہ سامنے عرش کی صورت میں کھڑے ہیں جو اسکے باپ کا گریبان پکڑے کھڑا ہے اس لی اتنی ہمت کہ وہ اسکے باپ کے کالر تک جائے۔ اگر عرش خانزادہ اس کے گناہوں کی صورت لیے کھڑا تھا تو فلک پر لازم تھا کہ وہ ان گناہوں کو دور کر دے تاکہ اس کے باپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ یہ جانے بنا کہ عرش اس شخص کا بیٹا تھا جس نے کبھی لڑائی نہیں چاہی اور عرش بھی چاہ کر پہل نہیں کر سکتا تھا کوئی تو بات تھی جس وجہ سے وہ اسکے باپ کے کالر تک گیا۔ باپ کے کالر پر اسکے ہاتھ برداشت نہیں ہو سکے تو وہ کیسے اپنے باپ کو گالی دینے والے کو سکون سے بیٹھے دیکھتا۔

اس نے ہاتھ بلند کر کے گال کو زرا سا سہلایا اور استہزائیہ ہنسا۔
فلک کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لری بہہ نکلی۔ آخر ان نینوں میں صنم کے نام کے آنسو کتنی دیر اور کتنی گہرائی سے ٹھہر جاتے؟ ! ! !

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

المیر سلطان سائڈ مسکراہٹ سے ہنسے اور فخر سے گردن مزید اکڑا گئے۔ کہ لومیری بیٹی میرے ساتھ ہے تم مانگ لو رشتہ میری بیٹی کا۔

اس نے چہرہ سیدھا کیا اور فلک کو سپاٹ شہرے سے دیکھا جو غصے سے بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس سے چھپا نہیں رہا تھا اسکی آنکھوں سے بہتا پانی۔

"دمدار ہے آپ کی بیٹی" وہ زرا اسی مسکان سے المیر سلطان کو دیکھتے بولا۔

"زبان سنبھالو اپنی" المیر سلطان دانت پیس کر بولے۔

"تم۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ میرے بابا کا گریبان پکڑنے کی؟؟؟" وہ اپنی آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پاتے بولی اس کیلئے یہ پہلا افیت سے بھرا تجربہ تھا شاید اسنے کبھی افیت سہی ہی نہیں تھی معلوم کیسے ہوتا۔ پہلی بار سمجھا تھا کہ تکلیف کیا ہوتی ہے شاید یہی اپنے محبوب کو اپنوں کی عزت کی خاطر دھتکارنا ! سوال کرنا ! تکلیف دینا ! فقط اپنوں کی خاطر !

"اتنی ہمت سے جتنی ہمت تم میں تھی" وہ سپاٹ چہرے سے اسے واضح کر گیا کہ تم نے مجھے یعنی عرش کو تھپڑ مارا ہے جس کی مسلسل نظروں سے تم گھائل ہو جاتی ہو جسے تم آنکھ بھر کر اسکی نگاہوں میں نہیں دیکھ سکتی اسے ! بنا سچ جانے بنا کوئی وضاحت لیے تھپڑ مار دیا ! ہمت تو بہت دکھادی۔

فلک نے اسکے طنز پر لبوں کو سختی سے دانتوں میں کچلا کیونکہ اسے لگ رہا تھا وہ رو دے گی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

سب کچھ تو تباہ ہو گیا تھا اس سے ملنے کی کوششوں میں اس نے خودی ہی سارے راستے تباہ کرنے میں کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"چلتا ہوں۔۔۔ واپس آؤں گا۔۔ مسٹر سلطان۔۔ لگتا ہے بیٹی ناواقف ہے آپ سے" عرش نے فلک کو انور کرتے ڈائریکٹ المیر سلطان سے لہا۔ جن کے چہرے کے رنگ بدلے تھے اقرماتھے پر تیوریاں آگس تھیں۔

"بتانا چاہیے ناکہ عرش ایسے ہی گریبان تک نہیں جاتا۔ وہ تب ہی جاتا ہے جب گنہگار اپنے گناہ بھول کر اپنا گریبان جھانکنا بھول جائے" وہ ارد آواز سے سرد نگاہوں سے المیر سلطان کو گھورت بولا اور اس پہلے کہ فلک یا المیر سلطان اسے جانے کا کہتے یا کچھ برا بولتے وہ تیزی سے مرا

اسکے مرتے ہی فلک کے قدم بے اختیار آگے کو لڑکھڑائے جیسے برداشت سے باہر ہوا اسکا جانا جیسے دل دہائیاں دے رہا ہو کہ اب کے وہ گیا تو لوٹے گا نہیں۔ مگر اس نے کہا تھا وہ واپس آئے گا۔ اس کے قدم رک گئے۔

وہ نہیں رکا وہ تو بہت تیزی سے دروازے سے نکل گیا۔

فلک کے دماغ میں عرش کی ابھی ابھی کہے گئے الفاظ گھومے وہ ایسی لڑکی نہیں تھی جو باتوں کو چھوڑ دے۔ اگر عرش نے اتنی پاور سے اسکے باپ سے کہا تھا تو یقیناً اسکے پیچھے راز تھے۔ وہ جھٹکے سے مڑی اور اپنے باپ کو دیکھا جو اپنی اڑی رنگت کو سنبھالتے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"کیا مطلب تھا اس کی بات کا بابا؟" فلک نے کھوجتی آنکھوں سے پوچھا اسے صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے باپ کی رنگت متغیر ہے۔ یقیناً کچھ تو چھپا ہے اس بات کے پیچھے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ب۔۔ بکواس کر رہا ہے اور کچھ نہیں۔۔ ناسکا آگے کچھ ناپچھے منہ اٹھا کر تمہارا رشتہ مانگنے آگیا میں نے جب اسے کہا کہ تمہارا باپ ساتھ آئے تو میں سوچوں مگر تمہارا باپ ساتھ نہیں تو مجھے اپنی بیٹی کسی صورت نہیں دینی تو وہ جگڑنے ہر آگیا تمہارے آنے سے پہلے وہ مجھے گالیاں نکال چکا تھا اور جب میں نے سختی سے کہا کہ ایک گالی نکالنے والے کے ساتھ میں کسی طور اپنی بیٹی نہیں دوں گا تو میرے گریبان تک آگیا "وہ اپنی اس سفیدی کو چھپانے کیلئے اپنے سے کئی جھوٹ جوڑ کر اس کے سامنے رکھ گئے۔

فلک نے بے یقینی سے اپنے باپ کی باتیں سنی وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کہ عرش گالی دے یا ایسے پیش آئے وہ بد تمیز نہیں تھا اس نے جانا تھا اسے وہ مانتی تھی کہ عرش سنجیدہ ضرور ہے مگر بیغیرت اور بد تمیز نہیں ہے اور اس وقت بھی وہ ماننے سے انکاری تھی۔ اسے اپنے باپ پر بھی یقین تھا مگر انکے لہجے کی کمزوری بتا رہی تھی جھوٹ ہر انسان بول لیتا ہے۔

اب اسکے پاس ایک ہی راستہ تھا کہ وہ اس ڈائری کو مزید پڑھے تاکہ یہ سچ وہ خود ہی جان لے وہ نفی میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

"تمہیں مجھ پر یقین نہیں فلک؟" پیچھے سے المیر سلطان کی آواز نے اسکے قدم روکے۔

اس نے مڑ کر اپنے باپ کو دیکھا جو اسکے جواب کے منتظر تھے اور سر دچہرے سے اسے دیکھ رہے تھے "آپ پر یقین ہے بابا" اس نے ہمت کر کے جواب دیا کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ المیر سلطان نے سکھ کا سانس ہوا کے سپرد کیا اور مسکرا کر دوبارہ سٹڈی میں چلے گئے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"مگر اس پر خود سے زیادہ ہے بابا سب سے زیادہ میرا دل اسے جاننے میں دھوکہ نہیں کھا سکتا میری دعا ہے کہ میں نے جس سے محبت کی ہے وہ غلط ثابت ناہو" یہ اس نے صرف خود سے کہا تھا اور لڑکھڑاتے ہوئے کمرے میں گئی۔ دل ڈوب رہا تھا اس نے آج عرش کو تھپڑ مارا تھا سانسیں بھی خفا ہو گئیں تھی اس سے دل بھی ناراض ہو رہا تھا اس کا دل کامکین جو تکلیف میں آیا تھا۔ دھڑکنیں بھی روٹھی روٹھی سیں لگنے لگی تھیں۔ وہ کمرے کے وسط میں کھڑی تھی اس کا دماغ بند ہو رہا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔ اس کیلئے یہ برداشت سے باہر تھا کہ اس کے باپ اور عرش کے درمیان بات بننے سے پہلے ہی ختم ہو گئی تھی۔ وہ خاموش ساکت تھی کہ بے ساختہ نظر سامنے ٹیبل پر پڑے موبائل پر گئی۔ اس کے دل نے کہا کہ بس اسے کال کرو آگے کیا ہو گا اس کا ناسو چو۔ وہ تیزی سے بڑھی اور کانپتے ہاتھوں سے موبائل پکڑا جسم عجیب طرح کا ٹینشن سے ٹھنڈا پر رہا تھا۔ موبائل اٹھا کر کوئٹیکٹ لسٹ اوپن کی پہلا نام ہی عرش کا تھا۔ اس کا موبائل تک اسے خوبصورت لگنے لگا تھا جب سے اس کا نام اس کا نمبر اس موبائل میں شامل ہوا تھا۔ اس نے فوراً کال ملائی۔

دل اب اس کی آواز کیلئے بری طرح مچل رہا تھا وہ اب معافی مانگے گی یا کیا کرے گی اسے نہیں معلوم تھا۔ بس وہ روٹھنا نہیں چاہیے تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش قدرے سکون میں تھا۔ اسکے سامنے تو سرد مہری سے گھر سے نکلا تھا مگر جو کام وہ کر گیا تھا فلک اور المیر سلطان میں آگ لگا کر اسے اب چین مل رہا تھا چاہے تھوڑا سا پر ملا ضرور تھا۔
ابھی وہ گاڑی پارک کر کے کمرے میں داخل ہوا تھا کہ اس کے موبائل پر رینگ ہوئی۔ وہ مسرور ہوا سامنے فلک کا نام دیکھ کر۔

اس نے کاٹ دیا موبائل بیڈ پر رکھا اور واٹر روم چلا گیا۔

فلک کا جیسا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔ اس کی کال کٹ کر دی تھی اسکی سانس بند ہونے لگی تھی۔
اسنے پھر سے کال کی۔ مسلسل بیل جا رہی تھی مگر آگے سے فون نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔
پھر سے بیل کی مگر فون نہیں اٹھایا
وہ بند ہوتے دل سے کمرے کے فرش پر ہی بیٹھ گیا۔

اسکا دماغ کام نہیں کر رہا تھا کہ کیا کروں کیا کام ایسا کروں کہ وہ بات کر لے چاہے چند سیکنڈز کیلئے
"مجھے۔۔۔ مجھے اس کے گھر کا پتہ ہے وہ یقیناً گھر گیا ہوگا" وہ اپنے دماغ میں ابھرنے والے خیال کے تحت بولی۔
اور اس پر عمل کرنے کیلئے تیزی سے سائیڈ ٹیبل سے کیز اٹھائیں اور تیزی سے کمرے سے نکلی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" دانیل عاصمہ اور نساء جو ابھی ابھی گھر میں داخل ہوئی تھیں اسے دیکھ کر حیران ہوئیں جو ہوا کے گھوڑے پر سوار تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف جا رہی تھی۔ دانیل نے اسکا بازو پکڑ کر روک کر پوچھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"دعا کرو سب ٹھیک ہو" وہ دانیل کو دیکھتی خم لہجے میں آہستہ سے بولی اور تیزی گاڑی میں بیٹھتی گیٹ پار کر گئی۔
دانیل ہو نقوں کی طرح اسکی جلدیاں دیکھتی رہ گئی مگر پریشان وہ اسے بھی کر گئی تھی نجانے اب کیا ہوا کہ وہ ایسے
بھاگنے کے انداز میں گئی تھی۔

"کہاں گئی وہ؟" نساء نے کچن سے پانی کا گلاس باہر لاتے پوچھا۔

"فرینڈ کی طرف" دانیل فوراً سے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ ہر بار اسے پھسادی تھی اور دانیل کو تو جھوٹ
بھی بولنے نہیں آتے تھے۔

نسائ اور عاصمہ نے نوٹس نہیں لیا۔



وہ کمرے میں آیا تو اسے کھڑکی کے پاس کھڑے پایا۔

یقیناً وہ لڑنے کے موڈ میں ہوگی سورج کو فحال یہی لگا۔

لیکن وہ اسے سنبھال لے گا اب اسکی منکوحہ تھی اس کیلئے مشکل نہیں تھا۔

وہ مسرور سا اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔ وہ جانتا تھا وہ اسکی خوشبختی پہچان لیتی تھی۔

اسے حیرانی ہوئی کہ وہ پلٹی ہی نہیں۔

اسکے ارد گرد کھڑکی پر ہاتھ جمائے وہ تب بھی ہوش میں نہیں آئی سامنے چاند پر نظریں ٹکائے جانے کس جہاں میں
تھی۔ سورج نے حیرانی سے دیکھا کہ اسکے حصار میں کھڑی ہے مگر اتنی دلیری سے ! یقین سے باہر بات تھی اور یہ

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

بات آگ بھی لگاگی کہ وہ اسکے قریب ہے اور اسے علم نہیں کوئی احساسات نہیں جاگ رہے اسکے سمٹ نہیں رہی خود میں کسے اتنا سوچ رہی کہ سورج کی خوشبو سے ناواقف ہو گئی۔

"چناں" اس کے کان کے پیچھے بال کرتے کان میں پیار سے کہا۔

اشمال ایک دم ہوش میں آئی۔ خود کو سورج کے حصار میں پا کر ایک پل کو ساکت رہ گئی شذر سے چہرہ موڑا تو اپنی آنکھوں چہرے کے قریب اسے مسکراتے پایا۔

وہ ان پلوں کو سوچنے لگی ایک تخیل کے تحت جب سورج نے اسے حویلی والوں سے بچایا ہوگا ایک رکھیل بننے سے بچایا ہوگا۔ اسکی حفاظت کی ہوگی اور وہ اسے ہی اپنی عزت کا ٹیڑا سمجھتی رہی۔

سورج نا سمجھی سے مسکرایا کہ وہ اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی۔

"کی ہو گیا جند میرے؟" وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہنس کر بولا۔

اتنی خاموش اشمال کا تو اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

وہ بے اختیار رو پڑی اسکے گالوں پر موٹے موٹے آنسوؤں کی لری بننے لگی۔

سورج تو اسکے رونے پر پریشان ہو گیا اسے لگا لگا شائد ابھی بھی وہ اس سے نکاح کی وجہ سے ناراض ہے۔

"سوری جاننا۔۔۔ میرے پاس نکاح کے سوا کوئی اوپشن نہیں تھا" وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتا پیار سے

بولا۔

اشمال نفی میں سر ہلاتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سورج اب متفکر ہوا تھا کیونکہ اگر وہ ناراض ہو کر روتی تھی تو کبھی بھی اسکے سینے کا سہارا نہیں لیتی تھی۔
"اشو" وہ اسکے گرد باہیں کرتا پیار سے بولا۔

"ا۔۔۔ ای۔۔۔ ام۔۔۔ س۔۔۔ سو۔۔۔ سوری۔۔۔ میں۔۔۔ آ۔۔۔ آپ کو جان۔۔۔ ہی

نا۔۔۔ سکی۔۔۔ و۔۔۔ سوری" وہ اسکے سینے پر سر رکھے ہچکیوں سے بولی

"پر ہوا کیا۔۔۔ یا ایسے کیوں رو رہی ہو" وہ کم سے کم اس وقت اسکی کسی بات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

"مجھے بچا یا سب سے پوری حویلی سے لڑے ماں جی سے بھی لڑے بڑے چودھری صاحب سے بھی

لڑے۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں سورج" وہ رونے کے درمیان ہی اس استفسار کر رہی تھی۔

سورج نے اسکے منہ سے ادا ہونے والی ہر ایک لفظ کو سنا اسکا چہرہ سنجیدہ ہو گیا اور اسکے چہرے کو دیکھا جو اسکے جواب کی منتظر تھی۔

"تم سے کس نے کہا؟" وہ زرا سرد لہجے میں بولا۔

"کیوں غلط کیا جس نے بھی بتایا؟" وہ اسکے چہرے کو دیکھتے بولی۔

"تو اب دل تمہارا موم کا ہو گیا یہ جان کر کی سورج نے کتنا سٹر گل کیا ہے تمہارے کیے؟ جب تک علم نہیں تھا

تمہیں تو نفرت تھی۔" وہ سپاٹ چہرے سے بولا اور اسکے گرد سے باہیں ہٹالیں۔

"سورج۔۔۔ مجھے علم ہونا چاہیے تھا" وہ اسکی بے رخی دیکھ کر تڑپ کر بولی۔

بِسْمِ بھٹی

عرش فلک

"کاش تم مجھ سے ترس کھا کر نامحبت کرتی مجھ سے ایسے ہی ناراض رہتی تھی کچھ علم نا ہوتا میں تمہیں اتنی محبت دیتا کہ تم میرے حال سے مجھ میں فنا ہونے کا سوچتی پیچھے پلٹ کر نا سوچتی مگر تم تو پیچھے پلٹ کر پیچھے کی رہ گئی سب کچھ کلیئر ہوا تو سورج پر ترس آگیا" وہ دکھ سے بول رہا تھا جب اس نے چھپایا تھا تو کس نے ہمت کی سورج کے بارے میں بتانے کی۔

"آپ کو لگتا ہے کہ میں اب آپ کی پرانی باتوں کی وجہ سے محبت کرنے لگی ہوں؟" وہ اسکی بات سے فوراً غصے میں آئی۔

"لگ ایسے ہی رہا ہے" وہ عجیب روٹھے انداز سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اسکی بات سے اشہال کا دماغ گھوم گیا۔

"کیا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ جانتے ہی کیا ہو میرے بارے میں۔۔۔ بس یہی کہ میں ایک ملازمہ کی بیٹی ہوں۔۔۔ تم میرے اندر کا حال جانتے کب ہو۔۔۔ اگر تم سے محبت نا ہوتی تو ہمت تمہاری بھی نہیں ہونی تھی مجھ سے نکاح کرنے کی کیونکہ میں اب تک کسی اور کی ہو چکی ہوتی سمجھ لگی تمہیں" وہ اسکے سامنے کھڑی پھنکارتے بولی

سورج نے جھٹکے سے اسکا بازو پکڑا اور اپنی طرف سختی سے کھینچا وہ لہرا کر اسکی گرفت میں آئی

"سورج چودھری کی مہر تم پر برسو سے لگی ہے اور تم کسی اور کی ہو جاؤ تصور بھی کیسے کیا؟" وہ اسکی آنکھوں میں سختی سے گھورتا بولا۔

"اور یہی بات میں اگر کہوں کہ تم پر میری مہر لگی گی ہے تو مجھے ایسے ناراض ہونے کی کیا تکبنتی ہے تمہاری؟" وہ اسکا کالر پکڑ کر تڑخ کر بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تو میں تم سے اب ناراض بھی ناہوں جو تم کہہ رہی ہو" وہ اس کے حسن میں بہکتا زرا مصنوعی غصے سے بولا وہ اتنے پاس تھی اب غصہ کسے آنا تھا۔

"ناراض کا حق صرف مجھے ہے خبردار مجھ سے روٹھنے کی کوشش بھی کی" وہ بھاری آواز سے اس کے کالرز کو جھٹکا دیتے بولی۔

"کیوں۔۔۔۔ تمہی کیوں ناراض ہو سکتی ہو میں کیوں نہیں" وہ اس کو اپنی گود میں بٹھاتا آپی برواچکا کر بولا
"کیونکہ میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی" وہ اب تو رودی تھی
"کیوں؟" وہ اس کے چہرے کے بال کو سائیڈ پر کرتا پیار سے بولا۔

"کیونکہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے مجھے معلوم تھا پلٹ کر میرے پاس آؤ گے تبھی انتظار کیا۔۔۔۔ بہت کیا۔۔۔۔ میری تو زندگی آپ سے شروع آپ پر ختم" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔
سورج تو سرشار ہو گیا اس کے اعتراف سے اور دل کھول کر مسکرایا۔ اور اس کے گرد باہیں کی اور اپنے سینے سے اس کا سر لگا دیا۔

"یہ تم اور آپ کا کیا سین ہے ڈیسا ایڈ کر لو کیا کہنا مجھے" وہ اس کے سر پر بوسہ دیتا بولا۔

"تو جب الٹی حرکتیں کریں گے تو آپ کی امید نا کرنا" وہ سوس سوس کرتے بولی۔

سورج کا بھرپور قہقہہ لگا اور زور سے خود میں بھینچا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"میری جند میرے مکھنا میرے چناں یارتوں مینوں کسے جو گے نی چھڈیں گی (یار تم مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑو گی)" وہ اسے سینے سے لگائے بولا۔

"مجھے پنجابی سکھائیں گے؟ آپ کے منہ سے بہت پیاری لگتی ہے" وہ اس کے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ کرتی مسکرا کر بولی۔

"کتنی پیاری دلبرم" وہ بہکتے اس کے چہرے کو قریب کر گیا۔

"ہاے۔۔۔ چھیپی اتنی نہیں" وہ اس کے ارادے سمجھتی اس کے سینے میں منہ دے گی۔

"اب بچنے کے کونسے ٹھکانے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔۔ میرا سینہ۔۔۔۔۔!" وہ اس کی ادا پر ہنستے بولا۔

"باز آجائیں سورج" وہ اس کے دل پر مکا مارتی شرم سے بولی۔

وہ ہنستا اس کے گرد مزید گھیرا تنگ کر گیا۔

"سانس روکیں گے کیا؟" وہ اس کی سخت پکڑ پر کسمائی۔

"ابھی سے یہ حال ہے جاناں۔۔۔۔۔ جندے آگے کیا کرو گی؟" وہ گھبیر لہجے میں بولا۔

اشمال نے تیزی سے خود کو چھڑوایا اور واشروم کی طرف دوڑ لگا دی۔

اس کی تیزیاں دیکھ کر ایک بار پھر سورج اک زندگی سے بھرپور تہقہہ لگا



عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ تیزی سے گاڑی بھگا رہی تھی دماغ ساتھ نہیں دے رہا تھا دھڑکنیں خوف سے پریشانی سے الجھی پڑی تھیں۔ سانسوں کو اپنے سکون کی راہ نہیں مل رہی تھی۔ وہ کیسے سکون میں ہو جاتی اسکا سکون اس وقت سکون میں نہیں تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ عرش صحیح ہے یا المیر سلطان اسکا باپ۔ وہ اس کشمکش میں مبتلا تھی۔

ایک دم گاڑی کو زور سے بریک لگائی۔ وہ بیچ سڑک کے گاڑی روک چکی تھی۔

"اگر بابا صحیح ہوئے اور میں عرش کے پاس چلی گئی تو یہ نا انصافی ہوگی" اسکے دماغ نے کہا "اگر عرش سچا ہوا تو؟ بابا جھوٹے نکلے! اس کا مطلب یہی ہے!" دل نے بھی اپنی کہی۔

فلک گھرے سانس لیتی منتشر ہو چکی تھی

"اگر تم نے فلک وہاں عرش سے مل کر سوری بولا اور وہ غلط ہوا جس نے تمہارے باپ کے گریبان کو پکڑا۔ پھر؟

باپ کی عزت ضروری نہیں؟" دوبارہ سے دماغ نے کہا

"لیکن میں جانتی ہوں اسے وہ عرش ہے وہ تو ایسا نہیں ہے" دل نے عرش کے لیے آواز اٹھائی۔

"تو اس منظر کا کیا جب اس نے تمہارے باپ کو کالرز سے پکڑا تھا جن کا زمانہ قدر کرتا ہے؟" اب دماغ نے پھر سے

شور مچایا۔

وہ تو ڈبل ماسنڈ ہو چکی تھی وہ جانا چاہتی تھی اس وقت عرش کے پاس لیکن اگر وہ جھوٹا ہوا تو یہ تو سراسر عزت

روندنے والی بات ہوئی اور فلک المیر ان میں سے نہیں جو محبت کی خاطر عزت کو رلنے دے۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

اور اگر اسکا باپ غلط ہوا تو؟ پر وہ عرش کے ساتھ اپنا تعلق کیوں غلط کریں گے؟ کیا وارش کے الفاظ سچے تھے؟
اسنے تھک ہار کر سر سٹمرنگ سے لگا لیا۔ ان سارے سوالوں کا جواب اسکے پاس نہیں تھا اور اسے معلوم نہیں تھا کہ
کس سے جواب لے۔ جو سچا ہو۔ اور اب تک اس ڈائری میں مجھے نہیں لگتا کہ کوئی بات تھی ایسی وہ تو نساء چاچی کی
زندگی لے بارے میں ہے

اچانک اس کا سر جھٹکے سے اٹھا "ڈائری؟" اس کے لب اس لفظ پر پھڑپھڑائے۔ کیا پتہ اس میں سب ہو۔
اس مے تیزی سے گاڑی سٹارٹ کرتے ریورس لی۔ اسے اب واپس پلٹ کر ناباپ سے سوال کرنا تھا نا ہی عرش
سے۔۔ پہلے وہ اس ڈائری کو کھنگالے۔ ایک طرف کا سچ تو ملے کیا معلوم ان ہنوں پر زندگی کے کچھ کھیلوں میں سے
ایک اس کھیل کا بھی ذکر ہو۔

سڑک لنک روڈ ہونے لی وجہ سے صاف ہی تھی اکاد کا گاڑیاں تھیں۔ اقر شائد اسکی دماغی حالت ایسی ہونی تھی تبھی
گاڑیوں نے یہاں رخ نہیں کیا۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی حفاظت کیلئے کائنات کی مخلوق مختص کر دی جاتی ہے۔



وہ جیسے ہی اس عورت کے سامنے آئی ایک تیز بد بونے اسکا سر گھما دیا۔ اسے لگا کہ اب وہ ضرور زمین بوس ہوگی اور
ایسا ہو بھی جاتا اگر وہ پاس کھڑی الماری کا سہارا نالیتی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

عجیب طرح کی بدبو تھا کہ نجانے عورت کیا پڑھ رہی تھی وہ مسلسل کچھ پڑھ رہی تھی اور بدبو پورے جھونپڑی میں پھیلی پڑی تھی کم سے کم کمزور اعصاب کے لوگ اس وقت ضرور مر جاتے مگر سڈ صرف بیہوش ہونے کے درپر تھی شاید اس لیے کہ اسکے اعصاب مضبوط تھے۔

وہ ناک پر بازو رکھتے نڈھال سی زمین پر بیٹھی اسکے ہاتھ میں موجود کالا بیگ لڑھک کے نیچے گرا۔ اس عورت نے اپنی پڑھائی ختم کی اور آنکھیں کھولی سر گھما کر اسے دیکھا جو ناک بند کیے نڈھال سی زمین پر الماری کے ساتھ ٹکی تھی۔

"کچھ ہاتھ لگا؟" بھاری آواز سے پوچھا۔

سڈ کے حواس جارہے تھے جتنی تیز بدبو تھی۔ اس سے پہلے کہ اسکا اندر کا نظام خراب ہوتا وہ باہر کی طرف بڑھی اور لڑکھتے بھاگتے دور درخت کے پاس جھک گئی۔ اس بدبو سے جو حواس بری طرح کھو گئے تھے وہ اس الٹی سے سکون میں آئے وہ گہرے سانس بھرتی بیٹھ گئی۔ ایک پل جو اسے لگا کہ غلطی کی ہے اس عورت کے پاس آکر جس سے میرا کام کم اور میری حالت زیادہ بگڑ رہی ہے۔

وہ اب وہیں بیٹھ گئی تھی جب تک اس جھونپڑی سے ساری بو نا چلی جاتی

کم سے کم آدھے گھنٹے بیٹھے رہنے کے بعد وہ ہمت کر کے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی طرف بڑھی۔

کھلے دروازے سے اندر قدم رکھا تو اب بو کم تھی وہ سخت تیوروں سے اس عورت کو دیکھنے لگی جو چولہے کی آگ پر چکن بھون رہی تھی مگر چکن کی خوشبو نہیں آرہی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"تم۔۔۔ جانتی تھی کہ میں آرہی ہوں پھر اپنے جادو شروع کر دیے۔۔۔ اتنی گندی سمیل تھی" وہ غصے سے بولی۔ اس عورت نے رک کر زرا سی گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ اسے بالکل نہیں پسند تھا کوئی اسکی جگہ پر اونچی آواز میں بولے۔ اسی وجہ سے فوراً سے سڈ کے گلے پر پکڑ ہوئی تھی۔

سڈ نے تڑپ کر گلے پر ہاتھ رکھا۔ ابھی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی کہ اسکا وجود ہوا میں کسی طاقت نے اٹھا دیا۔ وہ ہوا میں موجود پھڑ پھڑا رہی تھی سانس رک رہا تھا موت سامنے نظر آرہی تھی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ مرجاتی گرفت ہلکی ہوئی اور زمین پر زور سے پٹخا اسکی چیخ نکل گئی۔

وہ عورت اپنی پلیٹ میں چکن ڈالتے اس کے پاس آئی اور سرد نگاہوں سے گھورا "آواز بلند کرنے والوں کو میں اس دنیا میں رہنے نہیں دیتی۔۔۔ ہوشیار رہو" وہ سخت آواز سے کہتی اپنی ازلی جگہ پر بیٹھ گئی اب اسے انتظار تھا کہ کب سڈ اسے اسکی مطلوبہ چیزیں دے۔

سڈ کھانسی کرتی اپنی سانس بحال کرتی اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھنے لگی مگر اسے اپنا کام کروانا تھا تبھی کچھ نہیں کہا اور الماری کے پاس اپنے بیگ کو دیکھ کر لینے کیلئے اٹھی۔

بیگ اٹھا کر اسکے سامنے پھینکا۔

اس عورت نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ا۔ اس میں۔۔۔ می۔۔۔ میراں کے۔۔۔ استعمال شدہ۔۔۔ کپڑے ہیں۔۔۔ وہ اپنے گھر کی ہوی ہے۔۔۔ اس لیے آسانی سے کپڑے مل گئے اور اسکا استعمال شدہ سامان موجود ہے اس۔۔۔ کے علاوہ۔۔۔ کچھ چاہیے۔۔۔ تو بتاؤ" وہ خود کو حتی الامکان سکون میں لاتے بولی۔

اس عورت نے جانچتی مسکراتی نظروں سے بیگ کو گھورا۔ اور چکن کا پیس اٹھا کر دانتوں میں چبا لیا۔
"کافی ہے۔۔۔ تم جاو جب بلاؤں تو آنا" اس عورت نے چکن کا دوسرا پیس منہ دیتے کہا۔
سڈ نے نفرت سے اسکا چبانادیکھا جس طرح اس کا گلہ دبا کر ہوا میں اٹھا دیا تھا کم سے کم ابھی تو پیار آنے سے رہا اس پر۔
وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھی۔

اپنی کار میں بیٹھی اور گاڑی حدود سے دور لے گی۔ یہ صرف وہ جانتی تھی کہ اس نے یہ 1 گھنٹہ کیسے یہاں گزارا۔
کالے دھندوں کے تاجر انسانیت کے قاتل ہوتے ہیں اور اگر کوئی ایسے تاجروں سے مل جائے تو اپنا ایمان بھی گنوا دیتا ہے۔
کوشش کریں کہ جتنا ہو سکے اتنا بچ جائیں۔ ہر ایک کی ساری خواہشیں پوری نہیں ہو سکتی لیکن صبر کا پیمانہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے



"تم ٹھیک ہو؟" وہ میراں کے چہرے کو پءار سے تکتے بولا۔
2 دن سے تیز بخار اور بیہوشی میں مبتلا تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

عرش کو جب علم یوات کہ اس کی بہن بری طرح ڈر چکی ہے اور جس طرح اسکے یوسٹل میں سڈ نے اپنی ہی ساتھی کا قتل کیا عرش کی جان ہتھیلی میں آگئی تھی۔ وہ 2 دن سے اسکے آگے پیچھے تھا مگر اسے ہوش نہیں آ رہا تھا۔ حماد مراق یہ بھی پریشان ہوئے تھے سانس انکی بھی میراں خانزادہ کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ ان دو دنوں میں عرش نے المیر سے جگڑا بھی کر لیا تھا اس سے واقف ہی ہیں سب۔ اور اب وہ اپنے کمرے میں شور لے رہا تھا۔

اور مراق کو جیسے ہی خبر ملی کہ میراں کو ہوش آ گیا ہے تو وہ فوراً سے اس کے کمرے میں گیا اس کیلئے ایک لیڈی نرس ہائر کی تھی جو 24 گھنٹے ساتھ رہتی تھی۔ اور اسی کے بتانے پر مراق اپنے گھر سے سیدھا اس تک آیا تھا آمنے سامنے ہو گھر تھے شروع سے ہی۔

"ہم" اس نے بس ہلکا سا کہا اور ٹیک بیڈ کے کراؤن سے لگالی۔
"تم نے ڈرا دیا تھا میرو" وہ فکر سے بولا۔ وہ کتنا ٹرپا تھا اسکی کھلی آنکھیں دیکھنے کیلئے یہ وہ صرف جانتا تھا۔
"سوری" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

"بلکل موڈ نہیں تمہیں معاف کرنے کا سب کتنا پریشان تھے اوت تم سکون سے آنکھوں کو بند کیے لیٹی تھی" وہ مصنوعی رعب سے منہ بناتے بولا۔
"سوری۔۔۔ کہا نا۔۔۔ بھائی کہاں ہے۔۔۔ مجھے ملنا ہے" اس کی آواز ابھی بھی تھکی تھکی سی تھی اور اسے شدت سے اپنے بھائی کی ضرورت ہو رہی تھی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

"شاور لے رہا ہے" وہ جواب دے کر اسے دوبارہ دیکھنے لگ گیا۔

وہ اس کے مسلسل دیکھنے سے نجل سی ہو گئی اس کے چند قدم پر کرسی پر بیٹھا ایسے دیکھ رہا تھا جیسے پیاسا صحرا میں دور پانی کو دیکھے۔

"ا۔ ا۔ ایسے کیا دیکھ رہے" وہ جھینپ کر بولی گال دھک اٹھے تھے۔

"سوچ رہا ہوں۔۔ کہ بس" وہ اسکے چہرے کو نہار تاخاموش ہو گیا۔

دیدارِ یار میں بولنے کی طلب کسے ہوتی ہے وہ تو بس چیچاپ اسے دیکھ کر وقت گزار لینا چاہتے ہیں۔

"بس کیا؟" وہ منتظر تھی اسکے مکمل جواب کی۔

"بس۔۔۔ دل کر رہا ہے کہ تمہیں کہیں چھپا دوں جہاں۔۔۔ کوئی بھی تمہیں تکلیف نادے سکے" وہ شدت

جزبات سے بولا اسکی آنکھیں اسکی دیوانگی کی گواہ تھیں۔

وہ مسکرا کر سر جھکا گی۔ پہلی بار اسے مراق کی طرف دیکھنے سے جان جا رہی تھی۔

"یہ سڈ کا کیا سسین ہے میرا" مراق نے فوراً سے دماغ میں ابھرنے والے سوال کو سامنے کیا۔

میراں کا چہرہ ایک دم متغیر ہوا

"وہ۔۔ مراق" اس میں ہمت نہیں تھی کہ کوئی بھی بات کہہ سکے۔

"سچ۔۔ ورنہ بنا سچ جانے میں اس کا قتل کر دوں گا جس کی وجہ سے تم اس حال میں ہو" وہ سخت آنکھوں سے اسے

دیکھتا ہوں

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

میراں نے سہم کرا سکی طرف دیکھا جو بالکل ایک الگ مراق بنا اس سے بات کر رہا تھا۔

"وہ۔۔۔۔۔ مراق۔۔۔۔۔ وہ عام لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس۔۔۔۔۔ اسکا۔۔۔۔۔ پورا گینگ ہے۔۔۔۔۔ وہ لیڈر ہے اس گینگ کی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ عرش بھائی کی سکیرٹی کی۔۔۔۔۔ وجہ سے۔۔۔۔۔ میں اب تک محفوظ ہوں" اس وقت اسے کتنی شرمندگی ہو رہی تھی ایک عورت کے متعلق بتاتے ہوئے جو گناہ کی پیروکار تھا کہ ایک ایسی عورت کا تذکرہ کرنا کتنا شرمندہ کر رہا تھا جو مردوں کی بجائے عورتوں لڑکیوں کی ہوس رکھتی تھی۔ شاید ایسے مقام ہر مرنا آسان ہوتا ہے۔

"کیسا گینگ۔۔۔۔۔ کیا کرتا ہے وہ؟ ڈرگزمگلنگ ایسا پیشہ ہے اسکا؟" مراق نے فوراً پوچھا اسے مکمل انفورمیشن چاہیے تھی۔

"نہیں۔۔۔۔۔ وہ ایک۔۔۔۔۔ مراق۔۔۔۔۔ بس یہ سمجھ لو کہ۔۔۔۔۔ وہ خوبصورت لڑکیوں کا شکار کرتی ہے" اس نے تیزی سے آخری حروف ادا کیے تھے اور آنکھیں بند کر لیں اس کا دل کیا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ کیا مراق سوچتا ہوگا۔

مراق گنگ ہو چکا تھا یہ بہت بڑا انکشاف تھا اتنی بڑی بات اس سے چھپی رہی۔

"تم۔۔۔۔۔ تم سے کیا تعلق۔ کہیں وہ تم پر ! " وہ خاموش ہو گیا مگر اسکا سوال میراں سمجھ گئی۔

میراں نے سر اثبات میں ہلایا۔

مراق کا غصہ اس کے اعتراف پر سوانیزے پر آ گیا۔

"تم مجھے اب بتا رہی ہو؟" وہ کرسی سے کھڑا ہوتا چیخا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

۔ میراں نے ضبط سے زور سے آنکھوں کو بند کر لیا۔

"تم 3 سالوں سے وہاں ہو کیسے رہ رہی ہو۔۔ مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔ کچھ برا ہو جاتا تمہارے ساتھ تو؟ دماغ ٹھیک تھا تمہارا؟" وہ اپنے غصے پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسکے بس میں نہیں تھا

"مراق" میراں نے دبی دبی آواز سے اسے دیکھتا کہا۔

۔ مراق تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا کیونکہ اس کے بس میں نہیں تھا اس بات جو ہضم کرنا کہ اس کی میراں اتنے خطرے میں تھی یہ تو اللہ نے حفاظت کی اسکی ورنہ اسکے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا کچھ بھی۔ اور کچھ کے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

میراں بے بسی سے لب کچلتی رہ گئی

"تم دونوں کا پھر جھگڑا ہوا ہے؟" حماد اند آتے بولے۔

میراں نے آنکھیں کھولتے انہیں دیکھا خود بخود آنکھیں بھرائیں

"میرا بچہ شہزادہا" حماد اس کے پاس بیٹھتے سینے سے لگا گئے۔

وہ انکے سینے سے لگتی رو دی۔۔

READERS CHOICE

اسی وقت عرش بھی تقریباً بھاگتا آیا تھا

میراں کو تیزی سے اپنے سینے سے لگایا تھا اسکی بہن میں اسکا سارا جہان تھا

وہ دونوں ارد گرد بیٹھے اس سے بے انتہا پیار اور باتیں کر رہے تھے اور وہ ان دونوں کی باتوں پر کھلکھلا رہی تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

اور فلحال ان دونوں نے اسکے دماغ سے سب پتیشانی نکال دی تھی خاص طور پر مراق کی ناراضگی 😊۔



وہ اپنے روم میں آئی اور سیدھا ڈائری پکڑتے فولڈ کیے صفحے کو کھولا۔

ماضی :

وہ اس وقت سلطان مینشن میں جمع تھے ظہیر سلطان کیلئے پارٹی رکھی گئی تھی۔

نساء صرف اس لیے گئی تھی کہ اسے معلوم ہوا تھا کہ چودھری فیملی بھی انوائٹڈ ہے بس بالاج کیلئے وہ گئی۔ اور اسکا حلیہ بھی قدرے مختلف تھا کیونکہ اب وہ دبو قسم کی نہیں رہتی تھالی اس نے کافی وڈیوز دیکھیں تھیں فیشن سینس کی۔ بالاج کی خاطر کتنی محنت کر رہی تھی وہ۔

"آپ تو بنی عید کا چاند ہو گئے" حماد نے ظہیر کو ہنس کر کہا۔

وہ سب ایک ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے۔ سلطان فیملی خاندانہ اور چودھری فیملی۔ بالاج کا دل تو نہیں تھا اس نساء جیسی چپکو کے سامنے آنے کی مگر دوستوں کیلئے اسے آنا ہی پڑا اور اسے سخت الجھن ہو رہی تھیں نساء سے جو فیشن ایبل تو بن گئی۔ تھی مگر اندر کی شرم حیا دکھانے سے باز نا آسکی اور بالاج کو ایسی شرمیلی لڑکیاں سخت نا پسند تھیں۔

ظہیر کھوجتی نظروں سے زیب کو دیکھ رہا تھا جیسے کہیں دیکھا ہو۔ زیب کا انداز بھی ایسا ہی تھا جیسے کہیں دیکھا ہو۔ حماد کی بات ہر دونوں چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"آ۔۔۔ ہاں بس۔۔۔ سٹڈیز بزنس یونو۔۔۔ ان سب کیلئے محنت کرنی ہڑتی ہے" وہ اپنے امیر ایکسٹ سے بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

حماد اور عبیر اسے بنی (bunny) کہتے تھے۔

"یہ تو بجا فرمایا آپ نے" حماد نے سرہاں میں ہلاتے کہا۔

"بائے داوے یور وائف اینڈ چلڈرن آر بیوٹیفل" اس نے زیب کو تیکھی نظروں سے دیکھتے کہا ہاں اسے یاد آ گیا تھا کہ سامنے بیٹھی حسین لڑکی اتنی شناسا کیوں ہے۔

"شکریہ" حماد نے پیار سے اپنی فیملی کو دیکھتے

البتہ عرش ظہیر کو گھور رہا تھا کیونکہ وہ بچہ تھا لیکن اسے اس شخص کی نگاہیں اپنی مام کیلئے اچھی نہیں لگ رہی تھیں۔
زیب نے جو س کا سپ لیا تو بے اختیار اس کا جو س اسکی شرٹ پر گر گیا۔

"واش کر لو جا کر" سب کی طرف ہوئے تھے کہ عاصمہ سلطان نے اسے پیار سے کہا۔

زیب سر ہلاتی اندر چلی گی۔ باقی سب باتوں میں لگ گئے

ظہیر نے اسے اندر جانے تک دیکھا پھر چند سیکنڈز کے بعد وہ ایکسیوز کرتانا محسوس انداز میں اس سمت گیا جہاں زیب گی تھی۔

کسی کو علم ہی نا ہوا کہ وہ اسکے پیچھے گیا کیونکہ اب تک ایسا کوئی حادثہ ہوا نہیں تھا کہ کوئی ایک دوسرے کے گھر میں غیر محفوظ خود سمجھتے۔

"بڑھتے وقت سے زیادہ حسین ہو گی ہو ریڈ چلی" وہ دیوار سے ٹیک لگاتا اسکے سر اُپے کو دیکھتے بولا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

زیب جواب ہاتھ دھور ہی تھی اس کی آواز پر سراو پر کر کے شیشے میں اسے دیکھا اسے حیرانی ہوئی کہ کون ایسا شخص ہے جس نے اسے اسکے فیسبک نام سے بلایا ہے۔

وہ نا سمجھی سے پلٹ کر اسے دیکھنے لگی

"کیا بات ہے مجھ سے نہیں پہچانا اتنا معروف حقدار تمہارا اپنے بنی کو نہیں پہچانا؟" وہ نفی میں سر ہلاتا بولا۔

زیب نے دماغ پر زور دینے کی کوشش کی کہ کون بنی۔ تبھی اسکے دماغ میں کلک ہوا کہ یہ بنی سلطان کے نام سے اک لڑکے سے ایک اچھا خاصہ شادی سے پہلے افسیر چلا چکی ہے وہ جب ہائر سٹڈی کیلئے گیا تو اس کے ایک سال بعد اسکی شادی ہو گئی۔

اس نے یاد آنے پر او میں پیوں کو کیا۔

"یاد آ گیا۔۔۔ میں تو وہیں کا وہیں ہوں جو کہا تھا ویسا بن کر آیا ہوں امیر اور حسین" وہ سگریٹ کو لبوں میں دباتے بولا

"حماد ایک بہترین ہمسفر ہے بنی۔۔۔ تم شادی کر لو بہتر یہی ہے" وہ مسکرا کر کہتی ایک سائیڈ سے نکلنے لگی کہ اس نے بڑے استحقاق سے اسکا ہاتھ پکڑا۔

زیب نے آئی برواچ کا اسے دیکھا

"تم پر میرا حق تھا مجھے نہیں معلوم تھا تم حق تلافی کرو گے۔۔۔ خیر یہ میرا کارڈ کوشش کرنا کہ اب ضرور میرا حق مل جائے" وہ اس کے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے گھمبیر آواز سے بولا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ اسکی۔ کلون سے مدہوش ہونے تک تھی اتنا برینڈ کلون اس نے لگایا تھا ایسا مہنگا تو کبھی حماد نے نہیں لگایا تھا اوپر سے وہ حسین بھی تھا اور ایک وقت اس کے ساتھ دوستی میں گزارا تھا اس کے ہاتھ میں کارڈ تھا یا۔

زیب یوش میں آتی ایک نظر کارڈ کو دیکھتی بنا کچھ کہے باہر چلی گی۔
"بیوقوف۔۔۔ مگر آتش" وہ اس کے اتنے آرام سے جال میں آجانے سے ہنس کر بولا ایک نظر شیشے میں خود کو دیکھا اور باہر چلا گیا۔



وہ کارڈ کو نظروں میں رکھے سوچ میں ڈوبی تھی۔ اسے پیسے نظر آرہے تھے ظہیر سلطان اس کے پاس پیسہ ہے امیر ہے حسن یے ویل سیٹلڈ ہے اور پھر اب تک زیب کیلئے آگے نہیں بڑا۔
آخری سوچ پر وہ مغروریت سے مسکرائی۔
وہ اس وقت باہر صحن میں چہل پہل کر رہی تھی۔
سردیوں کی راتیں تھیں مگر وہ اس کی سوچوں میں ڈوبی سردی کی پرواہ کیے بنا شمال کو اچھے سے اپنے گرد لپیٹے چل پھر رہی تھی۔

"مام۔۔۔۔ آپ سردی میں کیوں ہیں؟" اتنے میں عرش کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ چونک کر مڑی اور اپنے بیٹے کو دیکھا جو سنجیدہ چہرے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ارے۔۔ میرے گڈے جوتا کیوں نہیں پہنا" وہ اسکے ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر دیکھ کر تڑپ کر اس کی طرف بھاگی اور اسے باہوں میں اٹھالیا۔

عرش اس کے گڈے کہنے ہر شرما گیا وہ جتنا سنجیدہ بچہ تھا اتنا ہی شرمیلا تھا۔ اس کے شرمانے پر اسکے گال پر ڈمپل نمودار ہے۔

"میرا ڈمپل بوائے" وہ اسکے گال پر مسکرا کر بوسہ دے گی۔

"آپ کے بابا کہتے ہیں کہ آپ نے یہ ڈمپل مجھ سے چڑائے ہیں میرے ڈمپل بوائے" وہ اسے کمرے کی طرف لیجاتے پیار سے بولی۔

"مام یو آر بابا ز اینڈ مائی پری شیسسز ڈائمنڈ" عرش نے زیب کے گال پر بوسہ دیتے کہا۔

"ارے میرا گڈا ڈمپل بوائے تم میرے ڈمپل بوائے ہو" وہ اسے خود میں بھینچتے بیڈ پر لائی۔ اور ماتھے پر بوسہ دے کر کمبل اڑا دیا۔

"گڈنائٹ مام" عرش سائڈ کروٹ لیتا بولا۔

"گڈنائٹ چندا" وہ اسکے سر پر بوسہ دیتی پیار سے بولی اور کمرے باہر چلی گی

جیسے ہی دروازہ کھولنے لگی تو دروازہ حماد نے کھولا۔

"جاگ رہے ہیں ابھی تک؟" وہ اس کے سینے سے لگتی بولی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"میرا چین میرے پاس نہیں تھا مجھے نیند آنی تھی بھلا" وہ اس کے گرد بازو حائل کرتا بولا اور بیڈ کی طرف لایا۔
"آپ کی نوابزادی سوئی ہے؟" اس نے حماد کے کندھے کے اوپر سے بے بی کاٹ کو دیکھا جہاں میرا سکون سے سوئی تھی۔

"جی ابھی سلا یا تھا کہاں تھی تم؟" وہ اسے بیڈ پر لٹاتے پیار سے بولے۔
اپنی طرف لیٹے اور کمبل دونوں پر دیا اور اس کی کمر سے پکڑ کر اپنے سینے میں بھینچا۔
حماد کا انداز یہی تھا وہ زیب پر ٹوٹ کر پیار نچھاور کرتا تھا اسے اپنی بیوی سے بہت وفاداری تھی۔
"سانس روکیں گے کیا؟" وہ اس کے سینے میں اپنی سانس دبتے محسوس کرتے بولی۔
حماد نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"میں تو اپنی جان کو ایسے ہی سلاتا ہوں آج کیا ہوا؟" وہ عام سے لہجے میں بولا اسے زیب کا انداز جو بدلا ہوا تھا نہیں سمجھ لگا۔

"مجھے کروٹ لینے دے نیند آرہی" وہ اسے صحیح جواب دیے بنا ہی کروٹ دوسری طرف لے گی اور گہرے سانس لیے جیسے سچ میں حماد کی پناہوں میں اس کا سانس گھٹ رہا تھا۔

حماد نے حیرت سے اسے دیکھا پھر اپنے دل کی سنتے اسے پیچھے اپنے سینے سے لگایا اور آنکھیں بند کر لیں۔
زیب نے گہرا سانس لیا اور آنکھیں گھمائیں۔

"آج بہت پیاری لگ رہی تھی" وہ اس کے کان پر بوسہ دیتے بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

پیاری لفظ پر زیب کا دھیان ظہیر کی طرف چلا گیا۔

حماد خماری سے اسکے گال پر بالوں پر بوسہ دے رہا تھا مگر اس کا دھیان ہوتا تو اس لمس کو محسوس کرتی۔
اس کے دماغ میں اسکی مسکولر بوڈی اسکی لک اسی امیری ناچ رہی تھی وہ اس میں اور حماد میں موازنہ کرنے لگ گئی اور
اسے ہر بار حماد کم تر لگتا۔

"کہاں ہو؟" وہ اسکے رد عمل نادینے ہر چہرہ اپنی طرف کر کے بولا۔ آنکھیں نیند سے سرخ تھیں۔
"کہیں نہیں سو جاؤ" وہ نفی میں سر ہلاتے بولی۔

"گڈ نائٹ نہیں کہنا؟" وہ شرارتی آواز سے اسکے گال کے ڈمپلز پر انگلی پھیڑنے لگا۔
زیب مسکرا دی۔ حماد اسکے ڈمپلز دیکھتا پیار سے لبوں پر شیریں سی جسارت کر گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔
زیب نے بھی دوسری طرف منہ کر کے آنکھیں بند کر لیں۔

اس کا ارادہ اب اس کا رڈ کا صبح استعمال کرنے کا تھا۔



"آپ کو حماد کیسا لگتا ہے؟" ظہیر سگریٹ کا کش لیتے بولا۔

المیر سلطان نے بک سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا جو کسی سوچ میں بول رہا تھا
"تمہیں کیا لگتا ہے؟" آواز میں صاف بیزاری تھی۔

"آپ کی آواز سے لگ رہا ہے کہ حماد کچھ پسند نہیں آپ کو" ظہیر نے شاطر مسکان سے کہا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"مجھے نفرت سی ہونے لگ ہے اس سے بنی سچ پوچھو تو۔۔۔ نجانے کونسے گیم کھیلتا ہے۔۔۔ ایک کمپنی کا عام سا امپلوئے ہے۔۔۔ مگر وہ 3 پر جیکٹس لے چکا ہے۔۔۔ تینوں دفعہ اس نے مجھے مات دی ہے۔۔۔ اور اتو سوچ رہا ہوں اسے دنیا سے ہی اٹھوا دوں" المیر سلطان کے اک ایک لفظ سے نفرت محسوس ہو رہی تھی

ظہیر مسکرا دیا سے اپنا رستہ صاف ہوتا دکھائی دے رہا تھا

"آپ اس حماد کو سائیڈ کر کے میرے معاملے آسان کریں" وہ سگریٹ کا ایک اور کش لیتا بولا

المیر سلطان نے نا سمجھی سے سے دیکھا

"زیب" شاطر مسکا سے ظہیر نے اسکا نام لیا۔

"اوہ۔۔۔ تو تمہیں اسکی بیوی پسند آگئی؟ تم جانتے نہیں کیا کہ وہ پاگل ہے زیب کیلئے سب کچھ چھوڑ دے گا سب کچھ

تباہ کر دے گا مگر زیب نہیں دے گا" المیر سلطان نے کہا

"آپ کب کام آئیں گے؟ آپ کو حماد کی بربادی چاہیے اور مجھے اسکی بیوی جب برباد ہوگا تو وہ خودی میرے پاس آ

جائے گی" ظہیر نے سگریٹ کو ایسٹرے میں سگریٹ مسلتے کہا۔

"ڈیول" المیر سلطان نے اک سیکنڈ میں اپنے دماغ میں پلین بناتے ظہیر کو دیکھ کر قہقہہ لگایا۔

اپنے بھائی کے مکار دماغ کو ظہیر اچھے سے جانتا تھا۔ اسی لیے اسکے قہقہے کا بھرپور ساتھ دیا۔

"لیکن سب ہوشیاری سے کیجیے گا عبیر کیلئے حماد سانسوں کی مانند ہے اسے سب سے زیادہ حماد کا ہی ہوتا ہے اور وہ ہم

سب کو چھوڑ دے گا اگر اسے کچھ بھی علم ہو اوہ حماد کے ساتھ کھڑا ہوگا" ظہیر سلطان نے صاف وارن کیا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

المیر سلطان کچھ سوچ کر سر ہلا گیا اس کا شاطر دماغ پلین بنا چکا تھا اور حماد کو مات دینا اتنا بھی مشکل کا نہیں تھا وہ بس معمولی سا ملازم ہی تو تھا۔



"تم آج کل اتنی حسین کیوں ہوتی جا رہی ہو؟ بالاج چودھری کے عشق کا کمال ہے کیا؟" نساء کی دوست نے اسے شرارت سے پوچھا

نساء اسکی بات پر جھینپ سی گئی۔ جیسے بالا سامنے ہی ہو

"ہائے ہائے ہائے یہ سرخ گال" وہ اس کا بلش دیکھ کر بولی۔

نساء نے شرمے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

"ہے سچ میں بالاج چودھری نے تمہیں اپنی گر لفرینڈ بنا لیا ہے کیا؟" اسکی کلا سکی حیران پریشان لڑکیا کر بولی۔

"بلکل" نساء کی بجائے اس کی دوست نے کہا

"تم تو بدھو بن گئی۔ ہو نساء" دوسری لڑکی جل بھن کر سامنے آ کر بولی۔

نساء نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"بالاج چودھری کو موڈرن گرلز پسند ہیں یہ تو مان ہی نہیں سکتی کہ اسے تم جیسی اوٹ اف فیشن پسند آئے" وہ اس پر

اپنی جلن واضح کرتی بولی

"تم جو مرضی کہہ لو مجھے علم ہے بالاج کسے پسند کریں گے" نساء نے اسکی بات کو ضبط سے ہضم کرتے کہا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"اوہ بی بی کس جہاں میں ہوا سکی تو آج انگلیجمنٹ ہے ساری یونی جانتی ہے کل اسکافیسبک سٹیٹس دیکھا نہیں تم نے؟ وہ اپنے خاندان کی سب سے ریچ لڑکی اور خوبصورت لڑکی سے منگنی کر رہا ہے "اسی لڑکی نے نخت سے کہا۔
نساء کی سماعتوں پر بمب کی طرح یہ بات گری تھی۔

"اب بس کرو کچھ بھی فضول نا کہو "نساء کیلئے مشکل تھا یہ سنا

"بے بی لالی پوپ دوں کیا؟ دنیا میں نہیں رہتی نا آپ ! "اس کے ساتھ کھڑی لڑکی نے آئی برواچکا کر اسکا مزاق اڑایا۔

نسا کو ان سب کی باتیں سچی لگ رہی تھی مگر وہ مسلسل انکاری تھی اس نے خود ساری یونی کے سامنے اسے گر لفرینڈ مانا تھا ایسے کیسے یقیناً یہ لڑکیاں اس سے جل کر بول رہی تھیں۔

"جھوٹ کتنے آرام سے بور ہی ہو تم سب بس کرو "وہ غصے سے بولی اور کلاس سے بار تیزی سے نکلی مگر اسکے کانوں میں یہ الفاظ ضرور پڑے تھے کہ "شکر کرنا چاہیے اسے کہ بالاج نے اسے یوز نہیں کر لیا ورنہ بیچاری لگو ساری عمر کا روگ لگا لیتی بیوقوف نا ہو تو بالا چودھری کی گر لفرینڈ بنے گی "

اس کی آنکھوں میں پانی بھر رہا تھا وہ تیزی سے بالاج کے پوشن کی طرف بڑھی۔

اس کی بے اختیار نظروں کے سٹوڈنٹس پر گی۔ جو اسے کھوجتی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کچھ تو اس پر ہنس رہے تو کچھ ایک دوسرے کے کان میں کچھ کہتے قہقہہ لگادیتے۔

اسکا دل پھٹنے کے قریب تھا اسکا مزاق بن رہا تھا سچ میں ؟

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ آنسو کو سنبھالتی بالاج کی کلاس کی طرف گئی۔

جہاں بالا اور عبیر اپنے گروپ میں بیٹھے تھے

حماد کیونکہ جاب کرتا تھا تو بہت کم مارنگ میں وہ آپاتا تھا ورنہ کلاسز وہ لاس سیمیستر کی اونلائن لے رہا تھا وہ جیسے ہی کلاس میں آئی وہ سب بے اختیار متوجہ ہے۔

بالج کے چہرے پر خبیث مسکان تھی البتہ عبیر نے حیرت سے اسے یہاں دیکھا۔

وہ اٹھ کر اسکی طرف آیا کہ نساء نے سے فل انگور کر کے بالاج کی طرف قدم بڑھائے۔ اس نے عبیر کو دیکھا ہی نہیں تھا

عبیر کو بہت حیرت ہوئی کہ نساء نے پہلی بار اسے نہیں دیکھا تھا نابت کرے کی کوشش کی بلکہ اتوہ اس سے بت کم ہی کرتی تھی۔ اس نے پلٹ کر اسے آواز دینی چاہی کہ اسکی زبان سے الفاظ ادا ہی نا ہوئے جب اسے بالاج کے سامنے کھڑا پایا

اسکا دل بے اختیار دھڑک اٹھا کس انہونی کا سوچ کر۔

"ہائے لیڈی؟" بالاج نے اپنے لو فرانداز سے اسے بلایا

"میں یہ کیا۔۔۔ س۔۔۔ س۔۔۔ رہی ہں؟" اس کی ناچاہتے ہوئے بھی آواز بھر آئی

"کیا بے بی؟" وہ بڑے مست ماحول میں بولا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"آپ۔۔ آپ کی منگنی کی۔۔ باتیں" وہ کس تکلیف سے یہ بول رہی تھی یہ صرف وہ جانی تھی اس کا دل دہائی دے رہا تھا کہ یہ جھوٹ ہو بالاج کھدو یہ جھوٹ ہے تم صرف میرے ہو وہ مسکرایا نساء کہ دھڑکنیں سست ہوئی

عبیر کا چہرہ سفید پڑ گیا بچہ نہیں تھا جو اسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ اور آواز کی نمی سے اندر کی بات نا سمجھے جس کا ڈر تھا وہی ہو گیا اسکی چاندنی کسی اور چاند کی زینت بننے کی خواہاں تھی۔

"یس ڈار لنگ کیوں کیا ہوا؟" وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتا بولا

نساء کی آنکھوں سے آنسو لڑھک کر گرے اس نے بے یقینی سے ادے دیکھا

"ت۔۔ تو۔۔ و۔۔ وہ کیا تھا۔ ساری۔۔ ی۔۔ یونی۔۔ جانتی ہت۔۔ کہ میں آپ۔۔۔۔" وہ چپ ہو گئی تھی آواز بھر آئی تھی

"تمہیں تولالی پاپ دینا چاہیے۔۔ میں نے کب کہا کہ میں تم میں دلچسپی رکھتا ہوں تم خودی پاگل ہوئی پڑی ہو اب

سوال یسے کر رہی ہو کہ جیسے میں نے تم سے وعدے کیے ہوں" وہ اسکی بات پر مزاق اڑاتے بولا

عبیر نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں یہ نساء نے کس سے دل لگایا تھا

"پھر اس دن۔۔ پور۔۔ پوری یونی۔۔ کے س۔۔ سامنے مجھے۔۔ اپنی۔۔ گریفرینڈ۔۔ کہا۔۔۔۔" وہ بھیگی آواز سے

بولی۔

وہاں سب لڑکے اور لڑکیاں دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عبیر کے قدم اپنی جگہ جڑ گئے تھے ساری ہمت اس دلنشین کے راز نے لے لی تھی

"تم بیوقوف ہی رہ گئی میری گر لفرینڈ کیلئے؟ تمہارا لحاظ صرف حماد کی وجہ سے کیا اور میں نے کبھی کہا کہ تم مجھے پسند ہو؟ وقت بتاؤ؟" وہ اسکی حالت سے بے پرواہ بولا۔

نساء کے پاس اب جواب نہیں تھا اس نے تو سچ میں کبھی اقرار نہیں کیا۔

اس کا دل پھٹنے کے قریب تھا اسکا شرم سے برا حال ہو رہا تھا سب کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

وہ حواس بحال رکھنے کی کوشش میں جیسے ہی پلٹی اس کی نظریں عبیر سے ٹکرائیں اور اسکی آنکھیں جو تکلیف کے آثار لیے ہوئے تھی وہ نساء دیکھ کر رکی۔

بے اختیار وہ روتی عبیر کی جانب مرتے قدموں سے بڑھی۔

عبیر نے تڑپ کر اس کا رونا سہا۔

وہ روتی بدکتی اسکے سینے میں منہ دے گی۔

بالاج نے ہنس کر یہ منظر انجوائے کیا۔

عبیر نے درد سے اسکے گرد باہیں کی

۔ اسے اپنی تکلیف سے زیادہ اسکی تکلیف زیادہ لگ رہی تھی وہ جانتا تھا وہ نادان ہے پیاری سی معصوم سی نساء ہے جو پیار

سے لاڈ کی عادی ہے اسے نادانی میں محبت کی آگ جھلساگی۔

عبیر نے سخت ساکت نظروں سے بالاج کو دیکھا

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

نساء کا جسم کانپ رہا تھا مسلسل رونے سے اسکے حواس کھو گئے اور وہ اسکے بازوؤں میں جھول گئی۔
عبیر نے نم آنکھوں سے اسے بازوؤں میں بھرا اور باہر پار کنگ کی طرف چل دیا۔



♥ گرے سوکھے ہوئے پتے بھی یہ اقرار کرتے ہیں
♥ جہنیں کل تک محبت تھی وہ اب انکار کرتے ہیں
♥ عجب دستور دنیا کا یہاں منطق نرالی ہے رسائی
♥ جنگی مشکل ہوا انہی سے پیار کرتے ہیں
♥ کبھی تو زندگی رک جا کوئی ہے منتظر تیرا تیری ♥ خاطر قضا سے جھگڑا جو بار بار کرتے ہیں
♥ جانے والے چلے جاتے مگر پیچھے جو رہتے ہیں
♥ انھی کو یاد کر کر کے وہ دن شمار کرتے ہیں

♥ خزاں کی رت میں جاتے ہیں پلٹ کر پھر نہیں آتے ♥ پرندے بھی تو پھولوں سے عجب ہی پیار کرتے ہیں



وہ ساکت نظروں سے بیٹھی تھی رونا تھا جتنا اتنا رولیا اب آنکھیں سوکھ گئیں تھیں چند گھنٹوں میں مسکراتا چہرہ زندہ
لاش صورت بن گیا تھا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

زیب بزاری سے کبھی نساء کو دیکھتی تو کبھی حماد کو جو سر جھکائے خاموش تھا۔

کمرے میں ہو کا عالم ہوا پڑا تھا

عبیر کی نظریں نساء کے سفید مرجھائے چہرے پر تھیں وہ بناتا ثریے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جب وہ اسے لے کر گھر آیا تھا تو زیب اور حماد کھانا کھا رہے تھے۔

اپنی بہن کی یہ حالت دیکھ کر حماد کے پیڑوں سے زمین نکل گئی تھی وہ دیوانہ وار اسکی طرف بھاگا تھا۔ عبیر کی باہوں سے لے کر سینے میں بھینچتے کمرے میں لایا تھا۔ عبیر سرد قدموں سے حماد کے پیچھے کمرے میں آیا تھا اور صوفے پر بیٹھ کر نظریں نساء پر ڈکادیں تھیں۔

زیب بھی حیران تھی کہ اسے کیا ہو گیا آج۔

حماد نے بہت ہو چھا عبیر سے کہ کیا ہوا مگر عبیر نے زبان پر قفل لگا لیے تھے۔

جب حماد نے روتے روتے لیے تو بس عبیر نے اتنا کہا کہ "نساء کو ہوش دلاؤ سب جواب اسکے پاس ہیں" وہ اس سے آگے کچھ نابولا۔

اس کا بھی دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا بس فرق یہ تھا وہ نساء کی طرح رویا نہیں تھا اسے تو اظہار سے پہلے مات ملی تھی اس کا تو ماتم بنتا تھا

نساء کو جب ہوش آیا تو وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی نارور ہی تھی نابات کر رہی تھی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ایک ہی جگہ منجمد تھیں سوچوں کا ایک ہی تصور تھا بالاج چودھری اور اسکی بے وفائی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

حماد نے اسے پیار بہت دفعہ پوچھا مگر وہ اپنے حواسوں میں نہیں آ پار ہی تھی۔

وہ تھک کر سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھ گیا۔

اس دوران ناعبیر نے نساء کو بلانے کی کوشش کی تاہی حماد کو کسی بھی قسم کا دلا سہ دیا اور زیب وہ تو یہ سب دیکھ کر فقط بیزار ہوئی جارہی تھی۔

"مادی" گہری خاموشی میں عبیر کی سرد آواز گونجی۔

حماد نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ یہ تو جان گیا تھا کہ بات چھوٹی نہیں اور اگر عبیر بھی نہیں بتا رہا تو سچ میں معاملہ سنگین ہے مگر بات تبھی سمجھ سکتا تھا جب تک نساء یا عبیر خود نہ بتا دے۔

"مجھے نساء سے نکاح کرنا ہے" اس نے اپنا فیصلہ سنایا۔

حماد نے الجھ کر اسے دیکھا۔

زیب کا حیرت سے منہ کھل گیا

"کیا۔۔۔ تو ہوش میں ہے؟" حماد کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"کیوں؟؟ کیا کمی مجھ میں؟؟ کیا کمی مجھ میں بتاؤ؟ تیری بہن کیلئے ہمارا وہ سو کا لڈ دوست بالاج زیادہ بہتر ہے؟" وہ

ایک دم سے چیخا تھا اسکی آنکھوں میں پانی جمع ہو رہا تھا

حماد کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ عبیر اتنا کیوں چیخ رہا ہے اور بالاج کا کیا ذکر۔

"کیا مطلب تیرا صاف بات کر" حماد نے سکون سے کہا کم سے کم اسے سکون میں رہ کر بات جانی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میں نے کہا کہ مجھے نساء سے نکاح کرنا ہے بس۔۔۔ ہاں یانا ! " وہ فیصلہ کن انداز میں ب 2 کا آواز کرخت تھالی۔ اور حماد اسکے سرخ چہرے کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا پہلی دفعہ۔۔۔ پہلی دفعہ اس نے عبیر کا یہ رنگ دیکھا تھا نجانے کیا ضبط کر رہا تھا۔

"کوئی بات ہے تو بتا مجھے تو ایسے فیصلے لینے والوں میں سے نہیں ہے" وہ بھی زرا غصے سے بولا سب کچھ الجھ جائے گا تو بات کیسے سمجھ آئے گی۔

"تو کیا سننا چاہتا ہے یہ کہ تیری بہن کی حالت کا زمرہ دار کون ہے؟ جو کسور وار نہیں سمجھتا خود کو؟ یا یہ کہ تیری بہن کی حالت کی زمرہ دار وہ خود ہے یا یہ کہ عبیر سلطان کو اسکے غرور کو تیری ہی بہن نے توڑ کے رکھ دیا ہے؟ یا یہ سننا چاہتا ہے کہ عبیر سلطان نساء کیلئے اتنا پاگل ہے کہ اسکی اس حالت کو برداشت کر لے؟؟؟؟" وہ حماد کی آنکھوں میں دیکھتا گرج رہا تھا۔

اسکی گنگرج نے حماد کو ساکت کر دیا تھا۔

بچہ نہیں تھا جو اپنے یار کے چھپے الفاظ کو سمجھ ناسکے۔

وہ بے یقینی سے عبیر کو دیکھ رہا تھا۔

"کون؟ نام بتا" حماد کی آنکھوں میں سرخ شعلے نکل رہے تھے اسکی چاند سی بہن کو رلایا گیا تھا وہ کیسے بخش دے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تو نے ہی ایک رول رکھا تھا دوستی میں گناہ کرنے والے کا نام نہیں لیا جائے گا گناہی معلوم ہو بھی جائے تو اس پر پردہ رکھا جائے گا۔۔۔ بھول گیا؟" وہ ضبط سے دانتوں کو پیس کر بولا اسکی آواز بار بار حلق میں بیٹھ سی رہی تھی اسکا سر بے حد بھاری تھا اور آنکھیں آنسو چھلکانے کو بیقرار تھیں۔۔۔

مگر۔۔۔

وہ مرد تھا۔۔۔

اور مرد رویا نہیں کرتے۔۔۔

حماد کا سانس وہیں کا وہیں اٹک گیا۔ جسم جیسے بے جان ہو گیا۔۔۔ عبیر نے اسے وہ بات یاد دلائی جو صرف تین لوگ جانتے تھے ایک عبیر ایک وہ خود اور تیسرا۔۔۔ بالاج تو یقیناً عبیر کا اشارہ بالاج کی طرف تھا۔

وہ بے یقینی سے عبیر کو دیکھ رہا تھا جو سرخ آنکھوں سے خود ہر جبر کیے ہوئے تھا

"آپ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ کیا ہوا کیا ہے نساء کو بتاؤ عبیر؟" زیب ان کی اس لوجک سے اکتا کر بولی۔

حماد نے اسکی بیزار آواز ہر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔ زیب فوراً سے گڑ بڑاگی۔

"باہر جاؤ پلیز" وہ خود کو سخت آواز کرنے سے بچاتا کنٹرول کرتے بولا۔

زیب تو پہلے ہی جانا چاہتی تھی سر ہلا کر باہر چلی گئی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

حماد نے آنکھوں کو زور سے بند کیا اور عبیر کی جانب دیکھا جو خود کو کنٹرول کر رہا تھا اور نہ وہ یقیناً اکیلا ہوتا تو چیختا چلاتا سکون میں آ جاتا مگر یہاں زیب تھی جس سے بچ کر وہ چھپے الفاظ میں حماد سے بات کر رہا تھا حماد تیزی سے اسکی طرف بڑھا اور سینے سے بھینچ لیا۔

اپنے دوست کا حصار ہوتے ہی عبیر نے سختی سے اسکے گرد بازو حائل کیے اور اپنا سر اس کی گردن میں دے دیا۔ حماد محسوس کر رہا تھا اسکی سخت پکڑ اور نمی اپنے گردن ہر یقیناً وہ اسکے آنسو تھے۔

"میں تو یاد۔۔۔ اس کیلئے۔۔۔ پاگل تھا۔۔۔ اس۔۔۔ اسے سچی۔۔۔ محبت نظر نہیں آئی؟۔۔۔ کیوں؟" وہ بچوں کی طرح اسکے ساتھ لگا بولا۔

حماد کی نظریں ساکت تھی مگر اس کے دماغ پر بالاج چہرہ پاگلوں کی طرح گردش کر رہا تھا۔ "وہ تو سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی" وہ نم آواز سے بولا۔

"بالاج کتنا سچا ہے؟" حماد نے اسے سامنے کرتے صرف اتنا پوچھا

"تو واقف نہیں اسکی طبیعت سے کیا؟ وہ ہر پھول پر بیٹھنے والا بھنورہ ہے اور اسی بھنورے کی یہ دیوانی ہو گئی۔۔۔ وہ تو اس پر منڈلایا بھی نہیں۔۔۔ سب اسکے خود کی کارستانی ہے خودی سے روگ لگا بیٹھی ہے" وہ ٹوٹے ہارے لہجے میں بولا اور منڈھال سا صوفے پر بیٹھ گیا۔

حماد نے نم آنکھوں سے نساء کو دیکھا جو ابھی تک ویسے ہی کھلی آنکھوں سے بیٹھی تھی۔

حماد چلتا اسکے قریب بیٹھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"چندالالہ کی جان" وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتا پیار سے بولا

نساء نے پیار کے لمس پر ہلکی سی پلکوں کو جنبش دی اور زرا سا سر گھما کر حماد کو دیکھا آنکھیں ویران تھیں۔

"بہت دکھ دیا ہے کیا اس نے؟ پیار کے بدلے پیار نہیں دیا نا؟" وہ بچوں کی طرح اسکے چہرے سے بالوں کو ہٹاتا بولا۔

جیسے اسکے سوالوں پر اسکے حواس جاگ رہے تھے آنکھوں میں نمی آرہی تھی مگر وہ خاموش تھی۔

"کتنی محبت ہے میری شیرنی کو اس سے بھی زیادہ دوں گا مانگ تو صحیح اپنے لالہ سے" وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے نم

آواز سے بولا

"بالاج۔۔۔ بس" اسکے لب ہلے بھی تو بس اتنے عبیر نے درد سے بھری نظروں سے نساء کو دیکھا۔

وہ اٹھ کر اسکے پاس حماد کے قریب بیٹھا

"اسے حاصل کرنے کی کوشش کی کبھی؟" وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا ایسے بولا جیسے بچے سے پیار سے

پوچھتے ہیں۔

ان دونوں کی فحاح کوشش تھی اسے صدمے سے نکالنے کی ان دونوں کا جہان سامنے بیٹھی پیاری سی مرجھائی کلی

میں تھا۔

"وہ نہیں ملا۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ میرا نہیں" وہ جیسے حواس میں آرہی تھی مگر اسکا جنون اسکے حواس پر اب بھی قابض

تھا۔ وہ ہزیاتی جنونی سی بولی

"کیوں؟" وہ اس سے اسکی غلطی نہیں پوچھ رہے تھے بس اسے اس درد سے بچا رہے تھے

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"وہ۔۔۔ کہتا ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ میرا نہیں ہوگا۔ کیوں نہیں ہوگا لالہ؟" وہ نم آنکھوں سے جنون کی حدود کو چھوتی حماد کی طرف چہرہ کرتے بولی۔

اس نے عبیر کے ہاتھوں سے ہاتھ نہیں نکالے تھے۔ اور عبیر نے نکالنے بھی نہیں دیے۔

"شائد وہ تمہارے قابل نہیں تھا" حماد نے آواز کو بھینگنے سے بچایا۔

"میں اس کے قابل نہیں تھی" اسکی آواز رندھ گئی۔ ایک فلم کی طرح محبت کی داستان جو اسکی اپنی زندگی تھی آنکھوں میں آگئی۔

وہ نفی میں سر ہلاتی حماد کے سینے سے لگتی اونچی اونچی رونا شروع ہو گئی حماد نے زور سے اہنی بہن کو سینے سے لگایا۔ عبیر کا سر جھک گیا اسکی آنکھیں خود پانی سے بھر گئیں تھیں

"بس میری جان بس" حماد اس کے سر ہر ہلکا ہلکا تھپکتا بولا اور وہ بس ہچکولے کھاتے جسم سے روئے جا رہی تھی اسکی چپ ٹوٹی تھی اسکی سانسوں نے ایک بار پھر بالاج کے نام کے راگ الاپے تھے۔

اور عبیر کی دھڑکن اس کیلئے اب بھی تیزی سے دھڑک رہی تھی وہ سوچ چکا تھا اب وہ اسے کسی اور دلدل کی زینت بننے نہیں دے گا

♥ دو گھونٹ محبت پی تھی ابھی۔

۔ کہ قاتل سر پر آپہنچا۔

♥ آنکھوں سے اس نے پلائی تھی۔

بسما بھٹی

سینہ ۱

عرش فلک

۔ ہونٹوں سے ذرا سی چکھی تھی۔

♥ وہ ہونٹ تو جام شیریں تھے۔

۔ وہ آنکھیں جیسے روح افزاح۔

♥ کیا کرتے جو نہ مرتے ہم!

اس وقت توبت بن بیٹھے تھے۔

♥ قاتل نے پلٹ کر وار کیا۔

کچھ میرے گلے کے پار کیا۔

♥ سرفرش پہ زور سے آکے گرا۔

وہ خواب سہانا ٹوٹ گیا۔

♥ دو گھونٹ محبت ویسی ملے تو۔

جاں بھی فدا کر جاؤں میں۔

♥ ان شیریں شیریں ہونٹوں پر۔

۔ ان روح افزاح سی آنکھیں پر۔



READERS CHOICE

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"مجھے آپ سے کوئی رشتہ نہیں جوڑنا بالاج چودھری مجھے ابھی سٹڈیز کمپلیٹ کرنی ہے میرے اپنے خواب ہیں مجھے وہ پورے کرنے ہے اور سب سے بڑھ کر خاندان میں نہیں کروانی شادی" وہ خود کو سخت الفاظ بولنے سے باز رکھ رہی تھی ورنہ جتنا اسے غصہ آ رہا تھا وہ ہی بس جانتی تھی ایسے اسکے والدین پر حکم تھوپا گیا تھا کہ بالاج سے رشتہ طے کرو رشتہ نا ہو گیا کوئی گیم ہو گئی جو من چاہے پیسوں سے خرید لی۔

بالاج نے بڑے لحاظ سے اسکی اس بات کو ہضم کیا۔

وہ چلتا اسکے سامنے رکا۔

زرین نے تیکھے تیوروں سے اسے دیکھا

"آپ سے کس نے پوچھا محترمہ اس کے متعلق ! " وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا

لہجہ اتنا کٹیل تھا کہ زرین کے بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا۔

"میری بھی کوئی خواہش ہے۔۔۔ اور معاف کیجیے گا ان خواہشات میں آپ کا ذکر نہیں" وہ کافی سخت ٹون میں بولی اگر نہیں مان رہا تھا تو یہ بھی اسکی نوکر نہیں کہ مان جائے۔

ناجب کر دی جائے تو اسکا مطلب نا ہی ہوتا ہے

"اپنے دماغ میں بٹھالیں آپ کہ شادی تو مجھ سے ہی ہوگی اور انکار مجھے پسند نہیں" بالاج کی آنکھوں میں سرخی آرہی تھی پہلی دفعہ اسے کوئی انکار کر رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"دیکھتے ہیں کیا کرتے ہیں آپ۔۔ ویسے دل تو نہیں کر رہا آپ کو آپ کہنے کو کیونکہ مجھے علم ہو گیا ہے آپ اس قابل نہیں مگر۔۔ لحاظ کرنا پڑ رہا ہے چاچی جان کی وجہ سے کہ آپ ان عزت دار اور نفیس عورت کے بیٹے ہیں ورنہ افسوس کے ساتھ آپ عزت کے قابل نہیں لگ رہے" وہ اس کے منہ پر تحمل انداز سے اچھی خاصی بے عزتی کر کے چلی گئی

بالاج کارنگ سرخ ہو چکا تھا۔

وہ لڑکا جسکی ایک نگاہ کیلئے لڑکیاں ترستی تھیں وہ جس کے خواہاں کتنے دل تھے اس نے جسے چنا۔۔ وہ اسے دھتکار کر چلی گئی اسکی اتنی ہمت

اور بالاج چودھری ایسوی اکر توڑنا جانتا ہے اور وہ اسکی توڑ کر رہے گیا۔

وہ سختی سے مٹھیاں بھینچتا اپنی کار کی طرف بڑھا۔



وہ اس وقت اسکے سامنے بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی اور اس کا دل اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ ہاں یہ بہت حسین مرد ہے حماد سے بھی زیادہ

جب پیسہ انسان کے پاس آجائے تو کھوٹے سقے بھی کھڑے لگتے ہیں
"مجھے علم تھا تم آؤ گی" وہ سگریٹ کا کش لیتا مسکرا کر بولا۔

"قسمت کو کون ٹھکراتا ہے" وہ ایک ادا سے بولی اور اپنے سامنے رکھے کافی کپ کو لبوں سے لگالیا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ اسکی بات پر ہنسا اور ایسے دیکھا جیسے بہت فدا ہے اس پر

"اب تم ایسے دیکھو گے تو میں تمہیں نہیں دیکھ پاؤں گی" وہ اسکی مسلسل نظر سے گھائل ہوتی بولی۔

"اتنا حسین چاند میرے سامنے ہے سوچ رہا ہوں اب آسمان کے چاند کو بھول جاؤں" وہ ڈرامائی انداز سے آنکھ دبا کر بولا۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ اچھا اتنی پیاری لگ رہی ہوں میں؟" وہ اپنے باب کٹ بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولی۔

"تم تو۔۔ گزرتے وقت کے ساتھ۔۔ ساتھ آگ بنتی جا رہی ہو افففففف" وہ اس کے چہرے کو آنکھوں میں رکھتے

بولا اور آخر میں کالر کا بٹن کھولا جیسے اسے دیکھ کر گرمی سی لگ گئی ہو

زیب کھلکھلا کر ہنسی۔ اسے ظہیر کا یہ انداز پسند آیا تھا۔

"دھیان کرنا آگ کہیں لگانا دوں" وہ اسکی طرف زرارہ از داری سے جھکتے بولی۔

"پہلے ہی لگادی یے جانم اب تو اس آگ کو محسوس کرنا ہے" وہ اسکے گال پر انگلی پھیڑتا بولا

وہ اسکی انگلی کو جھٹکے سے دور کرتی قاتلانی مسکان سے ہنسی۔

"ظالم۔۔۔ کب پیاس بجھاؤ گی !" وہ بے اک ہوا جیسے ہر بار ہوتا تھا اور زیب کی طبیعت بھی ایسی تھی کہ وہ ایسے

مرد ہی ہسند کرتی تھی اور ظہیر انہی میں سے تھا

"میرے دو بچے بھی ہیں انکے بنا نہیں" وہ زرارہ سوچ کر بولی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

"وہ بچے حماد کے ہیں۔۔۔۔۔ مجھ سے ایک کڑوڑ آج کی ملاقات کالو اور اگلی کا پھر ایک کڑوڑ مگر تم مجھے پوری کی پوری چاہیے کوئی ساتھ نہیں" وہ اس کے سامنے اپنا کارڈ رکھتا بولا

زیب کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں اتنی بڑی اور فریور اور سوچو اگر وہ اس کی بیوی بن جاتی تو وہ اسے کتنا مالامال کرے گا

وہ یہ سوچ کر ہی دھنگ رہ گئی

"مجھے کچھ وقت دو" وہ زرارہ یلیکس انداز سے بولی

چاہیے کوئی ساتھ نہیں" وہ اسکے سامنے اپنا کارڈ رکھتا بولا

زیب کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں اتنی بڑی اور فریور اور سوچو اگر وہ اسکی بیوی بن جاتی تو وہ اسے کتنا مالا مال کرے گا وہ یہ سوچ کر ہی دھنگ رہ گئی

وہ یہ سوچ کر ہی دھنگ رہ گئی

"مجھے کچھ وقت دو" وہ زرارہ یلیکس انداز سے بولی

"مجھے جواب میں تم چاہیے یاد رہے صرف تمہارے لیے ابھی تک میں آگے نہیں بڑھا" وہ اسے وارن کرتے بولا

زیب مسکرا دی اور بیگ جو کندھے پر لٹکاتے وہ باہر چلی گئی۔

زیب مسکرا دی اور بیگ جو کندھے پر لٹکاتے وہ باہر چلی گئی۔

ظہیر نے بیت دور کی سوچ رکھی تھی اور یہ لڑکی بہت حسین تھی۔



محبت سے اسکے اوپر کم فرط درد رست کیا اور مسکرا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

وہ گہری نیند میں تھی اسکے جنون کی چاشنی اسکے چہرے پر عیاں تھی سرخ گلال بنی وہ بے خبر سوئی تھی

حماد نے پیار سے گال بھی چوم لیے وہ بتا نہیں سکتا تھا اسے کتنی زیادہ شدت والی محبت ہے اپنی بیوی سے وہ نہیں بتا سکتا تھا کہ کتنا پاگل ہے وہ اس کے لیے۔

تھا کہ کتنا پاگل ہے وہ اس کے لیے۔

لوگ کہتے تھے کہ بچوں کے بعد ایسا جوش اور محبت نہیں رہتی مگر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اسکی محبت بس بڑھتی جا رہی تھی اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

بڑھتی جا رہی تھی اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ رات کا منظر یاد کرتا ہنس دیا جب وہ اسے اپنے حصار میں قید کیے ہوئے تھا اور وہ نیند سے شل آنکھوں کے ساتھ اسکی گرفت میں پھر پھرانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اسکی گرفت میں ہل نہیں پاتی تھی اور اسکے زرا سی مزاحمت پر وہ اور حصار تنگ کر دیتا۔

اور کتنے پھولے روٹھے چہرے سے آخر وہ اسکی چاہ کے سپرد خود کو کرنے میں ہی آخری اوپشن سمجھی تھی۔ وہ اسے نہار رہا تھا کہ موبائل کی رنگ نے اسے متوجہ کیا۔

ہاتھ بڑھا کر ٹیبل سے موبائل اٹھایا تو سامنے ہی عبیر کال تھی۔ عبیر کا نام پڑھتے ہی پر سواور کل اپنی بہن کی حالت آنکھوں میں گھوم گئی۔

وہ شکر گزار تھا عبیر کا جو اسکی بہن کو پسند بھی کرتا تھا اور اسکی غلطی کے باوجود اسکا سہارا بنا کھڑا تھا۔ اور ایک اسکی بہن بیوقوف جو کھڑے کھوٹے کو سمجھنا سکی۔

کال پک کی تو عبیر نے نساء کی طبیعت کا پوچھا۔

"ابھی اسی کے پاس جا رہا ہوں رات تمہارے سامنے کتنی مشکلوں سے دوائی دے کر سلایا تھا وہ تو یار آنکھیں بند کرنا جیسے بھول گئی ہے ہر وقت خاموش رہتی ہے کوئی بات نہیں کرتی" حماد نے کافی دکھ سے نساء کے متعلق بتایا اسکی ناز و پلی بہن کیسے خاموش ہو گئی تھی۔

"حماد۔۔۔ تجھ سے ملنا مجھے" عبیر نے بڑے ضبط سے نساء کی حالت سنی تھی اسے بہت نفرت ہو رہی تھی بالاج سے وہ اسکا دل رکھنا سکا وہ اس لائک تھا کیا کہ نساء جیسی معصوم خوبصورت پیارے دل والی لڑکی اس سے محبت کرتی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں اور سدھارنے کا علم ہر ایک کو نہیں ہو پاتا۔

"گھر آجا" حماد نے اسکی آواز میں سنجیدگی محسوس کی تو کہا۔

"اوکے" فون کاٹ دیا گیا۔

حماد نے شرٹ پہنی اور واشروم چلا گیا شاور لینے کیلئے۔

پیچھے سے زیب کے موبائل کی گھنٹی بجی۔

3 دفعہ کال آئی مگر وہ گہری نیند میں ہونے کی وجہ سے اٹھ نہیں رہی تھی۔

4 دفعہ پھر سے بیل ہوئی اس بار اس کی نیند میں خلل پیدا ہوا وہ بیزار شکل بناتی اٹے سیدھے ہاتھ مارتے ٹیبل سے

موبائل اٹھانے میں کامیاب ہوئی۔

"ہیلو" نیند سے بوجھل آواز سے کہا۔

"گڈ مارنگ جانم۔۔۔ 10 بج گئے آج اتنا لمبا سو لیا مجھے سوچ رہی تھی کیا ! " آگے سے ظہیر سلطان کی آواز سے

اسکی آنکھیں بھک سے کھلیں نیند اڑن چھو ہو چکی تھی۔ سر گھما کر بیڈ کو دیکھا حماد نہیں تھا یقیناً وہ واشروم تھا۔

بے دھیانی میں اٹھنے لگی تو خود کو حماد کی انڈرٹی شرٹ میں خود کو پایا۔

رات کا منظر سوچتی اسے شدید غصہ آیا وہ کتنی بے بس ہو جاتی تھی حماد کی باہوں میں۔ اسے خود پر غصہ آ رہا تھا اسنے

ظاہر ہے ظہیر کی طرف جانا تھا اس کیلئے حماد کو چھوڑنا لازم تھا اور وہ اسے ہر بار اپنی قربت سے بے بس کر دیتا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میں۔۔ بس۔۔ رات کو۔۔ سردی کی وجہ سے سونا سکی۔۔ پھر صبح فجر کے وقت زرا نیند آئی ٹھنڈ کم ہوئی تو سوئی" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیڑتی بولی۔ اک نظر واشروم کی طرف بھی دیکھا۔

"کیوں؟ تمہارے گھر ہیٹر نہیں؟" ظہیر نے استہزائیہ ہنس کر کہا۔

"نہیں گیس کابل پھر بہت آتا ہے اور الیکٹرک نہیں رکھ سکتے بجلی کابل زیادہ آئے گا اور اسی طرح پھر حماد کیجیے بجٹ میج کرنا مشکل ہو جائے گا" وہ بار بار واشروم کی طرف دیکھ رہی تھی اور سکون سے جواب بھی دے رہی تھی۔

"اسی لیے کہتا ہوں جاناں میرے پاس آجاؤ۔۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تمہیں ایسے ایک ایک چیز کیلئے حماد سے منتیں کرتے دیکھنا یا ترسنا۔۔ میرے پاس آجاؤ تمہیں مہارانی نابند یا تو ظہیر سلطان کا نام بدل دینا" وہ کرسی پر بیٹھے جھولتے غرور سے بولا۔

"ہاں مجھے علم ہے تم مجھے کافی پسند کرتے ہو" وہ اسکی باتوں سے مسمرائز ہوتی اک ادا سے مسکرا کر بولی۔

"پسند ! مجھے تو عشق ہے تم سے اس وقت سے جب پہلی بار فیسبک پر تمہیں دیکھا تھا۔۔۔ اور اب تو شعلہ بن کر میرے سینے میں یہ بھڑک رہا ہے جسے تم ہی بجھاؤ گی" وہ ڈرامائی انداز میں آواز کو گہرے سانسوں میں لا کر بولا

زیب سرشار سی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گی۔

"آئی ول" وہ ہلکی سی آواز سے بولی۔

"کیا سوچا تھا تم نے؟ میراں اور عرش کے حوالے سے ! " ظہیر نے ساتھ ہی پوچھا جو ضروری تھا۔ وہ ایک غیر مرد تھا اس سے نکاح کرے گا بھی تو کم سے کم کسی اور کی اولاد کو کیوں اسکے ساتھ قبول کرے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میں مل کر بات کروں گی تم سے آج۔۔ گھر آ جاؤ شام میں 4 بجے" وہ واشروم سے شاور کی آواز بند ہونے پر فوراً بوکی اور فون کاٹ دیا۔

۔ دروازے جو دیکھتے دوبارہ کمفرٹ میں گھس گئی تاکہ وہ یہی سمجھے کہ ابھی بھی سوئی ہوئی ہے۔

واشروم کافی قدم کی دوری پر تھا اسی لیے وہ اسکی آواز نہیں سن سکا

باہر نکلا تو اسے سوئے پایا۔۔ بالوں کو کنگلی کرتے کمرے سے باہر چلا گیا۔

زیب نے کمفرٹ سے سر نکال کر اسے جاتے دیکھا ایک گہرا سانس ہوا میں چھوڑتی دوبارہ سے تکیے میں چہرہ دیتی سونے لگی



"کیا بات ہے کیوں اداس ہے ! نساء کیلئے ! ان شاء اللہ ٹھیک ہو جائے گی وہ" حماد نے عبیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اداس لہجے میں کہا۔

عبیر نے اہنی سرخ سو جھی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ راتوں کی نیندیں چین سکھ سب نساء کیلئے قربان ہو گیا تھا اسکی محبت کا جواب محبت نہیں تھا یہاں اسکی محبت کا اظہار کرنے کا بھی موقع نہیں ملا تھا۔

"مجھے۔۔ نساء سے نکاح کرنا ہے حماد" وہ ٹیبل ہو نظریں ٹکائے سپاٹ لہجے میں بولا

۔ حماد نے اسے دیکھا جہاں صرف سنجیدگی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"تو جانتا ہے تو کیا کہہ رہا ہے؟ بھائی المیر بنی گھر والے کیا سوچتے ہیں اس بارے میں؟ اور تجھ سے نساء کی حالت بھی چھپی نہیں" حماد نے اس سے تحمل انداز میں کہا۔ اسے اپنی بہن کیلئے عبیر سے بہتر کوئی لڑکا نظر نہیں آیا۔

"المیر بھائی کو اعتراض ہے وہ اپنے جیسے امیر کبیر خاندان میں شادی کرنا چاہتے ہیں۔ عاصمہ بھابھی میرے ساتھ ہیں بنی کو میری کسی بھی خواہش میں دلچسپی نہیں یہ ان کے نزدیک میری لائف ہے سوانکا کوئی سروکار نہیں" واس نے اسی سنجیدگی سے بولتا حماد کی طرف دیکھا

"المیر بھائی کے بنا تو سب نہیں ہوگا عبیر میری بہن میرے لیے بہت اہم ہے" حماد نے تسلی سے اسکی بات سنی تھی اسے المیر سلطان کی سخت طبیعت کا علم تھا وہ رسک کیسے لے۔

"تیری بہن تیرے لیے اہم ہے تو میرے لیے کچھ نہیں کیا؟" وہ حماد کی طرف دیکھتا دانت پیس کر بولا حماد نے اسے دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔ کب۔۔۔۔۔ کب۔۔۔ اس کے لیے میں نے جزبات محسوس کیے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔۔۔ لیکن میں اسے اس تکلیف میں نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔۔۔ پلیز حماد۔۔۔ مجھ پر احسان کر۔۔۔ اسے میرے نام کر دے۔۔۔ میں اسے دنیا کی ہر خوشی دوں گا۔۔۔ پلیز یا میری تکلیف کم کر دے۔۔۔ پلیز زز" وہ اسکے ہاتھوں کو تھامتا منت کرتے بولا۔

حماد نے بے ساختہ سینے سے لگایا۔

دونوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

یہ سچ ہے عشق محبت جسے لاحق ہوتی ہے اسے تباہ کر دیتی ہے۔
محبتیں آبادی نہیں ویرانیاں کر دیتی ہے فقط وہ جنہیں رب قائم رکھے۔



خاموش سر جھکائے وہ اپنے باپ کے سامنے کھڑی تھی۔ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ سر اٹھا کر اپنے باپ کو انکار کرے کیونکہ اپنی بات کہنے اور اپنی مرضی بتانے کا حق چودھریوں کی نسل میں عورت ذات کو نہیں تھا۔
"ب۔ بابا سائیں۔۔ مجھے وہاں۔۔۔ شاد۔۔۔ شادی۔۔۔ نہیں۔۔۔ کرنی" وہ اپنے باپ کے خاموش ہونے پر ہمت کرتی سر جھکائے بولی

"بے شرم گستاخ" زرین کے چہرے پر تھپڑ اور وہ بری طرح لڑکھڑاتی اپنی ماں کی طرف گری جو اسکے دائیں جانب چار پائی پر بیٹھی تھی۔ اپنی بیٹی کو تیزی سے اپنے قدموں سے اٹھایا۔
"ہائے سائیں۔۔۔ ایسا کیوں کر رہے ہیں ہاتھ تو نا اٹھائیں" وہ بھی ڈرتے اپنی بیٹی کو سینے سے لگاتی سہمتے بولی
"سمجھاؤ اسے باپ کے سامنے اپنی مرضیاں بتانے کی جرأت کیسے کی! گستاخ بے غیرت اسے بتادو شادی اس کی بالاج چودھری سے ہوگی اور اسفند چودھری کے مطابق اس جمعے کو نکاح یہ اب کوئی اس پر بات نا کرے" وہ زرین کو سخت نظروں سے گھورتے اونچی آواز سے بولے اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔
"بابا سائیں کیوں نہیں سمجھتے اماں۔۔۔۔ وہ ایک نمبر کا ادارہ لڑکا ہے۔۔۔ انہیں بس پیسہ جائیداد نظر آرہا ہے۔۔۔ بیٹی بے شک جل کر راکھ ہو جائے اس حویلی میں۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا اماں۔۔۔ اگر بابا سائیں نے سچ میں میرا نکاح

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

اس سے کیا تو ساری۔۔۔ ساری عمر آپ سب۔۔۔ میری شکل دیکھنے کو ترس جائیں گے۔۔۔ پھر پکارنے پر بھی زین کی پر چھائی بھی نصیب نہیں ہوگی۔۔۔ مرنے سے تو رہی میں "وہ روتی چیختی اپنی ماں کے سامنے بے حال ہو رہی تھی مگر وہ خاموش آنسو بہا رہی تھی اور وہی ہونا تھا جو زین کا فیصلہ کر دیا گیا تھا۔

وہ تیزی سے کمرے نکل کر اپنے کمرے میں چلی گئی اسکے والدین اسے سمجھ نہیں رہے تھے انہیں بس ایسے نظر آرہے تھے چودھریوں میں پہلا لڑکا ہی بالاج تھا انکی نسل کو جو بڑھائے اور جائیداد اس طرح زین کے نام بھی ہوگی پیسے تو تھے نا اور ویسے بھی زین کے باپ میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ اپنے جاگیر دار امیر بھائی کو انکار کرے۔ کیونکہ ہونا تو وہی تھا جو بالاج نے چاہنا تھا۔



"میرے لیے مشکل ہے میں اپنے بچے نہیں چھوڑ سکتی بنی" وہ اسے بے بس نظروں سے دیکھتے بولی

حماد اور عبیر کے باہر جانے کی وجہ سے وہ بہت آرام سے ظہیر کو گھر بلا کر بات کر رہی تھی

"تمہیں میں نے صاف کہا تھا کہ میں تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں صرف تمہیں کسی اور کو نہیں سو صرف تم۔۔۔

میں تمہیں جانے نہیں دوں گا مگر تمہارے بچے کسی صورت برداشت نہیں کروں گا ورنہ یہ عالی شان محل جو اپنے لیے نیویارک میں بنوا رہا ہوں وہ کسی حسین لڑکی کے نام کر دوں گا میں نے سوچا تھا تمہیں تمہاری منہ دکھائی میں وہ محل گفٹ کروں گا مگر تم تو اپنے بچوں سے نہیں نکل رہی" وہ اسکی دکھتی رگ پر انگلی رکھے روٹھے انداز سے بول رہا تھا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

محل کے نام پر زیب کی آنکھیں اور منہ دونوں کھل گئے اسے یقین ہی نا آئے کہ یہ سامنے بیٹھا شخص اسے محبت میں اتنا غافل ہے کہ اس کے لیے محل تیار کروا رہا ہے ایس بات پر بچے تو بھاڑ میں چلے جاتے ہیں زیب جیسی عورت کیلئے۔
"تم مزاق کر رہے ہو ! " اس نے حیرانی سے پوچھا

"تمہیں لگتا کہ میں مزاق کروں گا؟ وہ جواب تک تمہارے لیے اکیلا ہے وہ تمہارے لیے یہ سب نہیں کر سکتا؟
میرے اور بھی بہت سے پلین ہیں مگر تم۔۔۔ تم مجھے محبت کہاں کرتی ہو جو علم ہو کہ میرا دل کتنا پاگل ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ تم اب تک حماد کا بستر گرم کرتی رہی ہو میرے حق پر کسی اور نے قبضہ کر لیا یہ ایک مرد کیلئے بے غیرتی کی بات ہے کہ وہ اپنا حق نالے سکا۔۔۔ بات سن لو تم۔۔۔ جلدی سے طلاق لو اور میرے پاس آؤ میرے پاس اب انتظار کرنے کا حوصلہ نہیں " وہ اسے انگلی سے وارن کرتا بولا۔

زیب نے مسکرا کر اسے دیکھا جب اسکے لیے اپنا پیسہ بہار ہا ہے تو وہ اسکی خاطر طلاق نہیں لے سکتی ! بچے نہیں چھوڑ سکتی؟ سب کر سکتی ہے ساری زندگی حماد نے ترسایا ہے اسے اب اسکی قسمت اسے آواز دے رہی ہے تو وہ لازمی اس قسمت کو لات نہیں مارے گی وہ ہر حد کو پار کر دے گی۔ آخر ایک حسین امیر کبیر شخص اسکی محبت میں گرفتار ہے اتنا تو بنتا ہے

"میں جلد تمہاری ہوں گی " وہ اک ادا سے مسکراتی بولی۔

ظہیر سلطان مسکراتا اٹھا اور اسکے صوفے کے بازو پر دونوں ہاتھ ٹکا کر اس پر سایہ بن کر اسے دیکھنے لگا۔
زیب بھی مسکرا کر اسے ہی دیکھنے لگی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"تم جانتی نہیں تم کتنی حسین ہو۔۔۔ قاتل ہو میرے دل کی۔۔۔ یہ دنیاوی بندشیں ناہو تو دل کرتا ہے تمہیں ایک ہی سیکنڈ میں کھا جاؤں" وہ اسکے ہونٹوں پر نگاہ روکتے بہکادینے والے انداز میں بولا۔

زیب نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا ایسو کے سامنے کون شرماتا ہے۔ شرم تو وہاں ہوتی ہے جہاں جائز عزتیں ہوں۔

"ملتے ہیں پھر" وہ کھڑا ہوتا بولا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔

زیب نے مسکرا کر اسکی پشت دیکھی۔



وقت گزرتا جا رہا تھا بالاج نے زبردستی زرین سے شادی کر لی تھی یہ سچ تھا کہ وہ اسے سچ میں محبت کرتا تھا لیکن اس میں اکڑ زرین سے زیادہ تھی اس نے شادی کر کے اسے یہ بتایا تھا کہ بالاج چودھری کچھ بھی حاصل کر سکتا ہے اور زرین اس کو تو چپ لگ گئی تھی وہ اس بات پر اقرار کرنے لگی تھی کہ بالاج اسی سے محبت کرتا ہے لیکن وہ اسکے عیش پسند فطرت کے سخت خلاف تھی اور یہ تو بالاج چودھری کا خاصہ تھی۔

عبیر اور حماد جب المیر سلطان کو منانے گئے عبیر کیلئے نساء کیلئے رشتہ تو المیر نے سختی سے منع کر دیا مگر عبیر سلطان کی ضد اور اکڑ دونوں سلطانز سے کی گناہ بھاری نکلی اسکی ضد نے المیر کو نساء کیلئے جھکا دیا۔

نساء کو جب علم ہوا کہ اسکا نکاح عبیر سے ہو رہا ہے تو اسنے بہت احتجاج کیا اسے لگتا تھا کہ وہ ہمدردی میں نکاح کر رہا ہے مگر عبیر اور حماد کے پیار اور دلائل نے اسکو ماننے پر مجبور کر دیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

نساء کو یہ محسوس ہوا کہ عبیر کبھی بھی بالاج کے ذکر ہر بھڑک نہیں اٹھتا بلکہ اسکی خطائیں اسکی محبت کی ساری داستان سنتا ہے لیکن وہ مرد تھا اپنی بیوی کے منہ سے پچھلے کارناموں کا کتنا کا سنتا۔

نساء اسکی محبت کی اسکی چاہت کی عادی ہوتی جا رہی تھی لیکن اسک عادت میں بالاج کا نام نا گیا۔

ایک دفعہ جب عبیر نے تنگ آکر غصے سے اسے ڈانٹا اور اسے بے رخی برت لی تو اسے احساس ہوا کہ اس کے لیے بالاج کی بے وفائی سے زیادہ عبیر کی بے رخی فنا کر رہی ہے تب اللہ کی طرف سے اسکے دل میں نرمی آئی اور وہ خود کو عبیر کے مطابق ڈھالنے لگی۔ اسکے ذکر میں بالاج کا نام مکمل ختم تو نا ہوا مگر کم ہو گیا اور وہ اسی کوشش میں ہوتی کہ وہ اپنی گزری زندگی سے نکل کر عبیر کی ہی رہے اور عبیر کے زہن میں یہ نقش ہو رہا تھا کہ وہ چاہ کر بھی نساء کو خود سے محبت نہیں کروا سکتا لیکن وہ خوش تھا کہ اسکی محبت اسکے نکاح میں ہے اور دوست بن کر اسکے ہنستی مسکراتی ہے اب ایک عرصے بعد وہ نارمل روٹین پر آئی ہے۔

زیب اور ظہیر کے تعلقات بڑھتے جا رہے تھے وہ مکمل طور پر حماد سے دور ہوتی جا رہی تھی حماد اسکے اندر تبدیلیاں دیکھ بھی رہا تھا سمجھ بھی رہا تھا مگر وہ نہیں ماننا چاہتا تھا کہ اسکی بیوی کا دل اس سے بھر گیا ہے۔ حماد کے پیڑوں کے نیچے سے زمین اس وقت نکلی جب المیر کی بھڑکائی آگ میں اسکی نوکری چلی گئی اور کسی طرف سے نوکری نامل رہی تھی اسے معلوم تھا کہ المیر نے حسد میں سب کیا ہے مگر وہ کچھ کہہ نا سکا اسکے پاس ثبوت نا تھے اور جان تو تب حلق میں اٹکی جب زیب کو ظہیر کی باہوں میں ایک ہی صوفے پر اپنے ہی گھر دیکھا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اسے لگا تھا وہ ڈر جائے گی پکڑے جانے پر مگر وہ بے شرموں کی طرح بالکل ناڈری۔

اور اس دن حماد پورے قد سے زمین بوس ہوا تھا اسکے لیے موت سے بدتر بات تھی کہ جسے وہ اتنا چاہتا ہے جو اسکے بچوں کی ماں ہے وہ اسی کا نارہی۔ وہ دھوکہ دے گی۔

حماد اتنا معصوم طبیعت کا مالک تھا کہ اس میں اتنی ہمت ناہوی کہ وہ ظہیر کا کالر پکڑتا یا زیب سے سوال کرتا وہ جو پہلے چھپ چھپ کے ملتی تھا اسکے بعد کھلے عام۔ ملنے لگی۔

حماد اور زیب کے جھگڑے ہونے لگے اور زیادہ بات ہمیشہ زیب کی طرف سے بڑھتی تاکہ وہ غصے میں آکر طلاق دے دے مگر حماد ضبط کی حدود جیسے جان گیا تھا جب بات حد سے گزرتی تو وہ کمرے باہر نکل جاتا۔ ان سب کا اثر عرش اور میراں پر پڑا۔

عرش پہلے ہی سنجیدہ بچہ تھا اور اپنے ماں باپ کو یوں دیکھ کر وہ سچ میں خاموش ہو کر رہ گیا چپ چاپ وہ سب معاملے دیکھتا

جتنا حماد پاگل تھا اپنی بیوی کیلئے اتنا ہی عرش اپنی ماں کا دیوانہ تھا۔ مگر زیب اس محبت اس آشیانے کو نا سمجھ سکی۔ اسے صرف پیسہ نظر آ رہا تھا۔

ظہیر بھی اسکا برین واش کرتا رہتا تھا وہ مکمل طور پر ظہیر کے قبضے میں تھی۔

اور وہ وقت بھی پہنچ ہی گیا جب زیب نے اپنے منہ سے طلاق کا مطالبہ کیا۔

مطالبہ بھی کیا سامنے پیپر زرکھے وہ سب سوچی بیٹھی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

حماد کیلئے یہ سب دیکھنا عذاب سے کم نہ تھا
اسے ایسے موقع پر بھی اپنی بیوی کی فکر تھی۔
کس کرب سے گزر کر اس نے ان پیپر ز پر ساین کیے تھے یہ وہ جانتا تھا اسکی دنیا اسی کے گرد گھومتی تھی اور وہ وہی ختم
کر رہی تھی

جب وہ بیگ پیک کر کے جا رہی تھی تو عرش بے تحاشہ روایا تھا اسے علم نہیں تھا کہ طلاق کیا ہوتا ہے لیکن وہ بس اتنا
سمجھ گیا تھا کہ اسکی مام جا رہی ہے

زیب بے حس بن گئی۔ تھی اسے کوئی شرمندگی نہیں ہوئی جب اسنے عرش کو دکا دیا تھا جس نے اسکا بازو پکڑا ہوا تھا
اور اسکے دکا دینے پر بری طرح گرا تھا
لیکن وہ چلی گئی تھی اسے تکلیف میں چھوڑ کر

اور حماد۔۔۔۔

شاید وہ مر جاتا لیکن اسکے رب نے اسکی نگاہوں میں فوراً اسے اسکے بچوں کے عکس دکھا دیے جن کا وہ واحد سہارا تھا۔
عبیر کیلئے بے حد شرمندگی کی بات تھی کہ اسکے بھائی نے زیب کو اپنے جال میں قید کیا وہ شرم کے مارے حماد سے مل
نہیں رہا تھا۔

نساء کا بھی یہی حال تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

حماد پر زندگی تنگ ہوگی تھی جاب اسکے پاس نہیں تھی اسکے بچے اسکے آسرے پر تھے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے پورا خاندان زیب کو ملا امت کر رہا تھا حماد کو فی شادی کی ترغیبیں دے رہا تھا عرش کے دوست سکول میں اسے طعنے دیتے تھے وجہی اور سورج ہر بار عرش کیلئے لڑ پڑتے تھے وجہی کچھ زیادہ ہی غصے کا تیز تھا اسکا بس ناچلتا کہ عرش پر اٹھنے والی ایک بھی غلط نگاہ کو وہ کاٹ کر رکھ دے مگر وہ چھوٹا تھا۔

اس سب صورت حال میں حماد کو ایک ہی حل نظر آیا کہ وہ انہیں لے کر کہیں دور چلا جائے۔ اور ہوا بھی یہی وہ رات کے پہر خاموشی سے اپنی جمع پونجی سمیٹ کر پاکستان سے چلا گیا۔ اسکے پاس اپنے بچوں کی زندگی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ عبیر نے بہت دھونڈا مگر اسکا پتہ نہ ملا۔

ب

الاج سے تعلق ویسے ہی وہ ختم کر چکے تھے بالاج کو دکھ تو ہوا کہ اسکے دوست اس سے دور ہو گئے مگر محض کچھ دن پھر سے وہ اپنے خول میں واپس آ گیا۔

زرین کی کوئی اولاد نہیں ہو رہی تھی اللہ کی طرف سے اور بالاج کو چودھری کا وارث چاہیے تھا۔ باپ اور دادی کے اصرار پر بالاج نے دوسری شادی کر لی زرین کو اس بات کا بہت رنج ہوا وہ جو تھوڑی بہت اسکے لیے نرم ہوئی تھی اس قدم ہر مکمل طور پر دل سے بالاج اتر گیا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

بالاج کی دوسری بیوی سے جو اولاد ہوئی وہ زارون یعنی پہلا بیٹا ہوا بیٹے کی پیدائش پر بیوی کا انتقال ہو گیا۔
بالاج نے وہ بچہ زرین کو دیا کیونکہ وہ اسکی منظور نظر تھی۔

زرین نے دل پر پتھر رکھا اور لبوں کو سی لیا تھا جو بالاج کہتا بنا چوں چراں کیے کر دیتی اب یہ اسکا معمول بن گیا تھا
میراں ماں کی گود کی عادی تھی وہ دو سال کی عمر سے ہی بے آسرا ہو گئی
ایک ماں کی عادی بچی کو بنا ماں کے پالنا شاید اس سے بڑا کوئی امتحان ہو گا
حماد نے اپنے بچوں کیلئے جان لگادی

میراں اور عرش میں گزرت وقت کے ساتھ ساتھ خاموشی آتی جاری تھی عرش کمرے کا ہو کر رہ گیا جیسے جیسے
ہوش سنبھال رہا تھا عقل آرہی تھی وہ سنجیدہ ہوتا جا رہا تھا
اس سارے وقت میں مراق ساتھ ساتھ تھا کیونکہ اس نے ضد لگالی تھی کہ جہاں عرش وہاں وہ اور حماد اسے بھی
اپنے ساتھ لے گیا۔

عرش کی بڑھتی عمر نے اسے ایک ذمہ دار بھائی کا درس دیا اور اسے میراں کی فکر لگ گئی۔
اس نے کیسے محنتوں سے میراں کو اندھیروں سے نکالایہ وہ جانتا تھا مگر کچھ اندھیرے اس کے اندر رہ گئے تھے۔
وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ گزرتا رہا خم سارے تو نہیں بھرے لیکن گھاؤ گہرا اور داغ صدا کیلئے دے گیا۔



عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ حروف کے ختم ہو جانے پر خاموش ساکت نظروں سے ڈاڑی دیکھ رہی تھی۔ اسکی سوچوں کا مرکز اس وقت سلطانز چودھریوں اور خانزادوں کی گرد گھومنے والی وہ داستان تھی جس نے زندگیاں الجھا کر رکھ دیں تھیں۔ وہ ان سب سے انجان تھی اور کیوں انجان رکھا گیا تھا وہ اب اس ڈاڑی کو پڑھ کر سمجھی تھی۔

اس نے غائب دماغی سے صفحہ پلٹا۔ آگے صفحہ کھالی تھی۔ دوسرا صفحہ پلٹا وہ بھی خالی۔

اس نے الجھن سے کتنے صفحے پلٹے مگر ہر صفحہ کھالی تھا۔ تیزی سے 32 دفعہ ڈاڑی کے صفحوں کو تیزی سے چیک کیا۔ تیسری دفعہ اسکے چیک کرنے پر اسکی نظر سے ایک صفحہ گزرا جس سے لگ رہا تھا کہ اس میں کچھ لکھا ہے۔ اس نے تیزی سے آخری صفحوں میں اسے تلاشا اور آخر کے تین صفحوں سے پہلے اسے مل گیا جہاں لکھا تھا۔

"میری زندگی کے یہ دن کسی کی نظر اور اگر کسی کے پڑھائی کے نظر ہوئے تو اسے یہیں دفن کر دینا جیسے تم نے کچھ پڑھا ہی نہیں کیوں نساء جنت نام کی بس جنت کی خاتون یے ورنہ اس نے دنیا کے ایک بالاج چودھری کے پیچھے زندگی رول دی اور جس کے ساتھ وفانہانی تھی اسے جان ہی ناسکی۔ تم سے بھی ایک التجا یے اے پڑھنے والے

کبھی محبت نا کرنا۔۔۔۔۔ کبھی محبت میں اندھے نا ہونا۔۔ اور اگر محبت ہو جائے تو اپنے گھر والوں کی لاج رکھنا"

READERS CHOICE

اور صفحے کا اختتام ہوا

اسکا دل بجھ سا گیا تھا۔ یہ سب فطری تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

اس نے ڈائری کو اپنے سینے پر رکھا اور آنکھیں موند لیں۔ وہ نساء کی حالت کو محسوس کر رہی تھی۔ کیونکہ اس نے بھی عرش سے دل لگالیا تھا اور اس تک کیسے رسائی ملنی تھی اسے نہیں معلوم تھا۔ اسے نہیں علم تھا کہ اب کیسے اور کیا ہو گا

وہ مزید اداس ہونے کی بجائے کافی کی طلب محسوس کرتے اٹھی اور دروازہ کھول کر نیچے آئی۔
"آپ گھر میں ہیں؟" وہ وجہی کوٹی وی دیکھتے ہوئے بولی۔

وجہی نے مڑ کر دیکھا اور مسکرایا۔

"ہاں لنچ کیلیے آیا تھا اور کچھ ماما اور چاچی نے بازار جانا تھا اس لیے میں رک گیا" وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتا دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا۔

فلک سر ہلاتی کچن میں گئی۔

"تم کب آئی؟" دانیل کو روٹی توے پر ڈالتے دیکھ کر بولی۔

وہ جو پہلے ہی غصے میں تھی کہ اس کے سوال پر سرخ بھبھو کے چہرے سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا !" وہ اس کا غصہ والاری ایکشن دیکھ کر بولی اور اوپر کیبن سے کوئی کاکین نکالا

"یہ بھی اپنے بھائی سے پوچھنا تھا نا جو بہانے سے مجھے یونی سے لائیں ہیں فقط ایک روٹی کھانے کیلیے" وہ لفظوں کو چبا چبا کر بولتی دوبارہ چولہے کی طرف منہ کر گئی۔

فلک ہنس دی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"یہ تو۔۔ اچھی بات ہے" وہ کپ میں اکوفی کا تچج ڈالتے بولی۔

"اچھی بات۔۔ کیا۔۔ اچھی بات۔۔۔۔۔ میرا پورٹنٹ پر کیٹیکل تھا۔۔ مجھے لیب سے نکال دیں گے میں نے وہ اٹینڈ نہیں کیا" وہ روٹی کو رومال میں رکھتے تقریباً چینی تھی کیونکہ وہ بھول گئی تھی کہ وجہی کے سامنے فلک المیر صرف وجہی کی بہن جاتی ہے اسے بھول جاتا ہے کہ دانین بھی کچھ لگتی ہے اسکی۔

"تو ہم کس کام کے ہیں اگر آپ ہمیں جانتی ہیں تو ! " وجہی کچن کے دروازے سے لگتے بڑے شہانہ انداز سے بولا۔

فلک نے ایک نظر اسکی شریر چہرے پر ڈالی اور اور سر جھٹکتی چچج ہلانے لگی۔

"جی۔۔ خیر سے کافی جان گی ہوں میں" وہ دانت پیس کر بولی اور کھانے والی ٹرے لے کر جان کر وجہی کے کندھے کو جھٹکا دے کر باہر کی طرف بڑھی۔

وجہی نے ہنس کر اسکی حرکت دیکھی اور سر جھٹکتا اسکے پیچھے گیا جو ڈاننگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔

"آپ ہمیں جتنا جانے گی اتنا آپ کی صحت کیلئے اچھا ہے۔۔۔ جان وجہی" وہ اسکے پیچھے پیار سے اسکے گال کو چھوتا گھمبیر آواز سے بولا۔

اس کی اس حرکت پر وہ ایک سیکنڈ میں شرم سے سرخ پڑی تھی۔ خود میں وہ سمٹ سی گی۔

وہ اسکے سرخ اناری رنگ دیکھ کر مسکراتا کر سی کھینچ کر بیٹھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف جانے لگی کہ وجہی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کرسی پر بٹھا دیا صاف تھا کہ میرے سامنے
رہو جب تک میں کھانا نوش نہیں فرمالیتا۔

وہ اسکی شریر آنکھوں سے بری طرح کانپ گئی تھی۔

وہ مسکراتا کھانا کھانے لگا۔

فلک بھی اپنی کافی بنا کر انکے ساتھ بیٹھ گئی۔

وہ تینوں ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے۔

"صاحب باہر کوئی عرش نامی لڑکا آیا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ اسے آپ سے ملنا ہے" اتنے میں گارڈ نے آکر کہا۔

تینوں نے جھٹکے سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

فلک تو عجیب الجھن سے گارڈ کو گھور رہی تھی جیسے اسنے غلط سنا ہو۔

وجہی کا چہرہ عجیب شوکڈ تھا یعنی اسکا جگری یار جس کو اس نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا اور آج اس سے ملنے۔۔۔

اسکی خوشی دیدنی تھی وہ کھانا چھوڑتا تیزی سے اٹھا اور باہر کی طرف بڑھا۔

دائین نے الجھ کر فلک کو دیکھا جو عجیب کشمکش میں تھی اسکے چہرے ہر پریشانی نمایاں تھی۔

"وہ یہاں کیا کرنے آئے اب ؟" دائین نے سوال کیا۔

"نہیں معلوم" فلک نے انکار کیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وجہی تقریباً بھاگتے ہوئے باہر گیا۔ لان میں ہی عرش دوسری طرف منہ کیے کھڑا تھا۔

وجہی کی نظریں اس پر پڑی تو وہ بے اختیار رکا۔

اسکا سانس خوشی سے پھول رہا تھا۔ آنکھیں بار بار جھپکی جارہی تھیں کہ شاید وہ کوئی خوب دیکھ رہا ہے۔ آنکھوں میں پانی جمع ہو رہا تھا۔ ایک جوان لڑکا 26 سال کا لڑکا اپنے دوست کی واپسی پر بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا زندگی کے اتنے سال گزر جانے کے بعد۔

عرش نے کسی کی موجودگی پیچھے محسوس کی تو پلٹا۔

سامنے ہی وجہی پھولی سانس سے اس کے سامنے تھا۔

عرش کی آنکھیں مسکرا اٹھیں۔

اسکی مسکان پر وجہی سے انتظار کرنا مشکل ہو گیا۔

وہ تیزی سے بھاگتا اسکے گلے لگا۔

زور سے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

عرش نے بھیگی آنکھوں سے ویسے ہی گرمجوشی سے وجہی کے گرد باہیں کی

وہ دونوں بھیگی آنکھوں سے ایک ہی پل میں جی اٹھے تھے۔

وہ دونوں یاد کر رہے تھے جب وہ سکول جایا کرتے تھے جب وجہی اسکے آگے پیچھے رہتا تھا اسکی حفاظت کرتا تھا جب

تک عرش اسے روز صبح سکول آنے اور واپس چھٹی پر ایک ہگ نادے دے وجہی کو سکون ناملتا۔ ان کی سانسیں انکی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

دوستی میں تھی۔ وجہی جب تک اپناٹفن اس سے شیرنا کرتا ایک باٹ بھی نالیتا چاہے بھوک سے جان جارہی ہو۔ مگر اس کے بنا نہیں۔

اسے یاد تھا جب عرش اپنے بابا کے ساتھ چلا گیا تھا تو وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کر پایا تھا۔ پورا ہفتہ وہ بے ہوش رہا تھا اسکے حواس کھورہے تھے اس کے لیے یہ بات بالکل بھی آسان نہیں تھی ہضم کرنا کہ عرش اب اس سے کبھی نہیں ملے گا اس کے بابا اسکی مام نے اسکے چاچو نے کس کس طرح اسے سنبھالا وہ یہ بھی نہیں بھولا تھا۔ اسے یاد تھا کہ جب جب گھر میں فون بجتا تھا تو اسکے کان الرٹ ہو جاتے تھے کہ شاید عرش ہو۔ مگر اسے ہر بار ناکامی ملتی۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کیلئے خود کو مصروف کرنے پر نارمل ہو گیا تھا مگر وہ عرش کو کسی طور نہیں بھلا پایا تھا وہ اسکے بھائی جیسا تھا اسکا ساتھی تھا۔ اسکی خوشیوں کی وجہ۔ سب نے عرش اور اسکی فیملی کی واپسی کی امید چھوڑ دی تھی مگر وجہی۔۔۔۔۔ وجہی نے نہیں چھوڑی۔ وہ ہر رنگ نمبر پر یہ گمان کرتا کہ شاید عرش کو اسکا کہیں سے نمبر مل گیا ہو اور اب فون کیا ہو مگر ایسا نا ہوتا۔ نا وہ آیا نا اسکا فون۔ مگر اسکی واپسی کا اسے انتظار تھا اور یقین بھی اور وہ وقت آ بھی گیا۔ آج وہ اسکے سامنے اسکے سینے سے لگا ہوا تھا۔ وہ ایک بچہ لگ رہا تھا جو اس بات پر اپنے رونے کی آواز کو چھپائے کہ کوئی اسے روتا دیکھے گا تو شرمندگی ہوگی۔ اب بھی وہ بنا آواز کے گہرے سانسوں سے روتا تھا۔ اسنے بہت انتظار کیا تھا اسکا عرش کی حالت اسکی نسبت کم جزباتی تھا جسے وہ اپنی چھوٹی عمر سے سہتا آ رہا تھا اس وقت نے اسے سب کچھ ضبط کرنے کی ہمت دے دی تھی۔ اور اب وہ آبدیدہ تھا مگر وہ سکون میں تھا وجہی کی نسبت۔

"بس بھی کرو وجاہت المیر بچے لگ رہے ہو" عرش اسکی پیٹھ تھپتھپاتا بولا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وجاہت چونکا پہلی بار اس نے اسکا پورا نام لیا تھا۔

وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوا اور حیرانی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا ! عرش ہی تمہارے گلے لگا تھا یقین کر لو" وہ زرا سی مسکراہٹ سے بولا۔

"تم مجھے وجاہت کہہ رہے ہو" وہ حیرت سے بولا۔

"کیونکہ وقت گزر گیا اب بچے نہیں ہم" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

وجہی کو عرش تو وہ کہیں نظر ہی نہیں آیا جو اسکا دوست تھا۔ یہ تو کوئی سخت دل والا سامنے تھا جو اس سے بیگانہ تھا۔

"عرش ! بچے ! تم اب بھی میرے لیے بہت ضروری ہو" وجہی نے حیرت سے اسے یقین دلایا۔

"میں تمہیں غلط تھوڑی کہہ رہا۔ اندر چلیں؟" وہ اس پر ایک نظر ڈالتا اندر کی طرف بڑھا۔

وجہی کو عجیب دکھ نے گھیر لیا۔ اسے غصہ اس وقت پر جس نے اسکا یار بدل دیا تھا۔

وہ بھی مریل قدم اٹھاتا اسکی پیچھے گیا۔

عرش کی نگاہ فلک پر پڑی تو وہ استہزائیہ ہنسا۔

فلک کو اسکی ہنسی کھوکھلی لگی۔ نجانے کس ارادے سے آیا۔

فلک کی تو تھپڑ والی بات یاد آگئی بیچاری فوراً اسے سر جھکا گئی۔ اسکی ناراض آنکھیں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

عرش نے دانیں کو دیکھا جو اسکے دیکھنے پر ہلکا سا مسکرائی

۔ عرش اس بنانا اثر کے دیکھ رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

دائین کو اسکا دیکھنا عجیب لگا۔

"میری بہن فلک اور یہ دائین چاچو عبیر کی بیٹی اور میری منکوحہ "عرش سے دو قدم دور وہ بولا۔
اسکی آواز پر زرا سی گردن موڑ کر دیکھا پھر سے سامنے کر لی۔

وجہی کو بہت کچھ غلط لگ رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ جو اسکے چاچو نے عرش کی مام کے ساتھ کیا ہے اس وجہ سے وہ کافی بدل گیا ہے اور بدلنا فطری بات ہے۔

"مجھے دراصل تم سے ملنا تھا" وہ بڑے حق سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھتے بولا۔
وجہی اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بولو" وجہی کا چہرہ اسپاٹ تھا کیونکہ اسے عرش کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے
"مجھے فلک سے نکاح کرنا ہے" بنا بات کو گھمائے مدعے پر آیا۔

وجہی کے ماتھے پر بل پڑے یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی
فلک نے جھٹکے سے سر اٹھا کر عرش کو دیکھا دائین بھی اسکی جرأت پر حیران تھی۔

"تم مزاق کر رہے ہو؟" اسنے سپاٹ چہرے سے کہا۔

"تمہاری بہن مزاق کیلیے بنی ہے کیا؟" عرش کا جواب وجہی کو تپا گیا۔

"زبان سنبھال کر میری بہن ہے وہ اسکے لیے میں کسی کے منہ سے کچھ ناسنوں چاہے میرا جگری دوست ہی کیوں نا
ہو" وہ اسے باور کرا رہا تھا کہ میرے لیے میری بہن بہت اہم ہے اور بہن کی خاطر وہ دوستی تک چھوڑ دے

Page 519 of 655

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میں تو نکاح کیلئے پہلے بھی آیا تھا مگر تمہارے گھر والوں کے خون میں صرف ستانا اور تکلیف دینا ہی لکھا ہے" وہ بڑے سکون سے بولا اور جا بجا نظروں سے فلک کو دیکھا جو ابھی پڑی تھی

"بس عرش تم ایسے میری فیملی کے بارے میں بات نہیں کر سکتے" وجہی نے غصے سے کہا

"میری فیملی کے ساتھ برا کر سکتے یو۔۔ میں تمہاری فیملی کا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکتا ناٹ فیسر برو" وہ ٹھنڈی ٹھنڈی بے عزتی کر رہا تھا اسکا انداز جلا دینے والا تھا

"بہتر یہی ہے کہ چلے جاؤ یہاں سے میں تم سے الجھنا نہیں چاہتا" وجہی اپنے غصے کو کنٹرول کرتا بولا۔

"میرا جواب تو دو۔۔ کب آؤں نکاح کیلئے؟" کمال کی ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا۔

"عرش خانزادہ میری بہن کھلونہ نہیں ہے ایسے رشتے ہوتے ہیں جیسے تم کرنا چاہتے ہو کسے بڑے کے بنا ! " وہ دانتوں کو پیس کر بولا وہ اب بھی چاہ کر عرش کو برا بھلا نہیں کہہ پارہا تھا اسکا دل اسے سخت الفاظ نہیں بولنے دے رہا تھا کیونکہ اسنے عرش کو جو مقام دیا تھا وہ کسی دوست کو نادے سکا اور دوستوں سے بغاوت نہیں کی جاسکتی۔

"کچھ چاہیے میری مانگ کے بدلے؟" وہ ایک سودا گر کی طرح بولا۔

فلک کی آنکھوں میں مرچیں چبھ گئیں وہ اسکا سودا کر رہا تھا

"بہن ہے میری عرش وہ" وجہی چیخا

"تم جانتے ہو جو مجھے چاہیے وہ میں حاصل کر کے رہتا ہوں اور بہتر یہی ہے کہ میری بات پر غور کرو" وہ سپاٹ انداز میں صاف چیلنج کر رہا تھا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ورنہ کیا کرو گے ! ؟" وجہی کالجہ بھی سخت ہوا

* اٹھالوں گا جو تمہیں پسند نا آئے گا شاید "وہی مزاق اڑا دینے والا لہجہ۔۔

"عرش تمہارے پاسٹ میں جو ہوا اس کے بعد تم اچانک نمودار ہو کر میرے سامنے آؤ گے اور میری بہن مانگو گے اور یہ سوچ کر کہ وجاہت تو عرش کا دوست ہے وہ چپ چاپ دے دے گا۔۔۔۔۔ بچہ سمجھا ہے کیا بھلا مجھے سمجھ نہیں آئے گا کہ تم بدلہ لے رہے ہو "وہ اس پر انگلی اٹھاتا گر جدار آواز سے بولا

"افسوس تم بھول گئے میں حماد خانزادہ کی اولاد ہوں وفاداری خون میں ہے۔۔ ظہیر سلطان نہیں "وہ سر کو نفی میں ہلاتا بولا۔

وجہی نے احساس توہین سے لب سختی سے دانتوں میں دبائے۔

عرش نے ایک نظر فلک کو دیکھا پھر وجہی کو۔

اور تیزی سے فلک تک پہنچتے پھلوں کی ٹوکری سے چھڑی اٹھا کر فلک کو قبضے میں کرتے گلے پر رکھی۔

فلک اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی ڈر سے سانس رک گیا۔

وجہی فوراً سے عرش کے اس عمل پر ڈر گیا۔ اسے نہیں معلوم تھا عرش ایسا کچھ کرے گا

دائیں اچھل کر دیوار سے جا لگی۔

یہ سب اچانک تھا مگر سب اپنی اپنی جگہ ساکت خوفزدہ تھے۔

"بولو۔۔۔ ہاں یانا ! "وہ زراسازور فلک پر دیتا بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اسے چھوڑ دو۔۔ عرش۔۔ میری بہن کو چھوڑ دو" وجہی اسکی طرف انگلی کرتا بولا اسے ڈر تھا کہ کہیں کچھ کرنا دے۔

"جواب ! "عرش نے سخت نظروں سے کہا۔

وجہی نے دماغ پر زور دیا کہ کیا کرنا چاہیے اور ایک پل میں اسکا دماغ کام کر گیا اسے فحال کسی بھی طرح سے فلک کو اپنی حفاظت میں کرنا تھا۔

"اچھا۔۔ تو کیسے مانوں کہ تم میری بہن کو بدلے کے طور پر نہیں اپنا رہے" وہ خود کو کچھ بھی غلط کرنے سے روکتے بولا۔

"جو بدلہ چاہتے ہیں وہ اپنا تے نہیں" وہ فلک کی گردن پر چھڑی کوداؤ دیتا بولا۔

"کیسے مانوں ! "وجہی نے ضبط سے اسکی حرکت سہی وہ اس وقت اسکی بہن کو دبوچے کھڑا تھا اور نہ وہ بتا دیتا عرش کو کہ اسکی بہن کیلئے وہ کوئی دوستی نہیں رکھے گا۔

"میں نے تو کہا ہے سودا کر لو" عرش نے شاطر مسکان سے کہا

فلک نے لب بھینچ لیے وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اسے اور کتنا بے مول کرے گا
دائین حراساں نگاہوں سے کبھی عرش اور کبھی وجہی کو دیکھتی۔

"اچھا۔۔ تو یہ بات ہے۔۔۔ تم پچھتاؤ گے عرش" وہ پھولے تنفس سے غصے سے غرا کر بولا

"آزماؤ" دانتوں کو پیس کر کہا۔

"سودا۔۔۔ اپنی بہن کی ضمانت دو" وجہی نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

فلک نے چونک کر اپنے بھائی کو دیکھا

دائین جو عرش کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی کہ کہیں چھڑی لگ نا جائے اور وجہی کی بات نے اسکے کانوں پر جیسے دھماکہ کیا۔

وہ بے یقینی سے وجہی کو دیکھنے لگی مگر وجہی تو یکسر بھول گیا تھا کہ دانیل بھی یہیں ہے اسے بس سامنے فلک اور عرش نظر آرہے تھے۔

عرش ہنس دیا اور بھرپور قمقہ لگایا

"اب کیوں ہنس رہے ڈر گئے؟ سودے کی بات تھی تو یہی ہے تم مجھے اپنی بہن دو میں تمہیں اپنی بہن دے دوں گا۔ اور اگر تم نے انکار کیا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ تم صرف میری بہن کا استعمال کرنا چاہتے تھے" وجہی اپنی طرف سے گیم کھیل رہا تھا کہ عرش اسکی بہن کو چھوڑ دے بعد کیا ہو گا وہ دیکھ لے گا اسے اچھے سے اسکی ضدی فطرت کا علم تھا وہ جو ایک دفعہ سوچ لے کر کے رہتا اور اس سے پہلے وہ اسکی بہن کو نقصان پہنچائے وہی کچھ اسکی سن لے لیکن فلحال۔

دائین کی آنکھوں میں پانی بھر گیا ایک آس سے عرش کو دیکھا کہ وہ نا کر دے گا کہ کم سے کم ایک بھائی اپنی بہن کو اپنی۔ محبت پر سودا نہیں کرتا۔

وجاہت المیر سلطان۔۔۔ تم نے ثابت کر دیا کہ تم المیر سلطان کے بیٹے ہو " اس نے فلک کے گلے سے چھڑی ہٹائی۔ فلک نے بے یقینی سے اسکا ہاتھ نیچے جاتے دیکھا کہ وہ وجہی کے فیصلے پر رضامند ہو گیا۔ وجہی نے سکھ کا سانس لیا اسکی چھڑی دور کرنے پر۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"پہلے المیر سلطان نے ظہیر کا ساتھ دیا تھا اب تم چال چلو" وہ فلک سے تین قدم دور ہو کے بولا
وجہی کو اسکی سمجھ نہیں آئی کہ وہ اتنا عجیب کیوں بول رہا ہے اصولاً اسے یا تو لڑنا چاہیے وجہی کی بات پر یا یہ سودا قبول کر
لینا چاہیے

"پہلے ہی تمہارے پاس ایک بہن یے۔۔۔ مجھے علم نہیں تھا کہ تم حسن پرست ہو گے میری دوسری بہن بھی
چاہیے تمہیں افسوس۔۔۔۔۔ مگر معاف کرنا عرش حماد خانزادہ بیغیرت نہیں" وہ نفرت سے بولتا تیزی سے باہر
کی طرف بڑھا

پچھے تینوں ساکت کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

دائین اپنے حواس کھوتے ہی زمین بوس ہوئی

اسکے گرنے پر وجہی ہوش میں آیا

اور اسے اب معلوم ہوا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر گیا تھا اپنا فیصلہ سنا کر

یہ پہلی بہن کونسی وہ بعد میں دیکھ لے گا مگر پہلے دائین کو سنبھالنا تھا



وہ تیزی سے عرش کے پیچھے باہر آئی جہاں وہ تیز تیز قدم لیتا باہر دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"عرش" بے اختیار اسے پیچھے سے آواز دیا۔

اسکی آواز پر وہ رکا مگر پلٹا نہیں

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ گلہ تر کرتی لمبے لمبے قدم لیتی اس تک آئی۔ چند قدم کے فاصلے پر رکی۔

"سوری" سر جھکا کر کہا۔

وہ اسکی بات پر پلٹا اور اسے دیکھا جو مرجھائی سی اسکے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی۔

"تھپڑ زور کا لگا ہو گا نا ! " اسے خاموش تکتا پا کر زرا سی نگاہیں اٹھا کر پوچھا۔

"تمہیں افسوس ہوا ! تم ڈائری کو پورا پڑھ چکی ہو" عرش نے اسکی بات کے بدلے میں کہا۔

"تم ہر بار ایک پہیلی بن کر کیوں سامنے آتے ہو؟" وہ اسکے فوراً جان لینے ہر حیرت سے بولی

"ہر بار تمہیں دیکھ کر دل بغاوت کر جاتا ہے

تم کیا ہو ! ! ! " وہ اسکی بات پر زرا سا مسکراتا بولا۔

فلک اسکے ڈمپلز دیکھ کر جھینپ سی گی۔

وہ آگے بڑھا اور انگلی تھوڑی پر رکھی۔

فلک نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

عرش نے اسکا چہرہ اوپر کیا اور اسکی گردن کا معائنہ کیا ابھی چھڑی جو رکھی تھی۔

"زور سے رکھا تھا تم نے" وہ خفا ہوتی اسکا ہاتھ دور کر گی۔

"اچھا۔ تو میرے گلے پر درد کیوں نہیں ہوا؟" وہ اسکے صاف جھوٹ پر معنی خیزی سے بولا۔ اور پیار سے اسکی

گردن پر انگلی پھیری

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

اس بات نے اسے کانوں تک سرخ کر دیا۔

وہ اپنی نخل چھپانے کو پٹ گئی۔

"تمہارے بھائی نے اچھا نہیں کیا" عرش کا لہجہ افسوس سے لبریز تھا

اسکی بات پر فلک دوبارہ پلٹی اسے اپنے بھائی کی وجہ سے شرمندگی اٹھانی پر رہی تھی

"بھائی۔۔ بس مجھے بچانا چاہتے تھے۔۔ انہیں لگ رہا تھا کہ تم۔۔۔۔۔"

"کہ میں تمہیں تکلیف پہنچا دوں گا؟" اسکی بات کو کاٹ کر بات مکمل کی۔

فلک نے سر ہلایا۔

عرش نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

فلک نے نا سمجھی سے اسے دیکھا کہ کیا مطلب۔

"جن سے محبت ہو اور جن سے زندگی ہو ان کو کیسے تکلیف دی جاسکتی ہے !!! عرش کو بزدل سمجھا ہے

کیا؟" وہ اس کے ہاتھ پر دباؤ دیتا ہوا کہیں سے بھی اس کی بات میں جھول نہیں تھی۔

فلک نے سر جھکا لیا اسکے پاس جواب تھے مگر لب نہیں ہل سکے۔

"اپنے بھائی کو بتادو عرش نے کچی گوٹی نہیں چلی" وہ اسکا ہاتھ چھوڑتا پلٹ کر تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھا۔

فلک کی نظروں نے اسکے او جھل ہو جانے تک اسے دیکھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سر جھٹکتے وہ اندر کی طرف بڑھی اسے اب داین کو بھی دیکھنا تھا جو اسکے بھائی کے جزبات میں کہے جانے والے
اعتاب کا شکار ہو گئی تھی۔



ہر طرف خون ہی خون تھا۔

سرخ رنگ کی حویلی جو وحشتوں سے بھری پڑی تھی۔ درو دیوار سے پانی کی طرح خون رس رہا تھا۔ ہر طرف خوف
تھا۔ روح کو جھنجھوڑ کے رکھ دینے والا۔ اتنا خوف کے سانس بھی نالی جائے
اتنی وحشت کے دل دھڑکنا بھول جائے۔

وہ پاگلوں کی طرح پوری حویلی میں بھاگ رہی تھی۔ پناہ کیلئے اس اندھیری کو ٹھہری سے نکلنے کیلئے۔
ہر راستہ بند تھا بس خون ہی خون بو سے بھری جگہ۔

اسے لگ رہا تھا کہ یہ بدبو اسکے حواسوں پر سوار ہوتی اسے مار ڈالے گی اتنی بری بو تو اس نے کبھی نہیں سونگھی تھی اس
بدبو کی پہچان بھی نہیں تھی۔

"بب---ب---بھ---بھائی---" سینے کو مسلتے سانس کو بحال کرنے کی کوشش میں اپنے بھائی کو بلانے لگی۔

حسم درد سے چور تھا۔

آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

سانس گلہ یہاں تک کہ جسم بھی ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ اسے اپنا موت کا وقت قریب لگ رہا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

"ب۔ ب۔ بیچ۔ تیج۔ ا۔۔۔ و" ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا۔

دم گٹھنے سے وہ حویلی کے وسط میں تھک کر گر گئی۔

اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے سارا خون اسکی طرف اسکی جان لینے آرہا ہے۔

وہ خوف سے بیہوش ہو گئی۔

"ویک اپ۔۔۔ میرو۔۔۔ اوپن دا آئز۔۔۔ کیا ہوا ہے آنکھیں کھولو؟" عرش اسکے جھٹکے کھاتے وجود کو جھنجھوڑ رہا

تھا

میراں بری طرح جھٹکے کھا رہی تھی۔ اسکی آنکھیں الٹ گئیں تھیں ہاتھ مڑ گئے تھے پیڑوں کی حالت بھی یہی تھی۔

اور وہ تقریباً بیڈ سے 13 انچز پر جھٹکے لے رہی تھی۔ رنگ لٹھے کی مانند سفید تھا جیسے خون نچوڑ لیا گیا ہو۔

اپنی بہن کو ایسے دیکھ کر عرش خود پیا گل ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میراں کو ہوا کیا ہے

وہ سختی سے اس کو پکڑنا چاہ رہا تھا مگر میراں کی فورس زیادہ تھی وہ اسکی گرفت ہونے ہی نادیتی اور بیڈ سے اونچا جھٹکا

کھاتی

"میرووو۔ کیا ہوو گیا ہے۔۔۔ میرو" وہ تقریباً دو دیا گھر میں اس وقت وہی تھا وہ تو گھر آتے ہی اپنے دھیان میراں

سے بات کرنے آیا تھا اور اس کی حالت پر گھبرا کر اس تک پہنچا اس کے بس میں کچھ نہیں تھا

وہ اس حالت میں بھی نہیں تھا کہ میراں کو اکیلا چھوڑ دے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ اسے سنبھال ہی رہا تھا کہ وہ ایک زور کے جھٹکے اوپر ہوئی اور پھر بے دم سے بیڈ ہر گر گئی آنکھیں بند ہو گئیں تھیں ہاتھ اور پیڑ صحیح ہو گئے تھے

عرش نے پریشانی خوف سے یہ سب دیکھا۔

اس سے پہلے وہ ڈاکٹر کو کال کرتا اسے میراں کے بازو پر کچھ عجیب سافیل ہوا۔
پھولے تنفس سے اس کے بازو سے آستین اوپر کی وہاں بازو پر سیاہ رنگی سیاہی گھلتے دیکھ کر عرش کی حیرت سے آنکھیں کھل گئیں۔

اد کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیاہی ایک تحریر میں ڈھل گئی۔

وہ تحریر سیدھے حروف میں نہیں تھی بلکہ الٹے حروف میں لکھی تھی جیسے شیشے میں لکھائی الٹی نظر آتی ہے ویسے۔
عرش نے تیزی سے موبائل نکالا اور اس کے اوپر کیا اینگل چنچ کرنے پر وہ تحریر سیدھی ہو گئی۔

"wanna save life? then give me Arsh"

وہ تحریر تھی کہ کیا عرش بری طرح کانپ گیا اسے بھوت پریت جادو پر یقین نہیں تھا لیکن جو ہو رہا تھا وہ مزاق نہیں تھا اسکی بہن برے حال میں تھی اسکے بازو پر کالی سیاہی سے خودی کچھ لکھا جا رہا تھا اور ڈیمانڈ بھی عرش کی تھی اس کا دماغ بند ہو رہا تھا۔

وہ ہانپتے ہوئے اٹھا اور موبائل پر ڈاکٹر کو کال جی فحال میراں کی یہ حالت وہ خود سے اخز نہیں کر سکتا تھا۔

اسکے اندر بھی خوف بھر گیا تھا۔

Page 529 of 655

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی



فلک خاموش دانیں کو دیکھ رہی تھی جو تیز بخار میں تپ رہی تھی۔

وجہی دروازے کے ساتھ کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ اب کیا ہوگا۔

"کیا ہو گیا تھا آپ کو؟" سپاٹ آواز میں فلک نے کہا اس نے پلٹ کر وجہی کو نہیں دیکھنا چاہا کہ اس سوال پر اس کے کیا تاثرات ہوں گے۔

"مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ دانی بھی وہیں ہے" وہ اسی سے بولا اسکی آواز صاف شرمندگی دکھا رہی تھی

فلک نے تیوروں سے پلٹ کر دیکھا وجہی نے نہیں اسے دیکھا وہ سمجھ سکتا تھا کہ فلک غصہ ہے اس پر

"خیال ہی نہیں رہا؟؟؟؟؟" آپ جانتے ہیں آپ کیا بول رہے ہیں؟؟؟؟؟ آپ نے عرش سے۔۔۔۔۔ میرا

سودا کرنا چاہا !؟؟؟ بھائی۔۔۔۔۔ ضمانت۔۔۔۔۔ ضمانت مانگی؟" وہ حیران پریشان غصے سے بولی۔

اس کی آواز میں افسوس تھا اسے افسوس تھا کہ اسکے بھائی نے کیسی شرط رکھ دی تھی اس کی زندگی کی اسکی خوشیوں کی۔

"ہاں تو۔۔۔ اس وقت نہیں سمجھ آ رہا تھا۔۔۔ تمہارے گلے ہر چھڑی رکھی ہوئی تھی اس نے۔۔۔ کچھ بھی کر سکتا تھا"

وجہی دے دے غصے سے بولا اس کی بہن کا معاملہ تھا وہ کیسے آرام سے عرش کو کچھ بھی کرنے دیتا۔

فلک نے ایک نظر دانیں کو دیکھا اور اٹھ کر وجہی کے مقابل آئی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"عرش مجھے کبھی تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔ اسے معلوم ہے کہ جن سے محبت کی جائے ان سے وفا کیسے نبھانی
یے۔۔۔ اسکا طریقہ غلط تھا مگر وہ۔۔۔ عرش ہے مجھ سے محبت کے سوا اسے کچھ نہیں آتا سمجھے۔۔۔ اور جو تکلیف آپ
نے دینے کو دی ہے نا۔۔۔ اسکا درد آپ کبھی نہیں جان سکے گے۔۔۔ نام ہی تو ہے ضمانت۔۔۔ مگر اس لفظ میں
کتنی گہرائی ہے اس سے آپ ناواقف نہیں۔۔۔ بہت برا کیا آپ نے وجہی بھائی۔۔۔ مجھے بے شک مر جانے دیتے یا
کچھ اور کر لیتے۔۔۔ مگر یہ نا کہتے۔۔۔ یہ نا کہتے "بولتے بولتے اسکی آواز رندھ گئی تھی وہ افسوس درد آنکھوں میں
لیے وجہی کو دیکھ رہی تھی۔

ایک گہرا سانس لیا تاکہ اسکے آنسو جو باہر نکلنے کو بے تاب تھے وہ نا نکلیں
مزید برداشت کرنے کی بجائے وہ کمرے سے چلی گئی۔

وجہی نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں اس نے تو اس وقت بس وہ کیا جو سمجھ آئی اسے کیا علم تھا کہ اتنا بڑا مسئلہ ہو جائے
گا

سراٹھا جراسے دیکھا جو ہوش و حواس سے بے سدھ بخار میں تپ رہی تھی۔ وہ اتنی حساس تھی اس کے لیے کہ یہ
بات برداشت نا کر سکی۔ بات بھی کہاں ایک قسم کا درد تھا جس کا اثر روح پر ہوا تھا۔

مر جھائی چال چلتے اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا۔

آرام سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور نگوںوں سے لگایا۔

"آئی ام سوری دینین۔۔۔ ریلی سوری۔۔۔ جاناں ام جسٹ پورز "بھگی آواز سے اسے کہا مگر وہ نہیں سن رہی تھی۔

عرشِ فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

پیار سے اسکا ماتھا چوما اور سر ٹکا دیا۔

اسے محسوس ہو رہا تھا اسکے جسم کی حرارت کتنی تیز ہے وہ جانے انجانے میں تکلیف دے گیا وہ خاموش اسکے ماتھے سے ماتھا جوڑے بیٹھا تھا۔ اسے محسوس ہوا جیسے داینین کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔

زرا سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو شاید ہوش میں آچکی تھی اور جان بھی گئی تھی کہ اسکے پاس کون ہے مگر اس سے غافل ہونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کیا وجہی سے چھپا رہتا اسکی قربت میں سانسوں کا اتار چڑھاؤ اور دھڑکنوں کا شور۔ وہ چاہ کر بھی ناراض ہونے کے باوجود بھی اپنے دل کو قابو نہ کر سکی۔

پیار سے اسکے چہرے کو دیکھا جہاں پلکیں لرز رہی تھیں اور ہونٹ آپس میں پیوست کر لیے تھے۔

"جانِ وجہی ! " وہ اسکی گال پر ہاتھ رکھتا پیار سے بولا فحاحال اسے منانے کے لئے اسکی ناراضگی سہنی ضروری تھی۔ داینین نے اسکی آواز پر ہلکی سی آنکھیں کھولیں مگر اسے نہ دیکھا۔

"تم بھی نہیں سمجھو گی مجھے؟" اسکے گال پر بوسہ دیتے معصوم انداز سے پوچھا۔

داینین نے پانی سے بھری آنکھیں اسکی طرف کیں جہاں وہ خمار آلود نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کی۔۔ کیس۔۔ کیسے کہا آپ نے ! ۔۔۔ کیسے ہم۔۔۔ ہمت۔۔۔ کی آپ نے۔۔۔ ! دل۔۔۔ نہیں رکا آپ کا۔۔۔ سانسیں تھمی نہیں کسی اور کے۔۔۔ ساتھ اپنا نام۔۔۔ ! " وہ روتے ہوئے بولی۔ آخر میں بات پوری کر ہی ناسکی اور دوسری طرف منہ کر دیا۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

رونے میں تیزی آگئی تھی۔ وجہی پہلی بار اسے روتے دیکھ رہا تھا اسنے کبھی اسے روتے نہیں دیکھا تھا نا اسے یاد تھا۔
آخری بار کب روئی تھی اور اب اسے بے حد محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اسکی وجہ سے رو رہی ہے۔

"مجھے۔۔ جو سمجھ آیا اس وقت کہہ دیا۔۔ مجھے ڈر تھا کہ وہ فلک کو کچھ کر دے گا۔۔ میں رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔
بس جو دماغ میں آیا بول دیا" وہ اسکے چہرے کو اپنی طرف کرتا اپنے لیے صفائی دیتے بولا۔

"کچھ کا کیا مطلب ! ! ؟ وہ عرش بھائی ہیں وہ پاگل ہیں آپ کی بہن کے پیچھے اور آپ سمجھ رہے تھے کہ وہ بدلے
میں سب کر رہے ! ؟ ارے وہ تو اس وقت سے فلک کو پسند کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہی نہیں تھا کہ فلک کا
تعلق کس خاندان سے ہے؟؟؟ ماضی میں کیا ہوا مجھے نہیں معلوم لیکن فلک کیلئے اگر کوئی بالکل پر فٹ ہے تو وہ عرش
بھائی ہیں۔۔۔" وہ غصے سے بولی تھی۔۔ بخار میں غصے سے بولنے سے اسکا سر درد سے پھٹنے کے قریب تھا آنکھیں
اتنی شل تھیں جیسے خون ان میں سے پھوٹ پڑے گا

وجہی نے حیرت سے اسکی بات سنی۔ فلک بھی یہی کہہ رہی تھی اور یہ بھی

"تم جب کچھ جانتی نہیں ہو اسکے بارے میں تو دعویٰ کیسا؟" بڑے پیار سے پوچھا۔

"آنکھیں جھوٹ نہیں بولتی ہیں وجہی آپ تو کہتے تھے کہ آپ کیلئے وہ سانسوں جیسے ہیں تو کیا ان کو سمجھ نہیں
سکے ! یا کہہ لوں کہ جو اتنے سال نہیں ملے اس میں آہکامان اعتبار دوستی میں فرق آگیا ! " وہ سرخ آنکھوں سے
بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

ایسا نہیں ہے وہ آج بھی میرے لیے معتبر ہے اور رہے گا جب جب اسے ضرورت پڑے گی وجہی اسکے ساتھ کھڑا ملے گا ! " وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے بولا کیونکہ اسکی جان ناراض تھی اس سے

" اور میری بات کریں وجہی؟۔۔۔ سب کیلئے لڑیں گے۔۔ اور مجھے فراموش کر دیں گے ! " وہ بھیگی آواز سے بولی چھم چھم آنسو آنکھوں سے نکل پڑے تھے۔

" تم سے ہی محبت ہے مجھے اور بہت زیادہ ہے تمہیں کیسے فراموش کر سکتا ہوں جان؟ " وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا بولا۔

" پھر وہ۔۔ بات ! " ابھی اسکے الفاظ پورے نہیں ہوئے تھے کہ وجہی نے ان لفظوں کو نکلنے سے پہلے چن لیا بہت پیار سے اپنے لبوں سے اسکی تکلیف چنے لگا۔

دل بری طرح سے دھڑک اٹھا تھا لرزتے ہاتھوں سے وجہی کی شرٹ پکڑی۔

وہ پیار سے اسکے گرم لبوں کو سکون دے رہا تھا۔ وہ جانتا تھا اسے تکلیف پہنچی ہے اسے یہ بھی علم تھا کہ وجہی اپنی دان کاہر درد چن لے گا۔

چند منٹس اسے خود میں محو کر کے دھیرے سے پیچھے ہوا۔

وہ گہرے سانس لیتی لال ہو چکی تھی۔

" بس محبت ہو جاتی ہے انسان کے بس کی بات نہیں

اور تم سے بھی مجھے ہو گئی ہے

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

اور یہ بھی میرے بس کی بات نہیں اور میں محبت کے بس میں نہیں "وہ اسکے بھگے سرخ لبوں پر پیار سے انگلی پھیرتا بولا۔

وہ خفا بھی تھی اور شرم سے سرخ بھی ہو رہی تھی۔ اس ناراضگی میں بھی آنکھیں اوپر اٹھنا بھول گئیں تھیں۔

"مجھے معاف نہیں کرو گی؟" اسکے گال پر چھوٹے چھوٹے بوسے لیتے پوچھا

اب جس ادا سے اس سے معافی مانگ رہا تھا کیسے وہ نا اسکی سنتی کم بخت ایسے کون معافی مانگتا ہے کہ صرف معاف کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ ہی ناپچے !
ایک خفا نظر اس پر ڈالی۔

"سوری۔۔۔ وہ صرف اسے ڈسٹریکٹ کرنے کا تھا تم جانتی ہو میرے لیے تم کیا معنی رکھتی ہو ! " اسکی خفا نگاہوں کو سمجھتے دوسری گال پر بھی چھوٹے چھوٹے بوسے دیتے بولا

"میرے ہو ! " اسکے گال پر اپنا گرم ہاتھ رکھا جھلی اسکے لیے بخار میں تپ رہی تھی

"صرف تمہارا شروع سے تاقیامت تک میری جان " مسکرا کر اسکی آنکھوں کو چوما

"ایک بات یاد رکھیں وجہی۔۔۔ میں سب کچھ سہہ لوں گی۔۔۔ مگر آپ کو۔۔۔ بانٹ نہیں سکتی۔۔۔ اس دن مر جائے

گی دانیں جس دن وجہی نے کسی اور ک اسکی جگہ دی یاد رکھیے گا "وہ روتی اسے وارن کرتے بولی۔

"اتنا آسان ہے مرنا؟؟؟؟ جب تک سانس ہیں تمہارا ہوں موت بھی تمہارے ساتھ ہی آئے گی یقین کر لو " اس کو

سینے سے لگاتا نرم آواز سے بولا۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

وہ بھی روتی اسکے سینے کے گرد باہیں کر دیں

اس کے ہچکولے کھاتے جسم کو مضبوطی سے اپنے سینے میں بھینچتے وہ اپنے رب کا شکر ادا کرنے لگا اسکی محبت اسکی بیوی اب مزید ناراض نہیں تھی ورنہ اسکی جان پر بن آتی جیسے اسکی بند آنکھیں اسکی روح فنا کر رہی تھیں۔

♥ اے عشق کے رزداں۔۔۔۔

♥ اے حسن کے پاسباں۔۔۔

♥ میرا دل تیری سلطنت۔۔۔

♥ میرا جسم تیری امانت۔۔۔

♥ میری سانسوں پر راج تیرا۔۔۔۔

♥ میری باتوں میں ذکر تیرا۔۔۔۔

♥ میری فکر تو ہی۔۔۔

♥ میرا درد تو ہی۔۔۔

♥ تو کتنا حسین ہے۔۔۔

♥، میری چاہتوں کا آمین ہے۔۔۔

♥ میرے دلبر۔۔۔

♥ تیرا شکریہ۔۔۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

♥ مجھے سجانے کیلئے۔۔۔

♥ بس میرا ہونے کیلئے۔۔۔

♥ بسما بھٹی ♥



"تم نے نکاح کر لیا" بالاج چودھری نے غصے سے سورج سے پوچھا۔

"جی" ایک لفظ میں جواب دیا اور بالاج چودھری کو دیکھا۔

"تم نے یہ کیا؟ تمہیں ایک ملازمہ کی بیٹی رہ گئی تھی نکاح کیلئے؟؟؟ وہ جسے ہم رکھیل بنا رہے تھے اور جسے تم نے خریدہ تھا؟؟ تمہیں اپنی ذات کا نہیں معلوم تھا کیا؟" وہ غصے سے بول رہا تھا احساس توہین سے اسکا رنگ سرخ ہوا پڑا تھا اسے علم ہوتا کہ سورج کیا کر رہا ہے تو وہ کبھی بھی اسے یہ حرکت ناکر نہ دیتا۔

"آپ نے جو کہا اس پر میں آپ کا منہ توڑ سکتا ہوں کیونکہ اب وہ ملازمہ کی بیٹی نہیں میری بیوی ہے اور منہ اس لیے نہیں توڑا کیونکہ آپ بڑے ہیں آپ کا شملہ اونچا ہے اب بھی سورج چودھری آپ کی عزت کرتا ہے" وہ کمر پر ہاتھ باندھے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا اسے بالاج کی باتوں پر غصہ تو بہت آیا مگر وہ ضبط کر گیا۔

"سورج تم۔۔۔" READERS CHOICE

"بس بھائی۔۔۔ آپ کی سنی ہے اب تک۔۔۔ اب مزید نہیں" اس نے بالاج کی بات مکمل ہونے سے پہلے اسے روک دیا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"آپ نے اپنی مرضی سے زرین بھابی سے نکاح کیا شادی رچائی۔۔ اور ابھی تک وہ آپ کی خاص ہیں۔۔ میں نے بھی آپ کی ریت نبھائی ہے۔۔ جسے چاہا ہے اسے پسند کیا ہے اور نکاح بھی" پر سکون انداز میں بالاج کو گزر اوقت یاد دلایا

بالاج کا غصہ اسکی مثال پر بیٹھ تو گیا مگر وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ ایک ملازمہ چودھری ہاؤس کی بہو بنے۔
"تمہیں میں ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی دیتا مگر کہنا قابل قبول ہے" بالاج چودھری نفرت سے بولا۔
"پھر مجھے بھی کہنا چاہیے کہ زرین بھابی کی جگہ ایک سے بڑھ کر ایک تمہیں لے آتے" سورج پر سنل اٹیک کر رہا تھا وہ جانتا تھا کہ بالاج زرین سے سچ میں بہت گہری محبت کرتا ہے اور اسکے ذکر پر ہمیشہ نرم ہڑا ہے۔
"خبردار میری زرین کا تذکرہ کیا یا اسکا میچ کسی اور سے کرنا چاہا۔۔ یری زرین کا کوئی مقابلہ نہیں" بالاج ہتھے سے اکھڑا تھا اسے اپنی مزید ذلالت محسوس ہو رہی تھی کہ سورج اشمال کو اسکی بیوی یعنی بڑی چودھرائن سے ملا رہا تھا۔
"بس کر دیں بھائی۔۔ میرے لیے بھی اشمال اتنی ہی اہم ہے۔۔ یہ تو آپ کا بلاوا تھا ورنہ مجھے علم تھا کہ آپ خوش نہیں ہونگے میرے فیصلے سے اور اسی لیے میں نے ہٹ کر کبھی نا آنے کا فیصلہ کیا ہو آپ اپنے اس عالیشان محل میں رہے" وہ اپنا غصہ جس طرح کنٹرول کر رہا تھا یہ بس وہ جانتا تھا ورنہ پورے گاؤں میں پوری چودھری برادری میں مشہور تھا کہ سورج جیسے جیسے بڑا ہوا ہے بالاج سے زیادہ قہر والا غصے والا بن گیا ہے۔ یہ تو اسکا بھائی تھا سامنے جو اشمال کو برا بھلا کہہ رہا تھا تو بچ گیا۔ کوئی اور ہوتا تو بتانا اسے کہ سورج چودھری کسے کہتے ہیں وہ پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سورج تم اس کیلئے ہمیں چھوڑو گے؟" بالاج کی صدمے سے بھری آواز اسے سنائی دی
"جب آہ میری خاطر اسے تسلیم نہیں کریں گے تو ایسا تو ہوگا" وہ بناپٹے بولا تھا اور چلا گیا۔
پیچھے بالاج چودھری دانت پیستارہ گیا۔ اسے اپنا بھائی عزیز تھا مگر وہ ملازمہ نہیں



"کیا ہو گیا کھنا ! " وہ کمرے میں آیا تو اسے پریشانی سے فون میں الجھے پایا۔
وہ جو پریشان تھی اسکی آواز پر سراٹھایا۔

اسے سامنے ہی موٹے موٹے آنسو آنکھوں میں جمع ہو گئے۔
"ارے کیا ہوا جندے" پریشانی سے اسکی طرف بڑھا اور اپنے حصار میں لیا۔
وہ سینے پر سر رکھ کر سو سو کرنے لگی۔

"چن کھنا کی ہو یا (چن کھنا کیا ہوا؟)" وہ اسکے سر پر بوسہ دیتے بولا۔

"میرا۔۔ میراں سے۔۔ رابطہ نہیں ہو۔۔ رہا۔۔ مجھے خبر۔۔ ملی تھی کہ۔۔ ہو سٹل میں۔۔ مرڈ ہوا تھا۔۔ میں ڈر
گی۔۔۔ اسے کال ملار ہی ہوں مگر اسے نہیں۔۔ مل رہی۔۔۔ نجانے کیسی ہے کہاں ہے" وہ اسکے سر پر سوں
سوں کے درمیان بات کر رہی تھی۔

"تو یار وہ مصروف بھی ہو سکتی ہے کوئی سگنل پر ابلم ہو سکتا ہے فون ٹوٹ سکتا ہے ایسے ہی پریشان نہیں ہوتے" وہ
اسکے گالوں سے آنسو صاف کرتے پیار سے سمجھاتے بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"مگر۔۔"

"مگر و گر کچھ نہیں چپ کرو۔۔۔ ٹھیک ہوگی وہ۔۔۔ مجھے ٹائم دو۔۔۔ تم مجھے بھاگ کیوں رہی ہو پہلے یہ بتاؤ !"

وہ اسے چپ کرتا کمر پر دونوں ہاتھ رکھتا مصنوعی غصے سے بولا۔

"میں۔۔ کہاں۔۔ چھپ رہی" اسکے غصے والے انداز پر وہ منہ بناتی بڑبڑائی۔

"تو اور کون چھپ رہا ہے !" اسکی کمر پر گرفت سخت کرتے پوچھا

اشمال کی جان جو کھوں میں پڑ گئی تھی کیونکہ وہ اسے مکمل پکڑے کھڑا تھا۔

سانس پھول رہا تھا اسکی قربت اتنی پاگل کر دینے والی تھی وہ اس سے بے خبر تھا۔

"بولو جاناں۔۔۔۔۔ کیوں بھاگ رہی ہو؟" اسکے گال پر میٹھی سی جسارت کرتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"س۔۔۔۔۔ رج" اس کی قربت میں وہ مچلتی اسکے نام کو حصوں میں بانٹ گی۔۔

"ناجند۔۔۔۔۔ اجنی (آج نہیں)۔۔۔۔۔ اج مینوں جی لیس دے (آج مجھے جی لینے دو)" اسکی شہ رگ پر ہونٹ رکھتے

بھکتے بولا۔

اس نے سختی سے سورج کے کندھوں سے پکڑا

وہ جانتا تھا اسکی قربت اس نازک دل والی ہر بڑی ہی جانیو ہوتی ہے مگر آج وہ سچ میں ساری حدوں کو توڑ کر اسے

جانیو ابنا چاہتا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"--مار دیں--گے کیا؟" اسکی سرکتی انگلیاں جب شرٹ کیزپ پر پہنچی تو وہ اسکے حصار میں تڑپٹی مچلتی پھولے سانسوں سے بولی

"یہی ارادہ ہے مگر--تمہاری روح میں اترنے کے بعد" اس کے کان میں سرگوشی کرتے اسکیا چھی خاصی جان نکال چکا تھا۔

جھٹکے سے اسے باہوں میں اٹھایا اور بیڈ کی طرف لا کر بٹھایا۔

وہ شرم سے سرخ ہوتی دھڑکتے دل سے خود میں سمٹی۔

"سمٹ لو--پھر سمیٹنے کی میری باری" شرٹ کے بٹن کھولتا معنی خیزی سے بولا۔

اشمال نے شرم سے تکیہ میں منہ رکھ دیا۔

وہ بری طرح مچل رہی تھی اسکی سانسیں اتنی الجھی ہوئی تھیں جیسے بھاگ کر آئی ہو کہیں سے۔ جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

وہ اسکی حالت پر ہنستا پیار سے اسکی طرف بڑھا اور اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھالیا۔

وہ آنکھیں جھکائے دھیمی مسکان سے اسکے سینے میں سردے گی۔

"سورج کو تم سے اتنا پیار کیوں ہے؟" اسکے کندھے سے شرٹ کھسکا کر ہونٹ رکھتے بولا

"کیونکہ--اشم--اشمال--صرف--سورج کیلئے بنی ہے" وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپاتی پیار سے بولی

سورج جی جان سے مسکرایا اور اسکا چہرہ سامنے کیا۔

"چن کھنا میری جند" وہ اسکے چہرے پر پیار کی بارش کرتا بولا۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

دھیرے سے ان پنکھڑیوں کو چھوا جسے چھو لینے کا گمان کسی عرصے پہ ہوا تھا مگر تب وہ اسکی ملکیت اسکی دسترس میں نہیں تھی۔

اب اسکی تھی تو دل کر رہا تھا کہ اتنے پیار سے چھوے کہ اسے اپنا آپ معتبر لگے
آکر سورج چودھری کا عشق جنون تھی وہ۔

اسی سے شرماتی اسے بچتی اسکی پناہوں میں چھپنے والی ایشال سورج جواب بھی اسکے ایک ایک عمل سے اپنے لیے جنون عشق محسوس کر رہی تھی۔

اور سورج اس حق سے بھی اس کی روح میں اتر رہا تھا کہ وہ بتادے بالاج چودھری کو کہ مرد ایک بیوی اور ایک جائز
رشتے سے ہی سجتا ہے۔۔۔



آنکھیں کھلی تو رخ موڑ کر سے دیکھا جو کمفر ٹر میں دبکی ہوئی گہری نیند میں تھی۔
مسکرا کر اسکے چہرے کی سرخیاں دیکھیں۔

"میرے چناں کھنا" اسکے گالوں پر انگلی پھیڑتے محبت سے چورا انداز سے کہا۔
اپنے گال پر کچھ رینگتا محسوس کرتے وہ سکسا کر چہرہ دوسری طرف کر گئی۔

چہرہ اس طرف کرنے سے کمفر ٹر سینے تک آگیا جس سے اسکی نیک بون یعنی بیوٹی بون واضح ہو گئی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

سورج نے حیرت سے اس بون کو دیکھا کیونکہ ساری رات وہ اسے اپنی شدتوں میں بھگوتارہا تھا مگر اس کی نظر اس پر نہیں گئی۔

"مجھے لگا تھا تمہارے ہونٹ قاتل ہیں مگر یہ تو۔۔۔۔۔ (اسکی بیوٹی بون پر انگوٹھا پھیرا)۔۔۔ یہ تو ہونٹوں سے زیادہ قاتل ہے" خمار آلود میں بولتا اسکی سکن کی زرباہٹ پر بہکتے جھکا۔
پیار سے ہونٹ وہاں رکھے۔

وہ نیند میں سرخ ہو چکی تھی۔

وہ پاگل سا ہو رہا تھا عجیب لطف تھا اسکی نازک ملائم سکن اوپر سے اسکے جسم سے اٹھتی اپنی اور اسکی خوشبو کے کس ہونے ہر جو مہک اسکے حواسوں پر چھا رہی تھی اسے ہوش سے بیگانہ کر دینے کیلئے کافی تھی۔
اپنے اوپر بوجھ اور گردن پر مسلسل ہوتی عجیب چبھن ہر وہ مندی آنکھوں سے دوری طرف چہرہ کیا جس طرف سورج تھا۔

ہوش بیدار ہونے پر سرخ پڑتی اپنا تنفس پھلا چکی تھی۔

سانسوں کی اتار چڑھاؤ نے سورج کو مزید پاگل کر دیا وہ دیوانوں کی طرح اسکی بیوٹی بون گردن کان کی چوم رہا تھا۔
اشمال نے اسکے بالوں میں ہاتھ رکھا اور پھیرنے لگی دوسرے اسکی گردن پر نقش و نگار بنائے جا رہے تھے
اپنی طلب کے مکمل ہونے پر نیم کھلی آنکھوں سے اسکے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ کیا
اشمال کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں سانس بری طرح سے پھولا ہوا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"بتایا کیوں نہیں ! "اسکے لبوں پر انگلی رکھتے رعب سے بولا

زرا سی نگاہیں اٹھا کر اسے سوالاً پوچھا کہ کس بارے میں پوچھ رہے ہو۔

"یہی کہ تمہارے پاس اتنے زیادہ قتل کر دینے والے ہتھیار موجود ہیں "اسکے لبوں کو دوانگلیوں کے درمیان لیتے کہا۔

اشمال کا شرم سے برا حال ہو گیا اسے کیس بات پوچھ رہا تھا اب اس نے خود کو خودی تھوڑی بنایا ہے۔

"ابھی بتاؤ اور کوچھی کون سے ہتھیار چھپائیں ہیں "اسکی گردن پر ہاتھ سے دباؤ دیتا ہنس کر بولا

"س۔۔۔ سورج شرم کریں "وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپاتی منمنائی

سورج کا زبردست قہقہہ لگا۔

اور زور سے اسکو سینے میں بھینچ لیا۔



"آپ اتنا فکرنا کریں مسٹر عرش شی ول سٹیبل سون "ڈاکٹر نے نجیکشن میراں کے بازو میں لگاتے کہا

"جو ہوا تھا اس کے بارے میں بتائیں آپ کو بتانی تھی نا اسکی حالت "وہ اب بھی پریشان سا کھڑا تھا چہرے پر میراں

READERS CHOICE

کیلئے محبت سے پریشانی صاف تھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"اکثر جب نائٹ میوز آتے ہیں تو ایسی صورت حال ہو جاتی ہے انسان کی بوڈی جھٹکوں کی ضد میں آ جاتی ہے ایسے لگتا ہے کہ وہ خواب نہیں بلکہ سچ میں انکے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور یہی آپ کی بہن کے ساتھ ہوا ہے لیکن میں نے دوائی دی ہے ایک گھنٹے تک ٹھیک ہو جائیں گی" عرش کو بہت میٹھے انداز سے سمجھایا تھا تا کہ وہ ریلیکس ہو جائے عرش نے سمجھ کر سر ہلایا مگر اسکی فکر اب بھی کم نہ تھی یہ اس کی روح کو جھنجھوڑ کے رکھ دینے والا واقعہ تھا کہ اسکی بہن ایسے بیڈ سے اونچا جھٹکے کھا رہی تھی۔

ڈاکٹر حوصلہ دیتا چلا گیا جبکہ عرش اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔



"پھر کیا ہوا؟" وہ نساء کے کمرے میں آتے انہیں سپاٹ انداز سے دیکھ کر بولی۔

نسائے جو اپنے ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھیں اسکے عجیب سوال پر نا سمجھی سے دیکھا۔

فلک نے گہرا سان لیا اور ان تک چل کر آئی اور پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا؟ کیا ہو چھ رہی ہو چندا؟" وہ زرا مسکرا کر بولیں۔

فلک نے زور سے آنکھیں بند کیں پھر دوپٹے کے نیچے ڈائری نکال کر انکے آگے رکھی۔

نسائے نے اس ڈائری کو دیکھا پہلے تو وہ پہچان ہی نہ سکی کہ یہ کیا ہے

اچانک گزری زندگی اس ڈائری کی یاد سے آنکھوں میں آگئی

نسائے نے فق چہرے سے فلک کو دیکھا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ی۔۔۔ یہ۔۔۔ کہاں سے ملی تمہیں؟" وہ ہزیاتی انداز سے ڈاڑی کو پکرتے بولیں۔

"بس چاچی جان۔۔۔۔۔ یہ ناجانے کہاں سے ملی کس نے دی کیوں پڑھا۔۔۔ یہ سوال نا کریں۔۔۔ بس سمجھ لیں کہ۔۔۔ فلک یہ نا پڑھتی تو شاید کبھی صحیح اور غلط کو جان نا پاتی۔۔۔ پلیز مجھ سے شئیر کریں میں بہت الجھی ہوئی ہوں" وہ نساء کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتی مان سے بولی

"نہیں۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں فلک۔۔۔ میرے بس میں نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ مت کرید و گزری زندگی۔۔۔ اسے یاد کر کے۔۔۔ میں پھر سے ازیت میں مبتلا نہیں ہونا چاہتی" وہ بھاری نم آواز سے بولی۔ انہیں اس وقت شرمندگی ہو رہی تھی کہ جس چاچی کو فلک اپنی آئیڈیل مانتی ہے اسکا پاسٹ کتنا اعدار ہے جو کسی نامحرم کے پیچھے کتنا گر چکی تھی۔

"چاچی بلیومی اپ نے نا بتایا تو میں سب کچھ کھودوں گی۔۔۔ پلیز بتادیں۔۔۔ میرے اندر بہت سے سوال ہیں میرا چین میری نیندیں سب حرام ہوئی پڑیں ہیں پلیز منت کرتی ہوں بتادیں۔۔۔ دانیل اور عرش کا۔۔۔ کیا تعلق ہے۔۔۔ پلیز مت چھپائیں" وہ بھی نم آنکھوں سے منت کرتے بول رہی تھی عرش کی ہر بات اسکے دل پر دماغ پر نقش ہو جاتی تھی اور جب سے اس نے پہلی بہن کی بات کی تھی وہ الجھی پڑی تھی اور اس پہلی کو نساء کے علاوہ کوئی سلجھا نہیں سکتا تھا۔

READERS CHOICE

نساء کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

"دانیل۔۔۔ میری بیٹی نہیں ہے فلکو۔۔۔ وہ۔۔۔ حماد لالہ اور زیب کی بیٹی ہے" اپنے کانپتے جسم سے جو الفاظ نساء نے ادا کیے تھے اس نے فلک کو اپنی جگہ منجمد کر دیا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وہ بے یقینی سے نساء کو دیکھ رہی تھی اتنا بڑا سچ۔۔۔ جو ایک راز تھا کسی کو علم ہی نہیں تھا یعنی عرش صحیح تھا وہ جانتا تھا سب سب جانتا تھا اس لیے وہ دانی کیلئے فلک کو چھوڑ گیا یہ کہہ کر کہ پہلے ہی ایک دی ہے اور وہ اتنا بغیرت نہیں کہ وجہی کو دوسری بہن بھی دے دے۔ یعنی عرش ماضی کے ہر حصے سے واقف تھا۔

"ک۔۔ کیا کہہ رہی۔۔۔ ہیں آپ۔۔۔ کیسے۔۔۔ دانی۔۔۔ حماد انکل۔۔۔ عرش کی بہن۔۔۔ کیسے چاچی؟" وہ یقین ہی نہیں کر پار ہی تھی

"یہ سچ ہے فلک۔۔۔ دانی کو میں نے بیٹیوں کی طرح پالا ہے وہ اصل میں میری بیٹی نہیں۔۔۔ میری اولاد تو اس دنیا میں آتے ہی دم توڑ گئی تھی۔۔۔ اور زیب وہ اسے میرے حوالے کر گئی۔" وہ کتنے کرب سے بتا رہی تھیں یہ صرف وہ خود سمجھ سکتی تھی اتنا تکلیف دہ ماضی کا یہ حصہ تھا جسے سوچ کر وہ گہرے درد میں مبتلا رہتی تھی۔

"فلک بی بی نیچے بڑے صاحب بلارہے ہیں" اتنے میں ملازمہ نے دروازہ ناک کرتے کہا۔

وہ دونوں ہوش میں آئیں۔

"اس۔۔۔ پہلی کو۔۔۔ آپ کے علاوہ سچ میں کوئی سلجھا نہیں سکتا۔۔۔ میں آتی" وہ نساء کے ہاتھوں پر بوسہ دیتی بولی اور کمرے سے چلی گئی۔

پچھے نساء کے آنسو چہرے پر بہہ گئے

"نساء ! "عبیر جو ابھی آفس سے آئے تھے نساء کے بھیگے چہرے کو دیکھتے پریشانی سے ان کی طرف بڑھے۔

نساء نے تیزی سے ڈائری دراز میں رکھی اور چہرہ صاف کیا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عبیر نے انکے گرد باہیں کرتے اپنے ساتھ لگایا ان کے لیے اب بھی برداشت سے باہر ہوتا تھا نساء کے آنسو دیکھنا۔
"کچھ نہیں بس حماد لالہ کو یاد کر رہی تھی تو بس رونا آگیا" وہ انکے سینے پر سر رکھتی بولیں۔

"کتنی دفعہ کہا ہے نارویا کرو میرے سے نہیں دیکھا جاتا پھر بھی تکلیف دینی ہوتی ہے" وہ زرار عب سے غصے سے بولے اور بازوؤں کو اور تنگ کر دیا۔

"آپ تو نساء کی زندگی ہے روح ہیں آپ کو کیسے تکلیف دے سکتی ہوں" اپنے چہرے جو انکے سامنے لاتے پیار سے کہا۔

عبیر بے خود سے انہیں دیکھنے لگے۔

"کیا؟" یوں تکتے پا کر نساء نے پوچھا

"لوگ بڑی عمروں میں بد صورت ہو جاتے ہیں اور میری یہ جنت گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ پیاری ہوتی جا رہی ہے" انکے جاتے گال ناک پر پیار سے بو سے لیتے بولے

نساء کھلکھلا کر ہنسی اور انکی گردن میں چہرہ چھپا لیا انکی سکون گاہ عبیر سلطان کی پناہ ہی تھی جو ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔

عبیر نے بھی مسکرا کر مزید انکے گرز بازوؤں کو تنگ کر دیا

نجانے کیوں اتنا پیار آتا تھا نساء کو دیکھ کر عجیب سا سکون محسوس کرتے تھے



عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"آپ میری شادی۔۔۔ کیسے۔۔۔ کیسے رکھ سکتے ہیں بنا میری رائے جانے؟" وہ شکڈ کے عالم میں اپنے باپ کا چہرہ تکتے بولی۔

المیر سلطان نے گلاسز نیچے کر کے اسے دیکھا انہیں لگا تھا کہ فلک انکے سرد نگاہوں پر اپنی نگاہیں جھکالے گی مگر اسے ایسے ہی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ کر شوکڈ وہ رہ گئے انہیں فلک سے بغاوت کی بو آنے لگی تھی کیونکہ ہمیشہ فلک انکی سرد نگاہوں پر گڑ بڑا جاتی تھی۔ مگر آج وہ انکے سامنے بڑی دیدہ دلیری سے سوال کر رہی تھی اتنی ہمت کہاں سے آگئی کہ اپنے باپ سے آنکھیں ملا کر بات کرے۔

المیر سلطان نے ترش نگاہوں سے عاصمہ سلطان کو دیکھا جو انکی اس نظریہ سٹپٹا گئیں اور فلک کو دیکھا جو سوال کر کے جواب کی منتظر تھی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے اس شادی سے؟" عاصمہ سلطان نے زراتیوروں سے پوچھا تا کہ المیر کو یہی لگے کہ وہ انکے ساتھ ہے۔

فلک نے اچھنبے سے اپنی مام کو دیکھا کہ آپ جانتی ہیں کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں پھر کیوں پوچھ رہی مگر عاصمہ سلطان نے پہلو بدلا جس سے صاف ظاہر تھا کہ تمہارے باپ کے ہوتے ہوئے میں کچھ بول نہیں سکتی۔

"اس سے پسندنا پسند کا کس نے پوچھا ہے عاصی؟" المیر سلطان نے الفاظ پر زور ڈال کر ان سے پوچھا وہ گلہ تر کرتی سر جھکا گئی۔

"بابا۔۔۔ مجھے اپنی پسندنا پسند کا حق ہے" فلک نے سپاٹ انداز سے کہا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

المیر سلطان نے گھور کر اسے دیکھا پھر اٹھ کر اسکے سامنے کھڑے ہوئے انہیں اب تو یقین تھا کہ وہ ڈر کر خوف سے جھکائے گی نظر مگر اس بار بھی انکی سوچ سوچ ہی رہی۔

وہ انکے سامنے گردن اکڑا کر کھڑی تھی اسکا غرور نہیں تھا اسکا انداز ہی ایسا تھا جیسے گردن اکڑائی گئی ہے اور جب وہ گردن کبھی اکڑا لیتی تھی تو پتہ لگ جاتا تھا کہ فلک المیر سلطان کیا توپ چیز ہے۔

المیر سلطان کی آنکھوں میں غصے سے چنگاریاں بھر گئیں

"چٹاخ" ایک رکھ کر تھپڑ فلک کو مارا۔ وہ لہرا کر صوفے پر گری۔

عاصمہ سلطان تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھی۔ وہ شاہ کڈ المیر سلطان کو دیکھنے لگیں آنکھیں پانی سے بھر گئیں پہلی بار انہوں نے فلک ہر ہاتھ اٹھایا تھا۔

فلک کا مارے حیرت دکھ سے سیدھا ہی نا ہوا۔ بے یقینی سے وہ اپنے گال کو چھو رہی تھی۔

"کون یہ وہ۔۔۔۔۔ جس نے تمہیں اتنی ہمت دے دی کہ اپنے باپ یعنی المیر سلطان کی آنکھوں میں دیکھ کر اپنی پسند ناپسند کا بتاؤ؟" وہ کڑے تیوروں سے رعب سے بولے۔

فلک نے اپنے بالوں کو سائیڈ پر کیا اور خود کو کمپوز کرتی کھڑی ہوئی۔

"میں صرف آپ سے یہ کہہ رہی تھی بابا۔۔۔۔۔ مجھے زائم شاہ نہیں پسند" وہ بھی المیر سلطان کا خون تھی اگر نہیں جھکنا سیکھا تھا المیر سلطان نے تو وہ بھی جھکنے والوں میں سے نا تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"مجھے فضول باتیں نا کرو۔۔۔ صرف وجہ بتاؤ کہ اپنے باپ سے بغاوت کس نے کرنا سیکھائی" وہ اسکا بازو دبو کر بولے۔

عاصمہ سلطان سے دیکھنا گیا تو تیزی سے المیر سلطان کے ہاتھ سے سختی سے فلک کا بازو چھڑوا یا۔ المیر نے جھٹکے سے عاصمہ کو دیکھا جو سرخ آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔ انہیں بہت حیرت ہوئی کہ پہلی دفعہ انکی بیوی ان سے زیادہ کڑے تیور لیے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔

"فلک کو۔۔۔ اب آپ نے۔۔۔ کوئی بھی تکلیف دی۔۔۔ تو یاد رکھیے گا المیر سلطان۔۔۔ میں عاصمہ سلطان ادھار نہیں رکھوں گی۔۔۔ میں نے بچے اس لیے بڑے نہیں کیے کہ ان کی پسند نا پوچھی جائے۔۔۔ اور اگر وہ کچھ کہیں تو انہیں باغی کہہ دیا جائے" وہ آج پہلی دفعہ المیر سلطان کے سامنے اونچی آواز سے بول رہی تھیں اور انکے لہجے اور الفاظ نے المیر سلطان کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

فلک نے بھی حیرت سے اپنی مام کو دیکھا جو اسے تمیز کے لیکچر زادب سیکھانے ہر تلی رہتی تھیں آج اپنی بیٹی کیلئے اپنی حدود کو ہس ہشت ڈال گی تھیں۔ اس نے سر جھکا لیا ہاں اس کی ماں اسے سمجھ گی تھی

"عاصی۔۔۔ یہ مجھے بات کرنے کا آپ کا طریقہ نہیں ہے" المیر سلطان نے وارن کرتی نگاہوں سے کہا۔

"تو زرا آپ بتائیں۔۔۔ جو ابھی آپ کا انداز تھا وہ کہاں سے سیکھ کر آئیں ہیں۔ بیٹی ہے وہ ہماری۔۔۔ عزت

خوشیاں اس سے اتنی ہی جڑی ہیں جتنی وجہی سے۔۔۔ وجہی کے معاملے میں تو آپ نے کوئی مسئلہ یا ہنگامہ نہیں کیا تھا حالانکہ آپ تو اپنے کسی بزنس پارٹنر کی بیٹی سے اسکا رشتہ چاہتے تھے۔۔۔ اب اپنی بیٹی کے معاملے میں آپ کو کون سے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

خطرے لاحق ہو گئے ہیں جو بچوں میں برابری نہیں کر پار ہے "وہ تیکھے تیوروں سے ایک ایک حرف پر زور دیتے بولی۔

یہاں المکر سلطان کی زبان تالو سے لگ گئی تھی وہ سچ کہہ رہی تھیں ہمیشہ المیر کہا کرتے تھے کہ بچوں کو برابری دینی چاہیے سیٹیاں بھی اتنی اہم ہوتی ہیں جتنی بیٹے اور آج اپنی بیٹی کے معاملے میں اپنا بنایا اصول بھول گئے تھے۔ مگر ابھی جو المیر کے دماغ میں چل رہا تھا وہ شاید کوئی نہیں جانتا تھا۔

"فلک کی شادی زائم شاہ سے ہوگی اب نا سوال نا کوئی بحث" عاصمہ سلطان کو انگلی سے وارن کرتے بولے۔
"بھابھی کیا ہوا آپ غصے میں؟" عبیر جو پہلی دفعہ عاصمہ سلطان کی اونچی آواز سن رہا تھا تیزی سے سٹڈی روم میں آیا تھا جہاں عاصمہ اور المیر ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے جبکہ فلک بس سر جھکائے ہوئے تھی۔
فلک نے عبیر کی آواز پر سراٹھایا۔ آنسو ابل ابل کر باہر نکل آئے عبیر نے پریشانی سے فلک کیلئے بازو کھولے وہ تیزی سے روتی انکے سینے سے لگ گئی۔

"تمہارے بھائی زبردستی فلک کی شادی زائم شاہ سے کرنا چاہتے ہیں جبکہ فلک کو وہاں نہیں کرنی" عاصمہ سلطان گلے میں ابھرنے والی گلٹی پر قابو پاتے بولس اور صوفے ہر بیٹھ گئی انہیں و نسا شوق تھا اپنے شوہر سے اونچی آواز میں بات کرنے کا

المیر سلطان نے رخ دوسری طرف کر لیا وہ عبیر سے زیادہ بات نہیں کرتے تھے ظاہر ہے حماد کی بہن سے شادی کی تھی یہ انکے سامنے گناہ جیسے تھا۔

عرش فلک سینہٴ ۱ بسما بھٹی

عبیر نے ایک نظر فلک کو دیکھا جو آنسو بہانے میں مصروف تھی۔ پھر المیر سلطان کی پشت کو دیکھا

"فلک۔۔ کیا مسئلہ بچے کیوں انکار کر رہی ہو؟" عبیر نے پیار سے اس سے پوچھا۔۔

فلک نے نظریں اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا پھر خود کو کمپوز کرتے عبیر سے دور ہوئی

"میں۔۔۔ کسی۔۔۔ اور۔۔۔ کو پسند کرتی۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ بچ۔۔۔ چاچو "ہاتھوں کو مسلتے نظریں جھکا کر بولی۔

المیر سلطان کا میٹر گھوم چکا تھا کیونکہ انہیں عجیب عجیب خدشے لاحق ہو رہے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ فلک ان خدشوں کو رد کرے۔

"تو انتا پینک کیوں کر رہی یو نام بتاؤ کون ہے وہ" اس کو حوصلہ دیتے پیار سے بولے انہیں علم تھا کہ ہر بات غصے سے نہیں سمجھائی جاسکتی

"ع۔۔۔ع۔۔۔ عرش نام ہے اس کا" اپنی انگلیوں کو مررتے بولی اور زور سے آنکھیں بند کر لیں۔

عجبیر اور عاصمہ نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا یقیناً وہ حماد کے بیٹے کا زکر نہیں کر رہی تھی اب ایک نام کا ایک ہی لڑکا تھوڑی سی دنیا میں۔۔

المیر سلطان نے اپنا خدشہ اچھوٹے ہر زور سے آنکھیں بند کی گا غصے سے پھر پھر آنے لگ چکے تھے۔ غصے سے مٹھیاں بھیجنے لیں۔

"ک۔۔ کون عرش؟" عبیر نے آنکھیں سکیر کر پوچھا انکے لیے یہ بہت بڑی بات تھی

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"عرش حماد خانزادہ" اس بار وہ زرا سراٹھا کر بولی اسے یاد آیا کہ وہ جب جب اسکے لیے بات کرتا ہے فخر سے بنا ڈرے کرتا ہے تو اسے بھی ہمت دکھانی پرے گی ورنہ مشکل ہے

عبیر اور عاصمہ تو بالکل گم صم بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ جبکہ المیر سلطان کا غصے سے برا حال تھا۔

"خبردار اس بیغیرت حماد کا زکر یہاں ہوا" المیر سلطان پلٹ کو پھنکارے۔

"بھائی پلیز زبان سنبھال کر" عبیر نے غصے سے کہا وہ کیسے حماد کیلئے کچھ سن لے

"وجہی کے ساتھ اسکی بھی شادی کل فکس کر دوں گا یہ میرا آخری فیصلہ ہے زائم شاہ سے اسکی شادی ہوگی" وہ کڑے تیوروں سے فلک کو گھورت بولے اور روم سے باہر چلے گئے

فلک نے سر جھکا لیا اسے معلوم تھا یہ ہوگا

"تمہاری شادی عرش سے ہی ہوگی میرے چیمپین سے ہوگی مجھے تمہاری پسند بہت اچھی لگی" عبیر سلطان فلک کو گلے لگاتے بولے وہ انکا ساتھ پاتے ہی رودی۔

"میری بیٹی اتنے پیارے شخص کو چنے گی مجھے علم نہیں تھا" عاصمہ سلطان نم آنکھوں سے بولیں۔

"عبیر میری تو تب سے خواہش تھی جب وہ پہلی بار ہمارے گھر آیا تھا حماد کے ساتھ اتنا پیارا بچہ لگا تھا میرے دل کی دعا تھی کہ وہ میری فلک کا نصیب بنے" عاصمہ سلطان عبیر کو دیکھتے مسکرا کر بولیں۔

عبیر نے بھی مسکرا کر سر ہلایا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

یہ تو اب طے تھا المیر سلطان کی کسی نے نہیں سننی تھی کم سے کم اب تو نہیں اور سلطان مینشن کے لوگ فلک پر جان لٹاتے تھے انکے لیے فلک اب پہلے تھی۔



ایک اڑتا ہوا بانس کا ٹکڑا اس کی طرف آیا وہ بیک وقت نیچے کو جھک گئی۔

"ذلیل لڑکی میرے ساتھ کھیلے گی اب تو؟" اس عورت نے اپنے کٹے بازو کی درد کو سہتے چنگار کر کہا
سڈ چہرے پر بے انتہا نفرت لیے سیدھی ہوئی۔

"اپنی بات کر۔۔۔ تجھے پہلے جو میں نے سامان دیا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا مگر تیرے اٹے جادو نے سب گڑ بڑ کی اور مجھے قتل بھی کروایا یہ میں جانتی ہو کیسے لوگوں کے افسروں کے منہ بھرے ہیں تو میں بچی ہوں اس قتل کی سزا سے اور اب۔۔۔۔۔ اب تجھے جانے کیلئے میں نے غلط سامان دیا تو نے پھر سے الٹا جادو کیا۔۔۔۔۔ پیسے کھانے کے چکروں میں تو نے اپنا بازو کٹوا لیا" سڈ نفرت سے اس پر گرج رہی تھی

اس عورت کو لاکھ کے حساب سے پیسے دیے کہ عرش اسکی دسترس میں ہو مگر اس عورت نے جادو ہی غلط کر دیے اور سڈ میں اتنا صبر نہیں تھا کہ وہ عرش کو حاصل کرنے کیلئے پہلے اس عورت کے جادو سیدھے کراتی۔ اب بھی وہ اسکے حشر دیکھنے آئی تھی اور وہی ہوا تھا جس کا اسے شک تھا وہ عورت اپنے ہی جادو سے اہنا ہی بازو کٹوا چکی تھی "تو دھوکے باز ہے۔۔۔ تو نے دھوکہ دیا۔۔۔ اس بار میرا جادو میرا عمل بالکل ٹھیک تھا تیرے دیے گئے سامان نے مجھے سب الٹ کر لیا" بازو سے نکلتے خون اور درد سے پھٹتی شریانوں سے بس وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

اس سے پہلے کہ وہ سڈ کو کچھ کہتی سڈ نے اپنی بیک پوکٹ سے گن نکالی اور اسکے ماتھے کا نشانہ لیا

وہ کچھ عمل کرنے ہی لگی تھی کہ سڈ نے ٹریگر دبا دیا

ٹھاہ کے ساتھ اسکا ترپتا وجود چند سیکنڈز میں بے جان ہو گیا۔

"سڈ میں اتنا دم ہے کہ عرش کو اپنے آگے اکیلیے ہی جھکالے تم جیسے کیڑوں کا سہارا تو ہیں ہے سراسر "گن کی نوزل پر نکلتے دھویں پر پھونک مارتی بولی

نفرت سے بھری نگاہ اس پر ڈالی اور واپس پلٹ گئی۔

اس کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا

اس کالی جھونپری سے لے کر کار میں بیٹھنے تک وہ ایک نیا مضبوط پلان بنا چکی تھی

جتنا ٹرپا تھا وہ اسے اس سے دگنا ٹرپانے کا سوچ چکی تھی



READERS CHOICE

تیزی سے وہ گاڑی سڑک پر لے آئی۔

تیز گاڑی چلاتے ہوئے اسکا دماغ بس الٹے پلان بنانے کی طرف تھا۔ وہ بس یہ سوچ رہی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے کیسے

سب کچھ اپنے قبضے میں کرے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

سرٹک پرسب گاڑیوں سے زیادہ تیز وہ چلاتے جارہی تھی ہر گاڑی کو اوور ٹیک کرتے جارہی تھی
سب لوگ حیرانی اور غصے سے اس سرپھری لڑکی کو دیکھ رہے تھے کچھ صلواتیں سنانے لگے تھے
مگر اسکا دھیان صرف عرش پر تھا

اسنے چیلنج کیا تھا عرش کو کہ وہ اسکے سامنے جھکے گا اس عورت کی وجہ سے اسکا پیسہ بھی ڈوبا تھا اور اسکا وقت بھی برباد ہو
گیا تھا۔ اب اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ انتظار کرتی کسی مناسب وقت کا۔
میپ اوپن کیا اور لوکیشن ڈالی

ان چند مہینوں میں عرش کے متعلق وہ جتنا جان گئی تھی شاید اتنا عرش بھی نہیں جانتا تھا
اب وہ اس میپ پر اسکے گھر کی لوکیشن ڈال چکی تھی اور اب ارادہ اس کے گھر کی طرف تھا۔
وہ اب جو بھی کرے گی وہ عرش بھی یاد رکھنے والا تھا وہ اسے بتا دے گی کہ سڈ کس حد تک اسکے لیے جاسکتی ہے اور
اپنے راستے میں آنے والی ہر تکلیف ہر رکاوٹ کو فنا کر دے گی۔



"مسٹر بالاج چودھی سوری ٹو سے لیکن ہم اس بار آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے آپ کا بیٹا ریپ کے جرم میں پکڑا گیا ہے
اور اسکا گواہ کوئی اور نہیں میں اور میری ٹیم ہے اس کے ایک دو گواہ وہاں کی مینجنگ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں۔ گواہ
مضبوط ہیں ثبوت کے ساتھ یہ کیس عدالت میں پہنچا ہے اور کل اسکا فیصلہ ہوگا آپ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتے" ڈی
آئی جی تحمل انداز سے بات کر رہے تھے

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

سامنے بالاج چودھری پیچ و تاب کھا کے رہ گیا انہیں اپنا پیٹا بہت پیارا تھا لیکن اتنے مضبوط ثبوت ہاتھ لگ چکے تھے۔ انکے ہاتھ سے سب نکل چکا تھا انکا خون ریپ کر۔ کا تھا وہ بھ صرف 18 سال کی لڑکی کا جو کالج جاتی تھی اسکی خوبصورتی پر زارون چودھری مر مٹا تھا اور اسکی حوس نے اسے بیوقوف ثابت کیا کتنا بیوقوف تھا آرام سے اسکا جرم دنیا کے سامنے آگیا تھا۔

۔ دو دن پہلے زارون گھر نہیں آیا تھا اسکی یہ عادت تو عام تھی اور اس بار بھی بالاج نے نوٹس نہیں لیا جبکہ ہر بار کی طرح زرین نے بالاج سے کہا بھی تھا کہ پتہ کرو انیں کہا ہے مگر بالاج نے ان سنی کر دی جس پر زرین پریشان سی ہر وقت دروازے پر نظرے ٹکائے رکھتی۔

اور کل جو خبر ان کو ملی تھی زرین کے حواس سلب کرنے میں اپنا رول ادا کر گئی تھی وہ اپنے بیٹے جیسے بیٹے کے بارے میں اتنا بڑا گناہ سنا انکو تو چپ لگ گئی تھی جبکہ بالاج چودھری فوراً سے ڈی ای جی کی طرف گیا تاکہ کچھ کر سکے اسے غصہ آ رہا تھا کہ بالاج کا بیٹا کافی نکماتا تھا۔

"کوئی تو حل ! میرے بیٹے کو بری طرح سزا دی جائے گی یہ میری برداشت سے باہر ہے گھر اسکی ماں اپنے حواسوں میں نہیں ہے کوئی تو حل ! " بالاج چودھری جس کی ساری دنیا مانتی تھی آج اپنے بیٹے کی وجہ سے بے بس ہوا تھا اسکا کوئی لنک کام نہیں آ رہا تھا کیونکہ کیس بالکل صاف تھا کوئی گواہی نا بھی دیتا تب بھی اسکو سزا سنائی جانی تھی کیونکہ اس نے نشے میں دھت پبلک پلیس پر سب کیا تھا کئی کیمروں کی آنکھوں نے اپنے اندر منظر قید کیے تھے چاہ کر بھی بھاگ نہیں سکتا تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سوری مسٹر بالاج آپ کا بیٹا سزا کا مستحق ہے" ڈی آئی جی نے زرا سرد لہجے میں کہا
بالاج بے بسی سے اٹھا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اپنے بیٹے کی سزا کو اپنے کانوں
سے سنے۔

تھکے قدموں سے چودھری ہاؤس میں قدم رکھا تو زرین کو صوفے پر بیٹھے پایا جو دروازے پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھیں
آنکھیں ساکت تھیں۔

بالاج کے دل کو کچھ ہوا۔ اس کی منظور نظر اسکی چاہت تھی گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ محبت میں شدت آئی تھی
اور اب اسے اس حال میں دیکھ کر انکا اپنا دل پھٹنے کے قریب تھا۔ انہیں معلوم تھا زرین نے اپنے بیٹوں کی طرح
زارون کو پالا اپنی تو کوئی اولاد نہیں تھی مگر زارون سے بے حد محبت کرتی تھیں۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے ان تک آیا اور انکے پاس بیٹھ گیا

زرین نے خالی نظروں سے بالاج چودھری کو دیکھا۔

"میرا زارون کہاں ہے؟" وہ ان سے خالی نظروں سے سوال کرتے ہوئی۔

بالاج چودھری نے سر جھکا دیا ٹوٹ وہ بھی گیا تھا اسے اپنی اولاد سے بہت محبت تھی مگر آج رسوائی اور بے سکونی ان
کے نصیب میں لکھ دی گئی تھی۔

"زارون نہیں آئے گا نا !" وہ انکے جھکے سر کو دیکھتی خوف سے ہوئی۔

بالاج کی آنکھوں سے آنسو لڑھک کر گرے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"اچھا ہوا۔ اچھا ہوا۔ نہیں آیا۔ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔۔۔ ایس۔۔۔ ایسے ہی سزا ہونی چاہیے۔۔۔ ایسے مردوں کی" وہ سرد آنکھوں سے وحشرہ انداز میں بولی۔

بالاج نے سر نہیں اٹھایا انہیں علم تھا کہ وہ بہت اثر لے گی ہے۔

"شکر ہے شکر ہے۔۔۔ بیٹی نہیں تھی ہماری۔۔۔ شکر ہے۔۔۔ بیٹی نہیں ہے ہماری۔۔۔ پھر کی۔۔۔ کی۔۔۔ بالاج پیدا۔۔۔ ہو جاتے۔۔۔ پھر کی۔۔۔ زارون پیدا ہوتے رہتے۔۔۔ پھر۔۔۔ وہ۔۔۔ ایک۔۔۔ زرین بن جاتی۔۔۔ ایک۔۔۔ نساء بن جاتی۔ شکر ہے" وہ کانپتے ہاتھوں سے کوئی پاگل لگ رہی تھی

بالاج نے جھٹکے سے زرین کو دیکھا وہ آج وہ زرین لگ ہی نہیں رہی تھی جو ہمیشہ اس کے سامنے چپ رہتی تھی

"زرین" بالاج نے تڑپ کر انکا ہاتھ پکڑا۔

"میں۔۔۔ سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ یقین کریں بالاج۔۔۔ مجھ سے۔۔۔ زبردستی۔۔۔ ایک چیلنج پر۔۔۔ اپ نے شادی کی۔۔۔ نساء کی ذات لگی۔۔۔ دھجیاں اڑائی گئیں۔۔۔ اور۔۔۔ آپ سکون میں ہیں۔۔۔ شائد۔۔۔ شائد کبھی زندگی میں۔۔۔ کوئی اچھا۔۔۔ عمل کیا تھا آپ۔۔۔ نے تبھی۔۔۔ تبھی۔۔۔ میری۔۔۔ اولاد نہیں ہوئی۔۔۔ اور۔۔۔ آپ کا بیٹا ہوا۔۔۔ اور۔۔۔ جو اس نے کیا۔۔۔ میں تو۔۔۔ بھول گئی تھی۔۔۔ کہ۔۔۔ زارون۔۔۔ میرا نہیں۔۔۔ آپ کا بیٹا ہے۔۔۔ وہ کیسے۔۔۔ عمو۔۔۔ عورت ذات۔۔۔ کی۔۔۔ عزت کر۔۔۔ سکتا ہے۔۔۔ اچھا ہے۔۔۔ مر جائے۔۔۔ گا۔۔۔ ایک۔۔۔ اور بالاج۔۔۔ کی لمبی۔۔۔ عمر۔۔۔ کی۔۔۔ دعا نہیں کر۔۔۔ سکتی۔۔۔ نہیں۔۔۔ کر

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

سکتی "وہ دیوانوں کی طرح بول رہی تھی۔ عجیب لہجہ تھا مسلسل نفی میں سر ہلاتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر تیزی سے چلی گئی۔

پیچھے بالاج چودھری کی ذات سناٹوں کے ضد میں تھی۔ آج کیسی پٹی اس کی آنکھوں میں بندھی تھی جو زرین نے اتار دی؟ انہیں احساس کیوں ناہوا؟ اپنے بیٹے اور خود میں ناچاہتے ہوئے موازنہ کرنے لگا اور ہر بار بالاج چودھری صرف سوچ کر حقیقت سے آشنا ہوتے صرف شرمندہ ہوا۔ اسکی ذات سے کتنی لڑکیاں تکلیف میں کتنی عورتیں تباہ ہوئی اور بالاج کا کہنا ہوتا کہ اس نے کب کہا کہ مجھے دیکھو یہ تو عورتوں کے اپنے دل کے مسئلے ہیں۔

اور زارون تو بالاج سے دو ہاتھ آگے تھا جو بالاج نے عمل نہیں کیا وہ زارون نے کیا۔ اور اسکا عملی نمونہ اب سامنے تھا پورا پاکستان اس وائرل وڈیو اور کیس کو جاننے لگا تھا۔

بالاج نے دکھ پچھتاوے سے سر جھکا لیا۔ آج اسکی اپنی زندگی کی حقیقت کھل کر سامنے آئی تھی۔



♥ اے میرے ہم سفر۔۔۔

♥ بس زرا سا انتظار۔۔

♥ یہ صدائیں دے رہی ہے۔۔۔

♥ منزل پیار کی۔۔۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"عرش۔۔۔ میرے سے اسکی حالت اتنی ڈل دیکھی نہیں جارہی تم پلیز۔۔۔ کچھ کرو" مراق جو ابھی حماد کے ساتھ فورن ٹور سے واپس آیا تھا میراں کی حات دیکھ کر بے حد اس اور تکلیف میں آگیا اسکی محبت تھی وہ ہر وقت اسکی مسکراہٹوں میں جینا چاہتا تھا مگر وہ اتنا بیمار ہوگی تھی یقیناً وہ بہت اثر لے گی تھی سڈ کی حرکتوں کا "جیسے کہ ! کیا چاہتا ہے؟" عرش نے اسے چائے پکڑاتے ہو چھا۔

مراق نے چائے پکڑ لی اور سر جھکا دیا اس میں تھوڑی سی جھجک آرہی تھی لیکن فلحال اسے یہ صحیح فیصلہ لگ رہا تھا "بول ! "عرش جیسے جان گیا تھا کہ اسکا کیا ارادہ ہے مگر اسکی رائے جانے کیلئے زور دیا۔ "میں چاہتا ہوں۔۔۔ کہ۔۔۔ نکاح کر دیا جائے۔۔۔ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں عرش۔۔۔ ماما آئیں گی بات کرنے باباسا سے۔۔۔ لیکن اس سے پہلے میں تیری رائے جاننا چاہتا ہوں" اس کے لہجہ میں عرش کیلئے مان تھا وہ مراق نکر رہا تھا جو عرش سنجیدگی سے اسکی بات ناسنتا۔

"مجھے کیا مسئلہ ہوگا مراق۔۔۔ مگر میراں سے ہم نے بات نہیں کی۔۔۔ بابا پہلے بات کریں گے اسکے بعد میں کچھ کہہ سکتا ہوں" عرش نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ صاف لگ رہا تھا کہ وہ میراں کی طبیعت کو لے کر کتنا پریشان تھا کہ مسکرا بھی نہیں سکا۔

"ہمم۔۔۔ یہ بتا۔۔۔ اسد کے بعد بابا سا سلطان مینش نہیں گئے؟ فلک سے شادی کا کیا ارادہ ہے تیرا؟" مراق اسکی بات سمجھتا بولا اور سوال بھی کر دیا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"بابا کو میں نے جانے نہیں دیا میں نے الجھائے رکھا تھا بزنس میں میٹنگز میں فلحال۔۔۔ المیر سلطان کی فطرت آج بھی ویس ہے۔۔۔ اسے شک ہے مجھ پر اور اگر اسے علم ہو گیا کہ فلک سچ میں مجھ میں دلچسپی رکھتی ہے تو یقیناً وہ کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے سے باز نہیں آئے گا" عرش کا المیر سلطان کو سوچتے ہی جبراً تن گیا تھا وہ چاہ کر بھی اسے معاف نہیں کر پاتا تھا جس نے اپنے بھائی کی حوس کو مٹانے کیلئے اسکی حسن پرستی کیلئے پہلے حماد کو ہر طرف سے بے بس کر دیا پھر اسکی ماں کو اپنے قبضے میں لے کر اسکے بچوں سے دور کر دیا۔

"کچھ کر عرش۔۔۔ میں نے سنا ہے المیر سلطان اپنے بیٹے کی شادی کر رہا ہے اور مجھے لگتا ہے وہ فلک کی بات کہیں بھی طے کرنے میں دیر نہیں لگائے گا" مراق نے چائے کا سپ لیتے کہا اسے بھی اپن دوست کی فکر تھی۔ عرش نے ایک نظر مراق کو دیکھا اس کے دماغ میں یہ بات تو آئی ہی نہیں کہ فلک کی بات کہیں طے کر سکتا ہے المیر سلطان مگر اسے مزید سوچ کر چلنا تھا وہ سب کچھ بھولنے کو تیار ہو جائے گا اگر۔۔۔۔۔ اگر فلک اور اسکے درمیان کوئی نا آئے۔۔۔ اور کوئی آیا تو عرش پھر بتا دے گا کہ عرش حماد خاں زادہ ہے کون۔



"بس کرو دوا ب تو۔۔۔ جانے بھی دو پاکستان۔۔۔ میرے بچے ہیں وہاں۔۔۔ اور کتنی تکلیف دو گے مجھے

!!! "وہ اسکے کمرے میں قدم رکھتے ہی چیخنی۔

اپنی وایچ ہاتھ سے اتارتے ہاتھ رکا اور ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا جو لال بھبھو کہ چہرے سے اسے دیکھ رہی تھی

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"دوبارہ اس۔۔۔ پر۔۔۔ بات کی۔۔۔ تو۔۔۔ اپنا انجام تم خود۔۔۔ ڈسائیڈ کرو گی۔۔۔ اور انجام انتہائی۔۔۔۔۔ بھیانک۔۔۔۔۔ ہو سمجھی؟" اسے سخت آواز سے کہا

ہر بار کی طرح اب بھی وہ اس کی سخت آواز پر بے بس ہو گئی

"پلیز۔۔۔۔۔ اتنا عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔ بس ایک دفعہ مجھے ملنے دو۔۔۔ میں کبھی نہیں دیکھوں گی۔۔۔۔۔ پلیز ز۔۔۔۔۔ آئی بیگ یو۔۔۔ پلیز" وہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ گئی۔

اس کی منت پر اس نے غصے سے اسے دیکھا اور تیز قدموں سے اس تک پہنچا۔ جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر اپنے مقابل کیا۔

وہ اسکی سخت پکڑ کر اپنی جگہ تڑپ کر رہ گئی آنکھوں اور چہرے پر درد کے آثار تھے۔

"ایک۔۔۔ بات کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔ مجھ سے کوئی ڈرامہ بازی کی یا یہ دکھایا کہ تم سچ میں اپنے بچوں سے ملنا چاہتی

یو۔۔۔۔۔ تو یاد رکھنا۔۔۔ مجھ میں اتنی ہمت ہے۔۔۔۔۔ کہ تمہارے ٹکڑے کر کے تمہارے ہاتھوں میں پکڑا

دو۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے اچھے سے معلوم ہے۔۔۔ یہاں آ کر تم پاکستان کیلئے کیوں تڑپی ہو۔۔۔ بچے اتنے پیارے

ہوتے۔۔۔۔۔ تو مجھے تب ہی دھتکار دیتی۔۔۔ بیغیرت عورت" اس کے چہرے پر نفرت سے پھنکارتے کہا اور بیڈ پر

زور سے دھکا دیا۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ لہرا کر گری۔ شورٹ ڈریس جو اس نے پہنا تھا جو تھا زنتک آ رہا تھا وہ مزید اوپر کو چڑھ گیا اتنی بڑھتی عمر کے باوجود وہ اسکے شوہر کی وجہ سے تھا جو اسے لبرل دیکھنا چاہتا تھا حسین اور سلیو لیس ڈریسز اسے پسند تھے اور وہ چاہ کر بھی اسے رد نہ کر سکی۔

"کوئی سواد کا ڈریس پہنو۔۔۔۔۔ یہ تمہاری رعنائیاں دکھانے کیلئے کافی نہیں۔۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں تب تک۔۔۔ مجھے تم حسین نظر آؤ" اس کے جبرے کو پکڑ کر نفرت سے کہا اور واشر روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بے بسی سے روتی بیڈ سے سرٹکا گی۔

"میرے بچے۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ یہ بات تو سچ ہے۔۔۔ ناقدری کرنے والے بے قدر ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اور میری بے وفائی نے۔۔۔ مجھے بغیر ت بے حیا بنا دیا" وہ ہچکیوں سے روتی فقط سوچ سکی۔ واشر روم سے شاور کی آواز پر وہ اسے حکم کو یاد کرتی تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔



"تم یہاں کیا کر رہی وہ !؟؟" سڈ کو اپنے گھر کی دہلیز پر دیکھ کر عرش گرج کر بولا۔ مراق نے بھی اسکی نظروں کے رخ میں گردن موڑ کر دیکھا تو اسکے اپنے ماتھے پر بل پڑ گئے اس نے کبھی دیکھا نہیں تھا اسے مگر عرش کے سڈ کہنے پر وہ جان گیا تھا کہ یہی سڈ ہے "آئی وانٹ یو جسٹ" عرش کو سامنے دیکھ کر وہ دوبارہ دیوانی ہو گئی تھی بہت آس بے بسی سے بس وہ یہی کہہ سکی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"آؤٹ" عرش کو نفرت ہو رہی تھی اس سے جو کتنی بے شرم تھی۔

"میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ عشق کرتی ہوں" وہ بے بسی سے بولی

پہلی بار سڈ کسی کیلئے بے بس ہوئی تھی آنکھوں میں پانی آگیا تھا وہ اسکے حواسوں پر سوار تھا اسے علم کیوں ناہوا کہ سڈ پاگل ہے اس کے پیچھے۔

"یہ محبت یہ تمہاری نظر میں؟؟؟؟؟ یہ عشق نہیں حوس ہے تمہاری۔۔۔ دغاں ہو جاؤ" عرش نے چٹانوں جیسی سفاکیت سے کہا۔

اس سے پہلے سڈ بے بسی کی حدوں کو چھوتی کچھ کہتی میراں دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آئی وہ اس شور سے ہوش میں آئی تھی۔ اور وہ کمرے سے باہر آئی تو اپنے سامنے چند قدم پر سڈ کو دیکھ کر بری طرح ڈر گئی۔ اسے لگا شاید اسے مارنے آئی ہے۔

تینوں نے چونک کر میراں کو دیکھا

سڈ جو بے بس چہرہ لیے کھڑی تھی میراں کو سامنے دیکھ کر اسکے چہرے پر سیکنڈز میں سنجیدگی آئی۔

اور اسے پہلے عرش میراں تک پہنچتا سڈ نے تیزی سے بیک پو کٹ سے گن نکالی اور ایک ہی جست میں میراں کو اپنے شکنجے میں لیتے گن اسکی کنپٹی پر رکھی اور لوڈ کر دی۔

عرش اور مراق ایک دم الٹڑ سے بوکھلا گئے۔ خوف ڈر ایک دم سے حاوی ہو گیا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"میری بہن کو چھوڑو" عرش اپنی جگہ چیخا کیونکہ جیسے ہی وہ اسکی طرف بڑھنے لگا تھا سڈ نے اسکی کنپٹی پر زور دے کر آنکھوں سے وہیں جمے رہنے کا کہا جس پر وہ کڑے تیوروں سے بس گھور سکا۔

"آئی کانٹ لیو ہر۔۔۔۔۔ ایکسیٹ مائی ریکوارمنٹ" وہ جنونی انداز میں نفی میں سر ہلاتے بولی

"اسے چھوڑ دو ورنہ تمہیں میرے قہر سے کوئی بچا نہیں سکے گا" مراق نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے کہا۔

میراں پہلے ہی بے ہوشی سے اٹھی تھی ویکنس بہت تھی وہ بوکھلائی ڈری سہمی سی اسکے قبضے میں کھڑی تھی۔

"یوجسٹ شٹ یور ماؤتھ ینگ مین" سڈ نے بد لحاظی سے مراق کو کہا میراں نے زور سے آنکھیں بند کی اسے ایسا لگ رہا تھا اسکی جان نکل رہی ہے

"کیا چاہتی ہو؟" عرش نے جب اسکی انگلی ٹریگر پر اور اسکی نظروں میں وارننگ دیکھ کر تحمل سے پوچھا وہ اس وقت یہی کر سکتا تھا

"یو" ایک لفظ میں اپنی ساری بات کہہ ڈالی تھی

مراق اور عرش نے نفرت سے اسے دیکھا

"امپا سبل" عرش نے نفی میں سر ہلایا

"میرے ہاتھوں سے اس گھر میں خون کروانا یہ جانتے ہوئے بھی کہ سڈ کے ہاتھ نہیں کانپتے نا ہی انجام کی فکر

ستاتی ہے؟؟؟؟" سڈ کی آنکھوں میں سرخیان گھل چکیں تھی اسکا دماغ اس وقت عرش کا طلبگار تھا اور عرش اسکی

سن نہیں رہا تھا اس وقت بھی اسکی حالت جنونی ہو رہی تھی

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

میری بہن کو چھوڑ پہلے "عرش نے ایک قدم اسکی طرف لیتے کہا۔

"تم میرے ہو؟" سڈ نے جیسے یقین دہانی چاہی

عرش نے کڑے تیوروں سے سر ہلایا

سڈ نے اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا میرا ابھی بھی اسکے قبضے میں تھی۔

عرش نے چند قدم لیے اور اسکے سامنے کھڑا ہوا۔

سڈ نے جھٹکے سے میرا کو دور دھکا دیا اور تیزی سے عرش کی بیک پر گھوم کر گردن کو بازو کی گرفت میں لیتے کنپٹی پر گن رکھ دی۔

میرا کو تیزی سے مراق نے بھاگ کر سنبھال لیا تھا ورنہ وہ بری طرح گر جاتی
مراق نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا مگر اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا سامنے کا منظر دیکھ کر۔۔

یہ سب اتنی جلدی میں ہوا تھا کہ عرش کو اپنا بچاؤ کا موقع ہی نہ ملا۔

"یو۔۔۔ آرمائن؟" اسکے کان کے قریب اسکے کلون کو سانسوں میں اتارتے سڈ عجیب جنونی انداز سے بولی۔

عرش نے دانت پیسے۔

اس سے پہلے کوئی عمل ہوتا کسی نے سختی سے سڈ کا ہاتھ پکڑا۔

مراق مسکرا دیا جبکہ سڈ کو ایسے لگا جیسے کسی نے اسکا ہاتھ توڑ دیا



عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"زیب کے جانے کے بعد۔۔ ہم سب چپ سے ہو گئے تھے۔ مجھے تو ویسے ہی چپ تھی تم اس سے بے خبر نہیں جو میں نے اپنے بھائی کو اندھیرے میں رکھ کر بالاج چودھری کیلئے جو کیا۔۔ تم بے خبر تو نہیں" وہ بولتے ہوئے سر جھکا گئیں آج بھی اس تلخ حقیقت کو سوچ کر وہ شرمندہ ہو جاتی تھیں۔

فلک نے انکے ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا۔ نساء اسکے مان پر ہلکا سا مسکرا دی۔

"عبیر کو شرم یہ تھی کہ اسکے بھائی نے یہ گل کھلایا اور عاصمہ بھابھی المیر بھائی کی وجہ سے بول ہی ناسکیں۔ اسی خاموشی میں خاندان والوں نے حماد اور عرش کا جینا حرام کر دیا تھا وہ خاموشی سے کہیں چلے گئے تھے ہمیں بنا بتائے" وہ اسے دیکھتے بتا رہی تھیں۔

"لیکن چاچی۔۔ زیب آنٹی اور ظہیر چاچو گئے کہاں؟" فلک نے پوچھا۔

"وہ ہمارے گھر ہی آئے تھے المیر بھائی نے ہی انہیں رکھا تھا۔ عبیر نے بہت واویلا مچایا تھا کیونکہ ہم دونوں جانتے تھے کہ حماد بھائی زیب کیلئے کتنے گہرے جذبات رکھتے ہیں۔۔۔ خیر المیر بھائی کی وجہ سے سب کو چپ ہونا پڑا مگر عبیر ناہوے وہ کسی صورت اپنے دوست کو تباہ کرنے والے کے ساتھ رہنے والے نہیں تھے۔ انہوں نے صاف کہا کہ جب تک ظہیر بھائی ہیں وہ یہاں نہیں رہیں گے۔ المیر بھائی بہت حساس ہیں اپنے بھائیوں کو لے کر۔۔ اور اس وقت بھی انہیں بہت تکلیف ہوئی تھی میرے اور عبیر کے جانے پر۔۔ میرے لیے تو خیر نہیں کیونکہ میں حماد کی بہن تھی اس لیے انہیں آج بھی کھٹکتی ہوں۔۔۔ اب عادت ہے" وہ گہرا سانس لے کر زرار کی۔

فلک نے سر جھٹکا اسے اب نفرت تو نہیں خیر بس دل میں اپنے باپ کیلئے دھند ضرور آگئی تھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"پھر ! "فلک نے آگے جاننا چاہا۔

"ظہیر بھائی بنانکاح کے لائے تھے انہوں نے المیر بھائی سے کہا تھا کہ وہ دھوم دھام سے سب ارنیج کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ ہم لوگ تب گھر سے جانے کی تیاری کر رہی تھی جب زیب پریشان سی میرے پاس آئی۔۔ میرا دل تو کیا کہ اس کی ایک ناسنوں مگر جو بات اس نے زبردستی مجھے بٹھا کر سنائی میں اپنی جگہ سے ہلنا سکی۔۔ اس اپنے اندر 43 دنوں سے تبدیلی محسوس ہو رہی تھی مگر اسے کچھ بھی کنفرم نہیں تھا۔ اپنے وہم کو دور کرنے کیلئے وہ ڈاکٹر کے پاس گئی تھی جہاں اسے بتایا گیا کہ وہ 2 ویک پر گنینٹ ہے۔۔ اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے کیونکہ اسکا نکاح حماد سے ٹوٹا ہی نہیں تھا۔۔ لیکن اس کی آنکھوں میں پیسے کی ظہیر بھائی کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔ اور وہ میرے پاس آئی تھی کہ وہ یہ بچہ نہیں چاہتی "نساء بہت دکھ سے بتا رہی تھی کہ رک گئی۔

"پھر۔۔۔ کیا ہوا؟" فلک کی تو اس بات پر آواز ہی حلق میں اٹک گئی تھی کتنی سفاک تھیں زیب۔

"میں نے اسے ایسے کرنے نہیں دیا تھا اسے یہ کہا تھا کہ اگر تم سے نہیں سنبھالا جاسکتا تو جب اسکی پیدائش ہو تو یہ بے بی مجھے دے دینا میں اپنے بھائی کی نشانی کی حفاظت کروں گی حماد بھائی تو پہلے ہی چلے گئے تھے میرا گڈا عرش وہ بھی نہیں تھا نا ہی میری پری میرا۔۔۔۔۔ میرے پاس میرے بھائی کی کوئی نشانی نہیں تھی اور میرے لیے موت سے بدتر تھا کہ زیب اس بچے کو میرے بھائی کی نشانی کو گرا دیتی۔ اسے جیسے تیسے کر کے میں نے منالیا تھا۔۔ ظہیر بھائی کو جب علم ہوا تو وہ وارن کرتے کینیڈا چلے گئے انہوں نے صاف کہا تھا کہ یا بورشن کروا کر دوبارہ سے طلاق لویا پھر بچہ پیدا کر کے حماد کو دے کر اس سے طلاق لے کر میرے پاس آنا اگر آنا ہے تو۔۔۔۔۔ زیب کو صرف پیسہ نظر آ

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

رہا تھا۔ میرے زور پر وہ بے بی کے ابارشن نہیں کر سکی۔ انہیں دنوں مجھے بھی اللہ نے خوشخبری سے نوازا تھا

زیب اور میں ایک ساتھ سروائیو کر رہے تھے یہ سچ ہے کہ میں نے اس کے ساتھ اپنا رویہ بالکل سفاک رکھا کیونکہ اس نے میرے بھائی کو تکلیف دی تھی مگر مجھے صرف اسکے پیٹ میں پلنے والی جان سے غرض تھا۔۔۔

جیسے تیسے کر کے ہمارے 8 مہینے گزرے۔ منتحلی چیک کے لیے ہم دونو ہی ڈاکٹر کے پاس گئے تھے واپسی پر ہمارا ایک ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوا کیونکہ اچانک بریکیں گاڑی کی فیل ہو گئیں تھیں۔ زیب میرے دائیں جانب تھی وہ اتفاق سے کسی بھی نقصان پہنچانے والی چیز سے محفوظ رہی اسکی سائیڈ کا دروازہ کھل گیا تھا جس سے وہ لڑھک کر باہر گری تھی اسے خراشیں آئی تھیں مگر میری سیٹ بیلٹ ہونے کی وجہ سے میں نکلنا سکی اور گاڑی الٹنے سے شیشے ٹوٹ گئے اور وہ شیشے میرے جسم میں کھب گئے تھے۔۔۔ پیٹ میں ٹانگوں میں۔۔۔ اس کے بعد مجھے ہوش نہیں تھا کہ کیسے ہم ہو اسپتال پہنچے۔۔۔ لیکن جب ہوش آیا تو خود میں بہت کچھ بدلہ پایا۔۔۔ میرے جسم میں کسی بھی وجود کا احساس نہیں تھا۔۔۔ تبھی ڈاکٹر اور عبیر کے بتانے ہر مجھے پتہ چلا کہ میرے ٹونز تھے۔۔۔ "نساء اپنے حلق میں ابھرنے والی بار بار آنسوؤں کی گلی کو اندر کر رہی تھی مگر یہاں اس کی بس ہو گئی وہ اپنے آپ پر قابو نہ کر سکی اور سر نیچے کیے رو دیا۔

فلک کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا اسکی پیاری چاچی نے اتنی تکلیف سہی۔

"ج۔۔۔ چاچی؟" اس نے گلہ تر کرتے نم آنکھوں سے نساء کے ہاتھوں پر دباؤ ڈالا۔۔۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"مجھے۔۔۔ معلوم ہوا۔۔۔ کہ۔۔۔ میرے دونوں بیٹے تھے۔۔۔ جن میں سے۔۔۔ ایک کی موقع پر موت ہو گئی تھی۔۔۔ اور دوسرا۔۔۔ وہ او بزر ویشن میں۔۔۔ رکھا گیا تھا۔۔۔ صرف 24 گھنٹے کیلئے۔۔۔ میری ننھی جانیں تو نقصان میں آئیں ساتھ۔۔۔ میں مجھے ساری عمر کیلئے۔۔۔ گھاؤ دے گئیں۔۔۔ میرے لیے سب سے بڑا صدمہ تھا۔۔۔ کہ میں کبھی دوبارہ سے ایکسپیکٹ نہیں کر سکوں گی۔ مجھے عبیر نے حوصلہ دیا۔۔۔ وہ تو باپ کے رتبے پر آرہے تھے انکی حالت مجھ سے کم نہ تھی۔۔۔ مگر میرے لیے وہ سنجل گئے۔۔۔ ہر بار کی طرح ان کے لیے بس میں ضروری تھی۔۔۔

اتفاق سے زیب بچ گئی۔۔۔ اسکا بے بی صحت مند تھا اسکی بیٹی ہوئی تھی۔۔۔ بلکل زیب جیسی تھی نین نقش سب اس پر۔۔۔ مگر زیب تو جیسے اسی پل کے انتظار میں تھی۔۔۔ ایک نظر اسے دیکھا بھی نہیں۔۔۔ اور سخت دل ہو گئی۔۔۔ عبیر نے جب لاوارثوں کی طرح بچی کو پایا تو۔۔۔ اسے میری جھولی میں ڈال دیا۔۔۔ زیب نے فوراً طلاق کے پیپرز دوبارہ بنوائے اور اس بنا پر پیپرز واپس حماد کو بھیجے کہ کینیڈا کی شہریت کیلئے ریکیمینڈ ہے۔۔۔ ہم نہیں جانتے تھے حماد کہاں ہے۔۔۔ مگر زیب اور ظہیر کا آپس میں رابطہ تھا اور ظہیر بھائی کی بدولت ہی حماد تک وہ پیپرز پہنچے تھے۔۔۔ ہمیں بے خبر رکھا گیا تھا سب سے۔۔۔

اللہ نے میری سنی تھی۔۔۔ میرا بیٹا زندگی کی ڈور تھام گیا تھا" اس آخری بات پر نساء نم آنکھوں سے گہرا مسکرائی تھی

"شانیر؟" فلک بھی برستی آنکھوں سے مسکرا کر بولی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

نساء نے اسے دیکھ کر مسکرا کر سر ہلایا

"ہمیں تو تب زیب کے بارے میں علم ہوا جب وہ پاکستان سے جا رہی تھی۔ اس دن عبیر کو حد سے زیادہ ظہیر بھائی سے نفرت ہو گئی تھی اور زیب کا تو نام سننا انہیں قبول نہ تھا۔ زیب کی بیٹی اس لیے انہوں نے اپنائی کہ انہیں بھی اپنے دوست کی نشانی بہت عزیز تھی۔۔۔ ہم نے مل کر اس کا نام دانیل عبیر رکھا۔۔۔ ہم نے بہت ڈھونڈا حماد بھائی کو۔۔۔ مگر نہیں ملے۔۔۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ ہماری پہنچ سے پہلے ہی جگہ بدل لیتے ہیں یا اس دنیا میں ہی نہیں۔۔۔ گزرتے سالوں میں بہت کچھ بدلہ۔۔۔ اور ان سالوں میں سب بچے ہی بڑے ہو گئے۔۔۔ ہم نے تھک ہار کر حماد بھائی کو ڈھونڈنا چھوڑ دیا۔۔۔ شان کو ترک کر بھیج دیا۔۔۔ تم وجہی اور دانیل ساتھ رہے۔۔۔ دانیل اس سب سے ناواقف ہے کیونکہ وہ ہماری بیٹی تھی ہمیں اسے پرانی زندگی سے آگاہ نہیں کرنا تھا۔۔۔ اور شاید اب بھی ناکریں میں نہیں چاہتی کہ اس پر برا اثر پڑے" نساء خاموش ہو گئی سرجھکا لیا سب کچھ تو کھول کر رکھ دیا تھا۔

کتنی دیر وہ دونوں خاموش رہیں

"چاچی۔۔۔ شان کب آئے گیا۔ 5 سال ہو گئے ہیں اسکی سٹڈیز ہی ختم نہیں ہو رہی بس کریں انکی شادی تک آپ لوگوں نے وجہی بھائی کے ساتھ فکس کر دی ہے" فلک شانیر کے ذکر پر افسردہ ہوتی بولی وقت وہ اپنی چاچی کو تھوڑا ریلیکس کرنا چاہتی تھی

"ہاں کی یہ بات کہہ رہا تھا کہ اگلے ہفتے اسکا کنووکیشن ہے وہ ہو جائے تو اگلے دن ہی فلائٹ ہے" نساء بھی اپنے بیٹے کی ذکر پر اداس سی بولیں۔ پانچ سال اسے گئے ہوئے ہو گئے تھے اور اسے آنے کا موقع نامل سکا۔۔۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"چاچی۔۔ اس دن کے بعد سے آپ حماد انکل سے کیوں نہیں ملیں؟ اب تو مل سکتے ہیں" فلک نے دماغ میں اٹھنے والے خیال کے تحت پوچھا

"ہم۔۔ مشکل ہے۔۔ حماد لالہ نے خود منع کیا تھا کہ ان سے فلحال نا ملیں۔۔ عرش کاری ایکشن تم جانتی ہو۔۔ وہ بہت خائف ہے سلطانز سے۔۔ المیر بھائی سے سخت نفرت ہے اسے۔۔ اس نے بچہ سے سب سہا ہے وہ اتنی جلدی معاف نہیں کرے گا" نساء نے گہری سانس لے کر کہا۔ آج وہ کافی ہلکی پھلکی ہو گئی تھیں ماضی آج کھلا ضرور تھا مگر انہیں سکون میں لے آیا تھا۔

"ہمم۔۔ بٹ چاچی۔۔ عرش۔۔ اتنا بھی برا نہیں۔۔ جس سے سب ڈر رہے ہیں" فلک سر نیچے کیے منمنا کر بولی۔

"اچھا۔۔۔ کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے ساتھ پلی بڑھی ہو بہت جانتی ہو۔۔ تم نہیں جانتی بے انتہا غصے کا تیزی " نساء نے اسے تیکھی آنکھوں سے کہا۔

"پلی بڑھی نا سہی۔۔ وقت تو گزارا ہے نا۔۔۔ اور یہ بات تو سچ ہی ہے غصے کا بہت تیز ہے" فلک کی آنکھوں میں سب پل گھوم گئے جب جب وہ غصے میں آیا تھا۔

"میری چندا۔۔ اتنا کیسے جان گی۔" نساء نے اسکا کان پکڑ کر مڑوڑا کہ فلک اپنی چوری پکڑی جانے پر کان چھڑواتے قہقہہ لگا گی۔

"میرا گڈا تمہیں پسند کرتا ہے یا صرف تم خودی۔۔" نساء نے اداس مسکان سے پوچھا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"آپ کا گڈ اسپندنا کرتا تو فلک کبھی اسکی طرف کبھی ناجاتی۔۔۔ چاچو جلد بتائیں گے آپ کو" وہ کھلکھلا کر ہنستی نساء

کا گال چوم کر باہر کو بھاگی

اسے انتہائی شرم آرہی تھی

نساء نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ اسکی محبت کو اسکا مقدر بننے کی دعادی

انہیں دکھ نہیں تھا کہ آج بالاج چودھری انکے مقدر میں نہیں کیونکہ عمیر سے جو محبت انہیں ہوئی تھی اس کے

سامنے بالاج تو کچھ نہیں نا کبھی ہو سکتا تھا



"اوکے میں آجاؤں گی کب نکلنا یہ پاکستان کیلئے؟" وہ چور نظروں سے واشروم کو دیکھتی سرگوشی میں فون پر بولی۔

"او۔۔ اوکے۔۔ بائے۔۔۔ وہ آ۔۔۔ رہا۔۔۔ ہے" واشروم کے کلک پر اسنے جلدی سے فون بند کر کے سائیڈ ٹیبل

پر رکھا اور خود کو کمپوز کرتی ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئی۔

وہ اس وقت بلیک نائٹی میں بیٹھی تھی جو کہ مشکل سے تھائز تک رہی تھی اور اسکا شروع ہو ہی سینے سے رہا تھا وہ نام

کے کپڑے پہنے بیٹھی تھی یہ اسکی ذاتی پسند نہیں یہ روپ تو اسکے شوہر کا چنا گیا تھا۔ جو اسے اس حال میں دیکھنا چاہتا تھا

خود کو اس حال میں دیکھتے اسکی نظر اپنے سینے اور تھائز پر گئی۔

کی آنسو اسکی آنکھوں سے نکلنے کو بیتاب تھے

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

اسے بھولتا نہیں تھا وہ وقت جب وہ ظہیر کے ساتھ کینیڈا آئی تھی تو ظہیر نے اسکی فکر پر کتنی باتیں کی تھی اس سے نکاح نہیں کیا تھا بلکہ اسکی فکر ہوٹ آئیڈیل دیکھنے کیلئے اسکے سینے تھا نر اور چہرے کی سرجری کروائی تھی وہ کتنا روی تھی ظہیر کے اس عمل پر اور اس روپ میں ظہیر کو دیکھ کر وہ بری طرح ڈر گئی تھی جو عجیب حسن پرست تھا

اسے نہیں بھولتا تھا کہ اسے کتنی شدت سے پچھتاوا ہوا تھا حماد کو چھوڑنے کا اسے نہیں بھولتا تھا کہ کیسے اس سرجری کے بعد ظہیر نے کس کس طرح سے نوچ ڈالا تھا اسکی نظر میں یہ اسکی محبت دکھانے کا انداز تھا مگر اسے کتنی ازیت ملتی تھی جب جب وہ وہ اسکے قریب آتا اسے وحشیوں کی طرح استعمال کرتا اس وقت اسے حماد کی محبت یاد آتی جو اسے پھول کی طرح شہزادی کی طرح رکھتا اسکی ہر ادا کو پاگلوں کی طرح پیار کرتا ہر اس چیز کا خیال کرتا جو زیب کو تکلیف دے اور اسنے اسکی محبت کو کتنا ٹپا دیا اسے بہت جلد احساس ہو گیا تھا کہ جب محبت کرنے والوں کی ناقدری کی جائے تو زمانہ ایسو کو بری طرح روند کر رکھ دیتا ہے۔

وہ گزرے پلوں کو سچتی بے بسی دکھ پچھتاوے سے گہری سانس بھیر گئی۔ اسے گھن آرہی تھی خود سے جو عمر کے کس حصے میں تھی اور اسکا پہناوا کیا تھا

وہ ہوش میں تب آئی جب بری طرح سے ظہیر نے اسکے سینے پر دباؤ دے کر بیڈ پر دھکا دیا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

زیب درد سے چیختی بیڈ پر گری۔

ظہیر نے بوتل منہ سے لگا کر گٹاٹ پی لی

زیب نے خوف سے اسے دیکھا

گزری وحشتناک راتوں دنوں کی اذیتیں ایک فلم کی طرح اسکی آنکھوں میں گھوم گئی۔ اب چاہے وہ بوڑھی ہونے کے در پر تھی مگر اسکی بار بار باڈی کی سرجری پر وہ بے حد حسین تھی

اسے خوف آرہا تھا ظہیر سے جو تو انا تھا جم جانے وال چوڑی جسامت کا کامیاب بزنس مین بڑھتی عمر میں وہ اور بھی عیش پسند ہو گیا تھا

۔ اور جس کا ڈر تھا وہی ہوا

کمرے میں اسکی وحشی پکڑ پر زیب کی ہچکیاں گونجی اور جلد ہی اذیتوں کے اس تسلسل نے اسکی حلق سے آواز سلب کر لی

اور جسم بے جان

اگر کچھ تھا تو وہ ظہیر اور اسکے قبضے میں استعمال ہوتا زیب کا وجود جسے وہ اپنے دانتوں سے کاٹ کر سکون حاصل کر رہا

READERS CHOICE

کیا خدا ایسو کو دیکھتا نہیں ؟؟؟؟؟؟؟

دیکھتا ہے۔۔۔ مگر وہ ظلم کرنے والوں کی رسی دراز رکھتا ہے

Page 578 of 655

اور پھر صحیح وقت پر ایسا کھینچتا ہے کہ کچھ باقی نہیں رہتا۔



"کھائیں گے؟" اپنے ہونٹوں کے درمیان چاکلیٹ رکھ کر پوچھا

سورج نے شرٹ کے بٹن بند کرتے شیشے سے اسے دیکھا جو ریلیکسنگ چیئر پر جھولتی چاکلیٹ منہ میں دبائے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"یہ تم لڑکیاں کیا کھاتی رہتی ہو کیا زائقہ ہوتا ہے ان میں؟" وہ شیشے سے ہی سوال کر رہا تھا اسکے نزدیک لڑکیاں پاگل ہوتی ہیں جو چاکلیٹ کھاتی ہیں

"آپ میری چاکلیٹ کی توہین نہیں کر سکتے" وہ انگلی دکھا کر بولی۔

سورج نے پلٹ کر آبرو اچکائیں کہ اچھا مجھے انگلی

"ہم لڑکیوں کا پہلا عشق ہی یہ ہے ! " بڑے جوشیلے انداز میں کہتی اسکے سامنے آئی۔

اور دوسرا ٹکڑا توڑا

"کھا کر بتائیں" سورج کی طرف کرتے مزے سے بولی۔

سورج نے پہلے اسے دیکھا ہر چاکلیٹ کو۔

پھر اسکے ہاتھ سے لے کر اسکے ہونٹوں میں دی

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

اشمال نے منہ بنا کر دیکھا کہ کھائی ہی نہیں

اسکے سوال سے پہلے ہی جھک کر اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا وہ چاکلیٹ ان دونوں کے زور میں ٹوٹ کر بکھر سی گئی۔

وہ مدہوش سا اسکے چاکلیٹ سے بھرے ہونٹوں سے انصاف کر رہا تھا جبکہ اشمال کی سانسیں اکھڑ چکی تھیں۔ اس نے تیزی سے سورج کی شرٹ کو مٹھی میں دبوچ لیا۔

اسے کیا علم تھا وہ ایسے کھایے گا۔ اتنا شریف سمجھا تھا اسے مگر دن بدن وہ اسے بتا رہا تھا کہ سورج آخر کس حد تک اشمال کو چاہ سکتا ہے۔

اس کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارے تو وہ ہوش میں آتا پیچھے ہوا گہرے گہرے سانس لیتی اسکے سینے سے سر ٹکا گئی۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تم لڑکیوں کے سانس کیوں اتنے جلدی پھول جاتے حد ہے بندہ اپنی مرضی سے دیر تک پیار بھی نہیں کر سکتا"۔ اسکی کمر سہلاتے شرارت آنکھوں میں لیے کہا۔

"بے۔۔ شرم۔۔ ناہو۔۔ تو۔۔ سانس لینے کا موقع دیں گے تو۔۔ سانسیں لمبی چلیں گی نا" اپنی طرف سے سورج کی عقل پر ماتم کیا گیا مگر جب احساس ہوا تو شرم سے دوبارہ اسکے سینے میں منہ دے دیا۔

سورج کا فلک شگاف قہقہہ لگا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کہتا فون رنگ ہوا۔

Page 580 of 655

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سورج مسکرا کر اس سے دور ہوا اور فون اٹھایا اور آگے سے اسے زارون چودھری کی خبر سنائی گئی

سورج کو فوراً سے بالاج کا خیال آیا یقیناً اس وقت اس کا ساتھ ہی ضروری تھا

وہ اشمال کو مختصر بتاتا فوراً بالاج کی طرف نکلا۔



وہ مرے مرے قدموں سے کمرے میں آئی

جو وہ اپنے کانوں سے سن کر آئی تھی اس کی روح فنا کرنے کیلئے کافی تھا۔

اس پر کیا بتی یہ جان کر کہ وہ تو نساء اور عبیر کی بیٹی ہی نہیں بلکہ وہ تو۔۔۔ کسی اور کی بیٹی ہے۔

ساری زندگی جنہیں اپنا کہا اپنے والدین سمجھا وہ تو اسکے والدین نہیں تھے۔ جسے بڑے مان سے بھائی کہتی تھی وہ تو اس کا سگا بھائی نا تھا

اپنے سناٹوں کے ضد میں آتے دماغ کو سنبھالتے وہ بیڈ کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئے۔

مٹھیوں میں بالوں کو جکڑ لیا تھا

ساری زندگی کی خوشیاں لمحات فلم کی طرح ریو اینڈ ہو چکی تھیں۔

اس کی آنکھیں ساکت تھیں یسرخیاں گھل رہی تھیں

اسے حیرت تھا تھی کہ وہ روکیوں نہیں رہی اسے اتنا بڑا جھٹکا لگا ہے پھر اس سے کچھ ہو کیوں نہیں رہا۔

"م۔۔۔ میں۔۔۔ آ۔۔۔ آپ کی بیٹی ہوں ب۔۔۔ بابا" وہ عبیر کے مسکراتے چہرے کے تصور کو سوچتے بولی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"میں۔۔۔ آ۔۔۔ اپکی پر چھائی۔۔۔ ماما" اب نساء کی مسکان اسکی آنکھوں میں آئی۔

"م۔۔۔ میں۔۔۔ مان۔۔۔ غرور ہوں۔۔۔ آ۔۔۔ آپ کا۔۔۔ شانیر بھائی" وہ شانیر کے پانچ سالہ پہلے کی باتوں کو سوچتے بولی۔

اسکا سر بے حد درد ہونا شروع ہو چکا تھا

حواس ضائل ہو رہے تھے

اسکا جسم جھٹکے کھا رہا تھا

وہ تو اپنی ماما سے بات کرنے کی تھی ایسے ہی مگر اسے کیا علم تھا کہ وہ یہ سب سنے گی کتنے سکون سے فلک کو بتا رہی تھیں۔

اور اس میں ہمت ہی ناہوی کہ وہ اندر جا کر پوچھ سکے اسکے جسم سے جان یہ انکشاف سن کر ہی نکل گی تھی اور کس طرح وہ اپنے کمرے تک پہنچی تھی وہ جانتی تھی

اسے عرش کی ساکت جاںچتی آنکھیں یاد آئیں کہ جب جب عرش سامنے آیا تھا اسے بہت غور سے دیکھتا تھا تو کیا؟ عرش بھی جانتا تھا؟ اسکا سر بری طرح گھوم گیا۔

اسے حماد کا چہرہ یاد آرہا تھا جب وہ گھر آئے تھے تو کتنی دیر چہرہ کھوجتے رہے تھے جیسے جاننا چاہ رہے ہوں کہ کس سے شکل ملتی ہے۔

"ایک وقت آئے گا میں تمہیں سب بتاؤں گا" یادوں کے کسی حصے میں وجہی کی بات گونجی۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ ایک دم ساکت ہو گئی یعنی وجہی لاعلم نہیں تھا

"اب کوئی گڑے مردے ناکھیرے" اہنی ماں کی سد آواز کانوں میں گونجی
"میری زندگی کو تو کھلونہ بنا دیا۔۔۔ سب کھیل رہے ہیں۔۔۔" وہ سر میں اٹھتی ٹیس سے اپنے حواس کھو گئی۔
اور وہی زمین پر گر گئی

کی منٹس بعد جب فلک ویسے ہی دانیں کے کمرے میں آئی تو اسے ایسے زمین پر گرے دیکھ کر پریشانی سے اسکی
طرف بڑھی

اسکی خود کی سانسیں پھول گئیں جب اسکے گرم تپتے جسم کے ساتھ نبض کو سست چلتے پایا
وہ تقریباً بھاگتے ہوئے نساء کی طرف گئی۔ تاکہ بروقت کچھ کر سکیں۔



"ہاؤڈیو ! "سڈکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا گیا

اس آواز کو عرش نا پہچانے یہ کیسے ہو سکتا تھا

اسکے لب مسکرائے اسے نہیں علم تھا کہ بچپن کی طرح اب بھی وہ اسے محفوظ کرنے کیلئے پاس ہو گا وہ کیسے بھول سکتا
تھا کہ یہ شخص عرش کو کیا حیثیت دیتا ہے۔

اور کون؟... "وجہی المیر سلطان"

مراق کے لب مسکرا اٹھے تھے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

اس نے جھٹکے سے سڈکا ہاتھ مڑو دیا جس سے وہ درد سے بلبلا اٹھی اسکی چیخ پورے خانزادہ ولایت میں گونجی
سڈکو تو یقین ہو گیا تھا کہ اسکے سامنے کھڑے مرد نے اسکا ہاتھ توڑ دیا ہے۔
اسکی گرفت سے نکتے ہی عرش دور ہوا۔

وجہی نے کھینچ کر ایک تھپڑ اسے مارا وہ ایسا نہیں تھا کہ ایک عورت پر ہاتھ اٹھاتا مگر جو صورت حال تھی وہ غصہ کنٹرول
نا کر سکا۔

وہ تو عرش سے ملنے آیا تھا اپنی ساری غلط فہمیاں دور کرنے مگر سامنے کا منظر اسے ہلا کے رکھ گیا تھا۔
پہلے میراں کو کیسے اپنے شکنجے میں لیا تھا اور پھر عرش پر گن رکھ لی یہاں وجہی المیر کی بس ہو گئی۔ اسکے عرش اسکے جگر
پر کوئی گن رکھ لے؟ اتنی ہمت؟ بس وہ اس تک پہنچ چکا تھا
"م۔۔۔ مراق۔۔۔ با۔۔۔ با" میراں خوفزدہ ہو گئی تھی تبھی مراق کے سینے سے سراٹھا کر ہکلا کر کہا۔
مراق نے پیار سے اسکا ماتھا چوما اور اسے بانہوں میں اٹھالیا وہ بھی بھی بخار میں جل رہی تھی اور جو ہوا وہ اسکے حواس
ضائل کرنے کیلئے کافی تھا۔

اسے اب فکر نہیں تھی کہ عرش کو کچھ ہو سکتا ہے کیونکہ اس وقت وجہی موجود تھا

وہ بڑے ریلیکس سے انداز میں اسے لیے کمرے میں آ گیا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی عرش پر گن تاننے کی؟؟" وہ اسکا منہ دبوچ کر بولا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ ہاتھ پکڑے زمین پر گری ہوئی تھی اور وجہی اپنی سخت انگلیوں سے اسکا منہ دوچے اسکے پاس جھکا تھا اسے نہیں معلوم تھا یہ بلا کیا ہے کون ہے اسے بس اپنا یاد کھائی دے تھا

عرش تو سینے پر بازو باندھ کر بڑے ریلیکس انداز میں سب دیکھ رہا تھا۔

"ی۔۔۔ یو۔۔۔ ای۔۔۔ ایڈیٹ۔۔۔ میرا۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ توڑ۔۔۔ دیا۔۔۔ آہ" وہ اپنا منہ چھڑواتی درد سے بولی اسے بے حد غصہ آ رہا تھا وجہی پر جس نے سارا کا خراب دیا۔

"مسٹر۔۔۔ لیوہر" ابھی وہ اسے مزید تکلیف دیتا کسی مردانہ آواز پر چونک کر سامنے دیکھا عرش نے بھی گردن موڑ کر داخلی دروازے کی طرف دیکھا

جہاں ڈی ایس پی اپنی ٹیم کے ساتھ کھڑا تھا۔

وجہی اٹھ کر عرش کے ساتھ کھڑا ہو گیا جو بات ہوئی تھی وہ معلوم ہو جانی تھی

"سب خیریت سر؟" عرش نے پوچھا

۔ "ہم اسے کافی وقت سے ڈھونڈ رہے ہیں مگر ہر بار یہ کسی نا کسی طرح ر فو چکر ہو جاتی ہے۔۔۔ اس کے سر 3 قتل کے الزام ہیں۔ ایک لڑکے ڈیک کا جس پر بری طرح سے کٹس لگا کر تشدد کیا گیا تھا اور دوسری اسکی اپنی دوست فیزی اور تیسری زگیم جو کالا جادو کرتی تھی اسکے ٹھکانے کا علم تب ہو جا جب اس نے اس عورت کو بھی گولی مار کر ختم کر دیا۔۔۔ ہماری ٹیم نے بلا آخر اسے آپ کے گھر میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔۔۔ ہم انہیں ارسٹ کرنے آئیں ہیں" وہ بڑے سکون سے تفصیل بتا رہا تھا ساتھ ہی لیڈی پولیس کو اشارہ کیا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

2 خواتین تیزی سے اس تک گی۔

"لیومی۔۔ ہو آریو۔۔ تم جانتے نہیں مجھے۔۔ میں سڈ ہوں۔۔ تم سب کا برا حشر کر دوں گی۔ تم لوگ پاگل ہو گئے ہو۔۔ چھوڑو مجھے۔۔ چھوڑو" وہ ہاتھ کی تکلیف سے کچھ ناکرتے ہوئے چیخ رہی تھی ان لیڈیز نے سختی سے اسکے ہاتھ پکڑے اور ہتھکڑی لگادی۔ ہتھکڑی لگانے سے درد کی شدید لہر اسکے جسم میں اٹھی اسکا ہاتھ جو زخمی تھا

اسکی چیخ و پکار کو کسی خاطر میں نالا یا گیا اور پولیس موبائل میں پٹخ دیا "شکریہ سر" عرش اور وجہی نے ہاتھ ملایا۔

"اب ہم چلتے ہیں اچھی بات یہ کہ ہم وقت پر آگئے ورنہ کئی بڑا نقصان ہو سکتا تھا" وہ بھی مصاحفہ کرتا باہر چلا گیا۔ جاتے ہی عرش نے چہرے پر سنجیدگی لا کر وجہی کو گھورا۔ وجہی اسکی سنجیدہ نظر خود پر پا کر سٹپٹا گیا۔ "کیا کرنے آیا ہے یہاں ! " عرش نے غصے سے کہا۔

وجہی نے اسے دیکھا جو سخت تیوروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

پھر تیزی سے اس تک پہنچ کر سینے سے لگایا

عرش تو ایک دم بوکھلا گیا کہ اسے کیا ہو گیا وہ اس سے کم سے کم اتنے شدید ری ایکشن کی امید نہیں کر پایا "سوری یار۔۔ اس دن کیلیے۔۔ میرا فیصلہ غلط تھا۔۔ سوری" وہ عرش کو زور سے سینے میں بھینچے بولا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش نے تیزی سے اسے خود سے الگ کیا اور بنا دیر کیے اسکے پیٹ میں مکارا

وجہ فوراً جھک گیا۔ مکارا کافی زور کا تھا۔

"میری ایک بہن تیرے پاس تھی اس سے جی نہیں بھرا تیرا ہاں کیس۔۔۔ کیسے بولا؟" وہ سخت آواز میں اسکا گریبان پکڑ کر دھاڑا۔

"ہاں خبردار دانیل کا مقابلہ کسی سے کیا۔۔۔ جان ہے وہ وجہ کی سمجھے ! " وہ بھی عرش کے منہ پر مکارا کرتا بولا اسے غصہ تھا کہ اتنے سالوں بعد ملا بھی تو اسکی بہن کی گردن پر چھڑی رکھ دی ! اور اب دانیل کے طعنے مار رہا ہے "تو تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے تجھے علم نہیں تھا کہ دانیل میری بہن ہے" وہ اپنے ہونٹ کو صاف کرتا بولا "جس طرح تیرے جاسوس نے تجھے ایک ہفتہ پہلے بتایا کہ دانیل تیری بہن ہے ویسے ہی مجھے دو دن پہلے علم ہوا کہ وہ تیری بہن ہے" وجہ کی آواز بھی اسی کی ٹون میں تھی۔

"پھر بھی۔۔۔۔ تو کچھ سنے گا مجھ سے۔۔۔" عرش اسکی درگت بنانے کیلئے تیزی سے آگے بڑھا

مگر وجہ نے اسکے بازو پکڑ کر روک دیے

عرش نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"فلک سے محبت کرتا ہے؟" بنا لچک دیا پوچھا

عرش نے جھٹکے سے بازو چھڑوائے۔

"تجھے شک ہے کوئی؟" وہی سرد لہجہ

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"کب آرہا ہے رشتہ لے کر؟" وجہی نے سینے پر بازو باندھ کر پوچھا۔

"خیریت بر خوردار ! "اس سے پہلے عرش جواب دیتا حماد خانزادہ کی آواز لاؤنج میں گونجی

دونوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا جہاں حماد اپنی پوری وجاہت کے ساتھ وجہی کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"حماد انکل ! "وجہی کی آنکھیں نم ہو گئیں ایک عرصے بعد وہ اپنے فیورٹ شخص سے مل رہا تھا اسے آج بھی ہمیشہ

کی طرح حماد ہینڈ سم اور پروقار لگا تھا

بے اختیار قدم حماد کی طرف ہو گئے

"میرے چیمپین" حماد نے مسکرا کر دائیاں بازو کھولا

وجہی تیزی سے انکے سینے سے لگا۔

عرش کی آنکھیں مسکرا اٹھیں وہ یہ لمحے کبھی گنونا نہیں چاہتا تھا جس میں ایسے سب دور دور ناہوں۔۔

"مسڈیو آلوٹ" وہ بھاری نم آواز سے بولا

"میرا چیمپ اتنا بڑا ہو گیا اقرہ ہینڈ سم بھی ! "حماد نے کندھے ہر تھپکی دیتے کہا تو وجہی ہنس کر الگ ہوا

"اور بد تمیز بھی" عرش نے بھرا س نکالی

"آپ دیکھ رہے کتنا بدل گیا ہے اسے نظر نہیں آرہا ہے کہ میں۔۔ یعنی وجہی ہوں۔۔ پھر بھی سڑیاں پھینک رہا ہے"

وجہی نے جل بھن کر حماد سے کہا۔

"اس کی شادی ہو گئی تو سدھر جائے گا" حماد نے قہقہہ لگا کر کہا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

سینک ۱

عرش فلک

عرش نے آنکھیں سکیریں

اور وجہی مسکرا دیا

"باہر پولیس آئی تھی ! کیوں؟" حماد اور وجہی صوفوں کی طرف بڑھے تو حماد نے پوچھا

حماد کے پوچھنے پر عرش نے ساری بات بتائی

حماد ساری گفتگو کے دوران اسے ہی غور سے دیکھ رہے تھے

"کیا بابا۔۔ کیوں دیکھ رہے؟" عرش سٹپٹا گیا تھا انکی دیکھنی سے۔

"وجہی ! " عرش کو دیکھتے وجہی کو مخاطب کیا۔

"جی انکل" وجہی نے فوراً جواب دیا

"تمہارے ڈیڈ گھر کب ہوتے ہیں ! " سنجیدگی سے پوچھا

عرش نے نا سمجھی سے دیکھا

"وہ۔۔۔ شام میں گھر ہوتے" وجہی نے بھی الجھ کر جواب دیا۔

"بھابھی کو بتا دینا شام کو حماد آئے گا" وجہی کو سرد آواز سے کہتے اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھے

"بابا" عرش بات کو سمجھتا فوراً سے کھڑا ہو کر بولا

حماد کے قدم رکے اور پلٹ کر اپنے بیٹے کو دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی تھی۔

"میرا غرور ہیں آپ۔۔۔ اور میں اپنے غرور کو کسی کیلئے بھی نہیں جھکا سکتا" عرش کی آنکھوں میں وار ننگ تھی۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تم۔۔۔ تیار رہنا۔۔۔ مجھے میرا بیٹا مسکراتا چاہیے۔۔۔ سمجھے ! " وہ زرا سی مسکان سے بولے اور پلٹ گئے۔ اور وجہی مجرم سے سر جھکائے کھڑا تھا وہ لاعلم نہیں تھا جو اسکے ڈیڈ نے حماد کے ساتھ کیا۔

" ملتے ہیں شام کو " عرش اسکے سامنے آتا شانے چوڑے کر کے بولا ابھی لڑجور ہے تھے بہنوں پر۔۔۔ اب اسکا فخر سے بتانا بنتا جو تھا کہ وہ اسکی بہن کو اہنا بنانے کی تیاری کر چکا ہے۔

" انتظار رہے گا " عرش کے سینے سے لگتا مسکرا کر بولا۔ عرش بھی مسکرا کر بولا

پھر وجہی چلا گیا۔

لیکن عرش کا دماغ اٹک گیا تھا کہ آج حماد اور المیر آمنے سامنے ہوں گے



"تمہاری اتنی ہمت کہ میرے سامنے آؤ اور میری بیٹی کا ہاتھ مانگو؟" المیر سلطان غصے سے بولے۔

حماد ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سپاٹ انداز سے المیر کے چہرے کو تک رہے تھے

عرش لب بھینچ چکا تھا اس کا بس چلتا تو اس سامنے بیٹھے شخص کی زبان کھینچ لیتا جو اسکے باپ سے کیسے بات کر رہا تھا

عاصمہ سلطان پریشان سی بیٹھی تھیں وہ کچھ نہیں جانتی تھی آخر اسکا اختتام کیا ہوگا۔

وجہی عرش کے ساتھ بیٹھا تھا اسکا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا وہ صرف اور صرف اپنی بہن کی بھلائی چاہتا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

فلک تو اس وقت دانیں کے کمرے میں تھی جس کے اس قدر تیز بخار کی کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی اب بھی ہوش سے بیگانہ تھی نیند کا انجیکشن اسے دیا گیا تھا تاکہ اس پر میڈیسن اثر کرے اور وہ سوچنے سے پرہیز کرے فلک کو بتایا گیا تھا کہ آج عرش اور حماد آئیں گے وہ الگ پریشانی میں مبتلا تھی کیونکہ وہ بھی ان رازداروں میں شامل ہو چکی تھی جو ماضی کے اوراق پڑھ چکی تھی۔ وہ بس پریشانی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اسے خوشی بھی تھی اور ٹینشن بھی نجانے کیا ہونا تھا اسکا فیصلہ۔

لب بار بار دعا کر رہے تھے۔

عبیر اور نساء بھی دوسرے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

نساء کی حالت بھی عاصمہ سلطان سے کم نہ تھی

جبکہ عبیر عرش کی طرح ہی جبرے بھینچے بیٹھا تھا اسکا بڑا بھائی تھا اور نہ وہ اسے اچھے سے بتا دیتا کہ حماد اسکا یار ہے اور اسکے یار کی طرف کوئی اونچی آواز سے بات کرے یہ برداشت سے باہر ہے۔

"المیر بھائی۔۔۔ میں نے۔۔۔ آپ سے آپ کی رائے نہیں مانگی۔۔۔ آپ کو بتایا ہے" حماد نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملاتے بڑے سکون سے کہا چہرہ ابھی بھی سپاٹ تھا

اپنے باپ کی سنجیدہ آواز پر عرش ریلیکس ہو گیا وہ جان گیا تھا کہ المیر سلطان سے اب نہیں ڈر سکتا بلکہ اب ٹکڑ لینے کو بھی تیار ہے۔

عبیر کا جبر آویسے ہی بھینچا ہوا تھا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"تم ہوتے کون ہو مجھے حکم دینے والے ! "المیر سلطان گرجدار آواز سے بولے انکے لیے یہ سراسر توہین تھی کہ حماد انکی دہلیز پر موجود ہے وہ غصے سے پاگل ہو رہے تھے

"آپ کو حکم نہیں دیا۔۔۔ آپ کو بتایا ہے کہ عرش اور فلک کی شادی ہوگی۔۔۔ میں صرف آپ کو بتانے آیا ہوں۔۔۔ حکم تو وہ تھا جو آپ شروع سے اپنے مفاد کیلئے ہر ایک کو دیتے آئیں ہیں "حماد نے سنجیدگی سے کہا اور ساتھ ہی گزرے وقت کی یاد بھی دلادی۔

المیر سلطان نے غصے سے دانت پیسے

"میری بیٹی کا میں رشتہ طے کر چکا ہوں۔۔۔ ایک ہفتے میں وجہی کے ساتھ فلک کی بھی شادی ہے۔۔۔ میں نے اپنے جیسوں میں شادی فکس کی ہے۔۔۔ زائم شاہ سے اسکے فادر دلا اور شاہ ایک گریٹ ملینتیر ہیں "المیر سلطان نے گردن اکڑا کر بتایا آخر کو کیسے قبول کرتے کہ حماد اتنا بن ٹھن کر سامنے بیٹھے۔

"اچھا۔۔۔ "حماد نے طنزیہ ہنستے کہا۔

دبیر نے سر جھٹکا اسے اس وقت سخت نفرت محسوس ہو رہی تھی المیر سلطان سے۔

نساء نے عبیر کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سکون دینا چاہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ عبیر اس وقت غصے میں آرہے ہیں۔

"ویسے۔۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا کہ صبح جس بندے کا اسسٹنٹ میری میٹنگ کیلئے پاگل پور ہا تھا وہ ایسا دوغلہ نکلے گا"

حماد نے استہزائیہ ہنستے کہا۔ لہجے میں صاف مزاق تھا۔

"کیا مطلب ! "المیر سلطان کو خطرے کی گھنٹی لگی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

المیر سلطان کی پریشان شکل دیکھ کر عرش نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ دبایا۔

وجہی نے اسے کہنی ماری۔۔ جو بھی تھا وہ اسکا باپ تھا۔ عرش نے چہرہ جھکا لیا لیکن کسی کو بھی علم ناہوا کہ وہ ہنس پڑا ہے۔

"مطلب یہ کہ۔۔۔۔۔ (آگے کو تھوڑا ہوے) حماد اینڈ سنز انڈسٹریز کے اونر کے بیٹے سے پاگلوں کی طرح آپ کا اسسٹنٹ ڈیل چاہ رہا تھا میٹنگ کیلئے منت کر رہا تھا ایک بار ملنے کیلئے کہ رہا تھا۔ اب حیرت ہے جب سامنے ہوں تو سلطان ٹیکسٹائلز کا اونر بلکل بدلہ ہوا ہے۔ یہ تو سراسر دو غلی شخصیت ہوئی" حماد بڑے طریقے سے المیر سلطان کے اوسان خطا کر چکا تھا۔

المیر کارنگ سفید ہو چکا تھا اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جس کے ساتھ میٹنگ اور پروجیکٹ کیلئے وہ کھپ رہا ہے وہ تو حماد ہے اور اسکا بیٹا۔ یعنی عرش کے علاوہ بھی اسکا بیٹا ہے مراق آفندی جسے اپنا بیٹا ہی کہتا ہے اس کے ساتھ اسسٹنٹ میٹنگ کی بات کرتا رہا ہے۔ وہ پریشان ہو گیا کہ یہاں تو بات بزنس کی آگئی کیونکہ حماد اینڈ سنز انڈسٹریز کا نام دنیا کے فینس ٹاپ 10 بزنس انڈسٹریز میں آتا تھا اور اس کمپنی سے پراجیکٹ سائن کروانا ایک بہت بڑا گولڈن چانس تھا کڑوڑوں کا فائدہ ہونا تھا۔

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ اتنا کیسے۔۔۔ آگے۔۔۔ جاسکتے ہو۔۔۔ تمہیں تو خود میں نے ہر جگہ سے نکلوا یا تھا۔۔۔ میرے اوڈر زپر تمہیں ہر جگہ سے جاب نہیں مل رہی تھی۔۔۔ ت۔۔۔ تم۔۔۔ اتنی بلندی پر جا ہی نہیں سکتے" ہڑ بڑاہٹ میں المیر سلطان چیخ کر بولے۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

ساتھ ہی وہ ساکت ہو گئے کیونکہ وہ سچ اپنی زبان سے بے دھیانی میں اگل گئے تھے۔

عبیر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

عاصمہ سلطان نے شوکڈ سے منہ پر ہاتھ رکھا۔

نساء حیرانی سے المیر سلطان کو دیکھنے لگی۔ کیونکہ اسے صرف شک تھا کہ المیر سلطان نے ہی حماد کو اس وقت

بے روزگار کیا تھا مگر وہ سچ میں ایسا کریں گے اسکے دماغ میں کبھی نہیں آیا۔

"ڈیڈ" اتنے میں وجہی کی سرد آواز لاؤنج میں گونجی۔

سب نے اسے دیکھا جو سرخ چہرے سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا

المیر سلطان کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا۔

"فلک کی شادی۔۔۔ عرش۔۔۔ سے ہوگی" اپنا حتمی فیصلہ جیسے سنایا

"یہ تم کیا کہ رہے ہو میں نے دلاور کو زبان دی ہے" المیر سلطان چیخ اٹھے۔

"حماد انکل۔۔۔ اس جمعہ کو نکاح ہے عرش اور فلک کا۔۔۔ آپ وقت پر آجائیے گا" اپنے باپ کو مکمل انور کرتے حماد

سے کہا۔

READERS CHOICE

حماد مسکرا دیا۔

عرش کا فخر سے شانہ چوڑا ہو گیا آخر اپنے دشمن اول کو نیچا دکھایا تھا چھوٹی بات تھوڑی تھی۔

"میں مٹھائی لے کر آئی" نساء مسکرا کر اٹھی۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ایک منٹ خبردار جو تم نے قدم بڑھایا" المیر سلطان نے قہر برساتی نگاہ سے نساء کو روکا۔

عبیر نے غصے سے المیر کو دیکھا

نساء رک چکی تھی اپنی جگہ

"تمہارے بیٹے سے میں اپنی بیٹی کی شادی کروں !!! دماغ خراب نہیں میرا۔۔۔۔۔ جیسے تمہاری بیوی تھی

کردار کی کھوٹی ویسا ہی یقیناً بیٹا ہے۔۔ بد ذات کا بیٹا" المیر سلطان غصے میں بنا سوچے سمجھے بولے

"ہے ہے ہے ہے ہے ہے۔۔۔۔۔ زبان سنبھال کر" عرش پوری دھاڑ کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کر بولا

"عرش" حماد نے رعبدار آواز میں اسے روکا۔

اپنے باپ کی آواز پر دانت پیس کر لب بھینچ کر واپس جھٹکے سے بیٹھا غصہ کنٹرول سے باہر تھا

"بھائی۔۔۔ اب کی بات ہو رہی ہے۔۔۔ پرانی کوئی بات نہیں ہوگی۔۔۔ سوچ س۔۔۔۔۔ سمجھ کر بولیں" عبیر

بڑے طریقے سے تحمل سے بولا ورنہ غصے کا برا تو وہ بھی بہت تھا

"میں دلاور شاہ کو زبان دے چکا ہوں" المیر سلطان دانت پیس کر بولے انہیں صاف نظر آ رہا تھا کہ عرش کو ہاں کر

دی جائے گی

اور وہ حماد کے بیٹے کو اپنی بیٹی دے کر ساری عمر نیچا نہیں ہو سکتا۔

حماد بڑے سلیقے سے کھڑے ہوئے اور اٹھکر اپنے کوٹ کے بٹن بند کیے۔

حماد کو دیکھا دیکھی عبیر اور وجہی بھی کھڑے ہو گئے

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

البتہ المیر نے زحمت نہیں کی۔

"جے۔۔۔ کو۔۔۔ نکاح ہے۔۔۔ عرش۔۔۔ اور۔۔۔ فلک کا۔۔۔ آپ کو بھی۔۔۔ دعوت دی جاتی ہے۔۔۔ آئیے گا ضرور" ٹھہرے ہوئے لہجے میں وارن کیا۔

عرش مسکرایا فتحمندی سے۔ وجہی فلحال سنجیدہ تھا۔ عبیر کے اعصاب تنے ہوئے تھے

"میری بات مکمل نہیں ہوئی" المیر سلطان کے بولنے سے پہلے ہی حماد نے کہا

المیر سلطان نے نفرت سے لب بھینچے

"حماد خانزادہ اب پہلے جیسا نہیں رہا جو شرافت کی آڑ میں سب کے کھیلنا سمجھ سکے۔۔۔ اب حماد خانزادہ اپنے خلاف جانے والے ہر اٹے شخص کو ٹھیک کر دیتا ہے۔۔۔ سوچ سمجھ کر مجھ سے پنگالینا اور مجھے منع کرنا۔۔۔ میرے بیٹے کی چاہت ہے فلک۔۔۔ اور اسکی باوفا بیوی بھی بنے گی۔۔۔ مجھے عاصمہ بھابھی کی تربیت پر پورا یقین ہے کہ چاہے اس میں خون مسٹر المیر سلطان کا ہے لیکن اسکی تربیت میری ماں جیسی بھابھی نے کی ہے۔۔۔ یقیناً عرش کا فیصلہ پاسدار ثابت ہوگا" اپنے رعبدار لہجے میں المیر سلطان کی زبان بند کروا چکے تھے۔

عاصمہ سلطان اسکی بات سے مسکرا دیں انہیں مان بخش کر کتنا عظیم ہو گیا تھا کتنے احترام سے عاصمہ سلطان کے کردار کو منور کیا تھا انہیں کوئی شک نہیں تھا کہ عرش ایک بہترین انتخاب ہے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

المیر کا غصے سے برا حال تھا آنکھوں میں قہر لیے وہ حماد کو دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے اس وقت حماد جیسی ہستی جتنی اونچائی پر تھی کیا پتہ انکار پر سچ میں وہ اسکا پتا دنیا سے اڑا دے وہ چاہ کر بھی خلاف نابول سکے عزت اور رتبہ کسے پیارا نہیں ہوتا۔

"چلیں بھا بھی۔۔۔ اس جمعہ کو ملیں گے" حماد مسکرا کر عاصمہ سلطان کے سامنے سر جھکا گیا۔

عاصمہ سلطان نے نم آنکھوں سے انکے سر پر پیار دیا انکے چھوٹے بھائیوں جیسا ہی تو تھا جیسے عبیر ان سے جھک کر پیار لیتا تھا ویسے ہی حماد بھی تھا۔

"لالہ" نساء کی آواز بھر آئی۔ اتنے سالوں بعد بھائی سے ملاقات ہوئی بھی تو ملنے کا موقع نہیں تھا

حماد نے مسکرا کر اسے سینے سے لگایا اور ماتھے پر بوسہ دیا آج بھی انکے دل میں اپنی بہن کیلئے بے حد قدر و قیمت تھی۔

عبیر سے گلے ملے تو عبیر نے جان کر زور سے گلے لگایا جیسے وہ اپنی جوانی میں یونیورسٹی میں ملتے وقت لگاتا تھا اس وقت کو یاد کرتے بے اختیار حماد مسکرا دیے۔ اور دونوں کو بیک وقت بالاج چودھری یاد آیا جو ان کے ملنے پر ہر بار اپنا ہگ زیادہ زور سے کرتا یہ بتا کر کہ بالاج چودھری زیادہ اہم ہے۔ انکی دوستی کتنی اچھی تھی مگر نساء کی نادانی اور اسکی انا مغروریت نے سب تباہ کر دیا۔

اپنی سوچ میں بالاج کے عکس پر دونوں سنجیدہ ہوئے عبیر کی حالت تو زیادہ ہی غصیلی تھی آخر اسکی بیوی جو تکلیف میں رہی تھی

"اس جمعہ کو ملیں گے" حماد نے مسکرا کر کہا

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

عبیر نے مسکرا کر سر ہلادیا۔

ان سب میں المیر سلطان اپنے کمرے میں غصے سے جا چکے تھے

"اوکے چیمپین۔۔۔" حماد نے وجہی کی طرف بازو کی تو وہ مسکراتا انکے سینے سے لگ گیا۔

"کاش میں سورج سے مل پاتا" حماد نے اک آس سے کہا

عرش نے پہلو بدلہ کیونکہ حماد کو علم نہیں تھا کہ عرش رابطے میں ہے سورج کے کیونکہ عرش کو لگتا تھا کہ بالاج کی وجہ سے وہ غصہ ہوں گے ملنے سے۔

"وہ ضرور آئے گا لالہ۔۔۔ اس سے تعلق تو کبھی نہیں ٹوٹا" نساء نے مسکرا کر کہا۔

"ضرور" حماد مسکرا کر کہتا باہر کی طرف بڑھا۔

عرش بھی سب سے ملتا باہر کی طرف بڑھا۔

بے اختیار اوپر کو نظر اٹھائی تو فلک کو دیکھا جو رینگ پر ہاتھ ٹکایے اسے ہی دیکھ رہی تھی یعنی اسے علم ہو گیا تھا کہ وہ جا رہے ہیں تو وہ دیکھنے نیچے آئی تھی۔

عرش نے ہلکی سی مسکان سے اسے دیکھا

وہ کسی بھی تاثر کے بغیر اسے دیکھ رہی تھی اسکے مسکرا کر دیکھنے سے وہ بھی ہلکا سا مسکرا دی

اسے عرش بے حد پسند تھا یہ کہنا بالکل صحیح ہو گا کہ وہ بہت اہمیت رکھتا تھا اسکے لیے جیسے سانس ہو اور اس خبر نے اسے اندر تک سرشار کر دیا تھا کہ اس جمعہ کو اسکا نام عرش کے نام سے جڑ جائے گا لیکن دل میں کسک تھی اپنے باپ کو

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

لے کر جو سخت خلاف تھے۔ ایسی خوشیاں کیسے منائے جس میں اسکا باپ ہی راضی نہیں مگر یہ خوشی ضروری بھی تو ہے۔

وہ اسکی سوچوں کو جانتا تھا کہ اس وقت وہ پریشان بھی ہے اپنے باپ کے انداز سے اور اسکے ساتھ سے خوش بھی اور اسے خود پر یقین تھا کہ وہ جلد اسے اپنی محبتوں میں اتنا بگھودے گا کہ کسی کسک کی کسر نہیں رہے گی۔

🔥 وہ نیند سے بیدار ہو جائے تو اتنا کہنا اسے۔۔۔

🔥 کسی فرصت میں ہم سے بھی ہم کلام ہونا۔۔۔

🔥 سارے جہاں سے ہے شناسائی اسکی۔۔۔

🔥 سارے جہاں سے رابطہ استوار رکھتا ہے۔۔۔

🔥 وہ خوش رنگ خوش مزاج سا ہم نفس۔۔

🔥 وہ ہم سے ساری باتیں ادھار رکھتا ہے۔۔۔

🔥 سوچ سے پرے تو کہی جاتا ہی نہیں وہ۔۔۔

🔥 وہ شخص خود کو ہم پہ حقدار رکھتا ہے۔۔

🔥 الگ سا ہے کچھ جدا سا وہ سب میں۔۔۔

🔥 کہی ان کہی تمام باتیں شمار رکھتا ہے۔۔۔



عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ تیزی سے ایئرپورٹ کی طرف جارہی تھی اسکا بس چلتا تو اڑ کر پاکستان چلی جاتی
جتنی تکلیف اس نے اس کے ساتھ اس جگہ پر سہی تھی اس نے اچھے سے بتا دیا تھا کہ تم نے ایک قدر کرنے والے کی
ناقدری کی ہے۔

اسے تو رہ کر حماد اور اسکی محبت یاد آتی رہی مگر اب کیا بچھتا ناجب ساری دنیا سارا باغ خود اپنے ہاتھوں سے اجاڑ دیا۔
وہ کس طرح ظہیر سے چھپ کر ایئرپورٹ کیلئے نکلی تھی یہ صرف وہ جانتی تھی اور اسکا دل ظہیر کے خوف سے لرز
رہا تھا بری طرح ڈری سہمی ہوئی وہ بس پاکستان جانا چاہتی تھی
وہ اپنی رہتی زندگی کے بس چند پل اپنے بچوں کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی
ایئرپورٹ پر گاڑی رکی تو وہ تیزی سے اپنا سامان لیتی اندر داخل ہوئی
آدھے گھنٹے بعد ہوائی جہاز اپنی اڑان پاکستان کیلئے بھر چکا تھا
اب پاکستان کی سر زمین دغا دے جانے والوں کو قبول کرتی ہے کہ نہیں یہ صرف وقت بتا سکتا تھا



"ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ دبئی کے مشہور بزنس مین ظہیر سلطان جو کہ پاکستان کے شہر اسلام آباد کے
رہائشی تھے۔۔۔ کل دن دھاڑے انکا قتل ہو گیا۔ زرائع کے مطابق وہ کافی عرصے سے بلیک منی کا کرو بار کر رہے تھے
اور اب سودا دھوکے سے جیتنے پر مخالف پارٹی کے ممبر نے انکی گاڑی روک کر بیچ سڑک پر چار فائر مار کر انکا قتل کر دیا
اور فرار ہو گیا۔۔۔"

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

ہر نیوز چینل پر یہ خبر چل رہی تھی پاکستان کے ہر شہر میں یہ خبر سرخیوں میں آرہی تھی
- "م۔۔ میرا بھائی" المیر سلطان صوفے پر ڈھے سے گئے انکے جسم سے جیسے جان کسی نے نکال لی ہو
المیر سلطان اپنے بھائیوں سے بہت محبت کرتے تھے اور اس محبت میں جس نے جو چاہا وہ دیا چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ تھا
انکو تو ظہیر نے بتایا تھا کہ وہ زیب سے بے انتہا محبت کرتا ہے اور تب سے کرتا آ رہا ہے جب وہ یونیورسٹی جاتا تھا صرف
زیب کیلئے اس نے آج تک کسی لڑکی کی طرف نگاہ نہیں کی
اپنے بھائی کی باتوں میں آکر پہلے حماد کو مالی و معاشی لحاظ سے تباہ کیا پھر اسکی چاہت اس کی بیوی کو چھین کر ظہیر کو دے
دی
انہیں تو یہ تک علم نہیں تھا کہ ظہیر بلیک منی کا کاروبار کرتا رہا ہے
انکے لیے یہ بے حد تکلیف کی بات تھی انکے سب سے پیارے بھائی نے دھوکہ دیا انہیں اور انکے بھائی کی موت ایک
قتل سے آئی؟ اس سے زیادہ تکلیف رہ بات کیا ہو سکتی تھی
اتنے عرصے میں پہلی بار عبیر انکے پاس بیٹھا اور انکے کندھے پر ہاتھ رکھا
اپنے بھائی کا لمس اتنے عرصے بعد پا کر المیر سلطان پھوٹ پھوٹ کر رو دیے انکے گلے لگے وہ بچوں کی طرح اپنی عقل
اور اپنے بھائی کی موت کا ماتم کر رہے تھے
سارا گھریک دم سو گوار ہو چکا تھا مگر کسی کی آنکھ میں آنسو نہیں تھے سوائے المیر کے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

باقی سب تو ایسے ہی قطعی تعلقات کر چکے تھے اور ایسی خبر بے شک انہیں ہلاگی تھی مگر سب کے دلوں میں نا نفرت تھی باقی ناہمدردی نا ہی محبت بس سب خاموش تھے۔



"گڈ۔۔۔ یہ تمہاری رقم۔۔۔ تم نے بہت صحیح وقت پر کام کیا" اسکے سامنے پیسوں کا بندل رکھتے مسکرا کر کہا
"لیکن۔۔۔ مارا تو میں نے اپنے مفاد کیلئے۔۔۔ تھا۔۔۔ تم پیسے کیوں دے رہے؟" وہ ابھی بھی سامنے بیٹھے مسکراتے
لڑکے کو لے کر شش و پنج میں مبتلا تھا جس نے اسے ظہیر کے قتل کے بعد اسکی جگہ سے اٹھوا کر پاکستان لے آیا اور
اب اسکو پیسے دے رہا

"میرا اور تمہارا مقصد ایک تھا۔۔۔ بس فرق یہ۔۔۔ کہ تم نے میرا مقصد پورا کیا۔۔۔ بس خوشی میں دے رہا" وہ اب
اپنی کرسی سے اٹھتے بولا

"کیا۔۔۔ تمہاری کوئی دشمنی تھی اس سے؟" اس نے آنکھیں سکیر کر پوچھا

"مراق۔۔۔ ٹومی سے کہو اسے بحفاظت واپس چھوڑ آئے" وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتا پاس کھڑے مراق کو دیکھ
کر بولا اور دروازے سے باہر نکل گیا

مراق ٹامی کو حکم دیتا اسکے پیچھے آیا
"تو نے سارا کا سارا مدعا اس پر ڈال دیا اور وہ سمجھ رہا کہ سچ میں گولیاں اس نے چلائیں" مراق اسکے ساتھ قدم ملاتے

بولا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

عرش کا فلک شگاف تہقہ لگا جس کا ساتھ مراق نے بھی دیا

"دل تو کیا تھا کہ مزید چار گولیاں اسکے سینے میں اتار دوں۔۔ مگر چلو 4 سے کام چل گیا ہیو آگڈ موت ! " وہ مراق کی طرف آنکھ دباتا بولا

"تو اس کا مطلب تو نے اسکی گن میں نقلی گولیاں ڈلوائیں تھی؟" مراق گاڑی میں بیٹھتے بولا
"ہاں۔۔۔ مگر پستل میری گرم تھی" وہ پھر سے ہنستے بولا۔۔

ایک عرصے بعد اس کا تہقہ مراق سن رہا تھا جیسے کوئی بوجھ کندھے سے اترنے پر ہنس دے



"آپ نے بھائی کا رشتہ طے کر لیا نکاح فکس کر آئے اور مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔ کیسے مان جاؤں بہ نمنن؟؟؟"

میراں کو جیسے ہی عرش کے نکاح کا علم ہوا تھا وہ تو میدان جنگ میں پوری تیاری اور ہتھیاروں سے اتر آئی تھی۔

عرش کیا حماد کیا مراق کہا سب اسکے طنز کے تیر سہ رہے تھے اور کوشش کر رہے تھے کہ وہ کسی طرح ناراضگی ختم کرے مگر ناجی نامیراں تو سن ہی کسی کی نہیں رہی تھی چہرہ اسرخ کیا ہوا تھا غصے سے۔

"میری چندا۔۔۔ اچھا میری بات سنو" حماد نے اسے پیار سے اپنی طرف بلاتے ہوئے بازو کھولا

وہ چاہ کر بھی رد نہ کر سکی اور پھولی گالوں سے انکے بازوؤں کے ہالے میں بیٹھ گئی۔

حماد خان زادہ نے مسکرا کر اس کا ہاتھ چوما۔ میراں کا پھر بھی غبارے کی طرح منہ پھولا رہا۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"اب تو میری بیٹی مجھے دے دیں بھائی صاحب اب تو یہ آپ سے روٹھنے بھی لگی ہے" حماد کی بات شروع کرنے سے پہلے ہی مراق کی امی لاؤنج میں آتے شوخ انداز سے بولی۔

انکے روٹھنے والی بات پر میراں جھینپ گئی۔

عرش اور مراق مسکرا دیے جبکہ حماد ہنس دیے

"اسلام علیکم" انہوں نے صوفے پر بیٹھتے کہا۔

"وعلیکم اسلام بھابھی جی" حماد نے مسکرا کر کہا

عرش اور میراں نے اٹھ کر پیار لیا ان سے

"بیٹی۔۔ بیٹی آپ کی ہو ہی جائے گی اگر میری بیٹی نے چاہا" حماد خاندادہ مسکرا کر بولے۔

میراں نے نا سمجھی سے اپنے باپ کو دیکھا

"جی تو پیٹا۔۔ کیا خیال ہے؟ عرش کے ساتھ آپ کا بھی نکاح کر دیں؟" حماد نے بالکل ریلیکس انداز سے کہا

"ن۔۔ نکاح ! ! !۔۔ کس سے؟؟" اس نے چور نظروں سے مراق کو دیکھا جو سنجیدہ چہرہ لیے ہوئے تھا

"مراق سے اور کس سے !۔۔ کیوں تمہیں وہ نہیں پسند؟" حماد نے بڑی حیرانی سے پوچھا جیسے سچ میں وہ اپنی بیٹی

کے دل کی حالت سے بے خبر ہیں

"م۔۔ مراق؟" میراں نے اونچی آواز میں کہا اس کے لیے بالکل شاکنگ بات تھی کہ اسکی شادی مراق سے ہو رہی

یعنی اسکے گھر والے اسکی محبت کو ہی منتخب کیے بیٹھے ہیں !

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"لگتا ہے نہیں پسند" عرش نے ریلیکس ہوتے صوفے سے ٹیک لگاتے کہا
میراں کا سانس پھول گیا شرم سے ہاں بھی نہیں ہو رہی تھی اور ناک تصور بھی نہیں تھا
"تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ اگر اسے مسئلہ ہے اس شادی میں تو میں کسی اور سے کر لیتا ہوں کسی ناکسی سے کرنی تو ہے
ہی" مراق بھی سنجیدہ چہرے سے اپنی ماں کی طرف رخ کرتے بولا۔
"کیا اااا۔۔۔ کسی اور سے۔۔۔۔۔ تم نے بھری جوانی میں اپنے گھر ماتم بچھوانا ہے کیا؟؟" وہ صوفے سے اٹھتے چیخ کر
بولی آخر مراق نے سوچا بھی کیسے۔

مراق ساتھ ہی مسکراتا اور چوڑا ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا
اسکی مسکراتا شکل کو غور سے دیکھتے اسے احساس ہوا کہ وہ کیا کر گئی۔ ہے
بیچاری نے شرم سے سر جھکا لیا دل کر رہا تھا کہ کمرے میں بھاگ جائے
اسکی لال کندھاری شکل پر سب کا تہقہہ لگا
"ارے بس کرونا کرو پریشان میری بیٹی کو" مراق کی ماں پیار سے ٹوکتی اسکی طرف بڑھیں اور اس کو گلے لگایا
۔ میراں تو شرم سے انکے اندر ہی چھپنے لگی۔۔

"تو طے ہے عرش کے ساتھ ان دونوں کا نکاح اسی جمعے کو ہوگا" جمانے اٹھ کر اپنی بیٹی کو سینے سے لگاتے کہا۔
"ان شاء اللہ" عرش نے پیار سے کہا

"آپ چپ رہیں بہت ستایا آپ نے چوری چھپے رشتہ طے کر کے" وہ عرش کی طرف منہ بناتے بولی

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش بھی ہنستا اٹھا اور اسکی طرف بازو کھولے

اپنے بھائی کے کھلے بازو پر وہ ناراضگی بھلاتی اسکے سینے سے لگ گئی
بے ساختہ آنکھیں نم ہو گئیں۔



"ملے آپ بالاج بھائی سے؟" اشمل کمرے میں آتے بولی
سورج جو بیڈ سے ٹیک لگائے موبائل میں گم تھا اس کی آواز پر سراٹھایا
"کیا؟" سورج نے پوچھا کیونکہ اسنے صحیح سے دھیان نہیں دیا تھا۔
اشمل اسکے پاس بیٹھی آکر

"میں پوچھ رہی کہ بالاج بھائی سے ملے؟ اور زرین بھابھی اس وقت کیسی ہیں؟" اسکے سینے پر سر رکھتے پوچھا
"بھائی بہت ڈسٹرب ہو کر رہ گئے ہیں زارون کی پھانسی کی خبر نے انہیں توڑ کر رکھ دیا ہے اور زرین بھابھی نے چپ
سادھ لی ہے انکی چپ ہی بالاج بھائی کو تکلیف دے رہی ہے زارون کو میں نے کتنا روکا کہ الٹے کام نہ کرے اسکا انجام
برا ہوتا ہے مگر اسکے دماغ خراب تھا کتنا دردناک انجام تھا" سورج کے لہجے میں دکھ فکر تھا اسکی حالت بھی افسردہ تھی
اپنے بھائی سے مل کر۔۔۔

READERS CHOICE

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"بچپن میں ایک کہانی پڑھی تھی جس کا عنوان اور نتیجہ ایک ہی تھا۔۔۔ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔۔۔ مگر اس کا اصل مطلب آج دیکھا اور سمجھا۔۔۔ کاش۔۔۔ کاش۔۔۔ لوگ جان لیں کہ۔۔۔ غرور تو صرف۔۔۔ اور صرف اللہ پر جیتا ہے" وہ اسکے سینے پر سر رکھے پر سوچ انداز میں بول رہی تھی

سورج نے آنکھیں بند کر کے اسے سینے میں بھینچ لیا وہ جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔ گلے میں آنسوؤں کا گولہ ابھر کر معدوم ہوا

"ادھر دیکھیں ! "سورج کے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ کرتے کہا

سورج نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا لب آپس میں پیوست تھے

"بی بریو۔۔۔ آپ بہت بہادر ہیں۔۔۔ خود کو مضبوط رکھیں۔۔۔ اشمال کو آپ ہر جگہ ساتھ پائیں گے۔۔۔ کیونکہ اشمال سورج اپنے سورج چودھری کی چودھرائن ہے اور اس چودھرائن کو اپنا یہ چودھری بہت پسند ہے" اسکی نم آنکھوں پر بار بار بوسہ لیتے اسے مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔

"میری جند۔۔۔ چن لکھنا۔۔۔ اے بندہ اینویں ای تیرے تے نی مردا (یہ بندہ ایسے ہی تم پر نہیں مرتا)۔۔۔

میری چودھرائن "اسے خود میں بھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا

وہ بھی شرم سے لال ہوتی اسکے سینے میں منہ دے گی۔

"سورج۔۔۔ میرا۔۔۔ مجھے ملنا ہے اس سے" اچانک میراں کا خیال آتے ہی سراٹھا کر کہا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"مہم۔۔ مل لیں گے۔۔ پہلے مجھ سے مل لو" اسکے گال پر بائٹ کرتے کہا

"ناٹ فنی۔۔۔۔۔" ابھی اس کہ بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ سورج اسے خاموش کراچکا تھا

ایسے اچانک اٹیک پر وہ ساکت رہ گئی اور سختی سے اسکی گردن کے گرد باہیں لپیٹی

اسے نہیں معلوم تھا کہ سورج اتنا جنونی کیوں ہو جاتا ہے

ہر بار اسکی قربت اتنا پاگل کر دیتی ہے کہ وہ سانس تک لینا بھول جاتا ہے اور۔۔۔

دینا بھی۔۔۔۔۔

🔥 کہیں چاہتیں کہیں راحتیں

🔥 کہیں دیدِ جان کی عنایتیں

🔥 کہیں الفتوں میں چھپے ہوئیں

🔥 میرے شوق کی یہ حکایتیں۔

"ویسے ایک مزے کی بات بتاؤں ! " اسکے چہرے کے سامنے چہرہ کرتے پوچھا

اشمال نے سرخ چہرے سے اسے دیکھا

"وہ جو فرج میں چاکلیٹ پڑی تھی وہ میں نے رات کو کھالی" لبوں کو دانتوں میں دبا کر ہنسی روکتے کہا

"کیا ااا ! " وہ کرنٹ کھا کر دور ہوئی اور پھٹی نگاہوں سے دیکھا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"ایک پہلے ہی آپ چاکلیٹ نہیں لائے اور۔۔ جو آخری پڑی تھی وہ بھی کھالی۔۔ کیسے کر سکتے ہیں یہ آپ؟؟" وہ غصے سے چیختی بیڈ سے دور جا کھڑی ہوئی

"لیکن میرے پاس چاکلیٹس ہیں" سورج نے معصوم صورت بناتے کہا
"آپ۔۔ اور لے آئیں ہیں دکھائیں" وہ فوراً سے خوش ہوتی اس تک پہنچی

سورج نے اسکی کلائی پکڑی اور بیڈ پر جھٹکے سے لٹایا اور اسکی کلائیوں کو پکڑ کر اس کے چہرے کے پاس جھک آیا
"میرے پاس سب سے مزے کی چاکلیٹ ہے اور یقیناً تمہیں پسند آئے گی کیونکہ اسے جتنا چکھنا چاہو اتنا مزہ آتا
یے" اسکے چہرے پر نظرے ٹکائے دیوانگی سے کہا

"کونسی؟" وہ آنکھیں چھوٹی کرتے بولی

"یہ" وہ ہنستا اسکے لبوں پر بوسہ دے گیا اور اسکے چہرہ دیکھا جہاں تیزی سے سرخی آئی تھی
اشمال نے شرم سے آنکھیں جھکا لیں

"حسین قاتل" اسکی ادا پر بہکتا بولا اور پیار سے اسکے لبوں کو گرفت میں لے گیا



READERS CHOICE

"چھپانا نہیں چاہیے تھا کہ میں حماد خانزادہ کی بیٹی ہوں"

وہ یک ٹک اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو اسے بھی اسی کی طرح دیکھ رہی تھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

وجہی کو نہیں معلوم تھا کہ اس نے کب اور کہاں سے بات سنی یہ راز تو وہ بھولے سے بھی نہیں کھولتے تھے اور جب وہ اسکا حال پوچھنے کیلئے آیا تو اسکا سپاٹ تھا اور اب اسکو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے سارا کسور ہی اسکا ہو۔
"تمہیں ک۔۔ کیسے۔۔ پتہ۔۔ میرا۔۔ مطلب کس نے بتایا؟" اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے پوچھا
"کیا یہ ضروری ہے؟ جو بات ہے وہ ہے" وہی سرد لہجہ

وجہی نے گہرا سانس لیا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور کس کے بازو اسکے گرد باندھ دیے
اسکا حصار پاتے ہی وہ بلک بلک کر رو دی۔ اسکی جگہ کوئی بھی ہوتا یقیناً یہ تکلیف کی گہرائی سمجھ جاتا۔
"بس۔۔ دانی بس۔۔۔۔۔ ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم تھا۔۔۔ کہ حماد انکل سے رابطہ ہو گا دوبارہ۔۔ امید
ہی چھوڑ دی تھی کہ کبھی مل سکیں گے۔۔ جب امید ہی نہیں رہی تو تمہیں عمیر چاچو نے اپنی بیٹی ہی کہا اور ہم میں
سے کوئی بھی ماضی کی بھیانک حقیقت سامنے نہیں لانا چاہتے تھے" وہ اسکی کمر کو رب کرتے پیار سے سب سمجھا رہا تھا
وہ واحد تھا جو اسے سنبھال لیتا تھا

وہ اسکے سینے پر سر رکھے روتی بات کو سمجھ رہی تھی وہ چاہتی تو چیختی چلاتی روٹھ جاتی بات جو نا سمجھتی مگر وہ ایسا نا کر سکی
کیونکہ اسکی رگوں میں حماد خانزادہ کا خون تھا اور حماد خانزادہ کے سارے بچے اچھے سے جانتے تھے کہ بات کو سمجھنا
ہی عقلمندی ہے۔

READERS CHOICE

"کیا انہیں علم ہے اس بات کا؟" وہ وجہی کے سامنے چہرہ کرتی بولی
وجہی نے کندھے اچکائے یہ تو اسے بھی نہیں معلوم تھا کہ حماد جانتے ہیں کہ نہیں۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"ہمیں اندر آنے کی اجازت ہے؟" شانیر کی آواز پر وہ دونوں چونکے اور دروازے کی طرف دیکھا جو مسکرا کر انہیں دیکھ رہا تھا

"بھائی ! ! "دائین چیخ کر اسکی طرف بھاگی
شانیر نے ہنستے اسے اپنی باہوں میں بھینچ لیا۔
وجہی بھی کھل کر مسکرایا۔

"واٹ آپلیزنٹ سرپرائزڈیوڈ" وجہی ہنستے اسکی طرف بڑھا
شانیر نے جوشیلے انداز سے وجہی کو گلے لگایا۔
"کیسے ہیں بھائی" وہ مسکرا کر بولا

"بلکل ٹھیک تم سناؤ مجھے بتا دیتے میں لینے آجاتا تمہیں رات کے 12 بج رہے ہیں" وجہی نے کہا
"اگر بتا دیتا تو سرپرائز کیسے ہوتے آپ لوگ؟" وہ مسکرا کر دوبار اسے دائین کو سینے سے لگا دیا
دائین کو پھر سے یاد آ گیا کہ یہ تو اسکی بھی سگی بہن نہیں مسلسل آنسو بہنے شروع ہو گئے

شانیر نے زور سے خود میں بھینچا
"تم میری بہن ہو میری پیاری سی دانوں۔۔۔ خبردار کچھ غلط ملط سوچا" اسکے سر پر بوسہ دیتے بہت مان سے کہا۔
دائین نے سراٹھا کر دیکھا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"افسوس تمہاری باتیں سن لی مگر میرے بچے ہمارے لیے تم ہمیشہ سے اہم ہو کوئی فضول بات ناسوچو" اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا

دائین نے مسکرا کر دوبارہ اسکے سینے میں منہ دیا
"تھینکس بڈی" وجہی نے تشکر سے شانیر کو کہا

"میری بہن کو تنگ مت کرنا کبھی اب اسکا بھائی جو ان ہے" آنکھ دباتا وجہی کو وہ ہنسنے پر مجبور کر گیا
"شرم کریں۔۔۔ بھائی ہیں آپ کے" شانیر کی بات پر دائین نے ہلکی سی چپٹ اسکے کندھے پر لگائی
"باقی سب !" وہ اب باہر کی طرف بڑھتے بولا

"ماما اور ڈیڈ تو اپنے کمرے میں سو گئے فلک بھی یقیناً سو گئی۔ اور چاچو اور چاچی جان شاید سو گئے ہیں" وجہی بھی اسکے پیچھے کمرے سے نکلتا بولا

"چلیں پھر صبح ملتے" دونوں مصاحفہ کرتے اپنے اپنے روم کی طرف چل دیے۔



مراق اور میراں کا نکاح پہلے ہو چکا تھا یعنی فلک کی طرف جانے سے پہلے انکا نکاح ہوا تھا

براؤن اور سفید رنگ کے شرارے میں نفاست کے میک اپ کے ساتھ انتہائی حسین لگ رہی تھی اور اسکے ساتھ مسکان لبوں پر سجائے مراق افندی براؤن شلوار قمیض اور سفید واسکٹ پہنے بیٹھا تھا چمکتی آنکھیں آسکی خوشی کی گواہ تھیں۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

وہ وقتاً فوقتاً سکے کان میں سرگوشی کرتا اور وہ کبھی شرما کر سر جھکا لیتی کبھی آنکھیں دکھاتی کبھی لال کندھاری گال اسکی مٹھاس کی گواہی ہوتے

"سوچ رہا ہوں یہیں سے گھر لے جاؤں" اس کی طرف جھکتے کہا
"قتل آپ کا یہاں بھی ہو سکتا ہے گھر جانا ضروری ہے کیا ! " وہ بھی دل جلا دینے والی مسکان کے ساتھ بولی
مراق نے حیرت سے اسکی بات سنی جو اسے قتل کر دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"اپنے مجازی خدا کو مارنے کا ارادہ ہے ایکا" چہرے پر معصومیت لا کر پوچھا
"شک کرنا گناہ ہے" دانتوں میں لبوں کو دباتے شوخی سے کہا۔

مراق نے گھوری سے نوازا

"چلیں مسٹر مراق اب ہمیں جانا ہے" عرش نک سک سا تیار ہوئے اسکے سامنے آتے بولا
"یہ دیکھ کتنی آگ لگی ہوئی ہے" مراق کھڑا ہوتا بولا میراں نے کھڑے ہو کر اسے کہنی ماری

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے مسٹر کا" دانت پیس کر کہتی اپنے بھائی کے بازو میں بازو ڈالے اور دونوں ہنستے نیچے اترے

"بیوفا" اسے یوں اکیلا چھوڑنے پر مراق حیرت سے بولا اور تیزی سے انکی طرف بڑھا



عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"فلک المیر بنت المیر سلطان کا نکاح عرش خانزادہ بن حماد خانزادہ 1 لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کے تحت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟" مولوی کی آواز گھونگھٹ سے اسکے کانوں میں پڑی اسکا دل ایسے لرزا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو عجیب سنسنی سی پورے بدن میں دوڑ گئی۔ پسینے کے قطرے ماتھے پر نمودار ہوئے

ہاتھ کانپ رہے تھے

سرخ رنگ کے فراک میں جو اسکے گھٹنوں تک آتا تھا پہنے ہوئے تھی ساتھ سلور شمر کا شرار اپنے نفاست سے ہلکے میک اپ اور جیولری کے ساتھ وہ چادر کے گھونگھٹ میں اپنے تمام حقوق اس شخص کے نام کرنے جارہی تھی جس سے محبت کرنا اسکی سانسوں کی ضرورت ہو گیا تھا اور جب ضرورتیں ضروری ہو جائیں تو جینے کیلئے پیڑ بیلنے پڑتے ہیں اور عرش کیلئے فلک نے بھی بیلے تھے اسکی نفرت سے ٹکڑائی ماضی سے ٹکڑائی اور اب اپنے باپ کے فیصلے کے خلاف وہ سچی سنوری اسکے نکاح کیلئے بیٹھی تھی

"چند۔۔۔ ہاں کرو" نساء نے پیار سے کندھے پر ہاتھ رکھا

"قبول۔۔۔ ہے" ہلکی آواز جو شائد گلے سے نکلنے سے عاری تھی مگر اسکے ہونے کیلئے آواز کا استعمال ضروری تھا۔ مولوی اسی طرح 3 مرتبہ اس سے نکاح کا پوچھا اور تینوں مرتبہ اس کی سہمی ہوئی کمزور آواز میں اعجاز و قبول کے مراحل طے کیے۔

وہ تو پہلے سے ہی اسکی اسیر ہو چکی تھی اب تو اسکے کپکپاتے جسم و روح کو اسکی چاہت کا پرمٹ لیٹر دے دیا گیا تھا۔

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

ہر طرف مبارک باد کی آوازیں اٹھ گئیں۔

عاصمہ سلطان نے نم آنکھوں سے اسکے سر کا بوسہ لیا۔

وجہی نے پیار سے اسکا ماتھا چوما اپنے بھائی کے لمس پر اسکی پلکیں بھیگ گئیں

یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے کوئی ایکٹنگ کرنی نہیں پڑتی

اتنے میں شانیر بھی اندر داخل ہوا وہ جمعرات کی رات کو پاکستان آیا تھا اور جمعے کی نماز کے بعد ہی فلک کا نکاح تھا۔

محبت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا وہ چونکی اور اسے دیکھا جو اسے سر پر انز کر چکا تھا

وہ اسے اتنے سالوں بعد اسے سامنے دیکھ کر موٹے موٹے آنسوؤں سے رودی

"ارے میری پٹھانی" وہ ہنستا اسے سینے سے لگا گیا۔

"میری چندا میری بہن ابھی سے دریا بہا دینے ہیں کیا؟" وہ اسے ہنسانے کیلئے بولا

اسکی آواز ہو باہو عبیر جیسی تھی وہ تو شکل و صورت اور جسامت میں بالکل عبیر سلطان تھا بس آنکھیں اپنی ماں سے چرا

لی تھیں۔ ایک پل کو تو گمان ہوتا تھا شاید عبیر جو ان ہو کر سامنے آگئے ہیں مگر پھر پتہ لگتا کہ یہ عبیر نہیں بلکہ شانیر

عبیر ہیں۔

سب مرد پھر کمرے سے باہر چلے گئے باہر لان میں جہاں انتظامات کیے گئے تھے وہیں عرش خانزادہ شہزادوں کی آن

بان شان لیے بیٹھا تھا وہ صرف نکاح کرنے آیا تھا مگر وہ ساتھ کلاہ پہن کر آیا تھا جس کا شملہ پورا اونچا کھڑا تھا یہ شملہ

حماد کا تھا جب اس نے زیب سے شادی کی تھی تو وہ بھی اسی کلمے اور شملے کے ساتھ گیا تھا یہ ورثے میں ملا کلاہ تھا۔

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"عرش خاندادہ بن حماد خاندادہ کا نکاح فلک المیر بنت المیر سلطان کے ساتھ 1 لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کے طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟" مولوی نے اب عرش سے پوچھا تھا۔

عرش نے سراٹھا کر پورے لان میں نگاہ گھمائی۔

اور اسکی نگاہ میں المیر سلطان آہی گئے جو دور کھڑے سب دیکھ رہے تھے عرش کو انکے ڈھلکے کندھے کچھ خاص پسند نا آئے وجہ صرف اسکی پیاری سی فلک تھی جس کے باپ تھے وہ ورنہ جتنی نفرت اسے سلطان مینشن سے تھی وہ تو جان کسی کے جسم میں باقی نا چھوڑتا۔ لیکن فلک کی خاطر بہت کچھ برداشت کر رہا تھا بس نہیں کر سکا تو وہ ظہیر سلطان تھا جس نے اسکی ماں اس سے چھین لی تھی۔

"قبول ہے" المیر سلطان پر مسکان اچھالتے بڑے جوش سے کہا سب وہاں ہنس دیے یہ سمجھ کر کہ دولہا اپنی بیوی بنانے کیلئے پاگل یے مگر حماد خاندادہ اسکی نگاہوں کے زاویے پر اچھے سے سمجھ گئے تھے کہ وہ اتنا جوش میں کیوں قبول یے بولا۔

تینوں مرتبہ عرش نے قبول یے کہا اور اس طرح مکمل اختیارات فلک کے اسے سونپ دیے گئے۔

"عرش" حماد سب کی مبارکباد کے بعد ہلکی آواز میں مخاطب ہوئے

عرش نے مسکرا کر انہیں دیکھا

اسکی آنکھوں کے دیپ جو جلے ہوئے تھے حماد بخوبی جانتے تھے کہ وہ کتنا مطمئن ہے اپنی زندگی میں فلک کو لا کر

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

۔ "عرش۔۔۔ کھجور کی گھٹلی پر باریک سا جھلی نما چھلکا ہوتا ہے جسے ہم قطیر کہتے ہیں اللہ فرماتا ہے *انسان اس کا مالک نہیں تو اکڑ کیسی؟*" حماد کی میٹھی آواز میں چھپی بات نے عرش کا سر جھکا دیا
حماد نے مسکرا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

"خلوص اور عزت ہر ایک پر نالٹاتے ہیں نا ہر ایک سے امید رکھتے ہیں کیونکہ ہر ایک اتنی قوت نہیں رکھتا کہ قدر کر سکے مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ تم طاقت اور قابلیت سے کسی کو نیچا دکھاؤ" وہ مسکرا کر بول رہے تھے اور ہر بار کی طرح اثر عرش کے دل ہر ہو رہا تھا

"بابا نکاح والے دن بھی بس مجھے ہی سمجھا رہے۔۔۔۔۔" وہ منہ کے زرا زاویے بگاڑ کر بولا

"تو نکاح والے دن کسی کو جتانے کی کیا ضرورت ہے کہ تم نکاح کر رہے؟ کیا المیر بھائی کا نکاح نہیں ہوا تھا جو وہ تمہارے جوشیلے ہاں پر جل بھن جائے ! "حماد سنجیدگی سے مزاق کر رہے تھے

المیر کے زکر پر عرش اپنے باپ کے سامنے گڑ بڑا گیا اسے بھول کیوں جاتا تھا کہ اسکا باپ سچ میں اسکا باپ ہے جو اسکی سیدھی سے لے کر ٹیڑھی آنکھ تک کو آسانی سے پہچان جاتا ہے آخر دونوں ہی تو ایک دوسرے کا سایہ تھے۔

"بابا۔۔۔ انکی بیٹی ہے۔۔ اور وہی راضی نہیں۔۔ انہیں اپنی غلطیوں سے سیکھنا چاہیے" وہ اب زرا سنجیدہ چہرے

سے بولا
READERS CHOICE

"تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ کسے غلطی کی سزا ملنی چاہیے اور کسے معافی؟؟؟ تم خدا ہو؟" وہ بھی اب زرا سنجیدگی سے بولے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

عرش نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا جن کے چہرے پر اجنبیت جیسی سنجیدگی تھی
"آپ ان کی سائیڈ لے رہے ! " عرش نے آنکھیں سکیریں۔

"تم نے ظہیر کو تکلیف دی تو اس پر مجھے تمہیں خود جیل میں بھجوا دینا چاہیے" وہ اب سامنے دیکھتے سپاٹ لہجے میں
بولے

عرش نے جھٹکے سے انہیں دیکھا یعنی یہ تو اندر کاراز تھا یہ انہیں کیسے پتہ لگا
"آپ کو مراق نے بتایا ہے نا؟" وہ دھیمی آواز سے صدمے سے بولا

"تمہاری سو غلطیاں ایک ہی وقت کی، تمہیں کتنا کا ترپایا ہے میں نے کتنی کی تکلیف دی یہ زمانے نے۔۔۔ تمہیں
ہمیشہ ایک ہی بات میں نے سمجھائی کہ کبھی نا بھولنا کہ ایک واحد خدا ہمارے سر پر ہے جو اچھے سے سب کا اندر باہر
جانتا ہے اسکے نظام کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہو گے تو سزا کے حقدار تم بھی ہو گے۔۔۔ المیر بھائی قابل عزت ہیں وہ
کہیں یانا کہیں مگر وہ اپنے کیے پر شرمندہ ضرور ہیں" آج تو جیسے حماد نے عرش کو پاٹ پڑھانے کا دن مقرر کیا تھا یہ
عرش کو ابھی خیال آیا

"بابا۔۔۔ آپ کیسے کہہ سکتے کہ وہ شرمندہ ہیں ! " وہ اب شرمندہ سازمین پر نگاہیں گاڑے بولا حماد نے کافی
شرمندہ کیا تھا آخر باپ تھے وہ اور جو ساری عمر خود بھی شرافت کی زندگی گزارتے رہے وہ کیسے اپنے بیٹے کو غلط راستے
پر گامزن رہنے دیتے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"ویسے تو بہت ہوشیار بنتے ہو؟؟ یہ نہیں پتہ چلتا کہ انسان کی آنکھیں اور چال اسکے اندر کا حال بتا دیتی ہیں؟" وہ اب زرادانت پیس کر بولے

عرش نے مزید سر جھکا لیا اس نے دیکھا تھا المیر سلطان کو ڈھلکے کندھوں کے ساتھ۔
تھوڑی انسانیت اور نرم دل ابھی باقی تھا اس میں تبھی حماد کی باتیں اثر کر گئیں
"ارے مادی میں نے سنا تھا نکاح والے دن دو لہادو لہن کی باتیں ختم نہیں ہوتی یہاں تو باپ بیٹے کی باتیں ختم نہیں ہو
رہی ! "عبیر نے عرش کو اپنے باپ سے ڈانٹ کھاتے دیکھ کر مسکرا کر انکی طرف آتے کہا
"کبھی کبھی ضرورت ہوتی ہے اسکی بھی "حماد مسکرا کر بولا
"میرے بیٹے کو اب تم ناڈاٹا کرو سمجھے ! "عبیر نے عرش کے کندھے کے گرد بازو کرتے رعب سے کہا
عرش ہنس دیا حماد نے مسکرا کر عبیر کو دیکھا کہ اچھا ساتھ ہی پارٹی بدل لی
"اسلام علیکم "شانیر اوپر سٹیج پر آیا تو بولا
تینوں نے اسے دیکھا۔

"یہ۔۔۔ ! "حماد اسکی شکل بالکل عبیر سے ملتے دیکھ کر حیرانی سے بولے انہیں نہیں علم تھا کہ نساء اور عبیر کا بیٹا
بھی ہے

"شانیر عبیر، ماموں جان "اس نے دھیمی مسکان سے کہا وہ فطرتاً سنجیدہ تھا مگر صورت حال کے مطابق اور لوگوں
کے مطابق خود کو ڈھالنے کا ہنر رکھتا تھا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"ماشاء اللہ ینگ مین" حماد گرجوشی سے ملے عرش بھی گہری مسکان سے ملا

"تم نے بتایا نہیں عبیر" حماد نے اسے دیکھتے کہا

"حماد تم نے فاصلے ایسے پیدا کر دیے تھے کہ سب حقیقتیں راز بن گئیں" عبیر زرا سا ہنس کر بولے حماد نے فوراً پہلو

بدلا وہ ماضی کی گھچا کو دو بارہ نہیں ہاتھ میں لینا چاہتے تھے

"یہ تو بالکل آپ کے جیسا ہے" عرش نے مسکرا کر کہا

"بیٹے باپ کا پر تو ہی اچھے لگتے ہیں" عبیر نے زرا فخریہ انداز سے کہا

"یہ تو ہے" حماد بھی عرش کے کندھے کے گرد ہاتھ کرتے بولا تو سب ہنس دیے

انکی ہنسی کو بریک تب لگی جب المیر سلطان جھکی آنکھوں سے اوپر آئے

حماد نے سنجیدگی سے انہیں دیکھا

وہ بنا کسی کو دیکھے ان تک آئے اور کچھ کہے بغیر ہاتھ جوڑ لیے

یہ کافی شاکڈ کر دینے والا لمحہ تھا

عرش کی حیرت سے آنکھیں کھل گئیں مگر حماد نے ضبط سے آنکھیں بند کیں عبیر خاموشی سے سر جھکا گیا

"معاف کر دو حماد ہر گناہ ہر غلطی کیلے" انکی آواز بھاری تھی

"بس کریں بھائی آپ عمر میں اور رتبے میں بڑے ہیں ہمارے درمیان کوئی شکوہ نہیں" حماد نے اعلیٰ ظرف کا مظاہرہ

کرتے ہوئے انہیں سینے سے لگا لیا

Page 620 of 655

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش کا مزید سینہ چوڑا ہو گیا اپنے باپ کی اس فراخ دلی اور رحمت سے

وہ یہ جان گیا تھا کہ اس کا باپ صبر کا بہترین نمونہ اس کی حیات میں موجود ہے اتنا صبر اور اتنا اچھا سے آج تک صرف اپنا باپ لگا تھا

المیر سلطان ندامت کے آنسو لیے حماد کے سینے سے لگے تھے ظہیر کی موت کم اور ان کے ماضی کی غلطیوں کا احساس ضرور تھا ساری زندگی میں ہوئیں کوتاہیوں نے انہیں ہلا ڈالا تھا مارے شرم کے وہ فلک کے پاس بھی ناجائز گھر کے ہر ہر فرد سے شرمندہ تھے عبیر سے تھے جس کی بیوی کیلئے ہمیشہ غلط الفاظ استعمال کیے عاصمہ سلطان سے تھے جو ان کے ساتھ وفادار ہونے کی وجہ سے کبھی ان کی غلطیوں پر چھوڑ کر نہیں گئی۔ فلک سے تھے کہ وہ ہمیشہ کوشش میں رہے کہ عرش سے اس کا تعلق نا ہو اور اس کے سامنے عرش کو اور اس کے والدین کو برا بھلا کہا مگر حماد سے معافی کی پہل کی تھی باقی گھر والے معاف کر دیں گے انہیں ایک عرصے بعد سہی مگر خدا کے ہونے کا یقین ہوا تھا اور اس سے معافی بھی مانگی تھی

"آئیں بھائی فلک کو لے کر آئیں ہم" عبیر نے مسکرا کر المیر سلطان کے گرد باہیں کی وہ بھی مسکرا کر اس کے ساتھ چل دیے

"لالہ" سورج نے سیٹج پر چڑھ کر نرم آنکھوں سے حماد کو مخاطب کیا
"ارے سورج" حماد مسکرا کر اس کی طرف بڑھے اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا سورج بھی اسی جوش سے حماد سے ملا ایک عرصے بعد وہ اپنے لالہ سے مل رہا تھا اس کے جذبات ناقابل بیان تھے

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"کیسے ہو ! "حماد نے پوچھا

"لالہ میں ٹھیک اور یہ اشمال میری بیوی "سورج نے اپنے پیچھے کھڑی اشمال کو آگے کیا
عرش نے اشمال کو دیکھا تو حیرانی سے پہلے سورج کو دیکھا پھر داد دی سورج اسکی حرکت پر بس ہنس سکا
"ماشاء اللہ میرا چیمپ تو بہت بڑا ہو گیا "حماد نے اشمال کے سر پر پیار دے کر کہا
"لالہ آپ تو چھپ گئے ایسے کون کرتا ہے بھلا "سورج نے ناراضگی سے کہا
پھر حماد تھا اور سورج اور انکی ناختم ہونے والی باتیں

عاصمہ سلطان اور نساء اسے لیے کمرے سے باہر آئیں تو سامنے ہی عبیر اور المیر آتے دیکھائی دیے
عاصمہ سلطان مسکرا دیں وہ دیکھ چکیں تھیں اپنے شوہر کی آنکھوں میں سب کچھ ٹھیک ہو جانے کا عنصر۔
المیر سلطان نے آگے بڑھ کر فلک کو سینے سے لگا یادوں نوں باپ بیٹی رو دیے۔
سب کی آنکھیں نم تھیں مہمان اسے فطری بات سمجھ رہے تھے جبکہ سلطان مینشن کے لوگ جانتے تھے کہ اس
وقت اس طرح ملنے کے پیچھے کیا راز تھا

دائین نے آگے ہو کر اسکا شرار اٹھیک کیا اور عاصمہ سلطان کے ساتھ باہر کو بڑھیں
فلک نے لبوں پر مسکان سجائے نیچی نگاہوں سے سیٹج کی طرف بڑھ رہی تھیں
فطرتا عرش کو چاہیے تھا وہ فلک کو دیکھتا مگر فلک کو ایک نظر دیکھ کر وہ دائین کی طرف متوجہ ہوا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

خود پر اسکی نظریں پا کر بے اختیار اسکی آنکھیں پانی سے بھر گئیں گلے میں بار بار گٹی ابھر کر معدوم ہوئی اس نے سر جھکا لیا کہ کہیں لوگ اسکی طرف متوجہ ناہوں

سیٹج کے پاس لایا گیا تو عرش نے ہاتھ نہیں کیا سب نے الجھ کر اسے دیکھا جو مسلسل دانیں کو دیکھ رہا تھا "عرش ہاتھ دو" حماد نے اسکا بازو ہلایا

عرش نے سپاٹ چہرے سے انہیں دیکھا پھر ہاتھ پکڑ کر نیچے دانیں کے سامنے لایا سب کی نظروں کا مرکز بن گئے تھے مختصر سے لوگ تھے مہمان میں حماد نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

دانیں اپنے آپ کو قابو کرنے کی بے حد کوشش کر رہی تھی سر جھکائے لب کاٹ رہی تھی نساء کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو چکا تھا وہ شاید سمجھ گئی تھی کچھ کچھ معاملہ عبیر بھی سنجیدہ ہو چکا تھا شانیر اور وجہی نے ایک دوسرے کو دیکھا کچھ بھی کہنا سمجھ سے بالاتر تھا "دانیں حماد" عرش نے دانیں کی طرف اشارہ کرتے کہا

حماد نے جھٹکے سے عرش کو دیکھا کہ تم پاگل تو نہیں ہو گئے نساء نے زور سے آنکھیں بند کر لی عبیر کا چہرہ بالکل سپاٹ ہو گیا یہ تو راز کھلنا ہی تھا راز کھلنے کیلئے ہی ہوتے ہیں "تم۔۔ مزاق کر رہے ہی ہو وقت نہیں کسی بھی قسم کے مزاق کا" حماد نے سرد آواز سے کہا

دانیں کی ہچکیاں بندھ گئیں

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

حماد کو اسکے رونے سے خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں

"تم۔۔ مزاق کر رہے۔۔۔ میری ! " وہ بری طرح بوکھلا گئے تھے

"یہ سچ ہے۔۔۔ داینین۔۔۔ تمہاری اور۔۔۔ زیب کی بیٹی ہے " عبیر نے آگے بڑھ کر کہا

حماد کی آنکھیں جیسے پتھر اگئیں تھی یہ بالکل یقین سے اوپر کی بات تھی

داینین نے آنسوؤں سے بھری نگاہیں اٹھا کر حماد کو دیکھا جو حیران پریشان اسے ہی دیکھ رہے تھے

"ک۔۔ کیسے ! " انکی حلق سے اب آواز نکلنے سے انکاری تھی

پھر انہیں یاد آیا کہ ایک سال بعد دوبارہ سے پیپر زان تک آئے تھے اور بات یہ تھی کہ شہریت کیلئے دوبارہ سے طلاق

کے پیپر ز چاہیے یہ ضروری ہیں اور اسوقت کتنی تکلیف سے گزر کر دوبارہ سائن کیے تھے

اور آج جو راز کھلا تھا انکا دل رونے کو کر رہا تھا وہ انکے بچے کی ماں بننے والی تھی اور انکی طلاق نہیں ہوئی وہ اتنی معیار

سے گر گئی تھی کہ سال بھر خبر ہی ناہوئی کہ انکے ہاں ایک بیٹی کی پیدائش ہوئی ہے اور اتنی سفاک ہوگی کہ بیٹی کو جنم

دینے کے بعد دوبارہ سے طلاق کیلئے کہا کتنی مکاری سے سائن لیے

انکی آنکھیں پانی سے بھر گئیں کتنی تکلیف دہ بات تھی

عرش نے آگے بڑھ کر داینین کو گلے لگایا

داینین کی بند آواز اب اصل رونے میں منتقل ہو چکی تھی عرش نے اسکے سر کو تھپکا

سب کی آنکھیں نم تھیں

حماد نے دانیل کو اپنی طرف کیا اور اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا

آنسو لڑھک کر حماد کے گال پر بہہ گئے

"ام۔۔ سوری۔۔ بچے۔۔ مجھے علم نہیں تھا" وہ نفی میں سر ہلاتے بولے

دانیل کے رونے میں مزید روانی آگئی

"شکریہ۔۔۔ شکریہ عبیر۔۔۔ شکریہ نساء۔۔۔ میری امانت کی حفاظت کرنے کیلئے" وہ دانیل کو سینے سے لگاتے عبیر

سے بولے

ہر ایک کی آنکھ اشکبار تھی

"یہ کیسے ممکن تھا ہم تجھ سے جڑی کی سی بھی شے کی نافرمانی کرتے اور یہ تو پھر تیری بیٹی تھی" عبیر نے نم آنکھوں سے

حماد سے کہا

دانیل نے عبیر کی طرف رخ کیا اور انکے سینے سے لگ گئی عبیر مسکرا دیا

"یو آر سٹل مائی گریٹ فادر" وہ روتے ہوئے بولی

"جی وہ تو ہے" عبیر نے مسکرا کر کہا

"ع۔۔ عرش" ایک نسوانی آواز پر سب پلٹے

سب کی نظریں حیران پریشان تھی

اور

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

حماد اور عرش جیسے اپنی آنکھیں جھپکانا بھول گئے تھے
ہوا جیسے ساکن ہو گئی تھی اور سانسیں جیسے رک رہی تھیں
"زیب" حماد کے لب پھڑ پھڑائے



ایک دم جیسے ہوا رک گئی تھی ناکسی کے بولنے کی آواز آرہی تھی ناہی کسی کے سانس لینے کی۔
حماد اور عرش یک ٹک اسے دیکھ رہے تھے

جو پتھرائی آنکھوں سے عرش اور حماد کو دیکھ رہی تھی اپنی طرف سے وہ المیر سلطان کے گھر آئی تھی اس سے
ریکویسٹ کرنے کہ کسی طرح اسکے بچوں سے ملا یا جائے مگر گھر کے باہر گاڑی رکنے پر سلطان مینشن کو بے حد حسین
پایا اسے علم ہی نہیں تھا کہ اندر کوئی تقریب ہوگی

اپنے دھیان جب اندر آئی تو لوگوں کے درمیان سیٹج کے پاس نظر سیدھا عرش پر گئی۔

اسے دیکھتے زیب کے قدم وہیں رک گئے تھے اسے یہی لگا کہ حماد کھڑا ہے مگر عرش کے ساتھ کچھ بڑی عمر کے شخص
کو دیکھ کر سانس بھی جیسے رک گئی تھی اس کے سامنے اس کی کل زندگی اسکی چمکتی قسمت تھی جسے ایک زمانے پہلے وہ
ٹھوکر مار کر نکلی تھی پھر اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی جیسی شکل کی مشابہت لڑکی دیکھی جسے عرش نے سینے سے
لگایا تھا پھر اس نے عبیر کے الفاظ سنے۔۔۔ دانین۔۔۔ یعنی اسکی دوسری بیٹی۔۔۔ وہ تو اسے بھول ہی گئی۔۔۔ یہاں ضمیر

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

نے اور کچھ کے لگائے۔۔۔ پھر اسکی آنکھوں کے سامنے براؤن سفید شرارے میں بلکل حماد کی پرچھائی لیے لڑکی آئی جو کسی جوان سے خوش شکل لڑکے کے ساتھ لگی نم آنکھوں سے حماد اور عرش کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اسکی نظر ایک بڑھی ہوئی عمر کی عورت پر گئی جو یقیناً نساء تھی سپاٹ چہرے سے عبیر کے ساتھ کھڑی تھی اتنے شناسا چہرے اسکی آنکھوں میں آئے۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ وہ تو کسی شناسا چہرے کی نظر میں نا آئی۔۔۔ جس شکل کو دیکھ کر پہچان رہی تھی وہ تو اسکی طرف متوجہ ہی نہیں تھے۔

"یو آر مائی ڈمپل بوائے۔۔۔ ماما آئی لو یو آلٹ۔۔۔ ماما نا جاؤ۔۔۔ ماما کیسے رہوں گا آپ کے بنا۔۔۔ ماما میرے بابا اچھے ہیں۔۔۔ ماما میں آپ کا ڈمپل بوائے۔۔۔۔۔ دفعاں ہو جاؤ عرش مجھے اس گھر میں نہیں رہنا حماد۔۔۔۔۔ ماما آئی لو یو ماما۔۔۔ ماما۔۔۔ ماما۔۔۔" ساری ماضی کی آوازیں اسکے کانوں میں گونجنے لگیں اسکا دماغ چکر اکر رہ گیا اسکی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں جسم چلنے سے انکاری تھا دل تو جیسے حماد کو دیکھ کر ہمک کر دھڑک رہا تھا اپنے بیٹے کو اتنا خوب رو جوان دیکھ کر اپنی ماضی کی زندگی پر ضمیر ماتم کناں تھا۔

اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے بال منہ نوچ لینے کو جی چاہ رہا تھا پلکیں جھپکنا بھول گئیں تھیں جیسے ابھی ان جالیوں کو گرایا تو سب منظر سے او جھل ہو جائے گا پھر کہاں دھونڈے گی وہ انہیں جن سے دور ہونے پر کسی زمانے میں خوش تھی آج انکی ایک جھلک کی خاطر سانس مدھم ہو رہا تھا
سانسیں تھم سی گئیں تھی دھڑکن مدھم ہو گئی تھی وہ کتنا ٹرپ رہی تھی انکی جھلک کیلئے اور وہ سب اسے ایسے نظر آئے جب وہ ان کے درمیان ایسے فضول تھی جیسے مخمل کے کپڑے میں ٹاٹ کا پیوند۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

اس کے اندر سے عرش کو قریب سے دیکھنے کی آواز اٹھی اور وہ بے اختیار اسکا نام لے گی۔

اسکا نام لینا کیا تھا سب بولنا ہی بھول گئے سب کی مسکان ختم ہو گئی

حماد شکڈ کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا جو وہ تھی وہ کسی طور سے زیب نہیں لگ رہی تھی جس سے حماد نے محبت کی تھی

وہ لڑکھراتے قدموں سے عرش کے پیچھے سے گزرتا کی قدم دور رکا آنکھیں اب بھی یقین نہیں کر رہی تھیں کہ جو وہ دیکھ رہا ہے سچ ہے یا نہیں ! یا تو وہ زیب نہیں ! یا پھر زیب کا گمان ہے ! یا سچ میں وہ ! اتنی بدلی حالت؟ اسکا حسن کہاں؟ اور یہ ! جسم ! ایسی نہیں تھی۔۔۔ اسکی زیب ! وہ جس پر مر مٹا تھا وہ نہیں تھی وہ جس کے ساتھ زندگی کے حسین پل گزارے تھے وہ تو نہیں تھی یہ یہ تو کوئی اور تھی !

تم نے دیکھی ہے وہ پیشانی وہ رخسار وہ ہونٹ

زندگی جن کے تصور میں لٹادی ہم نے

تجھ پہ اٹھی ہیں وہ کھوئی ہوئی ساحر آنکھیں

تجھ کو معلوم ہے کیوں زندگی لٹادی ہم نے

وہ گھٹنوں کے بل زور سے زمین پر گری

حماد سے دیکھنا گیا تو تیزی سے اسکی طرف بڑھا مگر اٹھانا سکا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

دونوں میں دو ہاتھ کا فاصلہ تھا دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر ٹکیں تھی اور سب کی ان پر ٹکیں تھی ہر ایک کو نہیں علم تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے مگر جنہیں علم تھا وہ ہل نہیں پارہے تھے زیب کو اتنے سالوں بعد سامنے دیکھ کر زبان تالو سے لگ گئی تھی زہن کچھ سوچنے سے انکار کر رہا تھا

حماد کے ہاتھ ہو امیں رہ گئے چہرے پر اذیت رقم تھی اپنی محبت کو سامنے پا کر بھی وہ اسے چھونا سکے کیونکہ اب وہ انکی محرم نا تھی اس ہنگامہ خیز صورتحال میں بھی حماد خانزادہ نہیں بھولے کہ زیب اور انکا اب کوئی پاک رشتہ نہیں "مجھے کیا دے سکتے ہو؟ کچھ بھی نہیں۔۔ میں تم جیسے کنگلے کے ساتھ نہیں مزید رہ سکتی۔۔ مجھے طلاق چاہیے۔۔۔ مجھے بچے نہیں چاہیے۔۔۔ میری طرف سے مار دو پھینک دو نہیں فرق پڑتا۔۔۔ مجھے تم سے کوئی محبت نہیں حماد۔۔۔ ایک مجبوری کے تحت زندگی گزاری میں نے۔۔۔ مجھے طلاق چاہیے۔۔۔ یہ تمہاری اور زیب کی بیٹی ہے۔۔۔ بابا۔۔ عرش اپنی ماما سے بہت پیار کرتا ہے اور ہماری پری بھی بہت کرتی ہے۔۔۔ یہ تمہاری اور زیب کی بیٹی ہے۔۔۔ میں آپ کا بیٹا ہوں بابا۔۔ مجھ سب زیب کا بیٹا کہا کریں "انکے دماغ میں سب یادوں نے شور برپا کر دیا سب کچھ فلم کی طرح ریو اینڈ ہو گیا۔

ہو امیں معلق ہاتھ سختی سے مٹھیوں میں بند ہوئے چہرے پر سرخی آگئی ضبط کی سرخی جس عالم میں وہ اس وقت کھڑے تھے آنکھیں اب پلکوں میں چھپی تھیں وہ تیزی سے واپس دو قدم دور ہوئے جبراً بھیجنا چاہتا تھا "حم۔۔۔"

"بس۔۔۔۔ تمہاری اوقات نہیں میرا نام لینے کی "اس کے بولنے سے پہلے ہی حماد نے سر دلہجے سے ٹوک دیا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

زیب تو حیران ہو گئی اسکے لہجے سے جس نے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی وہ آج اسے اتنا نیچے گرا گیا مگر یہاں
سراسر کسور اسی کا تھا کسی بھی انسان کو شوق نہیں ہوتا کہ وہ اپنے دل میں کسی کیلئے جذبات بدل دے
"تم یہاں کیا کر رہی ہو ! " عبیر سلطان کی چنگارتی آواز نے سب کو ہوش دلایا
مگر عرش تو جیسے اپنی ماں کو سامنے دیکھ کر سارا زمانہ بھول گیا تھا اسے تو آج بھی اتنی ہی شدت سے محبت تھی اپنی ماں
سے

"عرش" عرش کو اپنی طرف متوجہ پا کر زیب نے مشکل سے اٹھ کر کہا
وہ پھر لہرا کر گرتی اس سے پہلے ہی عرش سے دیکھنا گیا اور بھاگتا نہیں سنبھال گیا
اسکا دل اسکے قابو میں نہیں تھا وہ ساکت سرخ آنکھوں سے دیوانوں کی طرح زیب کو دیکھ رہا تھا
"میرا۔۔۔ بچہ (گال پر ہاتھ رکھا)۔۔۔ میرا ڈمپل۔۔۔ بوائے" وہ روتی اسکے وجود کو محسوس کرنا چاہتی تھی اس
سے پہلے کہ وہ عرش کے سینے سے لگتی اسے محسوس ہوا جیسے اسکے بازوؤں میں کچھ تیزی سے سختی سے کھب رہا ہے
اپنے بازو پر درد سے دیکھا تو وہاں عرش کی انگلیاں تھیں جس سے وہ دباؤ ڈال رہا تھا
زیب نے چونک کر عرش کو دیکھا جو ماتھے پر بے بہا شکنیں لیے غصے کی حدوں کو چھوتا پھولے تنفس سے اسے گھور رہا
تھا اسکی انگلیوں کا دباؤ بتا رہی تھیں کہ وہ اس وقت کتنا پاگل ہو رہا تھا
"م۔۔۔ میرے۔۔۔ بچے۔۔۔ میرے۔۔۔ عرش۔۔۔" وہ تو سمجھ رہی تھی کہ عرش پگھل کر اسکی طرف بڑھا ہے مگر
اسکاری ایکشن تو حماد سے بھی سخت تھا

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

"ک۔۔۔۔۔ کیوں من۔۔۔۔۔ کیوں من۔۔۔۔۔ کیوں؟" وہ ہزیانیہوتا چیخ اٹھا اس کیوں کی سوال
تھے کی شکوے تھے کی گلے تھے لیکن زبان گلے نکالنے پر جیسے قفل لگائے ہوئے تھے
"بابا۔۔۔۔۔ عرش" دانیل عرش کی حالت سے خوفزدہ ہوتی عبیر کے سینے میں منہ دے گی۔ عبیر نے اس کے گرد
بازو کیے وہ یہ سب تو سوچے نہیں بیٹھا تھا

"بھائی" میرا تیزی سے اسکی طرف بڑھی وہ جانتی تھی کہ اگر عرش کو ناسنبھالا تو سب کچھ بگڑ جائے گا
اس سے پہلے کہ وہ زیب کو نقصان پہنچاتا میراں نے اسے کھینچ کر دور کیا
وہ بھی گرجاتا اگر مراق بھاگ کر اسے ناسنبھالا
وجہی بھی اس کی طرف بڑھا تھا

اب سب معاملے لڑنے جھگڑنے سے تھوڑی سنورتے ہیں
"بابا۔۔۔۔۔ زیب کو سنبھالنے میراں نے دل پر پتھر رکھ کر حماد کو عرش کی طرف متوجہ کیا
اسنے بے اختیار ہی زیب کو سنبھالا تھا کیونکہ عرش نے جھٹکے سے چھوڑا تھا

"تم۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ پری ! " زیب بازوؤں کی تکلیف برداشت کرتی شاؤڈ کے عالم میں بولی اس کی بیٹی اتنی
حسین اور اتنی جوان ہو گئی تھی اسنے اپنی بیٹی کی جوانی تک کی عمریں بھی نادیکھیں

"بد قسمتی۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔ میرے بابا نے۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔ چنا۔۔۔۔۔ بد۔۔۔۔۔ قسمتی سے " پانی سے بھری
آنکھوں میں نفرت لے کر سرد مہری سے کہا۔ اپنی ماں کو کبھی محسوس نہیں کیا تھا جب زیب چھوڑ کر گی تھی تب وہ

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

محض 5-1 سال کی تھی اسے تو شکل بھی صحیح سے یاد نہ تھی مگر اپنے بھائی اور باپ کے ری ایکشن سے سمجھ گئی تھی کہ یہی زیب ہے اسکی مام

زیب اسکے منہ سے نفرت امیز الفاظ سن کر رو دی یہ ہونا تھا

"کوئی ایسا ہے جو آپ کو سنبھال سکے میں مزید۔۔۔ آپ کو پکڑ کر کھڑی نہیں ہو سکتی" زیب کو بازوؤں سے تھامے سپاٹ لہجے میں کہا

"عرش" حماد نے عرش کو سینے سے لگا یا جو وہ آپے سے باہر ہو رہا تھا اپنے باپ کا سینہ پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اسکے رونے سے سب کی آنکھوں سے آنسو روانہ گئے۔

"بابا۔۔۔ کیوں۔۔۔ اب کیوں۔۔۔ کیوں۔۔۔ انہیں کہیں جائے۔۔۔ یہاں سے۔۔۔ کیوں آئی ہیں یہاں۔۔۔"

کس۔۔۔ لیے۔۔۔ آئیں ہیں یہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔ انکی ضرورت ہمیں۔۔۔ اب نہیں چاہیے انکا ساتھ

۔۔۔ نہیں "وہ حماد کے کندھے میں منہ دیا ناراض بچوں کی طرح چیخ رہا تھا اپنی زندگی کے 20 سالوں کا دبا ہوا درد مواد اب سسکیوں اور چیخوں سے نکل رہا تھا

حماد جبراً بھینچے زور سے اسے سینے سے لگائے ہوئے تھے دل تو اپنا بھی پھٹ رہا تھا مگر آج بھی اپنے بچوں کیلئے خود کو مضبوط کر لیا تھا

"اسے کہیے۔۔۔ چلی جائے۔۔۔ حماد۔۔۔ اور اسکے بچے۔۔۔ بہت خوش ہیں" حماد نے عبیر سے کہا جو اسکے

سامنے ہی دامن کو سینے سے لگایے کھڑا تھا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"کیا کرنے آئی ہو اب ! "نساء نے جھٹکے سے زیب کو کھینچ کر اپنے مقابل کیا میراں نے ہاتھ پیچھے کر کے اسکا دل کسی بھی ہمدردی سے پاک تھا
زیب روتی ہوئی اسے دیکھنے لگی

"عرش۔۔۔ تمہیں۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ میرے سینے سے لگ جاؤں گے۔۔۔ میری روح کو سکون دے دو۔۔۔" وہ نساء کی پرواہ کیے بنا گردن ٹیڑھی کرتے عرش کی طرف دیکھتی بولی
عرش ابھی بھی حماد کے سینے سے لگا کچھ نا کچھ کہی جا رہا تھا اسکا ضبط ٹوٹا تھا اسکا نفس اس کے قابو میں نہیں تھا
"جائیں۔۔۔ جائیں یہاں سے" عرش کی پھر سے دھاڑ گونجی

"حماد۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے" خود کو نساء سے چھڑواتے وہ حماد کی طرف گئی۔
"زیب" درمیان میں ہی عاصمہ سلطان نے اسکا بازو پکڑ کر جھڑک کر روکا۔
"بھابھی۔۔۔ بس ایک دفعہ۔۔۔ ایک دفعہ۔۔۔ میرے بچوں کو سینے سے لگنے دے۔۔۔ بس ایک دفعہ" وہ عاصمہ سلطان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر گر گڑائی

"تب کیوں ہوش نہیں آیا جب پیسوں کے لالچ میں بچے چھوڑے تھے کہاں گئی تھی یہ متا جواب رو رہی ہو ! " وہ بھی تڑخ کر بولی
زیب نفی میں سر ہلاتی مزید رونے لگی

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"میرا گناہ مانتی میں۔۔ میری غلطی مانتی ہوں میں۔۔ مجھے سزا ملی۔۔ میں نے سزا کاٹی۔۔ مگر پلینز۔۔ اللہ کیلے۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔ مجھے ایک بار میرے بچوں سے ملنے دو" وہ روتی بلکتی وہیں زمین میں بیٹھتی چلی گئی اسکی دلخراش رونے کی آوازیں ہر ایک کا کلیجہ کچل کر رکھ گئی تھی

- "نامام۔۔۔ اب نہیں۔۔۔ آپ کا گناہ۔۔۔ بہت بڑا تھا۔۔۔ اب ہمدردی کی امید نا کریں" عرش حماد سے الگ ہوتا روتا سرد مہری سے بولا اسکی آنکھیں بے حد نفرت لیے ہوئی تھیں

"یہ۔۔۔ میری مام ہیں ! "دانیل جو سب دیکھ کر سہمی ہوئی تھی ہمت کر کے بولیا سے اپنا آپ گھٹیہ لگ رہا تھا کہ وہ اس لالچی عورت کی بیٹی ہے

"یہ۔۔۔ بھی۔۔۔ میری۔۔۔ بیٹی۔۔۔ ہے نا ! "زیب دانیل کی طرف دیکھتی چمکتی آنکھوں سے بولی

"ہاں۔۔۔ وہی۔۔۔ جسے تم اس دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھی" عبیر سلطان کی ترش آواز سب کی سماعتوں پر بمب کی طرح گری

حماد میراں عرش مراق سب شک و دھبے سے زیب کو دیکھ رہے تھے وہ لالچ میں اتنی اندھی ہو گئی تھی نساء نے پھر ساری بات بتائی کہ کیسے کیسے دانیل کی یوری تک زیب نے کیا کیا کیا اور سب حیرت غصے سے زیب کو دیکھ رہے تھے

زیب کا شرم سے سر جھکا ہوا تھا اسے سخت شرمندگی تھی اپنے گناہوں پر وہ اپنے بچوں کی گناہگار تھی

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"یہاں۔۔۔ سے چلی جاؤ۔۔۔ اس سے پہلے کہ۔۔۔ حماد کا نام قاتلوں میں لکھا جائے" حماد کی کرخت آواز نے سب کے لوں کنڈے کھڑے کر دیے

وہ تو ایسا کبھی نا تھا مگر زیب نے بنا دیا ایسا

وہ مرتی کیا نا کرتی۔۔۔ مرتے جسم سے خود کو کھڑا کیا اب مزید بحث کا کوئی سوال نا تھا اپنے سینے میں بے حد درد محسوس کرتے وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھی اور گاڑی میں بیٹھتی درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا گاڑی پوری رفتار سے بھگاتی وہ سلطان مینشن کی حدود سے دور لے گی۔

بس سیدھی سڑک پر گاری بھگاتے وہ سینے کو مسل رہی تھی
درد ایک دم شدید ہوا کہ گاڑی انبیلنس ہو گئی اور سیدھا سامنے درخت میں لگی اور اتنی بھیانک لگی کہ گاڑی ہی الٹ گئی اور چند سیکنڈز میں ہوا میں آگ کے شعلے بلند ہوئے

حماد کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرا اس عورت کو کتنا چاہتا تھا کتنی محبت کی تھی اور اس نے بدلے میں تباہی بربادی کے علاوہ کچھ نا دیا کوئی اتنا بھی کیسے گر سکتا تھا جتنا پیسے کی ہوس نے زیب کو گرا دیا

اے زندگی ! اب تو رک جا ٹھہر جا۔۔۔۔۔

حسن والے محبت نہیں کرتے اب۔۔۔

"المیر بھائی ! "حماد نے خود کو سنبھال کر کہا

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

ہر نفس ہو کے عالم میں سن بیٹھا تھا اور اس میں حماد کی آواز نے سب کو اپنی ہوش میں واپس لایا
"مجھے فلک کی رخصتی چاہیے" حماد نے کس سوچ میں کہا یہ سب کی سمجھ سے اوپر تھا مگر حماد کیلئے سب خاموش تھے
المیر سلطان نے ساری بات گھر والوں پر ڈال دی
گھر والے کچھ بھی سمجھنے کی حالت میں نہیں تھے
"بابا۔۔۔ یہ فیصلہ آپکا ہی ہے لیکن۔۔۔ مجھے۔۔۔ عرش کی یہ حالت نہیں دیکھی جائے گی۔۔۔ مجھے۔۔۔ اسے
سنجھانے دیں" المیر سلطان کا بازو پکڑتے بہت پیار سے فلک نے کہا اور وہی ایک تھی جو حماد کی سوچ پڑھ چکی تھی
اپنی بیٹی کی بات پر سب خاموش ہو گئے
اور جلد ہی سادگی سے عرش کے ساتھ اسے رخصت کر دیا گیا
عرش تو اب بالکل چپ ہو چکا تھا اور فلک۔۔۔ اب دوبارہ سے عرش کو کسی سنجیدہ خول میں بند ہوتے نہیں دیکھ سکتی
تھی

اسے لا کر عرش کے کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ یہ کونسا دھو 8 م دھام کی شادی تھی جو حالات تھے سب ہی خاموش
سنجیدہ تھے نا کوئی بول رہا تھا نا کسی کا بات کرنے کو دل تھا

READERS CHOICE

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

کمرے میں بیٹھتے ہی اسکا دل پریشان ہو چکا تھا اسے نہیں علم تھا کہ اب اسے عرش کو کیسے سنبھالنا ہے اور نایہ علم تھا کہ وہ اس رشتے کو لے کر کتنا سیریس ہو گا نکاح اسکا من چاہا عمل تھا اور رخصتی سے وہ بے خبر تھا یعنی اسکا کوئی عمل تھا نا اسکی پسند نا ہی اسکی کوئی خوشی۔

وہ گھبراہٹ محسوس کرتے کھڑکی کی طرف بڑھی اور دروازے کھول دیے۔

شام ہو رہی تھی سردی کی ہوا چل رہی تھی

مہکتا سرد جھونکا اندر آیا جو اسکے رخساروں سے ٹکرایا

یہ ہوا اسے سکون بخشنے لگی

وہ آنکھوں کو بند کر کے اس ہوا کو محسوس کرنے لگی۔

کئی پل گزر گئے اسے ایسے ہی بند آنکھوں سے کھڑے ہوئے کو

اسے ہوش تب آیا جب کلک کی آواز سے دروازہ کھلا

عرش ہی تھا جو لٹی پٹی سی حالت میں خاموش سکت نظروں سے بیڑ پر آ کر بیٹھ گیا

فلک نے نم آنکھوں سے اسکی خاموشی محسوس کی

کتنے ارمان تھے اسکے کہ جب وہ اسکی دو لہن بن کر روم میں آئے گی تو اسکی شوخ ضدی جنون والی آواز اسے مد ہوش

کر دیں گی وہ دیکھے گی کہ کیسے عرش اپنی چاہت کا اقرار پورے حق سے کرے گا کیسے وہ اسکے حسن کی تعریف کرے

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

گا وہ کیسے اسکو تنگ کرے گی اسکی گرفت سے نکل کر بھاگے گی اسے غصہ دلائے گی اور وہ پھر غصے میں اسکا بازو پکڑ کر مڑور کر اپنے سینے سے لگائے گا پھر وہ اسے تنگ کرے گا کتنا کچھ سوچ کر بیٹھی تھی وہ مگر حالات کیا سے کیا ہو گئے ایک چٹکی میں سب بدل گیا وہ چلتی اسکے پاس آکر بیٹھ گئی۔

اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا "پتہ پیے۔۔۔ جب محبت ہوتی ہے۔۔۔ تو سب سے حسین کون لگتا ہے ! " اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیتے پیار سے کہا وہ اب بھی چپ تھا

"وہی۔۔۔ جس سے بے انتہا محبت ہو۔۔۔ وہ جس کے آجانے سے سب ہرا بھرا لگے۔۔۔ وہ جس کی مسکان سے سب کچھ مہکتا لگے۔۔۔ وہ جو سانسوں کی ضرورت ہو۔۔۔ وہ جو سینے میں دل بن کر دھڑکے۔۔۔۔۔" "وہ۔۔۔۔۔ جس سے عشق جیسا احترام ہو " اسکی باتوں کے درمیان ہی وہ کاٹ کر بولا فلک نے زرا سی گردن موڑ کر اسے دیکھا شکر وہ بولا تو

"اور " اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے پیار سے کہا "وہ جو۔۔۔۔۔ زندگی کی وجہ ہو جس کے ساتھ جینے کا مزہ ہو " وہ ساکت نظروں سے ایک جذب سے بولا آ بسو آنکھوں کی دہلیز سے باہر نکل چکا تھا یہ کہنا آسان تھا کہ اب اسکا اندر کا غبار جلد نکلے گا "اور " اسکے چہرے اپنے طرف کرتے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش نے اسے دیکھا جو راسی مسکان سے بے حد محبت سے اسے دیکھ رہی تھی
"وہ۔۔۔ جسے ماں کہیں۔۔۔ کیوں ! " وہ کوئی مجنوں سادیوانہ سالگا اس وقت دوبارہ آنسو آنکھوں سے نکلا فلک نے
پیار سے ہونٹوں سے چنا پھر سے نکل آیا
اب لری بن گئی تھی

"کیوں۔۔۔ میری مام ہی کیوں۔۔۔ ایسا کیوں کیا۔۔۔ انہیں نظر نہیں آتا تھا کہ انکا بیٹا۔۔۔ انکا ڈمپل بوائے۔۔۔ انکا شہزادہ
۔۔۔ انکا عادی پے۔۔۔ انکا عاشق پے۔۔۔ انکی محبت میں بری طرح سے گرفتار ہے۔۔۔ جو رات جو جب تک اپنی ماں کا
چہرہ نہ دیکھ لے سوتا نہیں تھا۔۔۔ پیسہ اتنا ضروری ہوتا ہے کیا؟ " وہ اب فلک کو بازوؤں سے پکڑے پوچھ رہا تھا
"محبت سے بڑھ کر نہیں اپنے بابا کو دیکھ لو " اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے پیار سے کہا وہ اس وقت کتنی عجیب حالت میں
تھی اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کیسے سنبھالے اسے

اپنے باپ کا چہرہ انکی زندگی آنکھوں میں آئی تو وہ بے اختیار رو دیا فلک نے اسے سینے سے لگایا
وہ فلک کو زور سے خود میں بھینچے اسکی گردن میں منہ دیے بچوں کی طرح رو دیا
فلک خود بھی رو رہی تھی مگر وہ اس وقت اسکی ڈھارس بنی ہوئی تھی

اسکے اندر کا سارالو انکل رہا تھا یہ حماد کی تربیت ہی تھی کہ وہ کسی بھی سنگین حرکت کی طرف ناگیا۔

فلک کتنی دیر اسے سینے سے لگایے رہی اور وہ دل بھر کر رو یا جتنا اسکا اندر بھرا تھا

جب اچھے سے رو کر دل ہلکا ہوا تو ہوش سنبھلے وہ فلک کے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ کر گیا اور ماتھے سے ماتھا جوڑا۔

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

"تم میری رہو گی" اسکے چہرے کے ارد گرد ہاتھ رکھے پیار سے پوچھا آواز ندھی ہوئی تھی ڈر بھی تھا
"تمہاری ہی ہوں اور ہمیشہ رہوں گی" اسکے گال پر بوسہ دے کر کہا
عرش نے اسکے چہرے کو دیکھا جو اسکے لیے سجائی گئی تھی اور اس روپ میں رویارویا سا چہرہ سوجی لال آنکھیں اسکے
حسن میں آتش برپا کیے ہوئے تھا
"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں فلک۔۔ بے حد بے انتہا۔۔ میری رہنا صرف میری" اسکے ماتھے سے ماتھا جوڑے
وہ دیوانگی سے بولا
"فلک صرف عرش کی بے صرف اور صرف عرش کی" اسکے سینے پر سر رکھتے کہا
"پکا" اسکی تھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اونچا کیا
"تمہارے عشق کی قسم" اس کے گال پر ہاتھ رکھتے کہا
عرش مسکرا دیا اور چہرے پر پیار سے بوسہ لیا
یہ فطری تھا مگر وہ فوراً سے سرخ ہو گئی تھی سوچوں میں بڑی گینگسٹر ٹایپ کا سوچا تھا مگر اسکی زرا سی جسارت نے ہوا
پھس کر دی تھی
"میری زندگی میں آنے کیلئے شکریہ" کہتے دوبارہ سے اسکے چہرے کو اپنے قریب کر لیا
♥ تیری آنکھوں کی قسم زندگی سمجھا ہے تجھے
تجھ کو کچھ سوچ کر سانسوں میں شراکت دی ہے ♥

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

حسین رات میں وہ اس میں فلحال گم ہو جانا چاہتا تھا ان سوچوں ان پریشانیوں سے پڑے بس فلک اور عرش۔
جہاں عرش کی وفاداری محبت ہو جہاں فلک کی سچی محبت اپنے محرم کیلئے ہو وہ اپنی محبت سے بتادے کہ وہ سلطان
میشن سے تو ہے مگر وفاداری میں وہ عرش کو مات دے جائے گی
یہ ملن ضروری تھا حسن والے سب دغا باز نہیں ہوتے کچھ سانسوں سے جڑ جاتے ہیں موت تک پھر اسکے بعد بھی
ہو تو جیتے۔۔۔۔۔

تیری آبی۔۔۔۔۔

آپ مراں گے۔۔۔۔۔



"مسز اچھی لگ رہی ہو" وجہی نے دانت پیس کر دانیں کو کہا جو شیشے کے سامنے خود کو دیکھ رہی تھی۔
"زرا صبر نہیں ہے کسی نے دیکھ لیا کہ دو لہن اچھی نہیں لگ رہی تو کیا فائدہ ایسے ولیمے کا" وہ اپنے کمر بندہ کو دوبارہ
سے کھولتے بولی اسے انکی گرہ ٹیڑھی جو لگ رہی تھی
وجہی نے دانت، بیس کرا سکی ڈوڑیاں پکڑیں

"پیار سے ٹوٹ جائیگا" دانیں اسے آنکھیں دکھاتی بولی
وجہی نے اسکی کمر کر جھٹکے سے اپنی گرفت میں لیا کمر بند ڈھیلا ہوا ایک ہاتھ میں وہ ڈوڑیاں پکڑے ہوئے تھا
دانیں نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

"سوچ رہا ہوں توڑ دوں تاکہ کچھ سکون تو ہو جان وجہی" اسکی کمر پر دباؤ دیتا اسے شرم سے نگاہیں جھکانے ہر مجبور کر

گیا

ان کے رخ کو حیا کی سرخی کا

ایک پیغام آنے والا ہے

بس وہ گھبرانے بس وہ شرمائے

اب مرانام آنے والا ہے

"وجہی نکل بھی آؤ" عاصمہ سلطان کی آواز پر دونوں دور ہوئے اور وجہی نے کس کر اسکی ڈوریاں باندھی

دونوں ہی روم سے باہر نکلے اپنے ویسے کے ڈریس میں دونوں شاندار لگ رہے تھے

"شکر ہے نکلے تم لوگ چلو" وہ دونوں کو ڈانٹ کر بولیں

وجہی نے گھوریوں سے نواز ادا نین کو جو ہنستی آگے بڑھی میڈم کی تیاریاں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔

سیٹج پر پہلی دفعہ چار دو لہنیں اور چار دو لہے بیٹے تھے

گرینڈ ولیمہ سرمئی تھی

عرش اور فلک

وجہی اور دانیل

Page 642 of 655

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

شانیر اور زونیرا

مراق اور میراں

سب حالات سنبھلنے پر سب کی زندگیوں میں ٹھہراؤانے ہر اس خوشی کو مل کر منانے کا فیصلہ ہوا تھا
لڑکے سب بلیک تھری پیس میں پورے ٹشن سے بیٹھے محفل کی جان بنے ہوئے تھے
اور لڑکیاں رویل بلیو تھیم میں تھیں بس فرق یہ تھا کسی کا شرارہ تھا کسی کی ساڑھی کسی کا لہنگا کسی کی گھاگھرا چولی
اور سب ایک سے بڑھ کر ایک حسینائیں تھیں
ہر طرف خوشی کا سماع تھا

حماد کی مسکان اب ویسی نہیں تھی جیسے ہوا کرتی تھی اب وہ مزید سنجیدہ نظر آنے لگے تھے چاہے زیب کی حقیقت نے
انہیں رنج دیا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس سے محبت کرنا چھوڑ سکے اور زیب کی وفات انکو گہرے سکوت میں مبتلا کر
گی۔ جیسے کوئی منتظر ہوا جل کا کہ ائے اور کوچہ یار پر چھوڑ آئے۔

♥ ہو ایسا راستے پر جو کبھی نکلوں تو۔

جی چاہتا ہے تیرا رستہ بھول جاؤں۔۔

ڈال کے تیری یادوں کو بستے میں۔۔۔

رکھ کر کہیں، وہ بستہ بھول جاؤں۔۔

تیری لا پرواہی سے اچھا واسطہ پڑا۔۔

Page 643 of 655

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

جی چاہتا ہے تیرا واسطہ بھول جاؤں۔۔

سلجھتا ہی نہیں الجھنوں کا سفر۔۔۔

نکلوں کسی رستے پر اور رستہ بھول جاؤں۔۔۔۔

سب بڑے سب مہمانوں میں گھلے ہوئے تھے

ان سب میں ایک شخص کا اضافہ ہوا تھا بالاج چودھری کا

سورج کے زریعے وہ دوبارہ اپنے دوستوں سے ملا تھا

جو بالاج نے کیا تھا وہ یہ تھا کہ اس نے نساء کو اپنا یا نہیں تھا اسکی محبت کو مزاق سمجھا تھا تماشا بنایا تھا اس نے پر کوئی

دھوکہ یا فریب نہیں دیا تھا وہ تو اپنے دوست کا لحاظ کرنے کی وجہ سے اسے دھتکار گیا تھا مگر زیادہ کسور نساء کا تھا جو

خودی سے سب سوچے بیٹھی تھی

لیکن جب بالاج چودھری نے سب سے معافی مانگی خاص طور پر نساء سے اور اسکے معاف کرنے پر ہی ہر بندے نے

معاف کیا نساء اب بھی سب کی لاڈلی تھی حماد کی عبیر کی اپنے بچوں کی عاصمہ کی۔

بالاج کا ایک دفعہ پھر آنا جانا شروع ہوا تھا

اشمال اس وقت پانچویں مہینے پر تھی سورج اسے ہتھیلی کا چھالا بنائے ہوئے تھا اور اب بھی اسکے ساتھ ساتھ تھا

خوشیاں پھر سے باہیں پھیلانے دستک دے گی تھی



عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

وہ کب سے اپنی ساڑھی سے الجھ رہی تھی

سب کے کہنے پر پہن تولی تھی مگر اب وختوں میں پڑی تھی کیونکہ اسکی ساڑھی کا جو اپر بلاؤز تھا اسکی بیک پر زپ لگی تھی یہ بین والا بلاؤز تھا جس کی فل سیلوز تھیں بین سے لے کر سیدھے بازو تک خوبصورت بلیک رنگ کا نگینہ جڑا ہوا تھا اور ریشم کی رویل بلیو چمکتی ساڑھی پہنے ساتھ پیار سا جوڑا کیے وہ سب میں منفرد لگ رہی تھی

اور سب سے بڑھ کر اسکے حسن میں چار چاند عرش نے لگائے تھے جو سنجیدہ لک کے ساتھ ہلکی دل چیر کر رکھ دینے والی مسکان لبوں پر سجائے محفل کی روشنی کا سبب تھا عام دولہوں کی طرح وہ چاہتا تو اپنی بیوی کو تکتے رہنے سے نارکتا مگر وہ عرش تھا اپنے نام جیسا نایاب جو اپنی مخصوص چیزوں کو ایسے کھلے عام نہارنے یا استعمال نہیں کرتا تھا یہ تو پھر اسکی من چاہی بیوی تھی بے پناہ محبت تھی فلک سے پھر کیسے سب کے سامنے اسے ایک ٹاپک بنا دیتا کہ لوگ چاہے فیملی میمبرز اور سوشل سرکل کے لوگ تھے مگر وہ باتیں ضرور کرتے انہیں جیسے ان دولہا دولہن کو تو آگ لگی ہوئی ہے، شادی نا ہو گئی کیا ہو گیا، شرم ہی اتاری ہوئی ہے، لڑکی کو تو زرا حیا نہیں، لڑکا بھی بے حد بے شرم ہے کیسے سب کے سامنے دیدے پھاڑ کر دیکھ رہا ہے اسی کی بیوی ہے کونسا پرانی ہے۔

لوگوں کی زبانیں نہیں پکڑی جاسکتی ہیں اور جو آپ کے خاص ہوں انہیں کبھی بھی لوگوں کی باتوں کا مین ٹاپک نا بننے دیں

اور یہی بات عرش کی تھی اسے اچھے سے علم تھا کہ کب کہاں اور کیسے اپنی بیوی اور اسکے حسن کو سراہنا ہے۔

عرش فلک سینر۱ بسما بھٹی

دروازہ کھول کر اندر آیا تو وہ کہیں بھی نہیں تھی اسے ایک دم غصہ آیا اس کے دیکھنے سے پہلے ہی فریش ہونے کی چلی تھی۔

اپنے ہاتھ سے واچ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی پھر واشروم کی طرف دیکھا جو بند تھا مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آرہی تھی

"فلک ! "ناک کر کے آواز دی

"اوہ۔۔۔ شکر آپ آئے۔۔۔ یار یہ میراں کو بلانا زرا جلدی "اندر سے اسکی الجھی ہوئی آواز آئی

"وجہ کیوں؟؟ کیا کر رہی ہو اندر؟" اسے تو پہلے غصہ تھا اب میراں کو بلانے جائے باہر۔

"پلیز نا عرش بلا دو نا۔۔۔ میں کب سے الجھ رہی ہوں۔۔۔ اب تو ہاتھ تھک گئے "وہ شیشے کی طرف کمر کیے ٹیڑھی گردن سے بیزار لہجے میں بولی زپ اسکی انگلیوں سے بے حد دور تھی اور وہ عرش سے نیچے کرنے کو کہے ! ! کسی صورت نہیں یہ سوچ کر ہی اسے شرم سی محسوس ہو۔

"دروازہ کھولو "عرش نے سرد لہجے میں کہا

فلک نے دروازے کو گھورا جیسے عرش کو گھور رہی ہو جو اسکی بات نہیں سن رہا تھا

"میراں کو بلا دیں نا "وہ اب زرا منت سے بولیشاید مان جائے

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"مجھے پتہ ہے تم ایسے نہیں مانو گی" وہ منہ میں بڑبڑاتا سیڈ ٹیبل کی طرف تیز قدموں سے بڑھا اور دراز کھول کر اس میں سے چابیوں کا بوکس نکالا اور واشروم کی دوسری چابی نکالی اور انہی تیز قدموں سے واشروم کی طرف بڑھا۔ کھولنے سے پہلے جھٹکے سے کوٹ اتارا اور چابی لاک میں لگائی۔

فلک کو کچھ گڑبڑ سی لگی اپنی طرف سے بڑا زبردست پلین تھا کہ عرش کے آنے سے پہلے ہی کپڑے بدل کر سو جائے گی کیونکہ اسے علم تھا کہ عرش کبھی بھی سوئے ہوئے پر تنگ نہیں کرتا نا جگاتا ہے مگر اب اسے گھنٹیاں بجتی نظر آرہی تھیں۔

اسکی سوچیں ابھی ادھر ہی تھیں کہ کلک سے لاک کھلا فلک کا منہ اور آنکھیں دونوں بیک وقت کھلیں یعنی محترم اندر آ رہے ہیں اور وہ بھی دوسری چابی سے لاک کھول کر

اس کی کوئی بھی ہوشیاری سے پہلے ہی وہ بلیک شرٹ پینٹ میں اندر آیا اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی اسکے چہرے کے سرد تاثرات دیکھ کر فلک نے حلق تر کیا

عرش نے پاؤں کی ٹھوک سے دروازہ بند کیا اور جھٹکے سے نرم گرفت اسکے گلے پر دے کر شیشے سے کمر لگادی شیشہ

قد آور تھا

فلک کی اس عمل پر آنکھیں ابل آئیں

"پتا تھا نا کہ میں نے ابھی روم میں آنا ہے !" اسکے بازو پر انگلیوں سے دباؤ دیتے کہا گردن پر اب بھی نرم گرفت تھی بھلا اپنی سانسوں کو کون سختی سے دباتا ہے؟؟

عرش فلک سینہ بسما بھٹی

فلک کی دھڑکنیں سست سی ہو گئیں اسکی بات سے۔ نگاہیں جھک گئیں
اسکی اس ادا پر اسے پیار تو بڑا آیا مگر وہ اسے بتا دینا چاہتا تھا کہ عرش سامنے ہے تمہارے کس سے ہوشیاری کر رہی ہو
"بولو ! " اس کی گردن ہرزور دیا

"اب مجھے۔۔ ایسے مارو گے ! ! " اسکی گردن کے گرد باہیں کر کے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھا
"کیوں ! پہلے کیسا مارا ہے تمہیں ! " اس کی گردن سے ہاتھ نکال کر تھوڑی سے چہرہ اونچا کرتے پوچھا
"ان سے۔۔ جس کی میں دیوانی ہوں " اپنے ہاتھ سے اسکا تھوڑی کے نیچے ٹکا ہاتھ نکال کر روٹھ کر کہا
عرش نے آنکھیں سکیریں کہ آخر کس کی دیوانی ہو گئی تم

"ہنسنا آتا ہے؟ " اسکے گالوں پر سرکل بناتے بڑے تفتیشی انداز سے پوچھا
عرش مسکرا دیا وہ جانتا تھا وہ اسکے ڈمپلز کیلئے ایسا سوال کر رہی ہے اور مسکرا نے پردوں گڑھوں نے اپنا دیدار کروا
ہی دیا

"ہاےےے مارنا ہے کیا ظالم ! " اسکے گالوں پر بوسہ دیتے وہ خمار آلود آواز سے بولی
عرش نے ہلکی سی ہنسی سے اسکی کمر پردوں ہاتھ ٹکائے۔ اور تھوڑا قریب کیا اپنے
۔ "تم کیا ہو؟؟ عرش اتنا کمزور تو نہ تھا " وہ اسکے خدو خال اور نرم نرم سے سراپے کو محسوس کرتا بڑے ہی پیار سے بولا
فلک اک ادا سے ہنسی اور اس ادا نے مقابل کو چاروشا نے چت کر دیا

عرش فلک سینرین ۱ بسما بھٹی

"میں۔۔۔! عرش کی ہم نام۔۔۔ اسکی دیوانی۔۔۔ اور اسکا روپ ہوں۔۔۔ وہ جہاں سے عشق کا سفر طے کرنے کا سوچتا ہے وہاں مجھے پہلے ہی پاتا ہے" اسکے گالوں سے اپنے گال مس کرتے سرگوشیاں انداز سے بولی عرش نے گہری مسکان سے اسکی بات کو اپنے اندر جذب کیا

"میں نے تو سوچا تھا کہ محبت میں برابری کرو گی؟ مگر۔۔۔ میری قربت میں تم لال سرخ ہوتی خاموش کیوں ہو جاتی ہو ! " کر تو زو معنی بات رہا تھا مگر اسے تنگ کرنا اور اپنے لیے محبت کا سننا عرش کا جنون تھا

"اگر میں نے برابری کی۔۔۔ تو سانسیں تنگ ہو جائیں گی جناب کی ! " اسکو آنکھ مارتے کہا اور ایک زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا

عرش اسکی ہنسی میں جیسے کھوسا گیا تھا اسکے جسم سے اٹھتی خوشبو اسکے حواس گل کر دینے کیلئے کافی تھے وہ پوری کی پوری چاشنی بنی اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی

اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا

"چیلنج کر رہی ہو ! " آئیبر واچکا کر پوچھا

۔ "حکم کیا کرو عرش۔۔۔ میں ساری کی ساری تمہاری ہوں۔۔۔ مجھے سراہنے کا مجھے چھونے کا مجھے دیکھنے کا مجھے محسوس کرنے کا صرف تمہیں حق ہے۔۔۔ تمہیں حق ہے مجھے میری روح مانگنے کا۔۔۔ تمہیں حق ہے کہ جب تم چاہو میری زندگی مہکا دو۔۔۔ فلک کی جستجو تم سے پہلے اور تمہارے بعد کوئی نا تھی نا ہے اور نا ہو گی" اسکی گردن میں منہ چھپائے اپنے دل کی وارفتگیاں ظاہر کر رہی تھی

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

اور عرش کا دل اسکی سانسوں کے اتار چڑھاؤ سے بے ہاگ رہا تھا

ایک جھٹکے سے چہرہ سامنے کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو اسے ہی دیوانوں کی طرح دیکھ رہی تھی
"تو تمہیں حکم ہی دے رہا ہوں جتنی گہری سانسیں لینی ہے لے لو کیونکہ میں جب وصولنے پر آیا تو زرا سی بھی گنجائش
نہیں چھوڑوں گا" اسکے ہونٹوں کے پاس اپنے ہونٹ لا کر بڑی دلگلی سے کہا
اس کے ہونٹ مسکرائے

اور ان لال چاشنی سے بھرے ہونٹوں کی مسکان نے عرش کو بے خود کر دیا
سارے فاصلے مٹا تا وہ اسکی سانسوں کو قید کر چکا تھا

اسکے بھرے بھرے ہونٹ عرش کی گرفت میں تھے وہ اسے ریسپونس کرنے کا پورا موقع دے رہا تھا کبھی شدت
سے اوپر کے ہونٹ کو پاگلوں کی طرح جنون سے کئی بو سے دیتا تو کبھی نچلے ہونٹ کو اپنی گرفت میں لے کر کی پلوں
تک چھوڑتا ہی نا

اسے اتنے دلکش لگتے تھے فلک کے ہونٹ کے کہ وہ ان سے سراب ہوتے تھکتا نہیں تھا
اسے کہا تو تھا کہ سانسیں نہیں لینے دے گا مگر ہونٹوں کو جدا کیے بنا ہی وہ اسے اپنی سانسیں بھی دے رہا تھا وہ کبھی
تھک کر انہیل کرتی تو کبھی سانس روک کر اسکی شدت کا ویسا ہی جواب دیتی اور اسکی اس حرکت پر وہ مسکرا دیتا کہ
بیوی بھی ٹکڑ کی ملی ہے

ایک دوسرے میں محو وہ تقریباً 20 منٹس رہے وہ شاید اب بھی ناہٹے اگر کمرے کے دروازے پر دستک نا ہوتی

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

فلک نے دستک سنی تھی تبھی پیچھے ہٹنا چاہا مگر عرش نے اسکی گردن کے پیچھے سے پکڑ کر دور نا ہونے دیا

4 5 دستک پر فلک نے زور سے دور کیا

وہ جھٹکے سے واشر و م کے دروازے سے لگا

وہ گہری سانسوں سے شیشے سے لگ کر کھڑی ہو گئی

"ناٹ۔۔ قنیر" وہ سرد مہری سے بولا اور دوبارہ اس تک آیا

فلک نے مسکرا کر اسے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا عرش نے غصے سے اسے دیکھا

"یقین نہیں کہ آپ کی ہوں ! " آئی برواچکا کر پوچھا

"جب وقت میرا تو میں زمانے کی سننے کیوں جاؤں ! " وہ اسکا ہاتھ ہٹاتا بولا

"اور۔۔ اگر بابا ہوئے۔۔ تو ! " اسکے ماتھے ہر بوسہ دیتے کہا

وہ فوراً سے نارمل ہوا

"عرش۔۔۔ یاریہ موبایل پکڑ لو سو تو نہیں گئے ! " باہر مراق کی آواز گونجی

عرش جو حماد کا سوچ کر جانے والا تھا مراق کی آواز پر دوبارہ سخت تیوروں میں آیا

READERS CHOICE

"تمہیں یہ بابا لگتے ! " اسکے کمر سے پکڑ کر کہا

"مجھے نہیں پتہ عرش کیا بات کر رہے۔۔ اور دروازہ تو بجا ہی نہیں" اسکی گردن پر ہانٹ کرتے نچلے ہونٹ کو دبا کر

کہا

عرش فلک سینہ ۱ بسما بھٹی

عرش کی آنکھیں مسکرا دیں سچ میں اسکی بیوی اسکے ٹکڑ کی تھی

فوراً سے اسے باہوں میں اٹھایا اور باہر بیڈ کی طرف بڑھا

بھاڑ میں گیا مراق اور اسکی آواز۔۔۔

اتنی محبت کے بعد دونوں ایک ہوئے تھے اور عرش اور فلک جب جب ایک ہوتے انہیں زمانے کو فراموش کرنا ہی پڑتا ورنہ چار و پنجار زمانہ خود انہیں فراموش کر دیتا کیونکہ دونوں ہی ایک دوسرے کیلئے پاگل تھے دونوں ایک دوسرے کی پر چھائی تھے ایک دوسرے کا روپ تھے ایک جان تھے ایک قلب تھے ایک دوسرے میں سانسیں تھیں یہ محرم رشتے کتنے پیارے ہوتے ہیں اور انکو دل سے نبھانے میں سکون بھی ہے حد ہوتا ہے۔

"ایک نمبر کا ڈھیٹ بھائی ہے تمہارا کب سے دروازہ بجا رہا ہوں مجال ہے سن لے ! " مراق کمرے میں آتا تپا ہوا

بولا

وہ جو شیشے کے سامنے میکسی کا دوپٹہ اتار رہی تھی اسکے ستے ہوئے چہرے کو شیشے میں دیکھا

"ایک منٹ" وہ دروازہ بند کرتا تیزی سے اسکی طرف آیا

اسکا پنز نکالتا ہاتھ وہیں رک گیا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"میرا کسور کیا ہے بتاؤ زرا" وہ سرد مہری سے بولا

میراں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

Page 652 of 655

عرش فلک سینر ۱ بسما بھٹی

"سب سے اینڈ پر میری شادی کل ہوئی اور مانا کہ میں دوستوں کی وجہ سے لیٹ روم میں آیا مگر تمہیں انتظار کرنا چاہیے تھا نا تم سوگی اور اب صبح سے بات نہیں کر رہی اور اب پھر سے میرے آنے سے پہلے چنبچ کر رہی ہو ! " وہ حیرت غصے سے اسے بولا

"تو ! -- آپ اپنے دوستوں کے پاس رہیے جنہوں نے آپ کو رات 6 بجے کمرے میں بھیجا انکے پاس جا ہے اور مجھے کوئی شوق نہیں کہ میں آج دوبارہ 6 بجے تک اپنی کمر توڑوں " وہ غصے سے دانت پیس پیس کر بول رہی تھی اور آخر میں ناچاہتے ہوئے بھی آواز بندھ گئی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔

مراق کو سچ میں شرمندگی تھی اور اپنے دوستوں پر غصہ جنہوں نے اسے جانے ہی نادیا تھا روم میں دوپٹہ اتار کر صوفے پر رکھا اور مراق کے پاس سے گزر کر وہ جانے لگی کہ مراق نے اسے پیچھے سے ہی اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا

وہ اب بیچاری کل کے غصے سے بھری رودی

"آئی ام سوری معاف کر دو" اسکی گردن میں چہرہ دیے بڑی معصوم انداز سے کہا

میراں کو لگ تو کرنٹ سا گیا تھا مگر وہ اسے ایسے معاف نہیں کرنے والی تھی

"نہیں" اسکے بازوؤں کو کھولنا چاہا مگر ایسا ہونا سکا مراق کا حصار تھا آخر

"سوری" اسکی میکسی کندھے سے کھسکاتے وہاں لب رکھتے کہا

عرشِ فلک سینہٴ بسما بھٹی

اس حرکت نے میراں کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے ایک دم سے جسم میں چیونٹیاں سی رینگ گئی۔ دل تو جیسے
فل رفتار پر بھاگنے کیلئے تیار تھا

"م۔۔ مراق" اسکے لب بس یہ کہہ سکے تنفس پھول چکا تھا
مراق کے لب مسلسل اسکے کندھے اور گردن کو بھگور رہے تھے
وہ مچلتی حصار تو رتی اسکی طرف پلٹتی اسکے سینے میں چہرہ دے گی۔

مراق نے قیمتی متاع کی طرح اسکے گرد حصار بنایا

"بہت برے یو" اسکے دل کے مقام ہر مکا بنا کر مارا

"مگر تمہارا ہوں اور تم پر پاگل یوں میرے دل کا تم نے قتل کیا ہے زور زبردستی سے چھینا ہے میرے دل کو۔ اب
دیکھنا کیسے کیسے بدلے لوں گا" اسکی کان کی لو پر بو سے دیتے اسے کانپنے پر مجبور کر گیا

"بھول گئے۔۔ بلیک بیلٹ ہوں میں" میراں نے حلق تر کرتے کہا

"مراق کے سامنے تمہاری بلیک بیلٹ اور کسی بھی قسم کی دھمکیاں کام نہیں آئیں گی" اسکا چہرہ مقابل کرتے مسکرا کر
کہا

"مجھے مارو گے!" وہ منمننا کر بولی

"نہیں۔۔ کھاؤں گا۔۔۔ سب سے پہلے یہاں سے" اسکے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے وہ بے خود سا جھک گیا

اب راہِ فرار کیلئے ناوقت تھا نا ہی دل۔ من چاہی محبت ملنے ہر دور ہونے کو کس کا دل چاہتا ہے۔۔۔

عرش فلک سینہٴ بسما بھٹی



ختم شد

